نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ . (ابو داود)

اللہ عزوجل اس شخص کو تر وتازہ رکھے (یعنی خوش وخرم رکھے) جس نے ہم سے کسی حدیث کو سن کر یاد کیا یہاں تک کہ اسے (دوسروں تک) پہنچادیا۔

(سنن ابو داود، کتاب العلم، باب فضل نشر العلم 3/450، حدیث: 3660 دار احیاء التراث العربی)

انوار الحدیث

فقیہِ ملت حضرت علامہ مولانا مفتی
جلال الدین احمد امجدی علیہ رحمۃ اللہ القوی

مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)
SC1286

المدینۃ العلمیۃ
(دعوتِ اسلامی)
(شعبۂ درسی کتب)

554 احادیث اور 474 مسائل کا مستند ذخیرہ

انوار الحدیث

فقیہ ملت حضرت علامہ مولانا مفتی

جلالُ الدِّین أحمد أمجدِی

علیہ رحمۃ اللہ القوی

پیشکش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

(شعبۂ درسی کتب)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلی آلک واصحابک یا حبیب اللہ

نام کتاب : **أنوار الحدیث**
پیش کش : **مجلس المدینۃ العلمیۃ** (شعبۂ درسی کتب)
سن طباعت : ۹ شوال المکرّم ۱۴۳۲ھ بمطابق 8 ستمبر 2011ء
کل صفحات : **466 صفحات**
ناشر : مکتبۃ المدینہ فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی
قیمت :

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

❋……**کراچی** : شہید مسجد، کھارادر، باب المدینہ کراچی		فون:021-32203311
❋……**لاهور** : داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ		فون:042-37311679
❋……**سردار آباد** : (فیصل آباد) امین پور بازار		فون:041-2632625
❋……**کشمیر** : چوک شہیداں، میر پور		فون:058274-37212
❋……**حیدر آباد** : فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن		فون:022-2620122
❋……**ملتان** : نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ		فون:061-4511192
❋……**اوکاڑه** : کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال		فون:044-2550767
❋……**راولپنڈی** : فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ		فون:051-5553765
❋……**خان پور** : دُرانی چوک، نہر کنارہ		فون:068-5571686
❋……**نواب شاه** : چکرا بازار، نزد MCB		فون:0244-4362145
❋……**سکھر** : فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ		فون:071-5619195
❋……**گوجرانواله** : فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ		فون:055-4225653
❋……**پشاور** : فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور سٹریٹ، صدر		

E.mail: ilmia@dawateislami.netE.mail:

www.dawateislami.net

مدنی التجاء: کسی اور کو یہ (تخریج شدہ) کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

’’بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ‘‘ کے ۱۹ حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ۱۹ ’’نیتیں‘‘

فرمانِ مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم: **نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِه.** یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (المعجم الكبير للطَبَراني، الحديث: ۵۹۴۲، ج۶، ص۱۸۵)

دومَدَنی پھول: ﴿۱﴾ بغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

﴿۲﴾ جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

﴿۱﴾ ہر بار حمد و ﴿۲﴾ صلوٰۃ اور ﴿۳﴾ تعوُّذ و ﴿۴﴾ تَسمِیہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صفحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہوجائے گا)۔ ﴿۵﴾ رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کے لیے اس کتاب کا اوّل تا آخِر مطالَعہ کروں گا۔ ﴿۶﴾ حتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضو اور ﴿۷﴾ قِبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا۔ ﴿۸﴾ کتاب کو پڑھ کر کلام اللہ وکلام رسول اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو صحیح معنوں میں سمجھ کر اوامر کا امتثال اور نواہی سے اجتناب کروں گا۔ ﴿۹﴾ درجہ میں اس کتاب پر استاد کی بیان کردہ توضیح توجہ سے سنوں گا۔ ﴿۱۰﴾ استاد کی توضیح کو لکھ کر ’’ اِسْتَعِنْ بِيَمِيْنِكَ عَلٰى حِفْظِكَ ‘‘ پر عمل کروں گا۔ ﴿۱۱﴾ طلبہ کے ساتھ مل کر اس

کتاب کے اسباق کی تکرار کروں گا۔ ﴿۱۲﴾ اگر کسی طالب علم نے کوئی نامناسب سوال کیا تو اس پر ہنس کر اس کی دل آزاری کا سبب نہیں بنوں گا۔ ﴿۱۳﴾ درجہ میں کتاب، استاد اور درس کی تعظیم کی خاطر غسل کر کے، صاف مدنی لباس میں، خوشبو لگا کر حاضری دوں گا۔ ﴿۱۴﴾ اگر کسی طالب علم کو عبارت یا مسئلہ سمجھنے میں دشواری ہوئی تو حتی الامکان سمجھانے کی کوشش کروں گا۔ ﴿۱۵﴾ سبق سمجھ میں آجانے کی صورت میں حمد الٰہی عزوجل بجالاؤں گا۔ ﴿۱۶﴾ اور سمجھ میں نہ آنے کی صورت میں دعاء کروں گا اور بار بار سمجھنے کی کوشش کروں گا۔ ﴿۱۷﴾ سبق سمجھ میں نہ آنے کی صورت میں استاد پر بدگمانی کے بجائے اسے اپنا قصور تصور کروں گا۔ ﴿۱۸﴾ کتابت وغیرہ میں شَرعی غلطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مُطَّلع کروں گا۔ (مصنّف یا ناشِرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا) ﴿۱۹﴾ کتاب کی تعظیم کرتے ہوئے اس پر کوئی چیز قلم وغیرہ نہیں رکھوں گا۔ اس پر ٹیک نہیں لگاؤں گا۔

☆……☆……☆……☆

علم حاصل کرنے کا شوق

حضرت علامہ ابن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ کے حصول علم کے شوق کا یہ عالم تھا کہ عین وفات کے وقت کسی نے کوئی دعا سنائی تو قلم دوات منگوا کر اس سے لکھوانا چاہا۔ حاضرین میں سے کسی نے کہا: ''حضور کیا اس حال میں بھی؟'' فرمانے لگے: ''انسان کو چاہیے کہ مرتے دم تک علم حاصل کرنے کی کوشش کرتا رہے۔''

(علم اور علماء کی اہمیت، ص ۲۷)

فہرست مضامین

اجمالی فہرست

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
تعارف المدینۃ العلمیہ	27	خطبہ کی اذان کہاں دی جائے؟	191	قرض دار کو مہلت دینے کا بیان	305	سلام کا بیان	377
پیش لفظ	29	عید اور بقر عید کا بیان	192	زمین پر ناجائز قبضہ کا بیان	307	مصافحہ کا بیان	380
تعارف مصنف انوار الحدیث	32	کتاب الجنائز بیماری کا بیان	195	کتاب النکاح	308	ماں باپ کے حقوق کا بیان	383
نگاہ اوّلین	46	بیمار کی مزاج پرسی	199	مہر کا بیان	313	اولاد کے حقوق کا بیان	386
مقدمہ	48	دوا کا بیان	202	دعوت ولیمہ کا بیان	317	بھائی وغیرہ کے حقوق کا بیان	389
کتاب الایمان	70	دعا تعویذ کا بیان	204	میاں بیوی کے باہمی برتاؤ	318	چوری اور شراب نوشی کا بیان	391
جنتی اور جہنمی فرقہ	80	موت کا بیان	206	پردہ کی باتیں	320	جھوٹ کا بیان	393
بد مذہب	89	غسل وکفن کا بیان	209	دیکھنا جائز نہیں	322	چغلی کا غیبت کا بیان	395
سنت اور بدعت	91	جنازہ کا بیان	212	اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی	324	حفاظت زبان اور تنہائی وغیرہ	
علم اور علمائے کرام	97	دفن میت کا بیان	216	زنا اور لواطت کا بیان	326	کا بیان	839
تقدیر کا بیان	104	میت پر رونے کا بیان	220	کتاب الطلاق	328	بغض وحسد کا بیان	400
قبر کا عذاب	108	شہید کا بیان	224	عدت کا بیان	331	غصہ اور تکبر کا بیان	404
قیامت کی نشانیاں	115	قبروں کی زیارت	226	حلال اور حرام جانوروں کا بیان	333	ظلم وستم کا بیان	406
حوض کوثر اور شفاعت	121	ایصال ثواب	229	شکار اور ذبح کا بیان	336	مال اور اقتدار وغیرہ کی حرص کا بیان	408
جنت کا بیان	130	کتاب الزکوۃ	231	قربانی کا بیان	341	دنیا کی محبت کا بیان	410
دوزخ کا بیان	134	صدقۂ فطر کا بیان	236	عقیقہ کا بیان	345	عمر اور مال کی زیادتی کب نعمت	
کتاب الطہارۃ (وضو کا بیان)	137	سخی اور بخیل کا بیان	242	اچھے برے ناموں کا بیان	347	ہے؟	412
استنجا کا بیان	147	بھیک مانگنا کیسا ہے	246	کھانے کا بیان	350	ریاکاری کا بیان	414
غسل کا بیان	150	کتاب الصوم	249	پینے کا بیان	353	تصویر سازی کا بیان	416
کتاب الصلوۃ	153	رؤیت ہلال	258	لباس کا بیان	355	توقف وجلد بازی کا بیان	418
نماز کا بیان	158	شب قدر کا بیان	267	جوتے پہننے کا بیان	358	نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا	419
تراویح کا بیان	163	اعتکاف کا بیان	270	انگوٹھی کا بیان	359	توکل کا بیان	424
قراءۃ خلف الامام	171	تلاوت قرآن مجید کا بیان	273	حجامت کا بیان	361	نرمی، حیا اور حسن خلق کا بیان	426
آمین بالسر	174	کتاب الحج	281	داڑھی اور مونچھ کا بیان	363	ہنسنے اور مسکرانے کا بیان	428
رفع یدین	176	مدینہ طیبہ کی حاضری	288	خضاب کا بیان	366	فضائل سید المرسلین	429
درود شریف	178	انبیائے کرام زندہ ہیں	290	سونے اور لیٹنے کا بیان	367	حضور علیہ السلام کا مثل کوئی نہیں	435
درود گنج عاشقاں	181	کتاب البیوع	294	خواب کا بیان	369	معراج کا بیان	437
جماعت کا بیان	182	اچھے تاجر کا بیان	297	فال گوئی کا بیان	371	معجزات کا بیان	445
مسجد کا بیان	185	سود کا بیان	300	چھینک اور جماہی کا بیان	373	کرامت کا بیان	453
جمعہ کا بیان	188	رہن اور بیع سلم کا بیان	303	اجازت لینے کا بیان	375	علم غیب کا بیان	457

فہرست مضامین

تفصیلی فہرست

مضامین	نمبرشمار	مضامین	نمبرشمار
تعارف المدینۃ العلمیہ	27	حضرت سیدنا آدم علیہ الصلوۃ والسلام پر خدائے تعالی نے	
پیش لفظ	29	عتاب کیوں فرمایا؟	72
تعارف مصنف انوار الحدیث	32	خدائے تعالی کے کلماتِ عتاب کو انبیاء کرام (علیہم الصلوۃ	
نگاہ اولین	46	والسلام) کے بارے میں ہمارا بولنا کیسا؟	73
مقدمة	48	سرکار صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کے بارے میں کیسا عقیدہ رکھنا	
حدیث کی تعریف اور اس کی قسمیں	50	چاہیے؟	73
حدیث کی بنیادی قسمیں	51	توحید ورسالت کی گواہی کے باوجود اگر کفر کی نشانی پائی جائے	
حدیث کی دینی حیثیت	51	تو کیا حکم ہے؟	73
ایک بنیادی سوال	53	کمالِ ایمان کیلئے حضور صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کا سب سے	
حدیث کے حجت ہونے پر ایک عظیم استدلال	54	زیادہ پیارا ہونا ضروری ہے۔	74
نقل وروایت کی ضرورت پر استدلال	55	حضور صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم سے زیادہ محبت کرنے کا مطلب	
داستان شوق کا آغاز اور اس کا اہتمام	56	کیا ہے؟	74
عہد صحابہ میں راویان حدیث کے مواقع	57	محبت کی کتنی قسمیں ہیں اور حدیث ''لا یومن احدکم الخ''	
واقعہ کی تحقیق کا ایک عظیم نکتہ	59	میں محبت سے کون سی محبت مراد ہے؟	75
ایک ایمان افروز واقعہ	60	حضور علیہ الصلوۃ والسلام سب سے زیادہ محبوب ہونے کے	
ایک اور دیوانہ شوق	62	مستحق کیوں ہیں؟	76
سلسلۂ روایت کی تقویت کے اسباب	63	خدائے تعالی کیلئے مکان ثابت کرنا کیسا ہے؟ بہار شریعت،	
اصولِ نقد حدیث، تاریخ تدوین حدیث	65	خانیہ، عقائد نسفی اور عالمگیری کی تصریحات۔	76
کتاب الایمان	70	''اللہ ہر جگہ ہے'' یہ جملہ کہنا کیسا؟	76
حدیث جبریل (علیہ الصلاۃ والسلام)	70	خدائے تعالی کو ''اللہ میاں'' کہنا کیسا؟	76
شرح حدیث، اسلام، ایمان اور دین کسے کہتے ہیں؟	71	اللہ تعالی کو ''بوڑھا'' کہنا کیسا؟	77
''اسلام'' ایمان کا نتیجہ ہے۔	71	ہنسی مذاق میں کلمۂ کفر کہنے والے کیلئے کیا حکم ہے؟ درمختار اور	
خدائے تعالی پر ایمان لانے کا مطلب کیا ہے؟	71	شامی کی عبارتیں۔	77
تمام انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کو قبل نبوت بھی گناہوں		نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کیلئے عیب ثابت کرنا کیسا؟	77
سے پاک ماننا ضروری ہے۔	72	داڑھی منڈانے کے بارے میں ''کلاسوف'' پیش کرنا کیسا؟	77

ایسی بات کرنا کہ جس سے نماز روزہ کی تحقیر ہوتی ہو کفر ہے۔ 77
علم دین اور علماء کی توہین کرنا کیسا؟ 78
کفار کے میلوں میں شریک ہونا اور دیوالی کے دن مٹھائی
وغیرہ خریدنا کیسا؟ 78
”کفر“ کسے کہتے ہیں؟ بیضاوی کی تشریح 78
”شرک“ کسے کہتے ہیں، اور اس کی کتنی قسمیں ہیں؟
شرح عقائد نسفی اور اشعۃ اللمعات کی تشریحات۔ 79
جنتی اور جہنمی فرقہ 80
حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی امت میں تہتر ۷۳ فرقے
پیدا ہوں گے۔ 80
تہتر ۷۳ فرقوں میں کونسا فرقہ جنتی ہے؟ 80
مذکورہ بالا حدیث کی مفصل شرح 81
صراط مستقیم پر صرف ”اہل سنت“ ہیں۔ 81
آخری زمانہ میں کذابوں اور دجالوں کے گروہ ہوں گے۔ 84
کذابوں اور دجالوں کا مختصر بیان 84
کافر کو کافر جاننا ضروریات دین میں سے ہے۔ 87
کن صورتوں میں اہل قبلہ کی تکفیر کی جاتی ہے؟ شرح فقہ اکبر
اور شامی کی عبارتیں 87
بدمذہب 89
بدمذہب کی تعظیم کرنا کیسا؟ 89
سنت کی حقارت وذلت کس چیز میں ہے؟ 89
بدمذہب دوزخیوں کے کتے ہیں۔ 89
بدمذہب دین سے نکل جاتا ہے۔ 90
بدمذہب کا کوئی عمل قبول نہیں ہوتا۔ 90
بدمذہبوں کے ساتھ کیسے پیش آنا چاہیے؟ 90
سنت اور بدعت 91
سنت زندہ کرنے میں کتنا ثواب ہے؟ 91
بری بات کو رائج کرنے والا کتنا بڑا گنہگار ہے؟ 91
بدعت حسنہ کو ایجاد کرنے والا کیسا؟ 91
لغت میں ”بدعت“ کسے کہتے ہیں، اور بدعت کی کتنی قسمیں
ہیں؟ مرقات اشعۃ اللمعات کی وضاحت۔ 92
بعض بدعتیں واجب ہیں۔ شامی وغیرہ کی تصریح 94
علم اور علمائے کرام 97
مرقاۃ اور اشعۃ اللمعات سے ”طلب العلم فریضة الخ“
کی نفیس وضاحت۔ 97
نا اہل کو علم سکھانا کیسا؟ 97
کتنا علم حاصل کرنا فرض عین ہے اور کتنا فرض کفایہ؟ 97
کیسے شخص سے علم دین حاصل کرنا چاہیے؟ 98
عالم کی فضیلت عابد پر کتنی ہے؟ 98
علم دین سیکھنے اور سکھانے والوں کا کیا مرتبہ ہے؟ 99
انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے وارث کون ہیں اور ان
کی وراثت کیا ہے؟ 100
خدائے تعالیٰ کسی کو فقیہ کب بناتا ہے؟ 100
رات بھر کی عبادت سے بہتر کیا چیز ہے؟ 100
شیطان پر ایک عالم فقیہ کتنا بھاری ہے؟ 100
چالیس ۴۰ حدیثیں یاد کر کے لوگوں تک پہنچانے میں کتنا ثواب ہے؟ 101
کیا ہر صدی میں ”مجدد“ پیدا ہوتا ہے؟ 101
چودہویں صدی کا مجدد کون ہے؟ 101
دنیا حاصل کرنے کیلئے علم دین پڑھنا کیسا؟ 102
حقیقت میں عالم دین کون ہے؟ 102
علم کے انوار کو لالچ سلب کر لیتی ہے؟ 102
بُرا عالم سب سے بُرا، اور اچھا عالم سب سے اچھا۔ 102
بغیر علم فتویٰ دینا کیسا؟ 103
کیا حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ”چٹائیوں پر سونا“ اور ”جو کی
روٹی کھانا“ علماء کیلئے لازم فرمایا ہے؟ 103
”چٹائیوں پر سونے“ اور ”پیٹ پر پتھر باندھنے“ کا مطالبہ کرنے
والے کیا چاہتے ہیں؟ 103
تقدیر کا بیان 104
آسمان وزمین کی پیدائش سے کتنے سال پہلے تقدیر لکھی گئی؟ 104
سب سے پہلے قلم پیدا ہوا، اور پھر اس نے حکم الٰہی سے تقدیر لکھی۔ 104
مرقاۃ سے ”اول ما خلق الله القلم“ کی نفیس توجیہ 104
قلم کی اولیت اضافی ہے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے

نور کی اولیت حقیقی ہے۔ 104
موت جہاں مقدر ہوتی ہے وہیں آتی ہے۔ 105
کونسی اشیاء اللہ تعالیٰ کی قضا وقدر سے ہیں؟ 105
تقدیر کے بارے میں بحث کرنا کیسا؟ 105
تقدیر کا انکار کرنا کیسا؟ 106
کیا خدائے تعالیٰ کے لکھ دینے سے بندہ کسی کام کے کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے؟ شرح فقہ اکبر کی توضیح 106
''قضا'' کی کتنی قسمیں ہیں اور ہر ایک کی تعریف کیا ہے؟ 106
قضا وقدر کے بارے میں زیادہ غور وفکر کرنا ایمان کی تباہی ہے۔ 107
بندہ اپنے کام میں نہ بالکل مجبور ہے نہ بالکل مختار۔ 107
قبر کا عذاب 108
مُردہ سے تین ٣ سوال کئے جاتے ہیں۔ 108
حضور کے بارے میں ھذا ''یہ'' کا لفظ کیوں استعمال کیا جاتا ہے؟
اشعۃ اللمعات کی تشریح 110
کافروں پر عذاب کیلئے کتنے اژدھے مقرر کیے جاتے ہیں؟ 111
کیا مُردوں پر فرشتوں اور بچھوؤں کا عذاب حقیقت ہے؟ 112
عذاب کے فرشتے اور سانپ بچھو نظر کیوں نہیں آتے؟
اشعۃ اللمعات اور مرقاۃ کی عبارتیں۔ 112
مسلمانوں اور کافروں کی روحیں کہاں رہتی ہیں؟ 113
قبر کے سوال وجواب کا انکار کرنے والا کیسا ہے؟ فقہ کی وضاحت 113
قبر کے عذاب وثواب کا انکار کرنے والا کیسا ہے؟
شرح فقہ اکبر کی عبارت 113
قیامت کے دن دوبارہ زندہ ہونے کے تخم کیا ہیں؟ 114
کن لوگوں کے بدن کو مٹی نہیں کھا سکتی؟ 114
قیامت کا بیان 115
قیامت کب آئے گی؟ 115
قیامت کی چند نشانیاں 116
دجال کا فتنہ۔ 117
حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ظہور۔ 118
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد۔ 119
یاجوج وماجوج کا خروج۔ 119
حضرت اسرافیل علیہ السلام صور کب پھونکیں گے؟ 120
حوض کوثر اور شفاعت 121
حوض کوثر کتنا بڑا ہے اور اس کے پانی کی خاصیت کیا ہے؟ 121
قیامت کے روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ملیں گے؟ 122
کیا کبیرہ گناہ کرنے والوں کی شفاعت ہوگی؟ 122
کیا کفر پر مرنے والوں کی شفاعت ہوگی؟ 122
کیا شفاعت جہنمی کو جہنم سے نکالے گی؟ 123
انبیائے کرام کے علاوہ اور کون لوگ شفاعت کریں گے؟
اشعۃ اللمعات کی تشریح 123
پل صراط سے گزرنے پر لوگوں کی حالتیں مختلف ہوں گی۔ 124
قیامت کا انکار کرنے والا کیسا ہے؟ 124
میدان حشر کہاں قائم ہوگا؟ 124
شفاعت کیلئے اہل محشر کن حضرات کے پاس جائیں گے؟ 125
سب سے پہلے کون شفاعت کرے گا؟ 125
انکار شفاعت کے بارے میں حضرت شیخ دہلوی بخاری کا فتوی 126
شفاعت کے حق ہونے پر اجماع ہے۔ 126
آیت کریمہ اور مرقاۃ کی عبارت 126
مرقاۃ اور اشعۃ اللمات سے شفاعت کی نو ٩ قسموں کا بیان 127
حوض کوثر حق ہے۔ 129
نامۂ اعمال کن ہاتھوں میں دیا جائے گا۔ 129
حساب وکتاب کا انکار کرنا کیسا؟ 129
نیکی یا بدی کا پلہ بھاری ہونے کا مطلب کیا ہے؟ 129
حضور کے جھنڈے کے نیچے کتنے لوگ جمع ہوں گے؟ 129
جنت کا بیان 130
جنت کیسی ہے؟ 130
دو تہائی جنتی ⅔ اسی امت کے لوگ ہوں گے۔ 130
جنت کی عورت زمین کی طرف جھانکے تو کیا ہو جائے گا؟ 130
جنتی کنگن ظاہر ہوں تو کیا ہوگا؟ 131
جنتیوں کا کیا حال ہوگا؟ 131
جو کم درجے کا جنتی ہوگا اس کے باغات اور تخت کہاں تک پھیلے ہوں گے؟ 132

اعلی درجے کا جنتی کس نعمت سے مشرف ہوگا؟ 132
جنتیوں کے سامنے کھانے پینے کی چیزیں کس طرح آجائیں گی؟ 133
ادنی جنتی کا تاج کیسا ہوگا اور اس کی بیویاں اور خدام کتنے ہوں گے؟ 133
جنتی آپس میں ملاقات کیسے کریں گے؟ 133
دوزخ کا بیان 134
دوزخ کی آگ کتنے برس بھڑکائی گئی اور اس کا رنگ کیسا ہے؟ 134
جہنم کا سب سے ہلکا عذاب کیسے ہوگا؟ 134
آگ کے شعلے دوزخیوں کے جسم کو کہاں تک پہنچیں گے؟ 134
دوزخیوں کے زخم سے جو پانی بہے گا وہ کتنا بدبودار ہوگا؟ 135
دوزخ کے سانپ اور بچھو کتنے بڑے ہوں گے اور ان کے کاٹنے کا اثر کتنے سال تک رہے گا؟ 135
نیکی کرنے والے اور برائی سے بچنے والے بعض لوگ جہنمی کیوں ہوں گے؟ 135
جنت و دوزخ کے منکر پر کیا حکم ہے؟ 136
دنیا کی آگ دوزخ کی آگ کا کونسا جز ہے؟ 136
اگر جہنم کو سوئی کی نوک برابر کھول دیا جائے تو کیا ہوگا؟ 136
اگر جہنم کا داروغہ دنیا والوں پر ظاہر ہو جائے تو کیا اثر ہوگا؟ 136
اگر جہنم کی زنجیر کی ایک کڑی پہاڑ پر رکھ دی جائے تو کیا ہو جائے گا؟ 136
دوزخ کی گہرائی کتنی ہے؟ 136
جہنمیوں کو پینے کیلئے کیا چیز دی جائے گی اور اس کے پینے سے کیا حال ہوگا؟ 136
جہنمیوں کے رونے کی کیا کیفیت ہوگی؟ 136
کتاب الطهارة (وضو کا بیان) 137
طہارت ایمان کا کونسا حصہ ہے؟ 137
کیا وضو سے گناہ دھل جاتے ہیں؟ 137
بغیر بسم اللہ وضو کامل نہیں؟ 137
داہنے ہاتھ سے شروع کرنا سنت ہے۔ 138
ہر عضو کو تین بار دھونا کس کی سنت ہے؟ 138
مسواک کرنے سے کیا فائدے ہیں؟ 138
کیا ہر نماز کے وضو میں مسواک سنت ہے؟ 138
وضو کرنے کا مسنون طریقہ 139
دھونے کا مطلب کیا ہے؟ بہار شریعت، درمختار، عالمگیری اور عنایہ کی عبارتیں۔ 140
ہاتھ دھونے کا مسنون طریقہ، شرح وقایہ، عالمگیری، عنایہ، کفایہ اور مراقی الفلاح کی تصریح 141
بھووں پر چلو ڈال کر سارے منہ پر ہاتھ پھیرنے سے وضو نہیں ہوتا۔ 141
وضو کرنے میں کن باتوں کی احتیاط ضروری ہے؟ 142
تین چلو پانی لینے کو سنت سمجھنا غلطی ہے۔ درمختار کی وضاحت 142
وضو اور غسل کے پانی کی مقدار معین نہ ہونے پر اجماع ہے۔ مرقاۃ کی تصریح 143
ایک ایک بار دھونے کیلئے پانی کافی ہو تو تیمّم جائز نہیں۔ 143
نابالغ لڑکے سے پانی بھروا کر وضو کرنا کیسا؟ درمختار کی عبارت 143
چھوٹے حوض، لوٹا اور گھڑا وغیرہ کا پانی انگلی پڑنے سے کب مستعمل ہوتا ہے؟ 143
مستعمل پانی کو وضو کے قابل بنانے کے دو۲ طریقے 143
جو ناخن پالش لگائے ہو اس کا وضو ہوگا یا نہیں؟ 144
استنجا کے بچے ہوئے پانی کو پھینکنا کیسا؟ 144
جنازہ کے وضو سے دوسری نماز پڑھنا کیسا؟ 144
وضو توڑنے والی چیزیں 145
ہوا خارج ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ 145
مذی نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ 145
لیٹ کر سونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ 145
انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کا وضو سونے سے نہیں ٹوٹتا۔ 145
بہار شریعت، دُرمختار، شامی، بحر الرائق، سعایہ کی تصریحات 146
اور بخاری کی حدیث 146
کیا گھٹنا کھلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟ 146
کن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟ 146
استنجا کا بیان 147
جس انگوٹھی یا تعویذ پر کچھ لکھا ہوا ہو اسے استنجا خانہ میں لے

جانا کیسا؟ اشعۃ اللمعات کی توضیح 147
استنجا خانہ میں داخل ہوتے وقت کیا پڑھے؟ 147
استنجا کے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا حرام ہے۔ 148
گھر کے اندر قبلہ کی طرف منہ کر کے استنجا کرنا کیسا؟ اشعۃ اللمعات کی وضاحت 148
امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسلک 148
استنجا کیلئے بیٹھنے میں کپڑا کب اٹھائے؟ 148
سوراخ میں پیشاب کرنا کیسا؟ 148
کھڑے ہو کر پیشاب کرنا کیسا؟ 148
کیا طہارت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کر سکتے ہیں؟ 149
لوگوں کے سامنے گھٹنا کھول کر پیشاب کرنا حرام ہے۔ 149
بہار شریعت، درمختار، شامی اور عالمگیری کی تصریح 149
لوگوں کے سامنے گھٹنے کھولنے کی عادت بنا لینے والا فاسق ہے۔ 149
غسل کا بیان 150
تری پائی جائے تو غسل واجب ہے۔ 150
دخول حشفہ کی صورت میں غسل واجب ہے۔ 150
جنبی کو کھانے اور سونے سے پہلے وضو کر لینا سنت ہے۔ 150
کیا غسل جنابت میں ہر بال کا دھونا فرض ہے؟ مرقاۃ کی عبارت 151
حضور صلی اللہ علیہ وسلم غسل کیسے فرماتے تھے؟ 151
غسل کا مسنون طریقہ 152
لوگوں کے سامنے گھٹنا کھول کر یا باریک کپڑا پہن کر نہانا کیسا؟ 152
کن صورتوں میں غسل کرنا فرض ہے؟ 152
کن صورتوں میں غسل کرنا سنت ہے؟ 152
کتاب الصلوۃ (اذان واقامت کا بیان) 153
اذان دینے والوں کا کیا مرتبہ ہے؟ اشعۃ اللمعات کی تشریح 153
سات ۷ برس اذان پڑھنے والوں کیلئے کیا اجر ہے؟ 153
اذان واقامت کس طرح پڑھی جائے؟ 153
اذان واقامت کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ 154
اذان کا جواب کس طرح دیا جائے؟ 154
داخل مسجد اذان پڑھنا کیسا؟ 154
کن لوگوں کی اذان مکروہ ہے؟ 155
حضور علیہ السلام کا نام سن کر انگوٹھا چومنا کیسا؟ 155
طحطاوی اور شامی کی عبارتیں 155
اذان واقامت کے درمیان ”صلاۃ“ پکارنا کیسا؟ 155
عالمگیری، مراقی الفلاح اور درمختار کی تصریح 155
اقامت کے وقت مسجد میں آئے تو کھڑا رہنا کیسا؟
عالمگیری اور شامی کی وضاحت 156
جو مسجد میں پہلے سے موجود ہیں نماز کیلئے کب اٹھیں؟
عالمگیری، شرح وقایہ، مرقات اور اشعۃ اللمعات کی عبارتیں۔ 157
نماز کا بیان 158
پانچ وقت نماز پڑھنے والا گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔ 158
نمازی کے گناہ درخت کے پتے کی طرح گرتے ہیں۔ 158
فجر کی نماز پڑھنے اور نہ پڑھنے والے کا کیا حال ہے؟ 159
نماز بخشش کا ذریعہ بنے گی۔ 159
بے نماز کا حشر کن لوگوں کے ساتھ ہوگا؟ 159
کن باتوں میں جلدی کرنا چاہیے؟ 159
کیا نماز عصر دیر سے پڑھنا منافقوں کی علامت ہے؟ 160
رکوع و سجود میں جلدی کرنا کیسا؟ 160
کس عمر کے بچوں کو نماز کی تعلیم دی جائے؟ 160
کس عمر کے بچوں کو الگ الگ سلایا جائے؟ 160
آہستہ قرآن پڑھنے میں خود سننا ضروری ہے، بہار شریعت اور عالمگیری کی تصریحات۔ 160
سجدہ میں پاؤں کی کتنی انگلیوں کا پیٹ لگنا شرط ہے اور کتنی کا پیٹ لگنا واجب ہے؟ بہار شریعت، فتاوی رضویہ، اشعۃ اللمعات، درمختار، کنزالدقائق اور بحرالرائق کی توضیح۔ 161
بلا عذر بیٹھ کر پڑھنے والی عورتوں کی نماز نہیں ہوتی۔ بہار شریعت، فتاوی رضویہ، تنویرالابصار اور درمختار کی عبارتیں۔ 161
باریک دوپٹہ اوڑھ کر پڑھنے سے نماز نہیں ہوتی۔ بہار شریعت اور عالمگیری کی وضاحت۔ 162
تراویح کا بیان 163
تراویح پڑھنے میں کتنا ثواب ہے؟ 163
صحابہ بیس ۲۰ رکعت تراویح پڑھتے تھے۔ 163

بیس ۲۰ رکعت پر صحابہ کا اجماع ہے۔ چند معتبر کتابوں کی تصریح 164
بیس ۲۰ رکعت جمہور کا قول ہے اور اسی پر عمل ہے۔
بارہ ۱۲ معتبر کتابوں کی عبارتیں۔ 166
بیس ۲۰ رکعت تراویح کی حکمت، چار ۴ معتبر کتابوں کی تصریح 169
قراءۃ خلف الامام 171
امام کے پیچھے کسی نماز میں قراءت جائز نہیں۔ 171
امام قراءت کرے تو چپ رہو، یہ حدیث بحوالہ مسلم صحیح ہے۔ 171
کیا امام کے پیچھے قراءت نہ کرنے پر صحابہ کا اجماع ہے؟ 172
ہدایہ کے قول ''علیہ اجماع الصحابہ'' کا مطلب۔ 172
آمین بالسر 174
مقتدی امام کے پیچھے سورہ فاتحہ نہ پڑھے۔ 174
آمین آہستہ کہنا چاہیے کہ فرشتے بھی آہستہ آمین کہتے ہیں۔
کنز الدقائق اور بحر الرائق کی عبارتیں 174
رفع یدین 176
صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کرنا متعدد حدیثوں سے ثابت ہے۔ 176
رکوع میں جاتے وقت رفع یدین کی حدیث منسوخ ہے۔
عینی شرح بخاری کی ایک روایت 177
درود شریف 178
ایک بار درود شریف پڑھنے کا کتنا ثواب ہے؟ 178
زیادہ درود پڑھنے سے کیا مرتبہ ملے گا؟ 178
صرف درود شریف کا وظیفہ پڑھنا کیسا؟ 178
پورا بخیل کون ہے؟ 179
بغیر درود کوئی دعا قبول نہیں ہوتی۔ 180
درود شریف کے بدلے ''صلعم'' وغیرہ لکھنا کیسا؟ 180
جن کے نام محمد، احمد وغیرہ ہوں ان پر ''ؐ'' بنانا کیسا؟ 180
درود گنج عاشقاں 181
اس درود شریف کو بعد نماز جمعہ سو ۱۰۰ بار پڑھنے کے بعض فوائد 181
جماعت کا بیان 182
جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا کتنا ثواب ہے؟ 182
عشاء اور فجر کی نماز میں سستی کرنا منافقوں کی علامت ہے۔ 182
عشاء اور فجر جماعت سے پڑھنے میں کتنا ثواب ہے؟ 182
جماعت میں نہ شریک ہونے والوں سے حضور ناراض ہوتے ہیں۔ 182
تین ۳ آدمی ہوں تو جماعت سے نماز پڑھنا لازم ہے۔ 183
کن لوگوں پر جماعت واجب ہے؟ بلا عذر ایک بار جماعت چھوڑنے والا کیسا ہے؟ 184
ترک جماعت کی عادت کر لینے والے کیلئے کیا حکم ہے چھ ۶ معتبر کتابوں کی تصریح 184
بعض کتابوں میں جماعت کو سنت کیوں کہا گیا؟ 184
مسجد کا بیان 185
مسجد بنانے میں کتنا ثواب ہے؟ 185
سب سے اچھی جگہ اور سب سے بری جگہ۔۔۔! 185
مسجد میں بیٹھ کر نماز کے انتظار کرنے میں کتنا ثواب ہے؟ 185
کچا لہسن، پیاز اور مولی کھا کر مسجد میں جانا کیسا؟ 186
مسجد میں دنیا کی باتیں کرنا کیسا؟ 186
''بیڑی، سگریٹ'' پی کر مسجد میں جانا کیسا؟ 186
مسجد میں مٹی کا تیل جلانا حرام ہے۔
فتاوی رضویہ کی تصریح 187
مسجد سے متصل اونچا مکان بنانا کیسا؟ درمختار اور شامی کی عبارتیں 187
مسجد میں داخل ہوتے وقت اور مسجد سے نکلتے وقت کیا پڑھے؟ 187
جمعہ کا بیان 188
جمعہ کا اہتمام کرنے میں کتنا ثواب ہے؟ 188
جمعہ کیلئے پہلے پہنچنے والے کو کتنا اجر ہے؟ 188
بغیر عذر جمعہ چھوٹ جائے تو کیا کرے۔ 189
خطبہ کے وقت امام سے قریب ہونے میں کیا فائدہ ہے؟ 189
مسجد میں نیند آئے تو کیا کرنا چاہیے؟ 189
جمعہ کی نماز سردی اور گرمی میں کب پڑھنا چاہیے؟ 189
جمعہ کی اذان ثانی کا جواب دینا کیسا؟ فتاوی رضویہ، درمختار اور شامی کی تصریح 190
خطبہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سن کر انگوٹھے چومنا اور درود شریف پڑھنا کیسا؟ فتاوی رضویہ اور درمختار کی عبارتیں۔ 190
عربی میں خطبہ نہ پڑھنا کیسا؟ 190

دیہات میں جمعہ جائز ہے یا نہیں؟ 190
دیہات میں جمعہ کی نماز پڑھنے سے ظہر کی نماز ساقط ہوتی ہے یا نہیں؟ 190
خطبہ کی اذان کہاں دی جائے؟ 191
خطبہ کی اذان مسجد کے دروازے پر ہونا سنت ہے۔ 191
خطبہ کی اذان مسجد کے اندر پڑھنا کیسا؟
عالمگیری وغیرہ پانچ ۵ معتبر کتابوں کی تصریح 191
عید اور بقر عید کا بیان 192
عیدین کے روز خوشی منانا سنت ہے۔ 192
عید و بقر عید کی نماز کب پڑھنی چاہیے؟ 192
کیا عیدین کی نماز کیلئے اذان و اقامت ہے؟ 192
عیدگاہ جانے سے پہلے کچھ کھانا کیسا؟ 193
عیدگاہ جانے اور آنے میں کیا طریقہ اختیار کرے؟ 193
عیدین کی نماز کے بعد مصافحہ و معانقہ کرنا کیسا؟ 193
عورتوں کیلئے عیدین کی نماز جائز نہیں، تنویر الابصار، درمختار اور عالمگیری کی تصریحات 194
عورتیں عیدین کے دن کیا پڑھیں؟ 194
کتاب الجنائز بیماری کا بیان 195
تکلیف پر صبر کرنے سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ 195
بخار کو برا نہیں کہنا چاہیے۔ 196
مصیبت کبھی درجہ بلند کرتی ہے اور کبھی کفارہ بنتی ہے۔ 196
انبیاء علیہم السلام زیادہ مصیبت میں ڈالے گئے پھر دوسرے لوگ۔ 196
حسب مراتب آزمائش میں ڈالا جانا ایمان کی سختی کی علامت ہے۔ 197
راہ خدا میں قتل کے علاوہ سات ۷ شہادتیں اور ہیں۔ 197
بیماری کس صورت میں نعمت ہے؟ 197
بیمار کی مزاج پرسی 199
عیادت کرنے والے کیلئے ستر ۷۰ ہزار فرشتے دعا کرتے ہیں۔ 199
محض ثواب کی غرض سے عیادت کرنے پر کتنا اجر ہے؟ 199
عیادت کرنے والا جنت کا مستحق ہے۔ 200
عیادت کرنا رحمت کے دریا میں ڈوبنا ہے۔ 200
مریض کے پاس کتنی دیر بیٹھنا چاہیے؟ 200
بیماری کی دعا 200
دوا کا بیان 202
ہر بیماری کی دوا مقرر ہے۔ 202
بیمار کب اچھا ہوتا ہے؟ 202
بیمار خدائے تعالیٰ کے حکم سے اچھا ہوتا ہے۔ 202
دوا کرنے کیلئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا۔ 202
حرام اور نجس چیز سے دوا کرنا جائز نہیں۔ 202
انگریزی دواؤں کا استعمال جائز ہے یا نہیں؟ 203
دعا، تعویذ کا بیان 204
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر بد کیلئے دعا، تعویذ کا حکم فرمایا۔ 204
کیا دعا، تعویذ میں تاثیر ہوتی ہے؟ 204
کس منتر کا پڑھنا جائز ہے؟ 204
اشعۃ اللمعات کی تشریح 205
کس منتر کا پڑھنا کفر ہے؟ 205
جس منتر کے معانی معلوم نہ ہوں ان کا پڑھنا کیسا؟ 205
موت کا بیان 206
موت کو اکثر یاد کرنا چاہیے۔ 206
موت کو یاد کرنے کا مطلب، اشعۃ اللمعات کی وضاحت 206
موت کی تمنا نہیں کرنی چاہیے۔ 206
موت کی تمنا کرنا کب جائز ہے؟ 206
اشعۃ اللمعات کی نفیس تشریح 207
موت کے وقت ''خوف ورجا'' دونوں ہونا چاہیے۔ 207
مرنے والے کے پاس سورہ یٰسین پڑھی جائے۔ 208
موت کے وقت کلمہ طیبہ کی تلقین کی جائے۔ 208
تلقین کا طریقہ 208
غسل و کفن کا بیان 209
میت کو غسل کیسے دیا جائے؟ 209
میت کو اچھا کفن دیا جائے۔ 209
اچھے کفن کا مطلب۔ اشعۃ اللمعات کی وضاحت۔ 209
کفن میں کیا چیز حرام ہے؟ 209
سفید کپڑا عمدہ ہوتا ہے۔ 210

کیا شوہر عورت کے جنازہ کو کاندھا دے سکتا ہے؟ 210
میت کا ہاتھ سینہ پر رکھنا کفار کا طریقہ ہے۔ درمختار کی تصریح 210
میت کا ہاتھ ناف کے نیچے رکھنا منع ہے۔ 210
میت کا تہبند سر سے قدم تک ہونا چاہیے۔ 210
عالمگیری، ہدایہ اور شامی کی عبارتیں 210
عورت کی اوڑھنی کہاں تک ہونی چاہیے۔ 211
زندگی کی طرح اوڑھنی رکھنا غلط ہے۔ 211
سینہ بند کتنا بڑا ہونا چاہیے۔ عالمگیری کی تصریح 211
سینہ بند لفافہ کے اوپر ہونا چاہیے عالمگیری اور فتح القدیر کی توضیح۔ 211
جنازہ کا بیان 212
جنازہ لے کر تیزی کے ساتھ چلنا چاہیے۔ 212
نماز جنازہ اور دفن میں شریک ہونے کا کتنا ثواب ہے۔ 212
اشعۃ اللمعات کی وضاحت مُردوں کو برا کہنا منع ہے۔ 213
مُردوں کی برائیوں سے چشم پوشی کرو۔ 213
جنازہ دیکھ کر کھڑا ہونا کیسا؟ 214
اشعۃ اللمعات، عالمگیری اور طحطاوی کی عبارتیں۔ 214
دفن میت کا بیان 216
حضور علیہ السلام بغلی قبر میں دفن کیے گئے۔ 216
میت کو قبر میں رکھتے وقت کیا دعا پڑھی جائے؟ 216
میت کو قبر میں دہنی طرف لٹایا جائے۔ 216
میت کو چت لٹانا منع ہے۔ حدیث شریف اور آٹھ ۸ معتبر فقہی کتابوں کی تصریحات۔ 216
حضور علیہ السلام قبر میں کس طرح رونق افروز ہیں؟ 217
حضور علیہ السلام کی قبر اونٹ کے کوہان کی طرح ہے۔ 218
حضور علیہ السلام کی قبر پر پانی چھڑکا گیا۔ 218
قبر پر پانی چھڑکنے کا طریقہ 218
قبر پر مٹی ڈالنے کا طریقہ اور اس کی دعا 218
شجرہ یا عہد نامہ قبر میں رکھنا کیسا؟ 218
میت کے کفن پر عہد نامہ لکھنا کیسا؟ درمختار کی تصریح 218
میت کی پیشانی پر لکھنا جائز ہے۔ 218
علماء کی قبروں پر قبہ بنانا کیسا؟ شامی، درمختار اور طحطاوی کا فیصلہ
اولیائے کرام کے مزارات پر چادر اور پھول ڈالنا کیسا؟ 219
میت پر رونے کا بیان 220
میت پر آنسو بہانے میں کوئی مضایقہ نہیں۔ 220
رونے سے میت کو تکلیف ہونے کا مطلب 220
میت کے اوصاف بیان کر کے بلند آواز سے رونا منع ہے۔ 220
بیٹے کے مرنے پر جنت میں محل کب بنتا ہے؟ 221
اولاد کے مرنے پر صبر کرنے والا جنتی ہے۔ 221
ناتمام بچہ اپنی ماں کو جنت کی طرف کس صورت میں کھینچے گا؟ 221
انتقال کے روز میت کے گھر کھانا لانا کیسا؟ 222
حدیث شریف اور اشعۃ اللمعات کی تشریح 222
نوحہ کرنا، بال کھولنا اور آواز سے رونا کیسا؟ 222
تعزیت مسنون ہے اور اس کا وقت تین ۳ روز تک ہے۔ 222
تعزیت کیسے کرنی چاہیے؟ 223
میت کے گھر دوسرے دن کھانا بھیجنا مکروہ ہے۔ 223
میت کے گھر والوں کا دعوت کرنا کیسا؟ 223
عالمگیری، فتح القدیر اور شامی کی تصریحات 223
تیجہ کا کھانا کس صورت میں حرام ہے۔ 223
شہید کا بیان 224
شہید کا مرتبہ 224
شہادت قرض کے علاوہ ہر گناہ کو مٹا دیتی ہے۔ 224
شہادت کی تمنا کرنے کا ثواب 224
نفاق کی موت 225
دشمنان اسلام سے جان و مال اور زبان سے جہاد کرنا ضروری ہے۔ 225
مجاہد فی سبیل اللہ کون ہے؟ 225
قبروں کی زیارت 226
قبروں کی زیارت کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا۔ 226
جن حدیثوں میں قبروں کی زیارت ممنوع ہے وہ منسوخ ہیں۔ 226
قبروں کی زیارت کا بہتر طریقہ 226
اولیائے کرام کے مزارات کی زیارت کیلئے سفر کرنا کیسا؟ 227
اولیائے کرام کی زیارت کرنے والے کو کافر بدعتی کہنا کیسا؟ 227

صاوی کی تصریح 227
کیا عرس میں ناجائز امور پائے جائیں تو زیارت ترک کردی جائے؟ شامی کا فیصلہ 227
عورتوں کو عزیزوں کی قبر پر جانا منع ہے۔ 227
اولیائے کرام کے مزارات پر عورتوں کا جانا کیسا؟ 227
شامی، طحطاوی اور بہار شریعت کی تشریح 227
مزار پر ہاتھ پھیرنا اور بوسہ دینا کیسا؟ اشعۃ اللمعات، عالمگیری اور فتاوی رضویہ کی عبارتیں 228
ایصال ثواب 229
ایصال ثواب کی دو حدیثیں 229
میت کی طرف سے صدقہ کیا جائے تو ثواب پہنچنے پر علماء کا اتفاق۔ علامہ نووی رحمہ اللہ کا قول 229
ایصال ثواب کیلئے کنواں کھدوانا بہتر ہے۔ 230
کسی کار خیر کا ثواب بخشنا بہتر ہے۔ تفسیر عزیزی کی تصریح 230
ثواب بخشنے کے الفاظ کہنا صحابی کی سنت ہے۔ 230
کھانا سامنے رکھ کر پہلے ایصال ثواب کرنا کیسا؟ 230
کیا میت کا نام آنے سے چیز حرام ہوجاتی ہے؟ حدیث کا فیصلہ 230
كتاب الزكوة 231
مالک نصاب پر سال گزرنے سے پہلے زکوۃ نہیں۔ 231
کس مال کو تپا کر مالک کی پیشانی داغی جائے گی؟ 231
مال بہ شکل سانپ گلے کا ہار کیوں بنے گا؟ 231
مال زہریلا سانپ بن کر مالک کی انگلیوں کو لقمہ بنائے گا۔ 232
کیا تمہیں آگ کے دو کنگن پہننا پسند ہے؟ 232
تجارت کیلئے تیار کی جانے والی چیزوں کی بھی زکاۃ ہے۔ 233
کیا گیہوں، جو، انگور اور کھجور کی پیداوار پر بھی زکاۃ ہے؟ 233
زکاۃ کے سلسلہ میں مالک نصاب کون ہے؟ 233
زکوۃ کی ادائیگی میں تاخیر کرنے والے پر کیا حکم ہے؟ بہار شریعت، فتاوی عالمگیری کی تصریح 233
مردہ کی تجہیز و تکفین و مسجد و مدرسہ میں زکوۃ کا روپیہ لگانا کیسا؟ فتاوی عالمگیری کی صراحت 234
ردالمحتار و بہار شریعت سے مسجد و مدرسہ میں زکوۃ کی رقم لگانے کا حیلہ۔ 234
بدمذہب وہابیہ کو زکاۃ دینا کیسا؟ 234
کن چیزوں میں عشر واجب ہے؟ 234
اگر پیداوار میں کمی ہو تو زکوۃ واجب ہے؟ 234
عالمگیری، بہار شریعت کی تصریح 234
کھیت کس پانی سے سیراب کیا جائے تو عشر ہے؟ 234
نصف عشر یعنی بیسواں حصہ کس صورت میں واجب ہے؟ 234
کیا اخراجات وغیرہ عشر سے ہی منہا کیے جائیں گے؟ 234
درمختار، بہار شریعت کی وضاحت 235
صدقۂ فطر 236
غلام، آزاد، مرد، عورت، بچے، بوڑھے ہر مسلمان پر صدقۂ فطر واجب ہے۔ 236
صدقۂ فطر کی مقدار کیا ہے؟ 236
صدقۂ فطر سے غنی پاک اور فقیر غنی ہوجاتا ہے۔ 237
اسلام میں صدقۂ فطر کو مقرر کرنے کی نفیس توجیہ 237
مالک نصاب اپنے مال سے کن کا صدقۂ فطر ادا کرے۔ 237
اگر بچہ مالک نصاب ہو تو کیا کیا جائے؟ 237
صدقۂ فطر میں مالک نصاب کون ہے؟ 237
کیا صدقۂ فطر کیلئے روزہ رکھنا شرط ہے؟ 238
کسی عذر کے سبب روزہ نہ رکھا تب بھی صدقۂ فطر واجب ہے۔ ردالمحتار، بہار شریعت کی تصریح 238
اگر باپ کا انتقال ہوگیا ہو تو کیا دادا پر اپنے پوتے پوتی کی طرف سے صدقۂ فطر دینا واجب ہے؟ 238
اگر گیہوں، جو، کھجور اور منقی کے علاوہ کسی دوسری چیز سے فطرہ ادا کرنا ہو تو کیا شرط ہے؟ 238
صدقۂ فطر کب ادا کرنا واجب ہے؟ عالمگیری کی تصریح 238
رمضان المبارک سے پہلے صدقۂ فطر ادا کرنا جائز ہے۔ 238
ایک صاع اور نصف صاع کتنے وزن کا ہوتا ہے؟ 239
ایک رطل کتنا ہوتا ہے؟ 239
من کو مد بھی کہتے ہیں۔ 239
ایک من کتنے استار کا ہوتا ہے، نیز استار کسے کہتے ہیں؟ 239

صاع کی تقدیر میں کس اناج کا اعتبار ہے؟ مفتی بہ قول کیا ہے؟ 239
صاع کی مکمل تحقیق۔ 240
اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تجربہ 240
سخی اور بخیل 242
زندگی میں ایک درہم صدقہ کرنا موت کے وقت سو درہم صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔ 242
سخی اللہ تعالیٰ، جنت اور لوگوں سے قریب اور دوزخ سے دور ہے۔ 242
بخیل اللہ تعالیٰ سے دور اور جہنم سے قریب ہے۔ 242
جاہل سخی خدا کے نزدیک عبادت گزار بخیل سے بہتر ہے۔ 242
مکار اور بخیل جنت میں داخل نہ ہوں گے۔ 242
کیا صدقہ وخیرات کر کے احسان جتلانے والا جنت میں داخل ہوگا؟ 242
مومن میں کونسی دو باتیں جمع نہیں ہوسکتیں؟ 243
بنی اسرائیل کے تین اشخاص کوڑھی، گنجے اور اندھے کا عبرت ناک واقعہ 243
بھیک مانگنا کیسا ہے؟ 246
بھیک مانگنے والا قیامت کے دن کس حال میں آئے گا؟ 246
بھیک مانگنے کی ذلت سے کیا چیز بہتر ہے؟ 246
''اوپر والا ہاتھ نیچے والے سے بہتر ہے'' سے کیا مراد ہے؟ 247
بھیک مانگنا ایک قسم کی خراش ہے۔ 247
صاحب سلطنت اپنا حق مانگے یا ایسی بات کا سوال کرے جس کے علاوہ کوئی چارہ نہ ہو تو جائز ہے۔ 247
مال بڑھانے کیلئے لوگوں سے بھیک مانگنے والا انگارہ مانگتا ہے؟ 247
پیشہ ور بھکاریوں کو بھیک دینا گناہ ہے؟ 247
ڈھول، ہارمونیم، سارنگی بجانے والوں کو بھیک دینا منع ہے۔
اشعۃ اللمعات کی تصریح 248
اندھے لولے لنگڑے اپاہچ کو بھیک دینا جائز ہے۔ 248
گانے والی، جوان نامحرم عورتوں کو بھیک دینا ناجائز وحرام ہے۔ 248
کتاب الصوم (روزہ) 249
رمضان شروع ہوتے ہیں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ 249
ایک روایت کہ جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں 249
اور دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں۔ 249
شیاطین کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔ 249
آسمان کے دروازے کھولنے کا مطلب۔ اشعۃ اللمعات کی وضاحت۔ 249
جنت کے دروازے کھولنے اور دوزخ کے دروازے بند کیے جانے سے کیا مراد ہے؟ 249
شیاطین کو زنجیروں میں جکڑنے سے کیا مراد ہے؟ 250
ثواب کی نیت سے روزے رکھنے پر گناہوں کی بخشش 250
شب قدر میں قیام کرنے کا ثواب۔ 250
رمضان المبارک کی ہر رات اللہ عزوجل لوگوں کو دوزخ سے آزاد فرماتا ہے۔ 250
ہزار مہینوں سے افضل رات۔ 251
رمضان میں نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب ستر گناہ ہو جاتا ہے۔ 251
رمضان صبر اور غمخواری کا مہینہ ہے۔ 252
اس مہینہ میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے۔ 252
کسی کو روزہ افطار کروانے کی فضیلت 252
ایک گھونٹ دودھ، یا ایک کھجور یا ایک گھونٹ پانی سے افطار کرانے کی فضیلت۔ 252
روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھلانے کی فضیلت 252
رمضان کا پہلا عشرہ رحمت، دوسرا عشرہ مغفرت اور تیسرا عشرہ جہنم سے آزادی کا ہے۔ 252
رمضان کی آخری رات امت کی مغفرت 252
روزہ کی حالت میں خود بخود قے آجائے تو قضا واجب نہیں۔ جو قصداً قے کرے اس پر قضا واجب ہے۔ 253
''بری بات کہنے اور اس پر عمل کرنے والے روزہ دار کی

خدائے تعالیٰ کو پرواہ نہیں‘‘ سے کیا مراد ہے؟ 253
اشعۃ اللمعات کی تصریح 253
مسافر پر آدھی نماز معاف اور روزے میں رخصت ہے۔ 254
دودھ پلانے والی اور حاملہ عورت کو روزہ نہ رکھنے کی رخصت کب ہے؟ 254
شوال کے چھ روزوں کی فضیلت 254
یوم عرفہ کے روزے کی فضیلت 255
عرفہ کا روزہ میدان عرفات میں منع ہے۔ 255
چار۴ چیزیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ چھوڑیں۔ 255
اگر مہینہ میں تین روزے رکھنا ہو تو کس تاریخ کو رکھے؟ 255
کن ایام کے روزے رکھنا مکروہ تحریمی اور ناجائز ہے؟ 256
احتلام ہونے یا ہمبستری کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟ 256
کب روزہ توڑنے کی اجازت ہے؟ ردالمحتار اور بہار شریعت سے مفصل شرائط 256
جو شخص بلا عذر علانیہ کھائے اس کی کیا سزا ہے؟ 256
کیا مسجد میں روزہ افطار کرنا کھانا پینا جائز ہے؟ 257
مسجد میں روزہ افطار کرنے کھانے پینے کی کیا صورت ہے؟ 257
رؤیت ہلال 258
جب تک چاند نہ دیکھ لو روزہ نہ رکھو اور نہ افطار کرو۔ 258
ابر یا غبار کے سبب چاند نظر نہ آئے تو تیس دن پورے کرو۔ 258
شرع میں نجومیوں کا قول نامقبول و غیر معتبر ہے۔ 258
اشعۃ اللمعات کی تشریح 258
رؤیت ہلال میں کس کی خبر مقبول ہے؟ 259
رؤیت ہلال میں لفظ شہادت کی شرط نہیں۔ 259
چاند کے ثبوت کی پانچ ۵ صورتیں 260
پہلی صورت: ایک مسلمان عادل مرد یا عورت یا مستور الحال کی خبر سے ثبوت اور اس کی شرائط۔
درمختار، ردالمحتار، بحر الرائق کی تصریحات 260
دوسری صورت: شہادۃ علی الشہادۃ، اور اس کا مکمل طریقہ کار
درمختار، ردالمحتار، عالمگیری کی تصریحات 260
تیسری صورت: شہادۃ علی القضاء، اور اس کی مکمل تفصیل 260
فتاوی امام غزی اور فتح القدیر کی صراحت 261
چوتھی صورت: استفاضہ اور اس کی مکمل تفصیل
فتاوی رضویہ، درمختار شامی وغیرہ کی صراحت 261
پانچویں صورت: اکمال عدت اور اس کی مکمل تفصیل
درمختار ردالمحتار کی صراحت 262
کیا اہل مشرق کا چاند دیکھنا اہل مغرب کیلئے کافی ہوگا؟ 263
کیا جنتری سے چاند کا ثبوت ہو جائے گا؟ 263
اخبار سے چاند کے ثبوت کا کیا حکم ہے؟ 263
خط سے چاند کے ثبوت کا کیا حکم ہے؟ 263
تار اور ٹیلیفون کا درجہ خط سے کم ہے۔ عالمگیری کی عبارت
ریڈیو اور ٹیلی ویژن کی گواہی معتبر نہیں۔ 264
جہاں قاضی نہ ہو تو چاند کی گواہی کس کے سامنے دی جائے؟ 265
فتاوی رضویہ اور حدیقہ ندیہ کا فیصلہ کن لوگوں کی گواہی معتبر ہے؟ 265
چاند کی طرف انگلی سے اشارہ کرنا مکروہ ہے۔ 265
بہار شریعت، درمختار اور عالمگیری کی تصریح 265
غیر اسلامی تاریخ و سنہ کا اعتبار کرنا جائز نہیں۔ تفسیر کبیر کی تصریح 266
شب قدر کا بیان 267
شب قدر ہزار ۱۰۰۰ مہینوں سے افضل ہے۔ 267
شب قدر کون سی رات ہے؟ 267
شب قدر میں پڑھنے کی دعا 267
رمضان کے آخری عشرہ میں زیادہ عبادت کرنا چاہیے۔ 268
شب قدر میں حضرت جبریل علیہ السلام کی دعا، عید کے دن
خدائے تعالیٰ کیا فرماتا ہے؟ 268
شب قدر میں سات ۷ اذان بے اصل ہے۔ 269
اعتکاف کا بیان 270
رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف سنت موکدہ علی الکفایہ ہے۔ 270
اشعۃ اللمعات کی توضیح 270
اعتکاف کی کتنی قسمیں ہیں عالمگیری کی تصریح 271
اعتکاف کرنے والا کن باتوں میں مشغول رہے؟ 271
عالمگیری کی توضیح 271
مستحب اعتکاف کا طریقہ 271

تلاوت قرآن مجید کابیان 273

قرآن سیکھنے اور سکھانے والا سب سے اچھا ہے۔ 273

قرآن سیکھ کر عمل کرنے والوں کے والدین کو کیسا تاج پہنایا جائے گا۔ 273

قرآن کی تلاوت سے ہر حرف کے بدلے دس۱۰ نیکی پورے

قرآن کی تلاوت سے کتنی نیکیاں ملیں گی؟ جہاں تلاوت کی جاتی ہے وہاں فرشتوں کا قافلہ اترتا ہے۔ 273

سورۂ فاتحہ کی مثل کوئی سورۃ نہیں 275

سورۂ یٰسین پڑھنے پر کتنا ثواب ہے؟ 276

مُردوں کے پاس سورۂ یٰسین پڑھو۔ 276

سورۂ رحمٰن قرآن کی زینت ہے۔ 276

''قل ہو اللہ'' تہائی قرآن کے برابر ہے۔ 277

قرآن سینے سے جلد نکل جاتا ہے۔ 277

قرآن کو بھلا دینے والا قیامت میں کوڑھی ہو کر آئے گا۔ 277

تلاوت کے شروع میں تعوذ، تسمیہ پڑھنا کیسا؟ 277

سورۂ توبہ کے شروع میں تعوذ کا نیا طریقہ بے اصل ہے۔ 278

سورۂ توبہ میں کب تسمیہ نہ پڑھنا غلط ہے؟ 278

کئی آدمیوں کا بلند آواز سے قرآن مجید پڑھنا حرام ہے۔

بہار شریعت اور درمختار کی توضیح 278

پورا قرآن حفظ کرنا فرض کفایہ ہے۔ 278

کتنا قرآن حفظ کرنا واجب عین ہے؟ بہار شریعت اور درمختار کی عبارتیں 278

حرفوں میں صحیح امتیاز رکھنا ضروری ہے۔ 279

فساد معنی کی صورت میں نماز نہ ہوگی۔ 279

صحیح تلفظ پر قادر نہ ہو تو کوشش جاری رکھنا لازم ہے۔

فتاوی رضویہ اور شامی کی تصریح 279

دیہاتوں میں اکثر مدرسین غلط پڑھاتے ہیں اکثر حفاظ قرآن غلط پڑھتے ہیں۔ 279

اوقات مکروہہ میں تلاوت کرنا جائز ہے بہار شریعت، بحر الرائق اور شامی کی تصریح 279

کتاب الحج 281

عمر میں صرف ایک بار حج فرض ہے۔ 281

حضور صلی اللہ علیہ وسلم احکام شرعیہ پر اختیار کلی رکھتے ہیں۔ 281

حج میں تاخیر نہ کرنا چاہیے۔ 281

حج کے ساتھ عمرہ کرنے والا حج کا ثواب پاتا ہے۔ 282

رمضان میں عمرہ حج کے برابر ہے۔ 282

معذور حج بدل کرائے۔ 283

حج کی نذر مان کر مرگیا تو کیا کیا جائے؟ 283

عورت بغیر مَحرم سفر نہ کرے۔ 283

مستطیع حج نہ کرے تو کیا وعید ہے۔ 284

مال حرام سے یا دکھاوے کیلئے حج کرنا حرام ہے۔ 284

حج کیلئے فوٹو کھنچانا کیسا؟ 284

اشباہ کا فیصلہ 284

عورت، شوہر یا محرم کے بغیر سفر نہ کرے 284

محرم سے کون سے لوگ مراد ہیں؟ 284

شوہر یا محرم کے ساتھ سفر کرنے کی شرط کیا ہے؟ 284

کیا عورت اپنے پیر کے ساتھ حج کو جاسکتی ہے۔ 285

حج کیلئے عورت پر نکاح واجب نہیں۔ 285

تحفہ لانے کی استطاعت نہ ہو تب بھی حج فرض ہے۔ 285

حاجیوں کا ریڈیو خرید کر لانا کیسا؟ 285

حج سے کون سا گناہ معاف ہوتا ہے؟ 285

چُھوٹی ہوئی نمازیں حج سے معاف نہیں ہوتیں۔

شامی کی تصریح 286

حج مقبول کی نشانی اشعۃ اللمعات کی زبانی 286

جاہل حاجیوں کی غلط فہمی 287

مدینہ طیبہ کی حاضری 288

بارگاہ اقدس میں حاضری کی فضیلت 288

مزار اقدس کی زیارت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہے۔ 288

زیارت اقدس قریب الواجب ہے۔ 289

حج کیلئے جانا اور روضہ انور کی زیارت نہ کرنا کیسا؟ 289

انبیائے کرام زندہ ہیں 290

اللہ کے نبی زندہ ہیں رزق دیے جاتے ہیں۔ 290

ان کی زندگی دنیوی زندگی کی حقیقت کے ساتھ ہے۔ اشعۃ

اللمعات کی نفیس تشریح 290
ان کی دنیوی اور اخروی زندگی میں کوئی فرق نہیں۔ 290
اولیائے کرام بھی نہیں مرتے۔ مرقاۃ کی تصریح 290
ان کے جسموں کو زمین پر کھانا حرام ہے۔
مرقاۃ کی نفیس تصریح 291
ان کی زندگی میں کسی کو اختلاف نہیں 291
ان کی زندگی جسمانی حقیقی ہے۔ اشعۃ کی توضیح 291
انبیائے کرام زندہ نہ ہوتے تو شب معراج مسجد اقصی میں نماز پڑھنے کیسے آتے؟ 291
ان کی زندگی جسمانی حقیقی نہ ہوتی تو بیویوں کو نکاح کی اجازت ہوتی۔ 292
ان کی زندگی دنیوی زندگی ہے۔ صرف نگاہوں سے اوجھل ہیں۔ مراقی الفلاح کی تصریح، نسیم الریاض کا قول 292
انبیائے کرام سے ہر قسم کی مدد طلب کی جاتی ہے۔ مرقاۃ کی توضیح 292
کثرت مذاہب کے باوجود انبیاء کرام علیہم السلام کی زندگی میں کوئی اختلاف نہیں۔ 293
انبیاء امت کے اعمال پر حاضر وناظر ہیں۔ ''سلوک اقرب السبل'' کی تصریح 293
آیت کریمہ ''انک میت'' کا مطلب کیا ہے؟ 293
کتاب البیوع (حلال روزی) 294
حلال روزی حاصل کرنا فرض ہے۔ 294
حرام روزی کی وعید 294
حضور کی پیشن گوئی 294
چکی والوں کا اجرتی کاٹنا کیسا؟ 295
قفیز طحان کی چند صورتیں۔ درمختار اور عالمگیری کی تصریح 295
جواز کی چند صورتیں۔ بہار شریعت درمختار کی تشریح 295
بھرائی والوں کا سوت نکال لینا کیسا؟ 296
اچھے تاجر کا بیان 297
اچھے تاجر انبیاء علیہم السلام کے ساتھ ہوں گے۔ 297
بددیانت تاجر کا حشر کس کے ساتھ ہوگا؟ 297
چیز کا عیب نہ ظاہر کرنا کیسا؟ 297
مردار کی چربی بیچنا کیسا؟ 298
دباغت یعنی چمڑا اجھانے کی تین ۳ صورتیں 298
کافر کے ہاتھ مردار بیچنا کیسا؟ 298
بکری یا مرغی بٹائی پر دینا کیسا؟
شامی اور فتاوی ہندیہ کی عبارتیں 298
کیا زیادہ قیمت مانگنا پھر کم پر بیچنا جھوٹ ہے؟ 299
مچھلیوں کے شکار کا ٹھیکہ دینا کیسا؟
بہار شریعت اور درمختار کا فیصلہ 299
سود کا بیان 300
سود لینے دینے والوں پر لعنت ہے۔ 300
ایک درہم سُود کھانے کا گناہ کتنا ہے؟ 300
سود کا ادنی گناہ ماں سے زنا کرنا ہے۔ 300
قرض دینے والے کا تحفہ وغیرہ لینا کب منع ہے؟
اشعۃ اللمعات کی تشریح 301
سود حرام قطعی ہے لینے والا فاسق ہے۔ 301
عقد فاسد سے حربی کا مال لینا جائز ہے۔ 301
ہندوستان دار الاسلام ہے۔ 301
ہندو کا مال فریب سے لینا کیسا؟ 301
بینک سے سود پر کھاد وغیرہ لانا کیسا؟ 302
کیا بینک اور فنڈ کا نفع سود ہے؟ 302
رہن اور بیع سلم کا بیان 303
بیع سلم اور رہن جائز ہے۔ 303
بیع سلم کسے کہتے ہیں؟ 303
بیع سلم کی شرطیں 304
کھیت رہن رکھنے کی جائز اور ناجائز صورتیں 304
قرض دار کو مہلت دینے کا بیان 305
قرض دار کو مہلت دینے کا ثواب 305
قرض ادا نہ کرنے پر کیا ہوگا؟ 305
شہید کا قرض معاف نہیں ہوتا۔ 306

زمین پرناجائز قبضہ کابیان 307
زمین پرناجائز قبضہ کے بارے میں وعیدیں 307
کسی کامال حلال نہیں۔ 307
کتاب النکاح 308
نکاح کرنے کافائدہ 308
نکاح کرنے کی استطاعت نہ ہوتو کیا کرے؟ 308
عورت بہترین متاع ہے۔ 308
رشتہ نکاح محبت پیدا کرتا ہے۔ 308
نکاح کے فرض واجب اور حرام وغیرہ ہونے کی صورتیں 309
بیوہ کے عقد کو عار سمجھنا کیسا؟ 309
مرتد اور مرتدہ کا نکاح صحیح نہیں۔
بہارشریعت، درمختار اور عالمگیری کا فیصلہ 309
وہابی وغیرہ سے نکاح کرنا کیسا؟ 309
کیا نکاح کی وکالت کا مروجہ طریقہ غلط ہے؟ 309
ایجاب وقبول کے الفاظ آہستہ کہنے سے نکاح نہ ہوگا۔ 310
نکاح کے وقت کلمہ طیبہ وغیرہ پڑھانا بہتر ہے۔ 310
خطبۂ نکاح کب پڑھنا مستحب ہے؟ 310
خطبۂ نکاح، دعا بعد نکاح 311
مہر کابیان 313
مہر کی ادائیگی ضروری ہے۔ 313
حضور کی اکثر ازواج کا مہر ساڑھے بارہ اوقیا تھا۔ 313
ایک اوقیہ کتنے کا ہوتا ہے؟ 313
مہر فاطمی کتنا ہے؟ درمختار کی وضاحت 315
تین روپیہ ساڑھے دس آنہ مہر غلط ہے۔ 315
مہر کی زیادتی کی مقدار متعین نہیں 315
مہر کی کتنی قسمیں ہیں اور ہر ایک کا حکم کیا ہے؟ 316
مرتے وقت مہر معاف کرانا کیسا؟ 316
شامی اور فتاوی ہندیہ کی تصریح 316
دعوت ولیمہ کابیان 317
دعوت ولیمہ کرنے کا حکم 317
ولیمہ کا کھانا سب سے بُرا کھانا کب ہے؟ 317
بے وجہ شرعی دعوت قبول نہ کرنا کیسا؟ 317
دعوت کے بغیر کھانے والا چور ہے۔ 317
میاں بیوی کے باھمی برتاؤ 318
شوہر کا درجہ 318
شوہر راضی ہوتو عورت جنتی ہے۔ 318
سب سے بہتر کون ہے؟ 318
شوہر پر کیا حقوق ہیں؟ 319
بیویوں کے درمیان انصاف نہ کرنے پر کیا ہوگا؟ 319
پردہ کی باتیں 320
ہمبستری کے وقت کیا پڑھے؟ 320
حالت حیض میں ہمبستری ناجائز ہے۔ 320
پیچھے کے مقام میں صحبت کرنے والا ملعون ہے۔ 321
دیکھناجائز نہیں 322
''عورت'' عورت (پردہ میں رکھنے کی چیز) ہے۔ 322
عورتوں کا اجنبی مرد کو دیکھنا جائز نہیں۔ 322
عورت پر اچانک نظر پڑنے کا بیان 323
غیر عورت اچھی معلوم ہوتو کیا کرے؟ 323
اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی کابیان 324
مرد اجنبی عورت کے پاس نہ رہے۔ 324
اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی میں شیطان ہوتا ہے۔ 324
دیور کی تنہائی خطرناک ہے۔ 324
بدگمانی کا موقع نہ دے۔ 325
زنا اور لواطت کابیان 326
زنا کی برائی 326
زنا قحط کا سبب ہے۔ 326
زانی کی سزا کیا ہے؟ 326
لوطی کے قتل کا حکم ہے۔ 327
لوطی ملعون ہے۔ 327
صحابہ نے لوطی کو کیا سزائیں دیں؟ 327
اس وقت ہمارے ملک میں زانی اور لوطی کو کیا سزا دی جائے؟ 327

کتاب الطلاق 328
عنداللہ حلال چیزوں میں سب سے ناپسندیدہ چیز طلاق ہے۔ 328
بغیر عذر معقول طلاق مانگنا کیسا؟ 328
یکبارگی تین طلاق دینا حرام ہے۔
مرقاۃ کی تصریح 328
طلاق رجعی، بائن اور مغلظہ کا مطلب 329
تین طلاق دی تو بغیر حلالہ شوہر کو حلال نہیں۔ 329
حلالہ کا طریقہ 329
''لُعِنَ الْمُحَلِّلُ وَالْمُحَلَّل'' کا کیا مطلب ہے؟ 330
درمختار کی نفیس توجیہ 330
طلاق دینا کب ممنوع ہے؟ 330
طلاق دینا کب واجب ہے؟ 330
عدت کا بیان 331
حدیث اور آیات قرآنیہ سے عدت کی تمام اقسام کا بیان 331
تین ۳ مہینہ تیرہ ۱۳ دن عدت کی تعیین غلط ہے۔ 332
حلال اور حرام جانوروں کا بیان 333
کون سا جانور حرام ہے؟ 333
کون سا جانور حلال ہے؟ 333
دو ۲ مردار، اور ۲ دو خون حلال ہیں۔ 334
کس مچھلی کا کھانا جائز نہیں؟ 334
سانپ کو مارو۔ 334
گرگٹ اور چھپکلی مارنے میں کتنا ثواب ہے؟ 335
کوا کھانا حرام ہے۔ 335
مہو کا کھانا حلال ہے۔ 335
مچھلی کے علاوہ پانی کے جانور حرام ہیں۔ 335
جھینگا کھانا کیسا؟ 335
دوا سے ماری ہوئی مچھلی کھانا کیسا؟ 335
شکار اور ذبح کا بیان 336
کس چیز سے ذبح کیا جائے؟ 336
سکھائے ہوئے کتے کا شکار کھانا کب جائز ہے؟ 336
شوقیہ کتا پالنے میں کتنا گناہ ہے؟ 337
شکار مار کر پھینکنا گناہ ہے۔ 337
نومسلم کا ذبیحہ جائز ہے۔ 337
ذبح کیلئے چھری کا تیز ہونا ضروری ہے۔ 338
ذبح میں کتنی رگوں کا کٹنا ضروری ہے؟ 338
وہابی وغیرہ کے ذبیحہ کا کیا حکم ہے؟ 338
کافر کا لایا ہوا گوشت کھانا کب جائز ہے؟ درمختار کی تشریح 338
ذبح کے وقت ''بسم اللہ اللہ اکبر'' نہ کہا تو کیا حکم ہے؟ 338
کس طرح ذبح کرنا مکروہ ہے؟ 338
حلال چوپایہ میں بائیس ۲۲ چیزیں ناجائز ہیں۔ 339
اولیاء کی نذر کا جانور حلال ہے۔ ملاجیون کا فیصلہ 339
جانور کا کیا ہوا شکار کن شرطوں کے ساتھ جائز ہے؟ 339
سکھائے ہوئے جانور کی پہچان۔ جلالین کی توضیح 339
بندوق کا شکار کب حرام ہے۔ 340
شوقیہ شکار کرنا حرام ہے۔ درمختار کی تصریح 340
مچھلی شکار کرنے کیلئے کیچوا کانٹے میں پرونا کیسا؟ 340
قصاب کا پیشہ کیا ہے؟ 340
قربانی کا بیان 341
قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ 341
قربانی کا ثواب 341
ایام قربانی میں قربانی زیادہ محبوب ہے۔ 341
مالک نصاب کسی دوسرے کے نام سے قربانی کرے تو ایک اپنے نام سے بھی کرے۔ 342
مالک نصاب قربانی نہ کرے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بیزار ہیں۔ 342
قربانی کرنا چاہے تو کیا کرے؟ 342
قربانی کا صاحب نصاب کون ہے؟ 342
مالک نصاب پر اپنے نام قربانی کرنا ہر سال واجب ہے۔ 343
دوسرے کے نام سے قربانی کرنا چاہے تو کیا کرے؟ 343
بعض لوگوں کی غلط فہمی 343
دیہات میں قربانی کا وقت، عالمگیری کی تصریح 343
شہر میں قربانی کا وقت 343

شہریوں کیلئے سہولت ۔ درمختار کی وضاحت 343
قربانی کی چیز اجرت میں دینا کیسا؟ 343
قربانی کا گوشت کافر کو دینا کیسا؟ 343
قربانی کا طریقہ اور اس کی دعا 344
عقیقہ کا بیان 345
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عقیقہ کا حکم فرمایا ہے۔ 345
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرات حسنین رضی اللہ تعالی عنہما کا عقیقہ کیا۔ 345
لڑکے کا عقیقہ دو ۲ بکری، اور لڑکی کا ایک بکری ہے۔ 345
عقیقہ ساتویں دن بہتر ہے۔ 345
لڑکا لڑکی کے عقیقہ میں کیسا جانور مناسب ہے؟ 346
بکرا بکری کی عمر ایک سال ہونا ضروری ہے۔ 346
کیا باپ دادا، نانا اور نانی عقیقہ کا گوشت نہ کھائیں؟ 346
عقیقہ کرنے کا طریقہ اور اس کی دعا۔ 346
اچھے برے ناموں کا بیان 347
بہترین نام 347
نام اچھا رکھنا چاہیے۔ 347
انبیائے کرام علیہم السلام کے ناموں پر نام رکھا جائے۔ 347
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر نام رکھنے کی فضیلت 347
تین بیٹوں میں کسی کا نام ''محمد'' نہ رکھنے والا کیسا؟ 348
برا نام ہو تو بدل ڈالو۔ 348
''عبد الرحمٰن'' کو ''رحمٰن''، ''عبد الخالق'' کو ''خالق'' کہنا کیسا؟
''عبد الرحیم'' کو ''رحیم''، ''عبد الکریم'' کو ''کریم'' کہنا کیسا؟
عبد المصطفیٰ، عبد النبی نام رکھنا کیسا؟ 348
غلام محمد، محمد بخش، پیر بخش وغیرہ نام رکھنا کیسا؟ 349
محمد نبی، احمد نبی، نبی خاں کے مثل نام حرام ہے۔ 349
لڑکیوں کا نام کیسا ہونا چاہیے؟ 349
کھانے کا بیان 350
داہنے ہاتھ سے کھاؤ پیو۔ 350
بائیں ہاتھ سے کھانا پینا شیطان کا کام ہے۔ 350
حلوا اور شہد حضور کو پسند تھے۔ 350
حلوا کے بارے میں اشعۃ اللمعات کی نفیس تشریح 351
کھانے میں مکھی گر جائے تو کیا کریں؟ 351
کھانے میں عیب نہ نکالو۔ 351
بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو کیا پڑھے؟ 351
کھانے سے فارغ ہو تو کیا پڑھے؟ 352
کیسے دسترخوان پر کھانا منع ہے؟ 352
پینے کا بیان 353
کوئی چیز کیسے پینا چاہیے؟ 353
پینے سے پہلے اور بعد کیا پڑھے؟ 353
کس طرح پینا مفید ہے؟ 353
برتن میں سانس لینا اور پھونکنا منع ہے۔ 353
کھڑے ہو کر پینا منع ہے۔ 354
کھڑے ہو کر پی لیا تو کیا کرے؟ اشعۃ اللمعات کی تشریح 354
لباس کا بیان 355
سفید کپڑا بہتر ہے۔ 355
عمامہ ضرور باندھا کرو۔ 355
کرتا کیسے پہنے؟ 355
ٹخنوں سے نیچے تک کپڑا پہننا کیسا؟ 356
نعمت کو چھپانا ناشکری ہے۔ اشعۃ اللمعات کی تشریح 356
عورتوں کو کیسا کپڑا پہننا چاہیے؟ 356
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے باریک دوپٹہ پھاڑ دیا۔ 357
عورتوں کو چست کپڑا پہننا کیسا؟ 357
اسٹبل کا تہبند پہننا کیسا؟ 357
دھوتی، نیکر اور جانگھیا پہننا کیسا؟ 357
جوتے پہننے کا بیان 358
جوتا بکثرت استعمال کرو۔ 358
جوتا پہننے اور اتارنے کا طریقہ 358
کبھی کبھی ننگے پاؤں رہو۔ 358
عورتوں کو مردانہ جوتا پہننا کیسا؟ 358
انگوٹھی کا بیان 359
سونے کی انگوٹھی حرام ہے۔ 359

نووی، اشعۃ اللمعات کی تشریح 359
سونے کی انگوٹھی پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برہمی 359
پیتل اور لوہے کی انگوٹھی پہننا کیسا؟ 360
چاندی کی کیسی انگوٹھی جائز ہے؟ 360
حجامت کا بیان 361
پانچ ۵ چیزیں فطرت سے ہیں۔ 361
ناخن اور بال چالیس ۴۰ دن سے زیادہ نہ چھوڑیں۔ 361
بال اور ناخن کے بارے میں حضور کی سنت۔ اشعۃ اللمعات کی تشریح 361
عورتوں کو سر منڈانا کیسا؟ 362
کس طرح ناخن تراشنا سنت ہے؟ 362
کیسی عورتوں پر حضور کی لعنت ہے؟ 362
مرد سر کے بال منڈائے یا بڑھائے؟ 362
عالمگیری اور ملا جیون علیہ الرحمۃ کی تصریح 362
داڑھی اور مونچھ کا بیان 363
مشرک اور مجوسی کی مخالفت کرو۔ 363
داڑھی بڑھاؤ اور مونچھ پست کرو۔ مونچھ کا نہ کاٹنا حضور کے طریقہ سے ہٹنا ہے۔ 363
داڑھی منڈانا ایک مشت سے کم کرنا حرام ہے۔ 364
بہار شریعت، اشعۃ اللمعات، درمختار، شامی، بحر الرائق، فتح القدیر اور طحاوی کی تصریحات 364
بعض فقہاء نے ایک مشت داڑھی کو کیوں سنت فرمایا؟ 364
کتنی لمبی داڑھی مکروہ ہے؟ 365
خضاب کا بیان 366
خضاب لگانے کا حکم 366
کیسا خضاب لگایا جائے؟ 366
کالا خضاب والا جنت کی خوشبو نہ پائے گا۔ 366
سونے اور لیٹنے کا بیان 367
پاؤں پر پاؤں رکھ کر لیٹنا کب منع ہے؟ 367
پیٹ کے بل لیٹنا کیسا؟ 367
بغیر منڈیر کی چھت پر سونا کیسا؟ 367
سونے کا مستحب طریقہ 367
لڑکا اور لڑکی کو کب الگ سلایا جائے؟ 368
میاں بیوی کتنے برس کے بچے کو ساتھ نہ سلائیں؟ 368
کس وقت سونا مکروہ ہے؟ 368
اتر (شمال) کی جانب پاؤں پھیلا کر سونا کیسا؟ 368
سو کر اٹھے تو کیا پڑھے؟ 368
خواب کا بیان 369
اچھا خواب نبوت کا چھیالیسواں ۴۶ حصہ ہے۔ 369
اچھا خواب خدائے تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے برا خواب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ 369
حضور علیہ الصلاۃ والسلام کو خواب میں دیکھنے کا مسئلہ 369
برا خواب بیان نہ کرے۔ 370
برا خواب دیکھے تو کیا کرے؟ 370
فال گوئی کا بیان 371
کاہن، نجومی سے پوچھنے کا گناہ 371
جوتشی سے پوچھنے والا مومن کامل نہیں 371
کبھی کاہن کی بات کیسے سچ ہو جاتی ہے؟ 371
چھینک اور جماہی کا بیان 373
چھینک آئے تو کیا کرے؟ 373
چھینکنے والے کو جواب دو۔ 373
جماہی آئے تو کیا کرے؟ 373
انبیاء علیہم السلام جماہی سے محفوظ ہیں۔ 373
جماہی روکنے کا طریقہ 373
چھینکنے والے کو جواب دینا کب واجب ہے؟ 374
چھینک کو بد فالی خیال کرنا کیسا؟ 374
اجازت لینے کا بیان 375
بغیر اجازت کسی کے گھر میں نہ جائے۔ 375
"کون" کے جواب میں کیا کہنا چاہیے؟ 375
دروازے کے سامنے نہ کھڑا ہو۔ 375
سلام کا بیان 377
آپس میں محبت بڑھنے کا عمل 377

کلام سے پہلے سلام 377
سلام میں پہل کرنے والا کیسا ہے؟ 377
مجلس میں جانے آنے پر سلام کرو۔ 377
کن لوگوں کو سلام نہ کیا جائے؟ 378
گھر والوں کو سلام کرو۔ 378
ہاتھ سے سلام نہ کرو۔ 378
خط کے سلام کا جواب واجب ہے۔
درمختار اور شامی کی تصریح 379
دوسرے کو سلام لکھا تو مکتوب الیہ پر کیا حکم ہے؟ 379
سلام پہنچانا کب واجب ہے؟ 379
عالمگیری اور شامی کی وضاحت بھیجے ہوئے سلام کا جواب کیسے دے؟ عالمگیری اور شامی کی توضیح 379
مصافحہ کا بیان 380
مصافحہ کرنے کا ثواب 380
مصافحہ کرنے کا فائدہ 380
وفد عبدالقیس نے حضور کے دست مبارک و پائے مبارک کو بوسہ دیا۔ 380
دینی پیشوا کا ہاتھ پاؤں چومنا جائز ہے۔ 380
اشعۃ اللمعات اور درمختار کی تصریحات 380
نماز کے بعد مصافحہ کرنا جائز ہے۔ 381
درمختار اور شامی کی تصریح 381
مصافحہ دونوں ہاتھوں سے کیا جائے۔ 382
اشعۃ اللمعات کی تشریح 382
حدیث کے لفظ ''ید'' کا مطلب کیا ہے؟ 382
واحد بول کر تثنیہ کا محاورہ 382
غیر مقلدوں پر الزام 382
ماں باپ کے حقوق کا بیان 383
والدین کی خدمت نہ کرنے والا ذلیل ہوگا۔ 383
ماں باپ کی خدمت جہاد کے برابر ہے۔ 383
جنت ماں کے قدموں تلے ہے۔ 383
ظالم والدین کی خدمت بھی ضروری ہے۔ 384
والدین اولاد کی جنت و دوزخ ہیں۔ 384
اللہ تعالیٰ کی خوشی باپ کی خوشی میں ہے۔ 384
دوسرے کے والدین کو گالی دینا اپنے والدین کو گالی دینا ہے۔ 384
والدین کی قبر کی زیارت کا ثواب 385
اولاد کے حقوق کا بیان 386
اولاد کو ادب سکھانا صدقہ سے بہتر ہے۔ 386
بہترین عطیہ اچھی تربیت ہے۔ 386
افضل صدقہ کیا ہے؟ 386
بیٹی اور بہن کی پرورش کا ثواب 387
لڑکا اور لڑکی کو تعلیم و تربیت کس طرح دی جائے؟ 388
بھائی وغیرہ کے حقوق کا بیان 389
بڑا بھائی باپ کی طرح ہے۔ 389
کون حضور کے راستہ پر نہیں ہے؟ 389
یتیم کی پرورش کا ثواب 389
پڑوسی کو ستانے والا جنتی نہیں 389
پڑوسی کا حق 390
جو اپنے لیے پسند نہ کرے دوسرے کیلئے پسند نہ کرے۔ 390
چوری اور شراب نوشی کا بیان 391
چور ملعون ہے۔ 391
چوری کی سزا کیا ہے؟ 391
کون لوگ جنت میں نہیں جائیں گے؟ 391
شرابی کو پیپ پلائی جائے گی۔ 391
شراب دوا نہیں بلکہ بیماری ہے۔ 292
شراب پینے کی سزا۔ 392
شرابی اور چور کو مسلمان کیا کریں؟ 392
جھوٹ کا بیان 393
جھوٹ کا وبال 393
جھوٹ کی بدبو 393
مومن جھوٹا نہیں ہوتا۔ 393
صلح کرانے میں جھوٹ نہیں۔ 393
چغلی اور غیبت کا بیان 395

چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔ 395
بدترین آدمی کون ہے؟ 395
غیبت اور بہتان کسے کہتے ہیں؟ 395
غیبت زنا سے بدتر کیوں ہے؟ 396
فاجر کی برائیاں بیان کرو۔ 396
کن لوگوں کی برائی کرنا جائز ہے؟ 396
حفاظت زبان اور تنہائی وغیرہ کا بیان 398
خاموشی میں نجات ہے۔ 398
برے ہمنشین سے تنہائی بہتر ہے۔ 398
مسلمانوں کو گالی دینا فسق ہے۔ 398
فاسق کی تعریف سے عرش کانپتا ہے۔ 398
بدمذہب کی تعریف کرنا کیسا؟ 399
بغض وحسد کا بیان 400
بغض وکینہ کا گناہ 400
مسلمانوں کو تین دن سے زیادہ چھوڑنا جائز نہیں۔ 400
بغض وحسد دین کو مونڈتے ہیں۔ 401
حسد نیکیوں کو کھاجاتا ہے۔ 401
رشک وحسد کا فرق 401
"الحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالبُغضُ فِی اللّٰہِ" 402
سب سے زیادہ پسندیدہ عمل 402
اشعۃ اللمعات سے ایک شبہ کا جواب 402
ایمان کی مضبوط گرہ 403
دین کی بنیادی باتیں 403
غصہ اور تکبر کا بیان 404
غصہ ایمان کو برباد کردیتا ہے۔ 404
بہادر کون ہے۔ 404
زیادہ عزیز بندہ کون ہے؟ 404
متکبر جنت میں نہیں جائے گا۔ 405
کیا اچھا لباس تکبر میں داخل ہے؟ 405
تواضع والا بڑا ہوتا ہے متکبر ذلیل ہوتا ہے۔ 405
ظلم وستم کابیان 406
ظلم تاریکیوں کا سبب ہوگا۔ 406
ظالم کا ساتھ دینا کیسا؟ 406
مفلس کون ہے؟ 406
حقوق العباد بہت اہم ہیں۔ 407
مال اور اقتدار وغیرہ کی حرص کا بیان 408
دنیادار کا پیٹ کب بھرے گا؟ 408
حرص کی مضرت (نقصان) 408
درہم ودینار کے بندے پر لعنت ہے۔ 408
بڈھے کی دو۲ باتیں جوان ہوتی ہیں۔ 408
دنیاکی محبت کا بیان 410
دنیا کی محبت برائی کی جڑ ہے۔ 410
دنیا کی محبت آخرت کو نقصان پہنچاتی ہے۔ 410
خدائے تعالیٰ کی نظر میں دنیا کی وقعت 410
دنیا ملعون ہے۔ 411
دنیا مومن کا قید خانہ اور کافر کی جنت ہے۔ 411
عمر اور مال کی زیادتی کب نعمت ہے؟ 412
افضل مومن کون ہے؟ 412
اچھے اور برے آدمی کون ہیں؟ 412
مال بہترین مددگار ہے۔ 412
کسی شخص کے مالدار ہونے میں حرج نہیں۔ 413
مال مومن کی ڈھال ہے۔ 413
حلال مال فضول خرچی میں ضائع نہیں ہوتا۔ 413
ریاکاری کا بیان 414
شرک اصغر کیا چیز ہے؟ 414
ریاکار ذلیل ورسوا ہوگا۔ 414
سچا بندہ کون ہے؟ 414
شرک جلی وشرک خفی۔ اشعۃ اللمعات کی تشریح 415
تصویر سازی کا بیان 416
گھر میں کتا یا تصویر ہو تو رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ 416
سب سے زیادہ عذاب کس کو ہوگا؟ 416
تصویر بنانے والا مستحق عذاب ہے۔ 416

بدترین مخلوق کون ہے؟ 417
بزرگوں کی تصویریں رکھنا کیسا؟ 417
بت پرستی کا دروازہ 417
توقف وجلدبازی کا بیان 418
توقف خدائے تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جلدبازی شیطان سے۔ 418
غور وفکر کے بعد کام کرو۔ 418
کس کام میں جلدی کی جائے۔ 418
نیکی کے حکم دینے اور برائی سے روکنے کا بیان 419
خلاف شرع بات دیکھے تو کیا کرے؟ 419
برائی نہ روکنے پر عذاب 419
گناہوں کو برا سمجھنے والا اور برا نہ سمجھنے والا کیسا ہے؟ 419
برائی دیکھ کر ناراض نہ ہونے والے پر عذاب 420
بے عمل واعظ پر کیسے کیسے عذاب ہوں گے؟ 420
بے عمل واعظ پر عذاب کیوں ہوگا؟ اشعۃ کی وضاحت 421
''لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ'' میں عمل نہ کرنے پر توبیخ ہے، نہ کہ کہنے پر۔ اشعۃ اللمعات کی تشریح 422
امر بالمعروف کی چند صورتیں ہیں۔ 422
بے عمل پر بھی امر بالمعروف واجب ہے۔ 422
فتاوی ہندیہ کی تصریح 423
توکل کا بیان 424
توکل کرے تو اس کو خدائے تعالیٰ کافی ہے۔ 424
توکل کرو جیسا کہ توکل کا حق ہے۔ روزی ملے گی۔ 424
ترک دنیا کیا ہے؟ 424
خوشی میں شکر اور مصیبت پر صبر کرے تو بہتری ہے۔ 425
آدمی کی بدبختی اور نیک بختی کس میں ہے؟ 425
نرمی، حیا اور حسن خُلق کا بیان 426
خدائے تعالیٰ مہربانی کو پسند کرتا ہے۔ 426
نرمی سے محروم بھلائی سے محروم 426
حیا ایمان کا حصہ ہے۔ 426
حیا کی ساری قسمیں بہتر ہیں۔ 426
ایمان وحیا ایک دوسرے کے ساتھی ہیں۔ 427
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کس لیے تشریف لائے۔ 427
کامل ایمان والا کون ہے؟ 427
ہنسنے اور مسکرانے کا بیان 428
زیادہ ہنسنا دل کو مردہ بنا دیتا ہے۔ 428
زیادہ ہنسنے والا حقیقتوں سے ناواقف ہے۔ 428
حضور کیسے ہنستے تھے؟ 428
فضائل سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم 429
حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ 429
رسولوں کا سلسلہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہے۔ 429
حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے حضور کو خاتم النبیین لکھا گیا۔ 429
خزانوں کی کنجیاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ہیں۔ 430
حضور صلی اللہ علیہ وسلم اولاد آدم کے سردار ہیں۔ 430
حضور صلی اللہ علیہ وسلم پہلے شفاعت فرمائیں گے۔ 430
حضور صلی اللہ علیہ وسلم اولین وآخرین میں اکرم ہیں۔ 431
حضور صلی اللہ علیہ وسلم چاند سے بڑھ کر حسین ہیں۔ 431
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ چمکدار، ہتھیلیاں ریشم سے زیادہ نرم ہیں۔ 431
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم کی خوشبو مشک وعنبر سے بڑھ کر ہے۔ 431
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ سے راستہ معطر 432
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک 432
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل کوئی نہیں۔ 435
صوم وصال منع ہے۔ 435
''یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ الخ'' کا مطلب۔ علامہ نووی کی تشریح 435
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے مثل بشر نہ کہو۔ 436
کن لوگوں نے انبیائے سابقین کو اپنی مثل بشر کہا؟ 436
معراج کا بیان 437
براق کیسا تھا اور اس کی رفتار کیسی تھی؟ 437
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس میں نماز پڑھی۔ 437
آسمانوں پر انبیائے کرام سے ملاقات 438
پہلے پچاس ۵۰ نمازیں فرض ہوئی تھیں۔ 440

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے ہر سوال کا جواب دیا۔ 442
معراج جسمانی ہوئی تھی۔ شرح عقائد کی دلیل 442
بیت المقدس کی سیر کا منکر کافر ہے۔ 442
آسمانون کی سیر کا منکر گمراہ اور آسمانوں سے اوپر سیر کا منکر فاسق۔ 442
اشعۃ اللمعات، شرح عقائد اور تفسیرات احمدیہ کی تصریح 442
جسم کے ساتھ ایک بار اور خواب میں کئی بار معراج ہوئی۔ 442
اشعۃ اللمعات کی تشریح 443
جسمانی معراج کے بارے میں سلف وخلف کا مسلک۔ 443
تفسیر خازن کی عبارت 444
صرف خواب میں یا صرف روح کی معراج ماننا کیسا؟ 444
ملاجیون علیہ الرحمۃ کی تصریح 444
معجزات کا بیان 445
حضور نے چاند کو دو ٹکڑے کر دیا۔ 445
''انشقاق قمر'' کو صحابہ کی کثیر جماعت نے بیان کیا۔ 445
آیت کریمہ ''انشق القمر'' میں معجزہ کا بیان ہے۔ اشعہ کی تصریح 446
ڈوبا ہوا سورج واپس آیا۔ 446
سورج چلنے سے رک گیا۔ 447
کھجور کا تنا فراق نبی پر چیخ اٹھا۔ 447
درخت نے آ کر توحید ورسالت کی گواہی دی۔ 448
کھجور کے خوشہ نے کلمہ پڑھا۔ 448
انگلیوں کی گھائیوں سے پانی ابلا۔ 449
حدیبیہ میں انگلیوں سے پانی نکلا۔ 449
پہاڑ اور درخت حضور پر سلام عرض کرتے 450
درختوں نے حضور کیلئے پردہ کیا۔ 551
معجزہ کسے کہتے ہیں؟ علامہ جرجانی رحمہ اللہ کی زبانی 452
معجزات کا مطلقاً انکار کرنے والا ملحد ہے۔ 452
کس معجزہ کا منکر کافر اور کس معجزہ کا منکر گمراہ ہے؟ 452
جو معجزہ خبر واحد سے ثابت ہو وہ بھی معتبر ہے۔ 452
قبل نبوت خرق عادت ''ارہاص'' ہے۔ 452
اشعۃ اللمعات کی وضاحت 452
کرامت کا بیان 453
حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی کرامت 453
حضرت سفینہ رضی اللہ تعالی عنہ کی کرامت 453
حضرت اسید وعباد رضی اللہ تعالی عنہما کی کرامتیں 454
کرامت اور معونت کسے کہتے ہیں؟ 454
استدراج اور اہانت کسے کہتے ہیں؟ 455
کرامت کا منکر گمراہ ہے۔ شرح فقہ اکبر اور اشعہ کی تصریح 455
ولی کسے کہتے ہیں؟ شرح عقائد اور اشعۃ اللمعات کی تعریفات۔ 455
ولی کون شخص ہو سکتا ہے؟ 456
ولی کا فیض بعد وصال بھی جاری رہتا ہے۔ 456
تفسیر عزیزی کی توضیح 456
علم غیب کا بیان 457
حضور کو ابتدائے آفرینش سے قیامت تک کے سارے حالات کا علم ہے۔ 457
حضور کو ''ما کان وما یکون'' کا علم ہے۔ 458
زمین کا ہر حصہ حضور کی نگاہ کے سامنے ہے۔ 458
حضور صلی اللہ علیہ وسلم مخلوقات کے ہر کھلے وچھپے کام کو دیکھ رہے ہیں۔ 458
حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر گناہ کا علاج بھی جانتے ہیں۔ 460
قبروں پر سبزہ اور پھول وغیرہ ڈالنا سنت سے ثابت ہے۔ 460
قبر پر قرآن پاک کی تلاوت کیلئے حافظ بٹھانا بہتر ہے۔ 460
بے دین کی تلاوت قرآن کا کوئی فائدہ نہیں۔ 460
سبزہ قبر پر یا تو عذاب ہلکا کرتا ہے یا درجہ بڑھا دیتا ہے۔ 460
حضور صلی اللہ علیہ وسلم آگے، پیچھے، اجالے، اندھیرے میں یکساں دیکھتے تھے۔ 461
حضور صلی اللہ علیہ وسلم دل کی کیفیات سے آگاہ ہیں۔ 461
جانور کا بھی عقیدہ ہے کہ حضور کو ''**ما کان وما یکون**'' کا علم ہے۔ 462
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ''بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ'' کا بھی علم ہے۔ 462
علم غیب کسے کہتے ہیں۔ تفسیر کبیر کی عبارت 462
قرآن پاک سے منطقی سانحہ پر علم غیب کا واضح ثبوت 463
نبی کیلئے ایک صفت ہوتی ہے جس سے وہ غیب کی باتیں جان لیا کرتے ہیں۔ امام غزالی رحمہ اللہ کا قول 463

تمت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

المدینۃ العلمیۃ

از: بانیِ دعوتِ اسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، حضرت علّامہ مولانا
ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للّٰہ علی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''**دعوتِ اسلامی**'' نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اِشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسن وخوبی سرانجام دینے کے لیے متعدّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ''**المدینۃ العلمیۃ**'' بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء و مُفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔

اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کُتُبِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ
(۲) شعبۂ درسی کُتُب
(۳) شعبۂ اِصلاحی کُتُب
(۴) شعبۂ تفتیشِ کُتُب
(۵) شعبۂ تراجمِ کُتُب
(۶) شعبۂ تخریج

’’**المدینة العلمیة**‘‘ کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البَرَکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دِین ومِلّت، حامیٔ سُنّت، ماحیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیر و بَرَکت، حضرتِ علاّمہ مولیٰنا الحاج الحافِظ القاری الشّاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسع سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزوجل ’’دعوتِ اسلامی‘‘ کی تمام مجالس بَشُمُول ’’**المدینة العلمیة**‘‘ کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضراء شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

پیش لفظ

اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمانِ عالی شان ہے:

﴿ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ ﴾ (آل عمران: ۳۱)

ترجمۂ کنزالایمان: ”اے محبوب تم فرمادو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا۔“

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں صدرالافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی فرماتے ہیں: ”اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ کی محبت کا دعویٰ تب ہی سچا ہو سکتا ہے جب آدمی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا متبع ہو اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اختیار کرے۔“ کچھ آگے چل کر فرماتے ہیں: ”محبت الٰہی کا دعویٰ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع وفرمانبرداری کے بغیر قابل قبول نہیں، جو اس دعویٰ کا ثبوت دینا چاہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کرے۔“

معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل سے محبت کا تقاضا ہے کہ اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اتباع کی جائے اور اس اتباع کا ثمرہ اللہ عزوجل کے نزدیک مقام محبوبیت کی صورت میں حاصل ہوگا۔

یہ بات محتاجِ بیان نہیں کہ حضور معلم کائنات علیہ افضل الصلاۃ کی اتباع کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال وافعال اور احوال کا جاننا از حد ضروری ہے اور ان اقوال وافعال اور احوال کو ہی حدیث کہا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سلف خلف نے احادیث کو یاد کرنے اور انھیں دیگر لوگوں تک پہنچانے کے لئے ہر دور میں بہت اہتمام فرمایا ہے یہاں تک کہ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ آج تک جتنی بھی کتب لکھی گئیں ان میں سب سے زیادہ کتب کا موضوع حدیثِ رسولِ مقبول ہی بنا۔

اور کیوں نہ ہو کہ بقولِ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت:

میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جسکا بیاں نہیں

بلاشبہ احادیث نبویہ علی صاحبھا الصلاۃ والتسلیم دین اسلام کے مآخذ میں سے ہیں اور ہر دور میں ائمہ دین ان کی خدمت کرتے رہے اور یہی احادیث نبویہ انسانی زندگی کا ضابطہ ہیں اور حیاتِ انسانی کا کوئی ایسا موڑ نہیں جہاں نبی اکرم صلی اللہ

علیہ وسلم نے راہنمائی نہ فرمائی ہو۔ کہیں صوم وصلوۃ کا بیان ہے تو کہیں حج وزکوۃ کا بیان، کہیں والدین کے حقوق کے انمول موتی ہیں تو کہیں زوجین کے حقوق کے دُرِّ نایاب، کہیں اچھے تاجر کی خصوصیات کا تذکرہ ہے تو کہیں بیع وشراء کے انمول اصول، کہیں دنیا کی مذمت کا بیان ہے تو کہیں آخرت سنوارنے کی ترغیب۔ الغرض قدم قدم پر پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیاری باتیں ہماری رہنمائی کے لئے موجود ہیں، مگر پھر بھی انسان خوابِ غفلت کا شکار ہے۔ رب العالمین اپنی کروڑ ہا رحمتیں نازل فرمائے حضرت علامہ مولانا مفتی جلال الدین احمد امجدی علیہ رحمۃ اللہ القوی کے **مرقد** پر جنہوں نے احادیثِ نبویہ علیٰ صاحبھا الصلاۃ والتسلیم مع ترجمہ اور انکے تحت اہم مسائل عام فہم انداز میں بنام ''**انوارالحدیث**'' لکھ کر لوگوں کو عمل کا جذبہ دیا اور انہیں خوابِ غفلت سے بیدار کیا۔

الحمد للہ علی احسانہ تبلیغ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''**دعوتِ اسلامی**'' کی مجلس ''**المدینۃ العلمیہ**'' کے ''**شعبۂ درسی کتب**'' نے ''**انوارالحدیث**'' پر بہتر انداز میں کام کرنے کی سعی کی ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

(۱)......اس سے پہلے مختلف اشاعتی اداروں سے چھپنے والی ''**انوارالحدیث**'' میں کتابت اور پروف ریڈنگ کی اَغلاط تھیں، ہم نے اول تا آخر کئی بار اس کا بغور مطالعہ کر کے حتی الوسع اَغلاط کو دور کر دیا ہے، اس بات کا اندازہ ہر دو کے تقابل سے با آسانی لگایا جا سکتا ہے۔

(۲)......احادیثِ مبارکہ اور مشکل الفاظ پر اعراب لگا دیئے گئے ہیں۔

(۳)......علاماتِ ترقیم (رموزِ اوقاف) کا بھی حتی المقدور خیال رکھا گیا ہے۔

(٤)......آیات مبارکہ کے حوالے کا بھی اہتمام کیا گیا ہے اور احادیث کریمہ، اقوالِ صحابہ وتابعین وغیرہ کی تخریج بھی کی گئی ہے۔

(۵)......تخریج کرتے ہوئے جلد کی جگہ ''ج''، صفحہ کی جگہ ''ص'' اور ''رقم الحدیث'' کا اہتمام کیا گیا ہے۔

(٦)......بہارِ شریعت کے حوالے کے بعد اصل ماخذ سے بھی تخریج کی گئی ہے۔

(۷)......انوارالحدیث میں جہاں جہاں بہارِ شریعت کے حوالہ جات موجود ہیں انکی تخریج دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ''بہارِ شریعت جلد اول حصہ ۱ تا ٦'' اور ''جلد دوم حصہ ۷ تا ۱۳'' سے، نیز الگ سے مطبوعہ ''سولھویں حصے'' سے کی گئی ہے اور بقیہ حصوں کی تخریج ''بہارِ شریعت مطبوعہ مکتبہ رضویہ'' سے کی گئی

ہے۔

(۸)......وہ بعض کتب جو ہمارے پاس نہیں تھیں اور ''**انوار الحدیث**'' میں ان کی تخریج موجود تھی تو انہیں ویسا ہی رکھا ہے اور جن عبارات کا حوالہ وتخریج ''**انوار الحدیث**'' میں نہیں تھا تو ان کی تخریج کر دی گئی ہے۔

(۹)......پہلے سے موجود حوالوں کی تخریج کو برقرار رکھتے ہوئے ہم نے حاشیہ میں موجودہ ورائج الوقت کتب سے الگ تخریج دی گئی ہے۔

(۱۰)......تخریج کرتے ہوئے ان کتب کا حوالہ دیا گیا ہے جن کے متون حوالہ دی گئی کتب کے قریب قریب ہیں۔

(۱۱)......اس کتاب میں ایک ہزار سے زائد حوالوں کی تخریج کی گئی ہے۔

(۱۲)......کئی حوالوں کی ایک سے زائد کتب سے تخریج کی گئی ہے۔

(۱۳)......کتاب میں جگہ بہ جگہ قارئین کے علمی ذوق کو بڑھانے کے لئے ہم نے انتہائی اہم معلومات پر مشتمل مدنی پھولوں کا اضافہ کیا ہے جن کی افادیت کا اندازہ ان کے مطالعہ کے بعد ہی کیا جا سکتا ہے۔

(۱٤)......کتاب کے ہر باب کو الگ صفحے سے خوبصورت عنوان کے ساتھ شروع کیا گیا ہے۔

آخر میں قارئین کرام سے گذارش ہے کہ ان تمام تر کوششوں کے باوجود اگر کسی قسم کی خصوصاً شرعی غلطی پائیں تو مجلس کو تحریراً مطلع فرما کر مشکور ہوں۔

(۱۵)......قرآنی آیات کی رائج الوقت خوبصورت رسم الخط میں پیسٹنگ کی ترکیب کی گئی ہے۔

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ بانئ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی وتمام علماءِ اہلِ سنت کا سایۂ عاطفت ہمارے سروں پر تادیر قائم رکھے اور ہمیں ان کے فیوض وبرکات سے مستفیض فرمائے اور قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوت اسلامی'' کی تمام مجالس بشمول ''**المدینۃ العلمیہ**'' کو دن پچیسویں، رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے۔

(آمین بجاہ النبی الأمین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم)

شعبۂ درسی کتب

مجلس: المدینۃ العِلمیہ (دعوت اسلامی)

تعارف مصنف انوار الحدیث

(از: مصنف انوار الحدیث حضرت علامہ مولانا مفتی جلال الدین احمد امجدی علیہ رحمۃ اللہ القوی)

پیدائش:

۱۳۵۲ھ مطابق ۱۹۳۳ء میں ضلع ''بستی (یوپی)'' کی مشہور آبادی ''اوجھا گنج'' میں میری پیدائش ہوئی جو شہر بستی سے بیس۲۰ کلومیٹر پچھّم (مغرب) ''فیض آباد روڈ'' سے دو۲ میل دکھن (جنوب میں) واقع ہے۔

نام ونسب:

جلال الدین احمد بن جان محمد بن عبدالرحیم بن غلام رسول بن ضیاء الدین بن محمد سالک بن محمد صادق بن عبدالقادر بن مراد علی۔ غَفَرَ اللّٰہُ لَھُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِیْنَ. (اللہ عزوجل ان کی اور تمام مسلمانوں کی مغفرت فرمائے۔ آمین)

خاندانی حالات:

آخر الذکر ضلع فیض آباد ''بڑہر'' علاقہ کے مشہور ومعروف راجپوت خاندان کے ایک فرد تھے جو مرادسنگھ کے نام سے یاد کئے جاتے تھے۔ وہ اسلامی تعلیمات سے متاثر ہوکر جب ایمان کی دولت سے سرفراز ہوئے تو مراد علی کہلائے۔ گھر والوں نے دباؤ ڈال کر اسلام سے برگشتہ کرنا چاہا تو زمیں داری وتعلقہ داری چھوڑ کر ضلع فیض آباد کی مشہور مسلم آبادی ''قصبہ شہزاد پور'' میں سکونت اختیار کرلی جن کی اولاد کثیر تعداد میں آج بھی قصبہ مذکور میں آباد ہے۔ ان کی اولاد میں سے ضیاء الدین مرحوم بغرض تجارت ضلع بستی کے مختلف قصبات وبازار میں آتے رہے۔ اسی اثنا میں ''اوجھا گنج'' کے مسلمانوں سے تعلقات پیدا ہوگئے تو دوستوں کے مشورہ سے زمین خرید کر اسی آبادی میں مستقل سکونت اختیار کرلی۔

آباء واجداد:

میرے دادا ''عبدالرحیم'' نہایت سلیم الطبع، پاکباز اور عبادت گزار تھے جو عین جوانی میں انتقال کرگئے ان کے ایک بھائی عبدالکریم حاجی تھے جو زندگی بھر فی سبیل اللہ مسجد کی امامت کرتے رہے اور دوسرے بھائی عبد المقیم تھے جو بہت متقی اور پرہیزگار تھے اور ''رودھولی'' کے قریب اپنے سسرال میں رہتے تھے۔ انتقال کے چھ ماہ

بعد پانی کے بہاؤ سے متاثر ہو کر ان کی قبر کھل گئی تو لاش تر و تازہ تھی اور کفن بھی میلا نہ ہوا تھا۔

میرے والد ''جان محمد'' مرحوم عرصہ دراز تک اپنے گھر فی سبیل اللہ بچوں کو مذہبی تعلیم دیتے رہے اور بابا عبدالکریم نے اپنی زندگی میں انہیں جامع مسجد کا امام مقرر کیا تو وہ محض رضائے الٰہی کی خاطر بلا تنخواہ زندگی بھر پابندی کے ساتھ نماز پنجگانہ اور جمعہ وعیدین کی امامت فرماتے رہے۔ بڑے متقی و پرہیزگار تھے آج بھی آبادی کے لوگ ان کے تقوی و پرہیزگاری کو یاد کرتے ہیں اور ان کا تذکرہ بڑے احترام سے کرتے ہیں۔

میری والدہ مرحومہ ''بی بی رحمت النساء'' ایک دیندار گھرانے کی لڑکی تھیں۔ بہت نمازی اور صبح تلاوتِ قرآن مجید کی بے حد پابند تھیں۔ ''دعائے گنج العرش'' اور ''درود لکھی'' ان کو زبانی یاد تھی، جن کو روزانہ بلا ناغہ پڑھا کرتیں۔ ۱۴ جمادی الاولی ۱۳۹۹ھ مطابق ۱۲ اپریل ۱۹۷۹ء کو میں ان کے ظاہری سایہ سے محروم ہو گیا۔ خدائے تعالی ان کی قبر پر رحمت کے پھول برسائے۔ انہوں نے میری تعلیم کے بارے میں جو کردار پیش کیا ہے اس کی مثال اس زمانہ میں ملنا مشکل ہے۔ میں ان کے بڑھاپے کا اکلوتا بیٹا تھا اور پہلی بار جب میں ''ناگپور'' گیا تو ڈھائی سال کے بعد آیا اس درمیان میں انہوں نے میرے پاس آنے کے بارے میں خط تک نہ لکھا تاکہ تعلیمی نقصان نہ ہو۔

فَجَزَاهَا اللّٰهُ تَعَالٰی خَیْرَ الْجَزَاءِ (اللہ تعالی انہیں بہترین جزاء عطا فرمائے۔ آمین)

آغاز تعلیم:

عمر کے پانچویں ۵ سال میں اپنے والد کے شاگرد مولوی زکریا صاحب مرحوم جو ''اوجھا گنج'' ہی میں فی سبیل اللہ اپنے گھر ایک مکتب چلاتے تھے۔ ان سے قاعدہ بغدادی شروع کیا۔ ۱۳۵۹ھ مطابق ۱۹۴۰ء میں سات سال کی عمر میں قرآن مجید ناظرہ ختم کیا تو مولوی محمد زکریا صاحب مرحوم جو حافظ قرآن تو نہ تھے مگر حافظوں کے مثل ان کو قرآن مجید یاد تھا انہیں سے میں نے حفظ پڑھنا شروع کر دیا۔

تعلیم کا شوق اور حفظ قرآن کی تکمیل:

سات آٹھ سال کی عمر میں بھی مجھے پڑھنے کا اس قدر شوق تھا کہ صبح سویرے سورج نکلنے سے پہلے سخت سردی کے زمانہ میں بھی سب سے پہلے مکتب پہنچ جاتا تھا۔ ایک بار جل جانے کے سبب بائیں گھٹنے میں ایسا زخم ہوا کہ میں پاؤں سے چل کر مکتب نہیں جا سکتا تھا تو ایک پاؤں اور دونوں ہاتھوں کی ٹیک سے چل کر برابر مکتب جاتا رہا ایک دن بھی ناغہ نہ کیا۔ بحمدہ تعالی ثم بکرم حبیبہ الاعلی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ۱۳۶۳ھ مطابق ۱۹۴۴ء میں صرف ساڑھے

تین برس کے اندر ساڑھے دس سال کی چھوٹی سی عمر میں حفظ مکمل ہوگیا بہت سے لوگ مجھے نابالغ حافظ کہتے اور میری کم سنی کے سبب دوسری آبادی کے لوگ مجھے پورا حافظ یقین کرنے میں تامل کرتے۔ بالغ ہونے کے بعد میں نے ۱۹۴۸ء میں سب سے پہلے ''ناگپور'' تراویح میں قرآن مجید سنایا۔ پھر ۱۹۶۵ء تک مختلف مقامات پر سناتا رہا۔ یہاں تک کہ شعیب الاولیاء حضرت شاہ محمد یار علی صاحب علیہ الرحمۃ والرضوان کے مرید خاص الحاج سیٹھ حیات محمد صاحب مرحوم نے اپنی مسجد واقع حیات نگر، فارسی باڑی محلّہ گھاٹ کوپر بمبئی میں زندگی بھر قرآن مجید سنانے کا وعدہ لے لیا جس میں ۱۹۶۶ء سے برابر تراویح پڑھا رہا ہوں۔

تعلیم کا پہلا سفر:

حفظ کی تکمیل کے بعد دور سنانے اور فارسی و عربی پڑھنے کیلئے میں نے ضلع فیض آباد کے قصبہ ''التفات گنج'' کا پہلا سفر کیا۔ کھانے کا بار پہلے ہمارے ایک رشتہ دار جناب نبی بخش مرحوم نے برداشت کیا۔ پھر سترہ روز ''محلّہ باغیچہ'' کے اہل خیر حضرات کے یہاں جاگیر کھانے کے بعد ایک شخص نے مجھے بھائی بنالیا۔ (افسوس کہ حدیث ''لَا تُجَالِسُوْهُم بدمذہبوں کی صحبت میں نہ بیٹھو'' پر عمل نہ کرنے کے سبب وہ بعد میں گمراہ ہوگیا۔) میں اس کا کچھ کام بھی کر دیا کرتا تھا اور صبح و شام پابندی کے ساتھ پڑھنے بھی جایا کرتا۔ چوں کہ حفظ کے دوران خارج اوقات میں اردو لکھنا پڑھنا ہم نے خود ہی سیکھ لیا تھا اس لیے التفات گنج میں حفظ کا دور سنانے کے ساتھ میں نے ''فارسی آمد نامہ'' شروع کر دیا جسے مولوی عبد الرؤف صاحب نے پڑھایا اور بانی فیض الرسول شعیب الاولیاء حضرت شاہ محمد یار علی قبلہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پیرزادہ حضرت مولانا عبد الباری صاحب سے فارسی کی چھوٹی بڑی بارہ ۱۲ کتابیں پڑھیں اور عربی کی ابتدائی تعلیم بھی انہیں سے حاصل کی۔

تعلیمی رکاوٹیں:

۱۳۶۳ھ اور ۱۹۴۴ء میں مسلسل ہمارے گھر کئی حادثے پیش آئے جب میرا حفظ قریب الختم تھا تو میرے نوجوان بھائی محمد نظام الدین جو گھر کا بار سنبھالے ہوئے تھے اچانک ۴ رمضان المبارک ۱۳۶۳ھ کو انتقال کر گئے۔ اس صدمہ سے گھر کے سب لوگ نیم جان ہوگئے۔ پھر آٹھ دس ماہ کے وقفہ سے گھر میں دوبار ایسی چوری ہوئی کہ چوروں نے پانی پینے کیلئے گلاس تک نہ چھوڑا۔ پھر ۳۰ رمضان المبارک ۱۳۶۴ھ مطابق ۱۹۴۵ء کو موسلا دھار بارش کے ساتھ ہمارے والد کی چھتری پر ایسی بجلی گری کہ ساتھ کے تین آدمی فوراً مر گئے اور والد صاحب

مرحوم اگرچہ بچ گئے مگر اتنے کمزور ہو گئے کہ زیادہ کام کے قابل نہ رہ گئے۔ گھر کے سارے اخراجات کا بار والد صاحب ہی پر تھا کہ میرے علاوہ ان کا اور کوئی بیٹا نہ تھا۔ غربت وافلاس نے ہر طرف سے گھیر لیا مگر اس کے باوجود میری تعلیم کو انہوں نے بند نہ کیا۔ آخر مجھ سے گھر کی یہ تنگدستی دیکھی نہ گئی تو ۱۳۶۵ھ مطابق ۱۹۴۶ء میں ''التفات گنج محلّہ باغیچہ'' کے پرانے رئیس حاجی محمد شفیع صاحب مرحوم جو نہایت متقی، پرہیزگار، صبح تلاوت قران مجید کے پابند، شریف الطبع اور مدرسہ کے خزانچی تھے، میں نے ان کے یہاں دس ۱۰ روپے ماہوار اور کھانے پر اس شرط کے ساتھ ملازمت کرلی کہ صبح وشام دو دو گھنٹے میں پڑھنے بھی جایا کروں گا اس طرح تقریباً ایک سال گزرا اور ہم نے التفات گنج کے مدرسہ کا موجودہ نصاب پورا کرلیا۔ اب گھر کے لوگ اور دوسرے متعلقین میری تعلیم بند کرنے اور مستقل طور پر کسی کام میں لگا دینے کی باتیں کرنے لگے یہاں تک کہ والدین نے یہ مسئلہ میرے سامنے رکھا تو ان لوگوں کو میں نے اپنی تعلیم کے جاری رکھنے پر راضی کرلیا اس لیے کہ میرے بڑے بھائی محمد نظام الدین مرحوم نے انتقال سے پہلے کہا تھا کہ میری تمنا تھی کہ ''میں تمہیں پڑھنے کیلئے بریلی شریف بھیجتا اور تمہیں عالم دین بناتا مگر افسوس کہ میں اب زندہ نہ رہوں گا۔'' مجھے ان کی تمنا پوری کرنے کی لگن تھی اور پھر میں یہ سوچتا کہ ''لوگ مجھے حافظ کہتے ہیں مگر میں تو جاہل ہوں کہ جاہلوں کی طرح میں بھی مسئلہ مسائل کچھ نہیں جانتا فرق صرف اتنا ہے کہ وہ قرآن مجید دیکھ کر پڑھتے ہیں اور میں زبانی پڑھتا ہوں'' اس لیے میں عالم ضرور بنوں گا۔

تعلیم کا دوسرا سفر:

اب مجھے ایسے مدرسے کی تلاش ہوئی کہ جہاں رات میں تعلیم ہوتی ہو اور وہ شہر میں ہوتا کہ میں رات کو پڑھوں اور شہر میں کوئی کام کر کے اپنے والدین کی خدمت بھی کرتا رہوں۔ معلوم ہوا کہ شہر ''ناگپور (سی۔ پی)'' میں رات کو تعلیم ہوتی ہے تو ۱۹۴۷ء کے ہنگامے کے فوراً بعد جب کہ ٹرین میں مسلم ڈبے مخصوص ہوتے تھے میں ''ناگپور'' پہنچ گیا۔ حضرت علامہ ارشد القادری صاحب قبلہ مدظلہ العالی فاتح جمشید پور اس زمانہ میں ''مدرسہ اسلامیہ شمس العلوم'' کے صدر المدرسین تھے۔ صبح ۸ بجے سے ۱۲ بجے اور رات میں ۸ بجے سے ۱۰ بجے رات تک درس وتدریس کا سلسلہ جاری رکھتے۔ بیس پچیس لڑکے ان سے رات میں پڑھتے تھے۔ میں بھی بعد مغرب کھانے کے بعد پڑھنے کیلئے حاضر ہو جاتا اور گیارہ بارہ بجے رات تک پڑھتا پھر اپنی قیام گاہ پر آ کر سو جاتا اور صبح سے شام تک کام کرتا جس سے پچیس تیس روپے ماہانہ اپنے والدین کی خدمت کرتا اور اپنے کھانے پینے اور دیگر ضروریات

زندگی کا انتظام کرتا تو اس طرح ''ناگپور'' میں میری تعلیم کا سلسلہ آخر تک جاری رہا۔

شرف بیعت:

مجھے مسئلہ مسائل کے جاننے کا بڑا شوق تھا اس لیے میں بچپن ہی سے ''**بہار شریعت**'' کا نام سنتا تھا اور فقہ حنفی کی اس عظیم کتاب کو دیکھ کر اس کے مصنف صدر الشریعہ حضرت علامہ مولانا حکیم ابو العلا محمد امجد علی صاحب اعظمی قدس سرہ العزیز سے عقیدت رکھتا تھا۔ حضرت علامہ سے معلوم ہوا کہ حضرت صدر الشریعہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ والرضوان کے خلیفہ ہیں تو ۲۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۸ھ مطابق ۱۹۴۸ء کو اپنے ساتھیوں کے ساتھ میں بھی حضرت سے مرید ہو کر سلسلہ رضویہ میں داخل ہو گیا۔

والد کا انتقال اور دینی خدمات کا آغاز:

ابھی میری تعلیم کا سلسلہ جاری تھا کہ ذی الحجہ ۱۳۷۰ھ کی ابتدائی تاریخوں میں والد صاحب زیادہ بیمار ہو گئے۔ گھر والوں نے ان سے کہا کہ ''آپ کی طبیعت خراب ہے اور آپ کا ایک ہی فرزند ہے اسے خط بھیج کر بلا لیجئے۔'' فرمایا کہ ''نہیں پڑھائی کا نقصان ہوگا۔'' مگر بقر عید کے بعد جب وہ بہت زیادہ بیمار ہو گئے تو گھر والوں نے ان کی اجازت کے بغیر مجھے ٹیلی گرام دے دیا۔ گو میں گھر کے حالات سے بے خبر تھا لیکن دل کو دل سے راہ ہوتی ہے، میری طبیعت بہت اچاٹ ہوئی تو ٹیلی گرام ملنے سے پہلے ہی میں ۱۷ ذی الحجہ کو گھر آ گیا اور ۲۰ ذی الحجہ ۱۳۷۰ھ مطابق ۱۹۵۱ء کو والد ماجد وصال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

میں گھر والوں کی دلجوئی کی خاطر کچھ دنوں کیلئے مکان پر ٹھہر گیا اسی درمیان میں ''دوبولیا بازار'' جو ''اوجھا گنج'' سے پانچ کلومیٹر دکھن واقع ہے، وہاں کے مسلمانوں نے مجھے تقریر کیلئے بلایا تو میں نے وہاں ایک مدرسہ قائم کر دیا۔ لوگوں نے مجھ ہی کو پڑھانے کیلئے مجبور کیا تو کچھ دنوں کیلئے میں نے منظور کر لیا اور جب مدرسہ کا نظام مستحکم ہو گیا تو میں پھر ''ناگپور'' جا کر حصول تعلیم میں لگ گیا اور اٹھارہ سال کی عمر میں ۲۴ شعبان المعظم ۱۳۷۱ھ مطابق ۱۹ مئی ۱۹۵۲ء کو حضرت علامہ ارشد القادری دامت برکاتہم العالیہ نے دس ساتھیوں کے ساتھ مجھے سندِ فراغت عطا فرمائی۔ اس طرح ''اوجھا گنج'' کی تاریخ میں ہم سب سے پہلے فارغ التحصیل ہوئے دستار بندی کے بعد میں پھر ''دوبولیا بازار'' کے مدرسہ میں تدریسی خدمت انجام دینے لگا۔ اور اس کے تعلیمی معیار کو بلند کرنے کی کوشش کی مگر اراکین حوصلہ مند نہ تھے انہوں نے میرا ساتھ نہ دیا۔ مجھے اپنی ترقی کی راہ مسدود نظر آئی تو میں نے استعفاء دے دیا۔

جمشید پور میں:

حضرت علامہ نے ہم لوگوں کی دستار بندی کے بعد نا گپور سے جمشید پور جا کر مدرسہ فیض العلوم قائم کیا۔ دو بولیا کے مدرسہ سے ذی قعدہ ۱۳۷۳ھ مطابق ۱۹۵۴ء میں مستعفی ہو کر حضرت کی طلب پر میں بھی جمشید پور پہنچ گیا۔ اسی زمانہ میں جمشید پور کا تاریخی مناظرہ ہوا جس میں اہلسنت والجماعت کو فتح مبین حاصل ہوئی اور مناظر اہل سنت حضرت علامہ ارشد القاری صاحب قبلہ کو جلیل القدر علمائے کرام نے فاتح جمشید پور کا خطاب عطا فرمایا۔ چونکہ مدرسہ فیض العلوم میں بروقت کسی مدرس کی ضرورت نہ تھی اس لیے مجھے ایک مکتب میں پڑھانے کیلئے مقرر کیا گیا تو میں دل برداشتہ ہو کر تقریباً پانچ ماہ بعد حضرت علامہ کی اجازت سے گھر چلا آیا۔

بھاؤپور ضلع بستی میں:

اس زمانہ میں بانی فیض الرسول شعیب الاولیاء حضرت شاہ محمد یار علی صاحب قبلہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ گیارہویں شریف کی تقریب موضع صدہ ضلع فیض آباد میں کیا کرتے تھے۔ اور اس وقت شیر بیشہ اہلسنت حضرت علامہ حشمت علی خان صاحب قدس سرہ اکثر شعیب الاولیاء کے ہمراہ رہا کرتے تھے۔ میں نے حضرت شعیب الاولیاء سے گیارہویں شریف کے موقع پر صدہ میں ملاقات کی تو حضرت نے بڑی قدر کی اور حضرت شیر بیشہ اہلسنت سے میرا تعارف کرایا تو وہ بھی بہت عزت سے پیش آئے۔ پھر دونوں بزرگوں کے مشورہ سے ''بھاؤپور'' ضلع بستی کے مدرسہ قادریہ رضویہ کی تدریسی خدمات کیلئے مقرر کر دیا گیا اس طرح میں جمادی الاولی ۱۳۷۴ھ مطابق ۱۹۵۵ء میں ''بھاؤپور'' آ گیا۔ وہاں کئی سال پہلے سے حضرت شیر بیشہ اہلسنت کی سرپرستی میں مدرسہ چل رہا تھا۔ لیکن چونکہ وہاں کی خمیر میں فتنہ ہے اس لیے مجھ سے پہلے بہت سے علماء آئے اور فتنے سے عاجز آ کر چلے گئے۔ میں نے وہاں پہنچ کر مدرسہ کو ترقی دینے کی بھرپور کوشش کی اور رات دن کی دوڑ دھوپ سے مدرسہ کو اس منزل پر پہنچا دیا کہ اس سے پہلے کبھی اتنی ترقی نہیں ہوئی تھی لیکن میری موجودگی میں بھی فتنہ کھڑا ہو گیا تو عاجز آ کر ذی قعدہ ۱۳۷۵ھ مطابق ۱۹۵۶ء کو میں نے استعفا دے دیا۔

فیض الرسول میں:

مذہب اہل سنت کی تبلیغ، مسلک اعلی حضرت کی ترویج اور ''ضلع بستی''، ''گونڈہ'' کی بڑھتی ہوئی بدمذہبی کی روک تھام کیلئے حضرت شاہ صاحب علیہ الرحمۃ نے حضرت شیر بیشہ اہلسنت قدس سرہ جیسے ساحر البیان مقرر اور

مناظر کو ہمراہ لے کر بہت سے دیہاتوں کا دورہ فرمایا جن کی تقریر و مناظرے نے پورے علاقہ میں دھوم مچا دی اور اہلسنت میں نئی روح ڈال دی لیکن چونکہ تعلیم کے مقابلہ میں تقریر و مناظرہ کا اثر زیادہ دیرپا نہیں ہوتا اس لیے حضرت شعیب الاولیا کی عین تمنا تھی کہ اس علاقہ کے مدارس اہلسنت کے تعلیمی معیار کو زیادہ اونچا کیا جائے تاکہ تعلیم خوب عام ہو جائے اسی لیے آپ اپنے تمام مریدین و معتقدین کو مدرسہ انوار العلوم تلسی پور، انجمن معین الاسلام پرانی بستی اور مدرسہ قادریہ رضویہ بھاؤ پور کی امداد و اعانت کی تاکید فرماتے تھے لیکن بھاؤ پور کی فتنہ انگیزی کے سبب وہاں مدرسہ چلنے کی امید نہ رہی، انجمن معین الاسلام پرانی بستی کے اراکین نے حضرت مولانا بدر الدین احمد صاحب رضوی جیسے متدین اور محنتی عالم کو کام نہ کرنے دیا اور مدرسہ انوار العلوم تلسی پور جو بہت ترقی پر تھا مگر اختلاف کے سبب وہ بھی نہایت تیزی کے ساتھ انحطاط (زوال) کی طرف جا رہا تھا تو حضرت شعیب الاولیاء نے پھر مکتب فیض الرسول کو دار العلوم فیض الرسول بنانا چاہا کہ ۱۳۵۴ھ مطابق ۱۹۳۵ء سے ۱۳۵۸ھ مطابق ۱۹۳۹ء تک ایک بار دار العلوم فیض الرسول چل کر پھر مکتب فیض الرسول ہو گیا تھا۔

ذی الحجہ ۱۳۷۴ھ مطابق جولائی ۱۹۵۵ء میں جب ”بھاؤ پور“ میں نئے فتنے کا جنم ہو چکا تھا حضرت نے آدمی بھیج کر مجھے براؤن شریف طلب فرمایا۔ میں حاضر ہوا تو فرمایا کہ میں نے اس علاقہ کے مدرسوں کے چلنے سے ناامید ہو کر اپنے یہاں دار العلوم چلانے کا ارادہ کر لیا ہے سنا ہے کہ آپ ”بھاؤ پور“ میں نہ رہیں گے۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ آپ بھاؤ پور چھوڑیں لیکن اگر چھوڑ دیں تو کہیں دوسری جگہ نہ جائیں بلکہ ہمارے یہاں آئیں کہ بروقت مجھے ایک اچھے عالم کی تلاش ہے۔ میں نے غور و فکر کرنے کے بعد جواب دینے کا وعدہ کیا اور ”بھاؤ پور“ پہنچنے کے بعد اس بنیاد پر کہ کبھی اللہ والوں سے بہت زیادہ قرب بھی باعث زحمت ہو جاتا ہے میں نے حضرت کو معذرت نامہ لکھ دیا لیکن جب فتنہ کے سبب ”بھاؤ پور“ میں رہنا ناممکن ہو گیا تو مستعفی ہو کر براؤن شریف آ گیا اور یکم ذی الحجہ ۱۳۷۵ھ مطابق ۱۰ جولائی ۱۹۵۶ء سے باقاعدہ دار العلوم فیض الرسول کا مدرس ہو گیا اور تقریباً پچیس سال سے مسلسل اسی دار العلوم فیض الرسول میں اپنے فرائض منصبی کو انجام دے رہا ہوں۔

فیض الرسول کی بنیاد چونکہ خلوص پر ہے اور حضرت شاہ صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ علماء اور طلبہ کی بڑی قدر کرتے تھے اور ان کے صاحبزادگان علماء اور طلبہ کی عزت کرتے ہیں اسی لیے یہ ادارہ روز افزوں ترقی کر رہا ہے اور جب تک حضرت کی اولاد ان کے اصولوں پر عمل کرتی رہے گی اور ان کے نقش قدم کو اپنے لیے مشعلِ راہ بنائے گی یقیناً

یہ ادارہ ترقی ہی کرتا رہے گا۔ بانی فیض الرسول شعیب الاولیاء حضرت شاہ محمد یار علی صاحب قبلہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا ۲۲محرم ؁۱۳۸ھ کو وصال ہوا۔ اس طرح بفضلہٖ تعالی گیارہ ۱۱سال سے زائد ان کی خدمت میں رہنے کا موقع ملا جس سے ہمارے دین میں اور زیادہ نکھار پیدا ہو گیا۔

تعلیمی ترقی:

زمانہ طالب علمی میں دن بھر کام کرنے اور صرف رات میں پڑھنے کے سبب کوئی خاص علمی قابلیت پیدا نہ ہو سکی تھی اور پھر فراغت کے بعد کوئی ایسی جگہ نہ مل سکی تھی کہ جہاں میں ترقی کرتا لیکن فیض الرسول کے پرسکون ماحول میں پہنچنے کے بعد حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کے قول: ''**اَدْرَکْتُ الْعِلْمَ بِالْجُهْدِ وَالشُّکْرِ** یعنی مسلسل کوشش اور اللہ عزوجل کا شکر کر کے میں نے علم حاصل کیا'' اور ''**مَا بَخِلْتُ بِالْاِفَادَةِ وَمَا اسْتَنْکَفْتُ عَنِ الْاِسْتِفَادَةِ** یعنی علمی فائدہ پہنچانے اور کسی سے علمی فائدہ حاصل کرنے میں کبھی بخل نہیں کیا'' کو مشعل راہ بنایا کہ اپنی کاوش اور جدوجہد کو نقطۂ عروج تک پہنچایا اور افادہ واستفادہ میں بخل وعار نہ کیا۔ وقت کی قدر کی، اسے ضائع نہ کیا۔ درسی کتابوں کی شروح وحواشی سے گہرا مطالعہ کرنے کے بعد پڑھایا، اساتذہ اور والدہ کو خوش رکھا، ان کی خدمتیں کیں، ان سے دعائیں لیں اور یقین کیا کہ ''**حقیقت میں علم حاصل کرنے کا وقت فراغت کے بعد ہے اور زمانہ طالب علمی میں صرف علم حاصل کرنے کی صلاحیت پیدا کی جاتی ہے**'' تو خدائے تعالی نے مجھے اس منزل پر پہنچا دیا جس کا کبھی تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔ **فللہ الحمد** (تمام تعریفیں صرف اللہ عزوجل ہی کیلئے ہیں۔)

فتوی نویسی:

دارالعلوم فیض الرسول کی نشاۃ ثانیہ ہونے کے ساتھ استفتاء آنا شروع ہو گیا پہلے حضرت مولانا بدرالدین احمد صاحب قبلہ رضوی سابق صدرالمدرسین دارالعلوم ہذا نے چند فتاوی تحریر فرمائے۔ پھر میں نے ۲۴صفر ؁۱۳ھ مطابق ؁۱۹۵ء کو ۲۴ سال کی عمر میں پہلا فتوی لکھا۔ حضرت مولانا نے فتوی نویسی سے میری دلچسپی کو دیکھ کر مستقل طور پر یہ کام میرے سپرد کر دیا تو میں فتاوی لکھ کر حضرت مولانا کو دکھا لیا کرتا تھا اور پہلے یہ کام میں فارغ اوقات میں کیا کرتا تھا لیکن جب کام بڑھ گیا تو اوقات تعلیم میں سے ایک گھنٹہ پھر دو گھنٹے اور اب تین گھنٹے فتوی نویسی کیلئے مخصوص ہیں۔ ملک اور بیرون ملک سے آئے ہوئے سوالوں کے جوابات لکھنے کیلئے یہ وقت بھی ناکافی ہے مگر فتوی نویسی کے سبب حدیث، تفسیر، اصول فقہ صرف اور نحو ادب اور منطق وغیرہ کے اسباق میری درس گاہ میں

پہلے سے بند ہیں اور میں درس وتدریس سے بالکل الگ نہیں ہونا چاہتا کہ علمی صلاحیت باقی رکھنے کیلئے میں اسے بہت ضروری سمجھتا ہوں۔ پھر دار العلوم کے طلبہ ہماری درسگاہ میں فقہ پڑھنے کیلئے بڑی کوشش کرتے ہیں اس لیے وقت میں گنجائش نہ ہونے کے باوجود شرح وقایہ اور ہدایہ اولین وآخرین کے اسباق پڑھادیا کرتا ہوں اور فتوی نویسی کا باقی ماندہ کام رات کو کیا جاتا ہے۔

ایک نہایت ہی اہم نکتہ:

مرید کو اگر پیر سے حقیقت میں خلوص ہو تو پیر کے وصف خاص کا عکس مرید میں پایا جانا ضروری ہے اسی لیے پیر کے وصف خاص کی جھلک اگر مرید میں نہ پائی جائے تو ہم اسے مرید صادق نہیں سمجھتے۔ شعیب الاولیاء حضرت شاہ محمد یار علی صاحب قبلہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نماز وجماعت کا بہت اہتمام فرماتے تھے کہ نماز تو نماز، جماعت تو جماعت اڑتالیس ۴۸ سال تک تکبیر اولی بھی فوت نہ ہوئی تو ان کا جو مرید نماز وجماعت کا اہتمام نہ کرے ہم اسے رسمی مرید کہتے ہیں۔ ہمارے ایک مخلص مرزا جمال بیگ مرحوم نے کہا کہ میری والدہ حضرت شاہ صاحب سے مرید ہیں لیکن میں نے کوئی فیض نہیں دیکھا۔ ہم نے کہا سنا ہے کہ آپ کے علاقہ میں عورت تو عورت کوئی مرد بھی ان کے جیسا نمازی نہیں ہے کیا یہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا فیض نہیں ہے۔ اور سیدی مرشدی صدر الشریعہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ ہی کا فیض ہے کہ درس وتدریس تصنیف وتالیف اور دار العلوم کی دیگر مصروفیات کے ساتھ پچیس ۲۵ سال میں ڈیڑھ ہزار سے زائد فتاوی لکھے جو فل اسکیپ سائز کے ایک ہزار سے زائد صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں اور مستقبل قریب میں فتاوی فیض الرسول کے نام سے چھپ کر منظر عام پر آنے والے ہیں۔ (۱)

وعظ وتقریر:

درس وتدریس، تصنیف وتالیف اور فتوی نویسی کے ساتھ ہم نے وعظ وتقریر کی بھی کوشش کی اس لیے کہ جاہل عوام کی تبلیغ کیلئے یہی ایک ذریعہ ہے۔ اس سلسلہ میں صوبہ یوپی کے متعدد اضلاع اور دوسرے صوبہ جات، بہار، اڑیسہ، مدھیہ پردیش، راجستھان، مہاراشٹر، گجرات اور راج نیپال کے اجلاس میں بارہا شرکت کا اتفاق ہوا اور لوگوں نے ہمارے وعظ کو دلچسپی سے سنا۔ یہ بات نہایت افسوس ناک ہے کہ آج کل وعظ وتقریر کے بارے میں ہماری جماعت کا مزاج بہت بگڑ گیا ہے کہ سیرت النبی کے مبارک اسٹیج پر فساق وفجار ہر قسم کے شعراء کثرت

---

① ......الحمد للہ عزوجل اب اس کے کئی ایڈیشن شائع ہوچکے ہیں۔ (علمیہ)

سے بلائے جاتے ہیں اور گیارہ بارہ بجے تک فلمی اور ٹھمری وغیرہ ہر قسم کی طرز کے اشعار پڑھے جاتے ہیں، پھر تھوڑی دیر عالم کی تقریر ہوتی ہے اور آخر میں پھر اشعار پڑھے جاتے ہیں۔ اس طرح تقریر کا جو کچھ اثر ہوتا ہے وہ زائل ہو جاتا ہے اور سامعین صرف نغمہ و ترنم کا اثر لے کر اپنے اپنے گھر جاتے ہیں۔ بعض جلسوں میں تو اتنے بڑے شعراء بلائے جاتے ہیں جو بڑے بڑے شیخ الحدیث سے بھی بڑے ہوتے ہیں کہ ان سے زیادہ شاعر کی خاطر مدارت ہوتی ہے، لوگ اسے گھیرے رہتے ہیں اور نہایت ہی اعزاز اور تعظیم و تکریم کے ساتھ اسے رخصت کرتے ہیں۔ میں ایسے جلسوں میں کہ جہاں گویے شاعر حاصل جلسہ ہوں شرکت کرنے سے پرہیز کرتا ہوں کہ مذہبی جلسوں میں مذہبی پیشوا کی ثانوی حیثیت ہونا مذہب اور مذہبی پیشوا دونوں کی موت ہے۔

تصنیف وتالیف:

درس وتدریس اور افتاء وغیرہ کی مصروفیات کے باوجود ہم نے فیض الرسول میں آتے ہی تصنیف وتالیف کا سلسلہ بھی شروع کر دیا۔ پچیس سال میں چھوٹی بڑی جتنی کتابیں لکھیں وہ یہ ہیں۔ ☆ مولانا روم علیہ الرحمۃ کی مثنوی شریف کا انتخاب مع ترجمہ و مختصر تشریح۔ ☆ گلدستہ مثنوی اور ☆ گلزار مثنوی۔ ☆ آیات قرآنیہ سے ایک عام فہم اور مختصر رسالہ معارف القرآن۔ ☆ سجدہ تعظیم۔ ☆ عوام کیلئے عقائد اور روز مرہ پیش آنے والے نماز، زکوۃ اور روزہ وغیرہ کے مسائل میں مختصر اور جامع کتاب انوار شریعت عرف اچھی نماز۔ ☆ حج و زیارت کے مسائل میں نہایت آسان اور عام فہم کتاب حج و زیارت۔ ☆ آٹھ مختلف فیہ مسائل کا محققانہ فیصلہ۔ ☆ بچوں اور بچیوں کی دینی تعلیم کا سنیت افروز سلسلہ نورانی تعلیم چار حصے اور۔ ☆ انوار الحدیث۔

بحمدہ تعالی یہ سب کتابیں کئی بار چھپ کر عوام و خواص سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہیں ان تمام کتابوں میں سے سب سے اہم تصنیف ''**انوار الحدیث**'' ہے جس کے دو ۲ ایڈیشن ہندوستان میں چھپ چکے ہیں اور تیسرا ایڈیشن رضا پبلی کیشنز لاہور نے نہایت ہی اعلی پیمانہ پر چھاپ کر اسے چار ۴ چاند لگا دیے ہیں۔ استفتاء کی کثرت کے سبب اب فرصت نہیں ملتی اگر موقع ملا تو مرنے سے پہلے چند اہم اور مفید کتابیں لکھنے کی تمنا ہے۔

ہماری جماعت میں تصنیف وتالیف کی بہت کمی ہے۔ دوسرے لوگ قرآن و حدیث کے ترجمے، ان کی تفسیر، تشریح، درسی کتابوں کے شروح و حواشی اور ان کے ترجمے تاریخ و سیر اور اخلاق و تصوف وغیرہ ہر علم و فن کی کتابیں لکھنے میں پیش پیش ہیں اور ہم بالکل نہ لکھنے کے برابر ہیں اس لیے کہ ہماری جماعت کے اکثر وہ جلیل القدر علماء جو

تصنیف وتالیف کی بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں اپنا پورا وقت وعظ وتقریر پیری مریدی، میں صرف کر کے اپنی اس عظیم ذمہ داری سے غفلت برتتے ہیں، ہم یہ نہیں کہتے کہ وہ پیری مریدی اور وعظ وتقریر نہ کریں لیکن ان سے اتنا ضرور عرض کریں گے کہ وقت کی اس اہم ضرورت پر توجہ دیں اور اپنی مصروفیات سے وقت نکال کر تصنیفی کام ضرور کریں ورنہ سنیت کا مستقبل تاریک سے تاریک تر ہوتا جائے گا۔

سفر حرمین طیبین:

۱۹ شوال ۱۳۹۶ھ مطابق ۱۴ اکتوبر ۱۹۷۶ء جمعرات کو اس مقدس سفر کیلئے میں اپنے وطن سے روانہ ہوا، ”اوجھا گنج“ اور قرب وجوار کے کثیر مسلمانوں نے بہت ہی پرشکوہ جلوس کے ساتھ رخصت کیا۔ شام تک میں ”براؤن شریف“ پہنچا۔ ۲۱ شوال کو شعیب الاولیاء حضرت شاہ محمد یار علی صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ والرضوان کے مزار مبارک پر حاضری دینے کے بعد میں ”براؤن شریف“ سے روانہ ہوا۔ حضرت کے صاحبزادگان اور ”فیض الرسول“ کے علماء وطلبہ نے بہت اعزاز کے ساتھ مجھے رخصت کیا، احباب واکابر کی دعاؤں کا توشہ جمع کرتے ہوئے ۲۴ شوال کو بمبئی پہنچا۔ حاجی سیٹھ حیات محمد صاحب مرحوم اور جناب سیٹھ ابوبکر خان صاحب زِیْدَتْ مَحَاسِنُہٗ کے یہاں ”محلہ گھاٹ کوپر“ میں ڈیڑھ ہفتہ قیام رہا۔ پھر ۶ ذی القعدہ ۳۰ اکتوبر کو ”ایم دی اکبر“ بحری جہاز سے روانہ ہو کر ۱۳ ذی قعدہ کو عصر کے وقت ”جدہ“ کے ساحل پر اتر گیا۔ دوسرے دن ۱۴ ذی القعدہ کو رات کے وقت مکہ مکرمہ شریف حاضر ہوا اور تقریبا ۲ بجے کعبہ معظّمہ کے طواف سے پہلی بار مشرف ہوا۔

مدینہ طیبہ روانگی:

مکہ شریف میں ایک ہفتہ قیام کرنے کے بعد ۲۲ ذی القعدہ دوشنبہ مبارکہ کو عصر کی نماز پڑھ کر مدینہ طیبہ کیلئے روانہ ہوئے۔ مغرب کی نماز شہر سے باہر نکل کر چند میل کے فاصلہ پر پڑھی اور عشاء کی نماز منزل بدر میں ادا ہوئی۔ اس طرح رات کو ایک بجے اس مقدس شہر میں داخل ہو گئے جو عشاق کا قبلہ ایمان ہے۔ اور ۲۳ ذی قعدہ فجر کی نماز کے وقت سرکار اعظم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے مواجہہ اقدس میں روتے ہوئے حاضر ہوئے۔ اعلی حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے خلیفہ حضرت علامہ مولانا ضیاء الدین احمد صاحب قبلہ مدظلہ العالی جن کا سن ولادت ۱۲۹۴ھ ہے۔ وہ دس سال بغداد میں قیام فرمانے کے بعد تقریبا ستر ۷۰ سال سے مدینہ منورہ میں مقیم ہیں ساٹھ ۶۰ حج سے زیادہ کر چکے ہیں اور ان کے مریدین اور خلفاء پورے عالم اسلام میں پھیلے ہوئے ہیں وہ بعد نماز مغرب

روزانہ میلا د شریف کی محفل منعقد کرتے ہیں بعدہ جملہ حاضرین کی ''ماحضر'' سے مہمان نوازی فرماتے ہیں۔

دوسرے دن بھی اس مبارک محفل میں شریک ہوا، حضرت کو عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں سرشار پایا اور ان کی محفل میں ہر طرف مجھے عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کا جلوہ نظر آیا۔ جب مجمع کم ہوا تو میں نے حضرت سے سلام و مصافحہ کیا بہت محبت سے پیش آئے چلتے وقت میں نے بیس ۲۰ ریال نذر پیش کی، قبول کرتے ہوئے فرمایا اس معاملہ میں میرا مسلک ہے کہ طمع نہ کرو منع نہ کرو۔ بہت بزرگ ہستی ہیں خدائے تعالیٰ ان کی حیات مبارکہ کو درازتر فرمائے۔

مقدس مقامات کی حاضری:

تیسرے دن عزیز گرامی مولانا محمد ابراہیم جو فیض الرسول سے پڑھ چکے ہیں اور فی الحال مدینہ طیبہ میں مقیم ہیں ان سے ملاقات ہوئی، ان کو ساتھ لے کر جنت البقیع میں حاضر ہوا۔ خلیفہ سوم امیر المؤمنین حضرت سیدنا عثمان غنی، حضرت بی بی فاطمہ، حضرت امام حسن، حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اور دیگر جلیل القدر صحابہ اور صحابیات رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مزار ہائے مبارکہ کی ویرانی دیکھ کر بڑا دکھ ہوا کہ پہلے ان مزاروں پر کیسے شاندار گنبد بنے ہوئے تھے جنہیں نجدی وہابی حکومت نے کھود کر پھینک دیا۔

جنت البقیع کی حاضری کے بعد مقام جنگ احد، بئر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، مسجد قبلتین، مقام جنگ خندق، مسجد قبا اور دیگر مقامات عالیہ کی زیارت کرتے ہوئے باغ سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں حاضر ہوئے تاکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست اقدس کے لگائے ہوئے کھجور کے دو۲ درخت جو اب تک موجود ہیں ان کی زیارت کریں۔ مگر باغ میں ان درختوں کی زیارت نہ ہوسکی، بڑا افسوس ہوا۔ باغ والے سے دریافت کیا گیا تو اس نے بتایا کہ دو۲ روز پہلے یعنی ۲۲ ذی القعدہ ۱۳۹۶ھ کو پولیس نے کھڑے ہو کر کٹوا دیا۔ ہر قوم اپنے پیشوا کی یادگاروں کی حفاظت کا اہتمام کرتی ہے مگر وہابی مسلمان ہونے کے جھوٹے مدعی، سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یادگاروں کو مٹانے کے درپے ہیں یہاں تک کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گنبد خضراء جس کی زیارت مسلمانان عالم کو سکون اور عاشقان رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دلوں کا قرار ہے یہ قوم اس کے ڈھانے کا بھی پروگرام بنا رہی ہے۔

حج کیلئے روانگی:

دسویں روز ۲ ذی الحجہ ۱۳۹۶ھ جمعرات کو اس مقدس شہر سے روتے ہوئے رنج و غم سے نڈھال رخصت ہوئے۔

''منزل بدر'' میں ظہر کی نماز ادا کی اور چاہا کہ ''مقام جنگ بدر'' کی زیارت کروں جو ''منزل بدر'' سے تھوڑے فاصلہ پر ہے مگر کوشش کے باوجود بھی ڈرائیور نے موقع نہ دیا جس کا غم زندگی بھر رہے گا۔ مکہ معظّمہ پہنچنے کے بعد حج کی تیاری شروع ہوگئی حج سے پہلے ہم نے منیٰ مزدلفہ اور عرفات کی زیارت کرلی۔ پھر آٹھ ۸ ذی الحجہ سے بارہ ۱۲ ذی الحجہ مناسک حج ادا کرنے کے بعد ''جعرانہ'' اور ''تنعیم'' سے عمرے کیے جنت المعلی قبرستان میں حاضر ہوئے بیچ قبرستان میں نیا روڈ دیکھ کر بڑا افسوس ہوا کہ نجدی حکوت کو صحابہ کرام اور دوسرے بزرگوں کی قبروں پر سڑک بناتے ہوئے رحم نہ آیا۔ ام المؤمنین حضر خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے روضہ مبارکہ کو ویران کردیا۔ سلطان الہند حضرت خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پیرو مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی علیہ الرحمہ والرضوان کا مزار مبارک جو ''مسجد جن'' کے قریب تھا اس پر پختہ سڑک بنادی۔ ''مسجد شجرہ'' جہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سچے نبی ہونے کی درخت نے گواہی دی تھی اس کے بارے میں ایک بوڑھے عرب سے پوچھا: ''**اَیْنَ مَسْجِدُ الشَّجَرَۃ**'' یعنی مسجد شجرہ کہاں ہے؟ اس نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: ''**کَانَ عَلٰی ھٰذَا الْمَقَامِ فَھُدِمَ** یعنی اس جگہ پر تھی توڑ ھادی گئی۔'' ہم نے کہا: ''**أَھٰذِہِ الْحُکُوْمَۃُ تَھْدِمُ الْمَسْجِد** کیا یہ حکومت مسجد ڈھاتی ہے؟'' تو وہ مجھے نیچے سے اوپر تک دیکھتا ہوا چلا گیا اور کوئی جواب نہ دیا۔

پھر غار ثور اور غار حرا کی زیارت کیلئے حاضر ہوا تو ان مبارک پہاڑوں کی مسجدیں بھی ڈھائی ہوئی نظر آئیں تو اور زیادہ یقین ہوگیا کہ بیشک وہابی صرف نام کے مسلمان ہیں کہ مسجدیں بنص صریح اللہ تعالیٰ کی ہیں جیسا کہ سورہ جن پارہ ۲۹ میں ہے: ''**اَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰہِ**'' تو ان کافروں کا ہی شیوہ ہے نہ کہ مسلمانوں کا۔

حضرت سید احمد بن زینی دحلان مکی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ المتوفی ۱۳۰۴ھ تحریر فرماتے ہیں کہ: ''وہابیوں نے مسجدوں کو ڈھادیا، بزرگوں کی یادگاروں کو مٹادیا، جنت المعلی کے گنبدوں کو کھود کر پھینک دیا، مولد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور مولد حضرت ابوبکر و مولد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے قبوں کو بھی توڑ کر گرادیا، مسجدوں اور قبروں کو ڈھاتے ہوئے وہابی ڈینگیں مارتے تھے اور ڈھول بجا بجا کر گانا گاتے تھے اور صاحب قبر کو بہت گالیاں دیتے تھے یہاں تک بعض لوگوں نے حضرت محجوب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کی قبر پر پیشاب بھی کیا۔''

حضرت کے اصل الفاظ یہ ہیں: ''**بَادَرَ الْوَھَابِیُّوْنَ وَمَعَھُمْ کَثِیْرٌ مِنَ النَّاسِ لِھَدْمِ الْمَسَاجِدِ وَمَآثِرِ الصَّالِحِیْنَ فَھَدَمُوْا أَوَّلًا مَا فِی الْمَعْلٰی مِنَ الْقُبَبِ فَکَانَتْ کَثِیْرَۃً ثُمَّ ھَدَمُوْا قُبَّۃَ مَوْلِدِ**

النَّبِیِّ صلَّی اللّٰہُ تَعَالی عَلَیْہِ وَسَلَّم وَمَوْلِدَ سَیِّد أَبِی بَکْرِن الصّدیُق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالی عَنہُ وَمَوْلِدَ سَیِّدنَا عَلی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالی عَنہ وَقُبَّۃَ السَّیِّدَۃِ خَدِیُجَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالی عَنُھَا وَتَتَبَّعُوا جَمِیُعَ الُمَوَاضِعِ الَّتِی فِیُھَا آثَارُ الصَّالِحِیُنَ وَھم عِنُدَ الُھَدمِ یَزُجُرُوُن وَیَضُرِبُوُنَ الطَّبل وَیُغَنُّوُنَ بالعَوافِی شتم القُبُور الَّتِی ھَدَمُوُھَا وَقَالُوُا اِن ھِیَ الا اسماءٌ سَمّیتُمُوھا حَتّی قِیُلَ اِنَّ بَعُضَ النَّاسِ بَالَ عَلی قَبُرِ السَّیِّدِ الُمَحجُوبِ۔" (خلاصة الکلام فی بیان امراء البلد الحرام، ج٢، ص٢٧٨)

اسی طرح مرتد ابوطاہر قرمطی کو جب ۳۲۰ھ عباسی خلیفہ مقتدر باللہ کے زمانہ میں مکہ معظّمہ پر غلبہ حاصل ہوا تو اس نے بڑے مظالم ڈھائے یہاں تک کہ مقدس پتھر حجر اسود پر گرز مار کر اس کو توڑ ڈالا اور اکھاڑ کر اپنے دار السلطنت "ہجر" میں لے گیا جو بیس ۲۰ برس کے بعد واپس آیا۔ اور مسجد حرام کے منبر پر کھڑے ہو کو ابوطاہر قرمطی نے کہا: "أَنَا بِاللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَبِاللّٰہِ أَنَا اَخُلُقُ الُخَلُقَ وَاَفُنِیُھِمُ انَا یعنی میں خدا کی قسم اور خدا کی قسم میں مخلوق کو پیدا کرتا ہوں اور ان کو فنا بھی کرتا ہوں۔ (حجة الله علی العالمین، الباب الثالث فی أشراط الساعة، ص٥٨٩) مگر جب وقت آگیا تو اپنے زمانہ کا فرعون ابوطاہر قرمطی خائب و خاسر ہوا، ایسے ہی یہ لوگ خائب و خاسر ہوں گے۔

جب عرب کی مدت اقامت ختم ہوگئی تو ۱۶ محرم ۱۳۹۷ھ مطابق ۷ جنوری ۱۹۷۷ء جمعہ مبارکہ کو مکہ شریف سے روانہ ہو کر جدہ پہنچے پھر ۱۷ محرم الحرام کو جدہ سے روانہ ہو کر ۲۴ محرم کو بمبئی آگئے اور یکم صفر المظفر ۱۳۹۷ھ کو بخیر وعافیت اپنے وطن پہنچ گئے۔ دعا ہے کہ حج اور سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آستانۂ پاک کی حاضری قبول ہو اور بار بار ان مقامات مقدسہ کی زیارت نصیب ہو، خدمت دین میں خلوص ہو اور ایمان پر خاتمہ ہو۔

آمین بحرمۃ سید المرسلین صلوات اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین

جلال الدین احمد الامجدی (۱)

۱۶ ربیع الآخر ۱۴۰۰ھ مطابق ۴ مارچ ۱۹۸۰ء

---

① ......واضح رہے کہ حضرت علامہ مولانا مفتی جلال الدین احمد الامجدی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے یہ حالات زندگی از خود تحریر فرمائے تھے مگر افسوس کہ علم و عمل کے یہ چمکتے ہوئے ماہتاب چند سال قبل ۱۴۲۲ھ مطابق ۲۰۰۱ء میں اِس دار فانی سے دار آخرت کی طرف کوچ فرما گئے، اناللہ وانا الیہ راجعون۔

اللہ عزوجل کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ (آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم)

نگاہِ اوّلین

لَکَ الْحَمْدُ یَااللہ ! وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ

میری دیرینہ تمنا تھی کہ آیاتِ قرآنیہ اور احادیثِ کریمہ سے دو مختصر رسالے لکھے جائیں جو عام فہم ہوں تاکہ عوام بھی بآسانی سمجھ سکیں لیکن وقت گزرتا رہا اور مجھے سکون میسر نہ ہوسکا کہ ان کے لیے قلم اُٹھاتا۔ آخر ذی الحجہ ۱۳۷۵ھ میں دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف کی خدمات پر مامور ہوا تو بانی فیض الرسول حضرت شاہ محمد یار علی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دامنِ کرم کے سایہ میں سکون کی ساعتیں نصیب ہوئیں۔ پہلے ہم نے حضرت مولانا روم علیہ الرحمۃ کی مثنوی شریف کا مختصر انتخاب بنام گلدستۂ مثنوی ۱۳۷۸ھ میں لکھا پھر آیاتِ قرآنیہ سے ایک عام فہم اور مختصر رسالہ معارف القرآن محرم ۱۳۸۰ھ میں مرتب کیا اور اعلان کیا کہ گلدستۂ مثنوی کے دوسرے حصے گلزارِ مثنوی کی ترتیب سے فارغ ہوکر معارف القرآن کے نہج پر احادیثِ کریمہ کا ایک مختصر انتخاب پیش کیا جائے گا۔ گلزارِ مثنوی شعبان ۱۳۸۰ھ میں مرتب ہوکر چھپ گئی اور کئی سال گزر گئے لیکن درمیان میں دارُ الافتاء کی خدمت سپرد ہوئی اور پھر رسالہ فیض الرسول کے اجراء کے سبب استفتاء کی زیادتی ہوگئی جس نے مجھے کچھ لکھنے کا موقع نہ دیا۔ مگر جب رسالہ فیض الرسول بند ہوگیا اور وقت میں کچھ گنجائش ہوئی تو ہم نے اللہ و رسول جلّ جلالہ وصلّی المولیٰ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام لے کر لکھنا شروع کیا جب کبھی درس و تدریس اور دارُ العلوم کی دیگر خدمات فتویٰ نویسی وغیرہ سے کچھ اوقات بچتے تو دو چار صفحات لکھ ڈالتا۔ اللہ اور اس کے رسول پیارے مصطفےٰ جلّ جلالہ، وصلّی المولیٰ تعالیٰ علیہ وسلم کا کرم ہوا کہ اس طرح تھوڑا تھوڑا کر کے یہ کتاب مکمل ہوگئی۔

کتاب کی تصنیف کے بعد چونکہ طباعت کے اخراجات کا سوال پیدا ہوتا ہے اس لیے ہم نے شروع میں اپنی مالی وسعت کے مطابق ایک مختصر رسالہ لکھنے کا ارادہ کیا تھا جب چند اوراق تیار ہوگئے تو عالی جناب سیٹھ مُلّا محمد منیف صاحب منیجر مدرسہ غوثیہ بڑھیا کھنڈسری ضلع بستی نے ان اوراق کا مطالعہ کیا۔ غایت درجہ محظوظ ہوکر ضخیم کتاب لکھنے کی تمنا ظاہر کی اور اپنے صرفِ خاص سے اس کے چھپوانے کا وعدہ بھی کیا۔ پھر تو ہم نے بہت سے عنوان پر حدیثوں کا انتخاب کیا۔ ضرورت کے مطابق شارحینِ حدیث کی عبارتیں نقل کیں اور ہر مضمون کی مناسبت

سے انتباہ کے تحت بعض عقائدِ دینیہ و مسائلِ شرعیہ کا اضافہ کیا اس طرح یہ کتاب تقریباً پانچ سو صفحات پر پھیل گئی۔

چونکہ سیٹھ حضرات کو کتاب کی اِشاعت سے کوئی دلچسپی نہیں ہوتی اس لیے ملاّ محمد منیف صاحب کا یہ اِقدام قابلِ تحسین ہے اور دوسرے سیٹھ حضرات کے لیے لائقِ تقلید بھی ہے۔ خدائے تعالیٰ ملاّ محمد منیف صاحب کو دولت کی فراوانی کے ساتھ مذہبِ اہلِ سنّت و جماعت کی تبلیغ و اشاعت کا مزید جذبہ عطا فرمائے اور دوسرے مالداروں کو ان کی تقلید کی توفیق بخشے۔ آمین

یہ کتاب کتنی عرق ریزی کے بعد تیار ہوئی ہے اس کا اندازہ مطالعہ کے بعد ہی لگایا جاسکتا ہے۔ کہ ۱۱۳ عنوان پر ہم نے ۵۵۴ احادیث کا انتخاب کیا ہے پہلے کالم میں اصل عربی عبارت کو عوام کی آسانی کے لیے اعراب کے ساتھ لکھا ہے اور دوسرے کالم میں ترجمہ کو سلیس اردو زبان میں پیش کیا ہے ہر حدیث کا ماخذ بتا دیا گیا ہے۔ اور بعض حدیث کو کسی مصلحت سے جلد و صفحہ کے حوالہ کے ساتھ نقل کیا گیا ہے۔ احادیث کے معانی کی وضاحت کے لیے جگہ جگہ شارحینِ حدیث کے اقوال ترجمہ کے ساتھ لکھے گئے ہیں اور ہر مضمون کی مناسبت سے انتباہ کی سرخی کے تحت بہت سے اہم مسائل مستند کتابوں کے جلد و صفحہ کے حوالہ کے ساتھ تحریر کیے گئے ہیں۔ حتی الامکان کتابت اور پروف کی تصحیح کا اہتمام کیا گیا ہے۔ پھر بھی اہلِ علم حضرات سے گزارش ہے کہ اگر کوئی خامی نظر آئے تو مطلع فرمائیں ہم مشکور ہوں گے۔

حضرت علاّمہ ارشد القادری صاحب قبلہ مہتمم مدرسہ فیض العلوم جمشید پور کے ہم دل کی گہرائیوں سے ممنونِ کرم ہیں کہ انہوں نے اپنی عدیم الفرصتی کے باوجود اس کتاب کو ملاحظہ فرما کر اس کے لیے ایک مبسوط مقدمہ تحریر فرمایا جو علمِ حدیث پر بجائے خود ایک مستقل رسالہ ہے اور منکرینِ حدیث کے لیے دعوتِ غور و فکر کا سامان ہے۔

اور علامہ بدر الدین احمد صاحب قبلہ رضوی صدر المدرسین دار العلوم براؤن شریف کے بھی ہم شکر گزار ہیں کہ انہوں نے اس کتاب کو ملاحظہ فرما کر اپنے مفید مشوروں سے نوازا۔ خدائے تعالیٰ ان حضرات کے فیوض و برکات کو ہمیشہ جاری رکھے۔ آمین۔

جَلال الدین احمد الامجدی
خادمِ فیض الرسول براؤن شریف ضلع بستی
۹ شعبان ۱۳۹۱ھ مطابق ۳۰ ستمبر ۱۹۷۱ء

مُقَدِّمَۃ

(از: حضرت علامہ اَرشد القادری (علیہ رحمۃ اللہ القوی) صاحب قبلہ مہتمم مدرسہ فیض العلوم جمشید پور)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ ھُوَالۡمُعِیۡنُ   اِیَّاہُ نَعۡبُدُ وَنَسۡتَعِیۡن
مُعۡتَرِفاً لَہُ بِالۡاِخۡتِصَاصِ   مَاحَوَتُہ سُوۡرَۃُ الۡاِخۡلَاصِ
سُلۡطَانُہُ فِی الۡأَرۡضِ وَالسَّمَاءِ   ربُّ الۡجَلاَلِ وَعَلَی الۡعلاَءِ
ثُمَّ صَلاَتُہُ عَلَی مَنۡ أُیِّدَا   بِاَحۡسَنِ الۡحَدِیۡثِ أَعۡنِی أَحۡمَدا
قُطۡبَ الۡوُجودِ وَکَذاَ سَلاَمُ   لَمۡ یَکۡتَنِہ لِکُنۡھِہِ الأَنَامُ
وَیَدۡخُلُ الۡآلُ بِذاَ أَھۡلُ الشَّرَفِ   وصَحۡبُہُ وَمَنۡ تَلاَمِنَ السَّلَفِ

أمابعد:

ایک عرصہ دراز سے اس امر کی ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ عامۂ مسلمین اہلِ سنّت کے لیے اردو زبان میں احادیثِ مقدّسہ کا کوئی مستند مجموعہ مرتب کیا جائے لیکن کسی بھی زبان کے مطالب و معانی کو دوسری زبان میں منتقل کرنا جتنا مشکل کام ہے وہ اہلِ علم وبصیرت پر مخفی نہیں۔ خصوصیت کے ساتھ احادیثِ نبوی کا اردو ترجمہ تو اس لحاظ سے اور بھی زیادہ مشکل ہے کہ ایمان واسلام کی تفصیلات اور شریعت کے احکام کا وہ اصل ماخذ بھی ہے اس لیے مطالب ومعانی کی تعبیر میں الفاظ وبیان کی ذرا بھی لغزش ہوگئی تو نہ صرف یہ کہ اسلام کے شارح کا مقصود ومدعا ادا ہونے سے رہ جائے گا بلکہ اسلامی دستور کی وہ روح متاثر ہوجائے گی جو عملی زندگی کے بے شمار گوشوں پر حاوی ہے۔ اس لیے ترجمۂ احادیث کے سلسلہ میں صرف ہر دو زبان کی واقفیت کافی نہیں ہے۔ بلکہ مطالب و معانی کی صحیح تعبیر پر قدرت کے ساتھ ساتھ حدیث فہمی کی فقہی بصیرت، شروح وتاویلات کا گہرا مطالعہ، اسلاف کے دینی وفکری مزاج اور ذاتِ نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ غایتِ عشق وعقیدت اور والہانہ جذبہ واحترام کا تعلق بھی نہایت ضروری ہے۔

خدا کا شکر ہے کہ فاضلِ جلیل حضرت مولانا مفتی جلال الدین احمد صاحب امجدی زِیْدَ مَجْدُھُمْ اُس عظیم خدمت کی انجام دہی کے لیے آمادہ ہوگئے اور سالہا سال کی محنت وعرق ریزی کے بعد انہوں نے مستند حدیثوں کا ایک اردو مجموعہ مرتب کر کے قوم کے سامنے پیش کیا جو اس وقت ہمارے سامنے ہے۔

میں اپنے علم ویقین کی حد تک کہہ سکتا ہوں کہ مولانا موصوف اپنے علم وتقویٰ، بصیرت وذکاوت اور عشق ووجدان کی لطافتوں، طہارتوں اور سعادتوں کے اعتبار سے قطعاً اِس خدمت کے اہل ہیں اور بلاشبہ ان کی یہ خدمت احترام واعتماد کی نظر سے دیکھے جانے کے قابل ہے۔

میں دعا کرتا ہوں کہ مولیٰ تعالیٰ اہلِ حق کی طرف سے انہیں اس گرانمایہ خدمت پر اجر جزیل اور جزائے جلیل وبے مثیل عطا فرمائے اور احادیث صحیحہ کا یہ اردو مجموعہ بارگاہِ رسالت علی صاحبہا الصلوۃ والسلام میں سندِ قبول کی عزت سے سرفراز کرے۔

رسم معہود کے مطابق عزیز موصوف نے اپنے اس گراں قدر مجموعے کا پیش لفظ لکھنے کے لیے مجھ جیسے بے بضاعت وناسزاوار کو اتنی بار مجبور کیا کہ اب معذرت کی بھی گنجائش باقی نہیں رہی۔ ویسے یہ امر واقعہ ہے کہ اس عظیم منصب کا میں اہل نہیں ہوں۔ لیکن صرف اس لالچ میں قلم اٹھا رہا ہوں کہ شاید عرصۂ محشر میں یہی چند سطریں میرے نامۂ اعمال کی ارجمندیوں کا پیش لفظ بن جائیں۔

احادیثِ نبوی کی نشرواشاعت کی خدمت بجا طور پر دونوں جہان کا سب سے بڑا اعزاز ہے لیکن حیاتِ مستعار کے چند لمحوں کا یہ مصرف بھی کچھ کم قابلِ فخر نہیں کہ دشمنانِ حق کی طرف سے احادیثِ مقدسہ کی حرمت وناموس پر کئے گئے حملوں کا دفاع کر کے دلوں کے تاریک ویرانوں میں حقیقت ویقین کا اُجالا پھیلایا جائے۔

اسی جذبے کی تحریک پر میں نے اپنے پیش لفظ میں حدیث کی دینی حیثیت، تدوینِ حدیث کی علمی وتاریخی انفرادیت اور فتنۂ انکارِ حدیث اور اس کے اسباب ومحرکات پر بے لاگ بحث کر کے بہت سے وہ حقائق بے نقاب کئے ہیں جن پر اب تک پردہ پڑا ہوا ہے۔

خدا کرے میرے قلم کی یہ کاوش اہلِ علم کی بارگاہوں سے وقعت واعتماد کی سند حاصل کرے اور عامۂ مسلمین دشمنانِ حق کی ان سازشوں سے باخبر ہو جائیں جو انکارِ حدیث کے جذبے کے پیچھے کارفرما ہیں۔

☆……☆……☆……☆

حدیث کی تعریف اور اس کی قسمیں

جمہور محدثین کی اصطلاح میں حدیث کی تعریف یہ کی گئی ہے:

اَلْـحَـدِیْـثُ یُطْلَقُ عَلٰی قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَـعَالَی عَلَیْہِ وَسَلَّم تَصْرِیْحاً وَحُکْماً وَعَلٰی فِعْلِہ وَ تَـقْرِیْـرِہ وَمَعْنَی التَّقْرِیْرِھُوَ مَافُعِلَ بِـحُضُوْرِہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم وَلَمْ یُـنْـکِـرْہُ عَلَیْہِ اَوْ تَلَفَّظَ بِہ اَحَدٌ مِنَ الصَّحَابَۃِ بِـمَحْضَرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم وَلَـمْ یُـنْکِرْہُ وَلَـمْ یَنْھَہٗ عَنْ ذَلِکَ بَلْ سَکَتَ وَقَرَّرَ۔(١) (النخبة النبهانية)

حدیث کہتے ہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قول کو وہ صراحۃً ہو یا حکماً اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فعل کو اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریر کو۔ تقریر کا مطلب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رُو برو کوئی کام کیا گیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے منع نہیں فرمایا۔ یا صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی نے کوئی بات کہی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے رد نہیں کیا بلکہ خاموش رہے اور عملاً اسے ثابت فرما دیا۔

اس کے بعد فرماتے ہیں:

وَکَـذَا یُـطْـلَقُ الْحَدِیْثُ عَلٰی قَوْلِ الصَّحَابَۃِ وَعَلٰی فِعْلِھِمْ وَعَلٰی تَقْرِیْرِھِمْ وَالصَّحَابِیُّ ھُـوَ مَنِ اجْتَمَعَ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم مُؤْمِنـاً وَمَـاتَ عَلَی الْاِسْلَامِ ۔(٢) (النخبة النبهانية)

اور اسی طرح حدیث کا لفظ بولا جاتا ہے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے قول و فعل اور ان کی تقریر پر بھی۔ اور صحابی کہتے ہیں اس محترم ہستی کو جسے بحالتِ ایمان حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت نصیب ہوئی اور ایمان پر ہی خاتمہ ہوا۔

پھر فرماتے ہیں:

وَکَذٰلِکَ یُطْلَقُ الْحَدِیْثُ عَلٰی قَوْلِ التَّابِعِیْنَ

اور اسی طرح حدیث کا لفظ بولا جاتا ہے تابعین

---

① ......"ظفر الأماني في مختصر الجرجاني"، ص ٣١ .

② ......"ظفر الأماني في مختصر الجرجاني"، ص ٣١ ، "نزهة النظر في توضيح نخبة الفكر"، ص ١١١ .

وَفِعْلِهِمْ وَتَقْرِيْرِهِمْ وَالتَّابِعِيُّ هُوَمَنْ لَقِيَ الصَّحَابِيَّ وَكَانَ مُؤْمِناً بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّم وَمَاتَ عَلَى الْإِسْلَامِ۔(۱) (النخبة النبهانية)

کے قول و فعل اور ان کی تقریر پر بھی۔ اور تابعی کہتے ہیں اس معظم ہستی کو جس نے بحالتِ ایمان کسی صحابی سے ملاقات کی اور ایمان پر اس کا خاتمہ ہوا۔

حدیث کی بنیادی قسمیں

اس لحاظ سے حدیث کی تین قسمیں ہوگئیں۔ جس کی تشریح حضرت شیخ محقق سیدی شاہ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یوں فرمائی ہے:

مَاانْتَهٰى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ الْمَرْفُوْعُ. وَمَا انْتَهٰى إِلَى الصَّحَابِي يُقَالُ لَهُ الْمَوْقُوْفُ. وَمَا انْتَهٰى إِلَى التَّابِعِي يُقَالُ لَهُ الْمَقْطُوْعُ ۔(۲)

(مصطلحات الاحاديث)

جس حدیث کا سلسلۂ روایت نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک منتہی ہوتا ہے اسے ''حدیث مرفوع'' کہتے ہیں۔ اور جس حدیث کا سلسلۂ روایت کسی صحابی تک منتہی ہوتا ہے اسے ''حدیث موقوف'' کہتے ہیں۔ اور جس حدیث کا سلسلۂ روایت کسی تابعی تک منتہی ہوتا ہے اسے ''حدیث مقطوع'' کہتے ہیں۔

حدیث کی دینی حیثیت

یہ امر محتاجِ بیان نہیں ہے کہ احکام شریعت کا پہلا سرچشمہ قرآن عظیم ہے کہ وہ خدا کی کتاب ہے اور قرآن ہی کی صراحت و ہدایت کے بموجب رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت و اتباع بھی ہر مسلمان کے لیے لازم وضروری ہے کہ بغیر اس کے احکامِ الٰہی کی تفصیلات کا جاننا اور آیاتِ قرآنی کا منشا و مراد سمجھنا ممکن نہیں ہے اس لیے اب لامحالہ حدیث بھی اس لحاظ سے احکامِ شرع کا ماخذ قرار پا گئی کہ وہ رسولِ خدا کے احکام و فرامین، ان کے

---

① ......"ظفر الأمانی فی مختصر الجرجانی"، ص ٣١، "نزهة النظر فی توضیح نخبة الفکر"، ص ١١٣.

② ......"نزهة النظر فی توضیح نخبة الفکر"، ص ١٠٦ـ ١١٤.

اعمال، افعال اور آیاتِ قرآن کی تشریحات و مرادات سے باخبر ہونے کا واحد ذریعہ ہے۔

اب ذیل میں قرآن مبین کی وہ آیاتِ کریمہ ملاحظہ فرمائیں جن میں نہایت صراحت و وضاحت کے ساتھ بار بار رسولِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری اور اتباع و پیروی کا حکم دیا گیا ہے۔

① ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ﴾ (پارہ ٩۔ رکوع ١٧)	اے ایمان والو! اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کرو اور رسول سے رُوگردانی نہ کرو۔
② ﴿وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا﴾ (پارہ ١٠۔ رکوع ٢)	اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں مت جھگڑو کہ بکھر کر کمزور ہو جاؤ گے۔
③ ﴿وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِیُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ﴾ (پارہ ٥۔ رکوع ٦)	اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس منصب کے ساتھ کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے۔
④ ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ﴾ (پارہ ٣۔ رکوع ١٢)	اے رسول! آپ لوگوں سے فرمادیجئے کہ اگر تم خدا سے دوستی کا دم بھرتے ہو تو میری پیروی کرو خدا تمہیں اپنا دوست بنائے گا۔
⑤ ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى یُحَكِّمُوْكَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ﴾ (پارہ ٥۔ رکوع ٦)	آپ کے رب کی قسم وہ ہرگز مسلمان نہیں ہو سکتے جب تک کہ اپنے اُن معاملات میں آپ کو اپنا حاکم نہ مان لیں جن میں ان کے آپس کا جھگڑا ہے۔
⑥ ﴿اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ﴾ (پارہ ٥۔ رکوع ٥)	اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اور ان کی اطاعت کرو جو تم میں حکومت والے ہیں پھر اگر تم میں کسی بات کا جھگڑا اُٹھے تو اللہ اور رسول کی جانب رجوع کرو۔
⑦ ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ﴾ (پارہ ٢٦۔ رکوع ٨)	اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو۔ اور اپنے عمل کو باطل نہ کرو۔

⑧ ﴿ مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ ﴾ (پارہ ٥۔ رکوع ٨)	جس نے رسول کی اطاعت کی تو بے شک اس نے اللہ کی اطاعت کی۔
⑨ ﴿ قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۳۲﴾ ﴾ (پارہ ٣۔ رکوع ١٢)	اے رسول! تم فرما دو کہ اللہ اور رسول کی اطاعت کرو۔ پھر اگر وہ منہ پھیریں تو اللہ کافروں کو پسند نہیں کرتا۔
⑩ ﴿ وَ مَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۗ وَ مَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۷﴾ ﴾ (پارہ ٢٨۔ رکوع ٤)	جو کچھ رسول تمہیں عطا فرمائیں اسے لے لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو اور اللہ سے ڈرو۔ بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے۔
⑪ ﴿ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ﴾ (پارہ ٢١۔ رکوع ١٩)	بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے۔

مذکورہ بالا آیاتِ قرآنیہ کی رُو سے اہلِ اسلام کے لیے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی کا مرکز اطاعت اور مرجع اتباع ہونا واضح طور پر ثابت ہوگیا۔ لہٰذا اس اعتبار سے اب رسولِ خدا عَلَیْهِ التَّحِیَّةُ وَالثَّنا کا ہر حکم ہمارے لیے اسی طرح واجب الاطاعت ہے جس طرح قرآن کے ذریعہ ہم تک پہنچنے والا کوئی حکمِ خداوندی ہمارے لیے واجب الاطاعت ہے کیونکہ رسول کا حکم بھی بالواسطہ خدا ہی کا حکم ہے۔

ایک بنیادی سوال

یہ بات ذہن نشین کر لینے کے بعد اب ایک بنیادی سوال پر غور فرمائیے اور وہ یہ ہے کہ مذکورہ بالا آیات میں رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت و اتباع کا جو بار بار حکم دیا گیا ہے تو آیا یہ حکم رسولِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صرف حیاتِ ظاہری تک ہے یا قیامت تک کے لیے۔

اگر معاذ اللہ اس حکمِ الٰہی کو رسول کی حیاتِ ظاہری کے ساتھ خاص کر دیا جائے تو دوسرے لفظوں میں اس کا صاف اور واضح مطلب یہ ہوگا کہ قرآن و اسلام پر عمل کرنے کا زمانہ بھی رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیاتِ ظاہری تک محدود ہے اس لیے کہ رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمودات کی اطاعت اور ان افعال کی پیروی لازم ہی اس لیے تھی کہ بغیر اس کے قرآن و اسلام کی تفصیلات کو سمجھنا اور ان پر عمل کرنا ممکن ہی نہ تھا۔ لیکن جب قرآن و اسلام پر عمل درآمد کا حکم قیامت تک کے لیے ہے تو ثابت ہوا کہ رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت و اتباع کا حکم بھی قیامت تک کے لیے ہے۔

حدیث کے حجت ہونے پر ایک عظیم استدلال

جب یہ بات طے ہوگئی کہ قرآن و اسلام پر عمل درآمد کا حکم قیامت تک کے لیے ہے اور یہ بھی طے ہوگئی کہ قرآن و اسلام کی تفصیلات کا علم اور اُن پر عمل درآمد بغیر اطاعتِ رسول کے ممکن نہیں ہے تو اس ضمن میں ایک دوسرا بنیادی سوال یہ ہے کہ لغت و عرف اور شریعت و عقل کی رو سے اطاعت ہمیشہ احکام کی کی جاتی ہے پس دریافت طلب یہ امر ہے کہ آج رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ احکام کہاں ہیں جن کی اطاعت کا قرآن ہم سے مطالبہ کرتا ہے کیونکہ احکام کے بغیر اطاعت کا مطالبہ سرتا سر عقل و شریعت کے خلاف ہے۔ پس جب آج بھی قرآن ہم سے اطاعتِ رسول کا طالب ہے تو لازماً آج ہمارے سامنے احکامِ رسول کا ہونا بھی ضروری ہے اور ظاہر ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام سے وہ احکام ہرگز نہیں مراد لیے جاسکتے جو خدا کی طرف سے قرآن میں وارد ہوئے ہیں۔ کیونکہ احکامِ خداوندی ہونے کی حیثیت سے ان کا واجب الاطاعت ہونا ہمارے لیے بہت کافی ہے اس لیے لامحالہ ماننا پڑے گا کہ رسول کے جن احکام کی اطاعت کا ہمیں حکم دیا گیا ہے وہ قرآن مجید میں واردشدہ احکامِ خداوندی کے علاوہ ہیں۔

اتنی تمہید کے بعد اب یہ بتانے کی چنداں ضرورت نہیں کہ رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احکام و ارشادات اور قرآن و اسلام کی تشریحات و تفصیلات کے مجموعہ کا نام مجموعۂ احادیث ہے۔ یہیں سے حدیث کی دینی ضرورت اور اس کی اسلامی حیثیت اچھی طرح واضح ہوگئی۔ حدیث کی دینی اہمیت سے وہی شخص انکار کرسکتا ہے جو یک لخت اطاعت رسول کا منکر ہو۔

نقل وروایت کی ضرورت پر استدلال

ملّتِ اسلام کی جن مقدّس ہستیوں کو رسولِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اعمال وافعال کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے اور ان کے احکام وارشادات کو اپنے کانوں سے سننے کا قابلِ رشک موقع حاصل تھا انہیں اُمور سے باخبر ہونے کے لیے نقل وروایت کے واسطوں کی مطلق ضرورت نہیں تھی۔ لیکن بعد میں آنے والے جن افراد کو براہِ راست اس کا موقع حاصل نہیں تھا انہیں اپنے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال وافعال سے باخبر ہونے کا ذریعہ سوائے نقل وروایت کے اور کیا تھا؟

یہیں سے یہ سوال بھی حل ہوگیا کہ سرکارِ والا تبار کے اقوال وافعال اور کوائف واحوال سے آنے والی امت کو باخبر کرنے کے لیے سلسلۂ نقل وروایت کی ضرورت کیوں پیش آئی۔

پس اس امت کے جس افضل ترین طبقے نے سرکارِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو بذاتِ خود اپنی آنکھوں سے دیکھا اور براہِ راست اپنے کانوں سے سنا وہ ’’طبقۂ صحابہ‘‘ کے نام سے موسوم ہوا اور سرورِ کونین کے وصال شریف کے بعد صحابہ کرام نے جن لوگوں تک رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متعلق اپنے مشاہدات، مسموعات اور معلومات کا ذخیرہ پہنچایا وہ ’’تابعین‘‘ کہلائے۔ اور اس معزز طبقے نے صحابۂ کرام کے ذریعہ حاصل ہونے والے مشاہدات ومسموعات کا ذخیرہ جن لوگوں تک پہنچایا وہ ’’تبع تابعین‘‘ کے لقب سے ملقب ہوئے۔ پھر اس طبقہ نے تابعینِ کرام کے ذریعہ حاصل کیے ہوئے سے اپنے زمانے کے لوگوں کو باخبر کیا یہاں تک کہ سینہ بہ سینہ، سفینہ در سفینہ، نسل در نسل اور گروہ در گروہ نقلِ روایات کا یہ مقدس سلسلہ آگے بڑھتا رہا تا آنکہ رسالتِ مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال وافعال، احوال وکوائف اور ارشادات وتقریرات کا وہ مقدس ذخیرہ احادیث کی ضخیم ضخیم کتابوں میں محفوظ ہوکر ہم چودہ سو برس بعد میں پیدا ہونے والے افرادِ امت تک پہنچایا۔

پس رحمت ونور کی موسلا دھار بارش ہو راویانِ حدیث کے اس مقدس گروہ پر جس کے اخلاص وایثار، منت واحسان، محنت وجفاکشی، جاں نثاری وجگر سوزی، پیہم سفر، جنون انگیز مہم، لگاتار قربانی اور سعی مسلسل کے ذریعہ آقائے کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی جلوہ ریز وعطر بیز زندگی کا ایک شفاف آئینہ ہمیں میسر آیا۔

اتنا شفاف کہ چشمِ عقیدت وا کرتے ہی اس عہدِ فرخندہ فال میں پہنچ جایئے جہاں قدم قدم پر شہپر جبریل کی آواز سنائی دیتی ہے۔ آفتابِ نیم روز کی بات کیا کہیے کہ رات کو بھی جلوؤں کا سویرا ہے، ہر طرف ملکوتیوں کا ڈیرا ہے، آسمانوں کے پٹ کھلے اور بند ہوئے، افلاکیوں کے نورانی قافلے اترے اور چلے گئے، عرش سے فرش تک انوار و تجلیات کا تانتا بندھا ہوا ہے، جلوؤں کی بارش سے طیبہ کی زمین اتنی نم ہوگئی ہے کہ نچوڑے تو کوثر کا دھارا پھوٹ پڑے، کشورِ رسالت کے سلطانِ اعظم کبھی صحنِ مسجد میں ہیں، کبھی حجرۂ عائشہ رضی اللہ عنہا میں، کبھی اپنے سرفروش دیوانوں کا قافلہ لیے ہوئے وادیوں، کہساروں اور ریگزاروں سے گزر رہے ہیں اور کبھی گریہ و مناجات کے خلوت کدوں میں امت کی فیروز بختی کا مقدر سنوار رہے ہیں۔ کبھی فرطِ غم سے آنکھیں نم ہوگئیں اور کبھی جاں نواز تبسّم سے غنچے کِھلا دیئے۔ گلستانوں کی طرف نکل گئے تو خرامِ ناز کی نگہتوں سے راستے مہک اُٹھے اور اب کاشانۂ رحمت میں جلوہ فگن ہیں تو ہر طرف طلعتِ زیبا کا اُجالا ہے۔ ابھی بزمِ عاشقاں میں حقائق و معارف کے گوہر لٹا رہے ہیں اور اب دیکھیے تو معرکہ کارزار میں جاں نثاروں کو عیشِ جاوداں کی بشارت دے رہے ہیں۔

غرض حدیث کی کتابوں کا جو ورق الٹئے نقوش و حروف کے آئینے میں سرکارِ والا تبار کی زندگی کا ایک ایک خدو خال نظر آتا ہے جن نامرادوں کے قلوب عشقِ رسالت کی نعمتِ کبریٰ سے محروم کردیئے گئے ہیں وہ جلوۂ محبوب کے اس آئینہ جمال و کمال کو توڑ بھی دیں تو انہیں اس کا قلق ہی کیا؟ کہ پہلو میں محبت آشنا دل ہی نہیں ہے لیکن ان دردمندانِ عشق اور وارفتگانِ آرزوئے شوق سے پوچھئے جو خاکِ طیبہ کو صرف اس جذبۂ محبت میں اپنی آنکھوں سے لگا لیتے ہیں کہ شاید پائے حبیب سے یہ مس ہوگئی ہو کہ احادیث کی کتابوں میں ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور تسکینِ قلب کے کیا کیا سامان ہیں۔

عاشق نہ شنیدی محنت اُلفت نہ کشیدی
کس پیش تو غم نامۂ ہجراں چہ کشاید

داستانِ شوق کا آغاز اور اس کا اہتمام

روایتِ حدیث کا یہ سارا سلسلہ جن حضرات پر منتہی ہوتا ہے وہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا مقدس طبقہ ہے۔

کیونکہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کے وہی مشاہد حقیقی، ناقلِ اوّل اور شب و روز کے حاضر باش ہیں۔ اگر ان بزرگوں نے اپنی معلومات و مشاہدات کا ذخیرہ دوسروں تک نہ پہنچایا ہوتا تو روایتِ حدیث کے ایک عظیم فن کی بنیاد ہی کیوں پڑتی۔ بزمِ شوق کی اس داستانِ لذیذ سے چودہ سو برس کی دنیا تو کیا باخبر ہوتی کہ نرگس کی چشمِ محرم کو بھی جلووں کا سراغ نہ ملتا۔ معارف و تجلیات کا چشمۂ فیض جہاں پھوٹا تھا وہیں منجمد ہو کے رہ جاتا۔ آخر ایک قرن کی بات دوسرے قرن میں پہنچی کیسے؟ اگر سننے اور دیکھنے والوں نے پہنچانے کا اہتمام نہیں کیا تھا۔

اس راہ میں صحابۂ کرام کے جذبۂ اشتیاق کی تفصیل معلوم کرنے کے بعد معمولی عقل و فہم کا آدمی بھی اس نتیجے پر پہنچے بغیر نہیں رہ سکتا کہ وہ اس کام کو دین کا بنیادی کام سمجھتے تھے۔ جیسا کہ دیکھنے والوں کا بیان ہے کہ جب تک اس خاکدانِ گیتی کو سرکارِ پرانوار کے وجودِ ظاہری کی برکتوں کا شرف حاصل رہا پروانوں کے دستے ہر وقت دربارِ گُہر بار میں سراپا اشتیاق اور گوش بر آواز رہا کرتے کہ کب وہ لب ہائے جاں نواز کھلیں اور ارشاداتِ طیبات کے گل ہائے نور سے دل کی انجمن کو معطر کریں اور اتنا ہی نہیں بلکہ حاضر باش رہنے والوں سے اس کا بھی عہد و پیمان لیا جاتا کہ وہ غیر حاضر رہنے والوں تک دربارِ نبوت کی ساری سرگزشت پہنچا دیا کریں۔

جیسا کہ حاکم الحدیث حضرت حافظ نیشاپوری رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سلسلے میں ایک حدیث روایت کرتے ہیں۔ صحابی موصوف کے الفاظ یہ ہیں:

’’مَا کُلّ الْحَدِیْثِ سَمِعْنَاہُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّم كُنَّا مُشْتَغِلِیْنَ فِیْ رِعَایَةِ الْاِبِلِ وَأَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّم كَانُوْا يَطْلُبُوْنَ مَايَفُوْتُهُمْ سَمَاعُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّم فَيَسْمَعُوْنَهُ مِنْ أَقْرَانِه وَمِمَّنْ هُوَ أَحْفَظُ مِنْهُمْ‘‘۔(۱)

ہم لوگوں کو تمام احادیث کی سماعت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے نہیں ہو پاتی تھی ہم اُونٹوں کی دیکھ بھال میں بھی مشغول رہتے تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے جس حدیث کی سماعت فوت ہو جاتی تھی۔ اس کو اپنے ہم عصروں اور زیادہ یاد رکھنے والوں سے سن لیا کرتے تھے۔

(معرفۃ علوم الحدیث ص ۱۴)

---

①...... ’’معرفة علوم الحديث‘‘، ص ١٤.

عہدِ صحابہ میں راویانِ حدیث کے مواقع

دین کو اپنی تفصیلات وتشریحات کے ساتھ اہلِ اسلام تک پہنچانے کے لیے صحابۂ کرام کے درمیان احادیث کی نقل وروایت کا شب وروز یہ معمول تو تھا ہی اس کے علاوہ بھی بہت سے مواقع اس طرح کے پیش آتے تھے جب کہ کسی خاص مسئلے میں قرآن کا کوئی صریح حکم نہیں ملتا تو مجمع صحابہ سے دریافت کیا جاتا کہ اس مسئلے کے متعلق سرکارِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی کوئی حدیث کسی کو معلوم ہو تو بیان کرے۔

چنانچہ یہی حافظ نیشاپوری حضرت قبیصہ ابن ذویب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک حدیث نقل کرتے ہیں:

’’قَالَ جَاءَتِ الْجَدَّةُ فِیْ عَهْدِ أَبِیْ بَكرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ تَلْتَمِسُ أَنْ تُوْرَثَ فَقَالَ أَبُوْبَكرٍ مَا أَجِدُلَكِ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ شَیْئًا حَتّٰی أَسَالَ النَّاسَ الْعَشِیَّةَ فَلَمَّا صَلَّی الظُّهْرَ قَامَ فِی النَّاسِ یَسْأَلُهُمْ فَقَالَ الْمُغِیْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعْطِیْهَا السُّدُسَ‘‘۔(۱)

انہوں نے بیان کیا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہدِ خلافت میں ایک دادی اُن کی خدمت میں حاضر ہوئی وہ چاہتی تھی کہ اسے پوتے کی میراث میں سے کچھ حصہ دیا جائے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ قرآنِ مجید میں تیرا کوئی حصہ میں نہیں پاتا ہوں اور مجھے یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے تیرے بارے میں کچھ فرمایا ہے۔ جب اس نے اصرار کیا تو فرمایا کہ اچھا ٹھہر! میں شام کو لوگوں سے اس کے بارے میں دریافت کروں گا جب ظہر کی نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں سے اس کے متعلق دریافت کیا اس پر حضرت مغیرہ بن شعبہ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے میں نے سنا ہے کہ وہ دادی کو چھٹا حصہ دیتے تھے۔ (معرفۃ علوم الحدیث ص۱۴)

---

(1) ......’’معرفة علوم الحديث‘‘، ص١٤.

واقعہ کی تحقیق کا ایک عظیم نکتہ

بات اتنی ہی پر نہیں ختم ہوگئی۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت مغیرہ ابن شعبہ حدیث بیان کر کے جب بیٹھ گئے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوبارہ کھڑے ہوئے اب باقی حصہ واقعہ کے راوی کی زبانی سنیئے۔ فرماتے ہیں:

”قَالَ أَبُوبَكرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَ سَمِعَ ذٰلِكَ مَعَكَ أَحَدٌ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّم يُعْطِيهَا السُّدُسَ“۔[1]

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ بات تمہارے ساتھ کسی اور نے بھی سنی ہے؟ اس سوال پر حضرت محمد بن مسلمہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے بیان کیا کہ میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ وہ دادی کو چھٹا حصہ دیتے تھے۔ (معرفۃ علوم الحدیث ص ۱۴)

اللہ اکبر! جانتے ہیں حضرت ابوبکر کا یہ سوال ”**أَ سَمِعَ ذٰلِكَ مَعَكَ أَحَدٌ**“ (یہ بات تمہارے ساتھ کسی اور نے بھی سنی ہے؟) کس سے ہے؟ یہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جن کا شمار اجلۂ صحابہ میں ہے اور جن کی دیانت وتقویٰ اور امانت وراستی کی قسم کھائی جاسکتی ہے۔ لیکن یہیں سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ حدیثِ رسول دین کے لیے حجت اور وجوبِ احکام میں مؤثر نہ ہوتی تو حدیث کی توثیق وتصدیق کے لیے اتنا اہتمام کیوں کیا جاتا۔ اور یہیں سے یہ بات بھی واضح ہوگئی کہ بیان کرنے والے ایک سے دو ہو جائیں تو بات کا ثبوت نقطۂ کمال کو پہنچ جاتا ہے۔

کسی واقعہ کی خبر ایک ہی آدمی کی زبانی سنی جائے اور وہی خبر متعدد آدمیوں کے ذریعہ موصول ہو تو دونوں میں یقین واعتماد کی کیفیت کا جو فرق ہے وہ محتاجِ بیان نہیں ہے۔ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث شریف کے متعلق اپنے علم ویقین اور نقل وروایت کے اعتماد کو نقطۂ کمال پر پہنچانے کے لیے صحابہ کرام کے یہاں اس طرح کا اہتمام ہمیں قدم قدم پر ملتا ہے۔

---

[1] ......”معرفة علوم الحديث“، ص ١٤.

ایک ایمان افروز واقعہ

حاکم الحدیث حضرت حافظ نیشاپوری رضی اللہ تعالٰی عنہ نے مشہور صحابی رسول حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ کے متعلق ایک نہایت رقت انگیز واقعہ بیان کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم سے ایک حدیث انہوں نے سنی تھی اور اتفاق کی بات یہ ہے کہ اس حدیث کے سننے والوں میں مشہور صحابی حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالٰی عنہ بھی تھے۔ حضور پاک کے وصال شریف کے بعد جب فتوحات کا دائرہ وسیع ہوا اور مصر وشام اور روم وایران پر اسلامی اقتدار کا پرچم لہرانے لگا تو بہت سے صحابہ حجازِ مقدّس سے مفتوحہ ممالک میں منتقل ہوگئے۔ انہی لوگوں میں حضرت عقبہ بن عامر بھی تھے جو مصر گئے اور وہیں سکونت پذیر ہوگئے۔

حضرت ابوایوب انصاری کو شدہ شدہ کسی طرح یہ معلوم ہوگیا کہ یہ جو حدیث میں نے حضور پاک سے سنی ہے اس کے سننے والوں میں حضرت عقبہ بن عامر بھی ہیں۔ تو صرف اس بات کا جذبۂ اشتیاق کشاں کشاں انہیں مدینے سے مصر لے گیا کہ حضرت عقبہ بن عامر سے اس بات کی توثیق کرکے وہ یہ کہہ سکیں کہ اس حدیث کے دوراوی ہیں ایک میں ہوں دوسرے عقبہ بن عامر ہیں۔

ان کے اس والہانہ سفر کا حال بھی بڑا ہی رقت انگیز اور روح پرور ہے۔ فرماتے ہیں کہ جذبۂ شوق کی ترنگ میں کہساروں، وادیوں اور دریاؤں کو عبور کرتے ہوئے وہ مصر پہنچے۔ کبر سنی کا عالم، دشوار گزار سفر لیکن وارفتگی شوق کی بے خودی میں نہ بڑھاپے کا اضمحلال محسوس ہوا، نہ راستے کی دشواریاں حائل ہوئیں۔ شب وروز چلتے رہے مہینوں کی مسافت طے کرکے جب مصر پہنچے تو سیدھے مصر کے گورنر حضرت مسلمہ بن مخلد انصاری کی رہائش گاہ پر نزولِ اجلال فرمایا۔ امیرِ مصر نے مراسمِ ملاقات کے بعد دریافت کیا:

''مَاجَاءَ بِکَ یَا اَبَا اَیُّوۡبَ؟	کس غرض سے تشریف لانا ہوا ابوایوب؟

جواب میں ارشاد فرمایا:

''حَدِیۡثٌ سَمِعۡتُہٗ مِنۡ رَسُوۡلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ	رسولِ پاک صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم سے میں نے ایک
تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَسَلَّم لَمۡ یَبۡقَ اَحَدٌ سَمِعَہٗ مِنۡ	حدیث سنی ہے اور اتفاق کی بات یہ ہے کہ اس
رَسُوۡلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَسَلَّم	حدیث کے سننے والوں میں میرے اور عقبہ بن عامر

غَیۡرِیۡ وَغَیۡرُ عُقۡبَةَ بۡنِ عَامِرٍ فَابۡعَثۡ مَنۡ یَّدُلُّنِیۡ عَلٰی مَنۡزِلِهٖ"۔(1) (معرفة علوم الحدیث)

کے سوا اب کوئی اس دنیا میں موجود نہیں ہے۔ پس میرے ساتھ ایک ایسا آدمی لگا دو جو مجھے ان کے گھر تک پہنچا دے۔

یعنی مطلب یہ ہے کہ تمہارے پاس میں اس لیے نہیں آیا ہوں کہ تم سے ملنا مقصود تھا بلکہ صرف اس لیے آیا ہوں کہ تم حضرت عقبہ بن عامر کے گھر تک میرے پہنچا دینے کا انتظام کردو۔

ایک گدائے عشق کی ذرا شانِ استغنا ملاحظہ فرمائیے کہ گورنر کے دروازے پر گئے ہیں لیکن ایک لفظ بھی اس کے حق میں نہیں فرماتے۔ راوی کا بیان ہے کہ والیٔ مصر نے ایک جانکار آدمی ساتھ کر دیا جو انہیں حضرت عقبہ بن عامر کے دولت کدے تک لے گیا۔ معانقہ کے بعد انہوں نے بھی پہلا سوال یہی کیا:

"مَا جَاءَ بِکَ یَا أَبَا أَیُّوۡبَ؟"

کس غرض سے تشریف لانا ہوا ابو ایوب؟

جواب میں فرمایا:

حَدِیۡثٌ سَمِعۡتُهُ مِنۡ رَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ لَمۡ یَبۡقَ أَحَدٌ سَمِعَهُ مِنۡ رَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ غَیۡرِیۡ وَغَیۡرُکَ فِیۡ سَتۡرِ الۡمُؤۡمِنِ قَالَ عُقۡبَةُ نَعَمۡ سَمِعۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ یَقُوۡلُ مَنۡ سَتَرَ مُؤۡمِناً عَلٰی خِزۡیَةٍ سَتَرَهُ اللّٰهُ یَوۡمَ الۡقِیَامَةِ فَقَالَ أَبُوۡ أَیُّوۡبَ صَدَقۡتَ۔

ایک حدیث میں نے رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے اور اس کا سننے والا میرے اور آپ کے سوا اب کوئی دنیا میں موجود نہیں ہے اور وہ حدیث مومن کی پردہ پوشی کے بارے میں ہے۔ حضرت عقبہ نے جواب دیا کہ ہاں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میں نے یہ حدیث سنی ہے کہ جو کسی رسوائی کی بات پر مومن کی پردہ پوشی کرتا ہے کل قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ حضرت ابو ایوب نے فرمایا آپ نے سچ کہا یہی میں نے بھی سنا ہے۔

اس کے بعد بیان کرتے ہیں:

"ثُمَّ انۡصَرَفَ أَبُوۡ أَیُّوۡبَ إِلٰی رَاحِلَتِهٖ فَرَکِبَهَا

اتنا سن کر حضرت ابو ایوب اپنی سواری کے پاس آئے

---

① ......"معرفة علوم الحدیث"، ص٨.

رَاجِعاً إِلَى الْمَدِيْنَةِ“

سوار ہوئے اور مدینہ کی طرف واپس لوٹ گئے۔

گویا مصر کے دور دراز سفر کا مقصد اس کے سوا اور کچھ نہیں تھا کہ اپنے کان سے سنی ہوئی بات دوسرے کی زبان سے سن لیں۔ حدیث دوست کی لذت شناسی کا یہی وہ جذبۂ شوق تھا جس نے مذہب اسلام کو مذہبِ عشق بنادیا۔

حضرت امام حافظ نیشاپوری نے واقعہ کے خاتمہ پر رقت وگداز میں ڈوبا ہوا اپنا یہ تاثر سپردِ قلم کیا ہے۔ لکھتے ہیں:

”فَهٰذَا أَبُوْ أَيُّوْبَ الْاَنْصَارِي عَلَى تَقَدُّمِ صُحْبَتِهِ وَ كَثْرَةِ سَمَاعِهِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّم رَحِلَ إِلَى صَحَابِيٍّ مِنْ أَقْرَانِهِ فِيْ حَدِيْثٍ وَاحِدٍ“۔ (۱)

یہ ابو ایوب انصاری ہیں جو صحابیت میں اَقدم اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کثیر الروایۃ ہونے کے باوجود صرف ایک حدیث کے لیے اپنے معاصر سے ملنے گئے اور دور دراز کا سفر کیا۔ (معرفۃ علوم الحدیث)

ایک اور دیوانۂ شوق

اسی طرح ایک اور واقعہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں امام نیشاپوری نے نقل کیا ہے۔ بات یہاں سے چلی ہے کہ اپنے وقت کے ایک عظیم محدث حضرت عمرو بن ابی سلمہ، امام الحدیث حضرت امام اوزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں چار سال رہے اور طویل عرصے میں انہوں نے صرف تیس حدیثیں ان سے سماعت فرمائیں ایک دن وہ حضرت امام اوزاعی سے بڑی حسرت کے ساتھ کہنے لگے:

”أَنَا أَلْزَمُكَ مُنْذُ أَرْبَعَةِ سَنَوَاتٍ وَلَمْ أَسْمَعْ مِنْكَ إِلَّا ثَلَاثِيْنَ حَدِيْثاً“۔

آپ کی خدمت میں رہتے ہوئے مجھے چار سال ہوگئے لیکن اس طویل عرصے میں صرف تیس حدیثیں میں آپ سے حاصل کرسکا۔

امام اوزاعی نے جواب میں ارشاد فرمایا:

”وَتَسْتَقِلُّ ثَلَاثِيْنَ حَدِيْثاً فِيْ أَرْبَعَةِ سَنَوَاتٍ وَلَقَدْ سَارَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ إِلَى مِصْرَ وَاشْتَرٰى

چار سال کی مدت میں تیس حدیثوں کا ذخیرہ تم کم سمجھ رہے ہو، حالانکہ حضرت جابر بن عبداللہ نے صرف

---

① ......”معرفة علوم الحديث“، ص ٨.

رَاحِلَةً فَرَكِبَهَا حَتّٰى سَأَلَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ عَنْ حَدِيْثٍ وَاحِدٍ وَانْصَرَفَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ"۔ (١)

(معرفة علوم الحديث ص ٩)

ایک حدیث کے لیے مصر کا سفر کیا، سواری خریدی اوراس پر سوار ہوکر مصر گئے اور حضرت عقبہ بن عامر سے ملاقات کر کے مدینہ واپس لوٹ گئے۔

مطلب یہ ہے کہ چار سال کی مدت میں تیس احادیث کی سماعت کو بھی غنیمت جانو کہ ایک عظیم نعمت تمہیں کم سے کم مدت میں حاصل ہوگئی ورنہ عہدِ صحابہ میں تو صرف ایک حدیث کے لیے لوگ دور دراز ملکوں کا سفر کرتے تھے پس ایک حدیث پر دو مہینے کی مدت بھی اگر صرف ہوتی تو آپ حساب لگالو کہ تیس حدیث کے لیے کتنی مدت چاہیے تھی۔ بلکہ حافظ نیشاپوری کی تصریح کے مطابق عہدِ صحابہ میں طلبِ حدیث کے لیے سفر اتنا لازم تھا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے تھے:

"لِطَالِبِ الْعِلْمِ يَتَّخِذُ نَعْلَيْنِ مِنْ حَدِيْدٍ"۔ (٢)

(معرفة علوم الحديث ص ٩)

طالبِ علم کو چاہیے کہ وہ اپنے لیے لوہے کے جوتے تیار کرائے۔

تا کہ بغیر کسی زیر باری کے ساری عمر وہ طلبِ حدیث میں سفر کرتا رہے۔

☆……☆……☆……☆

سلسلۂ روایت کی تقویت کے اسباب

عہدِ صحابہ میں سلسلۂ روایت کی تقویت کے لیے جہاں راویوں کی کثرتِ تعداد کو اہمیت دی جاتی تھی وہاں نقل وروایت کی صحت جانچنے اور اسے یقین کی حد تک پہنچانے کے لیے اور بھی طریقے رائج تھے۔ مثال کے طور پر حضرت مولائے کائنات علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں منقول ہے:

"إِذَا فَاتَهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثٌ ثُمَّ سَمِعَهُ مِنْ غَيْرِهِ يُحَلِّفُ

جب ان کو کسی حدیث کی سماعت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے فوت ہو جاتی تو دوسرے راوی سے حدیث

---

①......"معرفة علوم الحديث"، ص٩.

②......"معرفة علوم الحديث"، ص٩.

اَلْمُحَدِّثَ الَّذِی یُحَدِّثُ بِہٖ''۔[1]

کی سماعت فرماتے لیکن اس سے قسم لیا کرتے تھے۔

(معرفة علوم الحديث ص ٩)

یہ بیان کرنے کے بعد حضرت حافظ نیشاپوری تحریر فرماتے ہیں:

''وَکَذٰلِکَ جَمَاعَةٌ مِّنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِیْنَ وَاتبَاعِ التَّابِعِیْنَ ثُمَّ عَنْ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِیْنَ کَانُوْا یَبْحَثُوْنَ وَیَنْقُرُوْنَ عَنِ الْحَدِیْثِ إِلٰی أَنْ یَّصِحَّ لَھُمْ''۔[2]

یہی حال صحابہ، تابعین، تبع تابعین اور ائمہ مسلمین کا تھا کہ وہ حدیث کے بارے میں بحث و کرید کیا کرتے تھے یہاں تک کہ ان کو حدیث کی صحت کا یقین ہو جاتا۔ (معرفۃ علوم الحدیث ص ۱۵)

روایتِ حدیث کا فن اپنی جس عظیم خصوصیت کے باعث سارے جہان میں منفرد ہے وہ یہ ہے کہ کسی واقعہ کے نقل و روایت کے لیے صرف اتنا ہی کافی نہیں ہے کہ نفسِ واقعہ بیان کر دیا جائے بلکہ بیان واقعہ سے پہلے ناقل کے لیے یہ ظاہر کرنا ضروری ہے کہ اس واقعہ کا علم اسے کیونکر ہوا۔ کتنے واسطوں سے وہ بات اس تک پہنچی ہے اور وہ کون لوگ ہیں، ان کے نام و نشان کیا ہیں، اِن کی عمر کیا ہے، وہ کہاں کے رہنے والے ہیں، دیانت، تقویٰ، راست گفتاری، حسنِ اعتقاد، قوتِ حافظہ، عقل و فہم اور فکر و بصیرت کے اعتبار سے ان کے حالات کیا ہیں۔ اسی کو اصطلاح حدیث میں اسناد کہتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ اصحابِ حدیث کے یہاں اسناد اتنی ضروری چیز ہے کہ اس کے بغیر ان کے یہاں کوئی بات قابلِ اعتماد نہیں ہوتی۔ یہاں تک کہ حضرت حافظ نیشاپوری نے حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

''اَلْإِسْنَادُ مِنَ الدِّیْنِ وَلَوْلاَ الْإِسْنَادُ لَقَالَ مَنْ شَاءَ مَاشَاءَ''۔

اسناد دین کا حصہ ہے اگر اسناد نہ ہوتی تو جس کے دل میں جو آتا کہتا۔

اسی ضمن میں حضرت حافظ نیشاپوری نے یہ واقعہ نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ ابنِ ابوفروہ نامی کسی شخص نے حضرت امام زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بغیر کسی اسناد کے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث بیان کی اس پر امام زہری نے آزردہ ہو کر فرمایا:

---

❶ ......"معرفة علوم الحديث"، ص٩.

❷ ......"معرفة علوم الحديث"، ص١٥.

''قَاتَلَکَ اللّٰہُ یَا ابْنَ أَبِی فَرْوَۃَ مَا أَجْرَأَکَ عَلَی اللّٰہِ أَنْ لَا تُسْنِدَ حَدِیثَکَ تُحَدِّثُنَا بِأَحَادِیْثَ لَیْسَ لَھَا خُطُمٌ وَلَا أَزِمَّۃٌ ''۔(۱) (معرفۃ علوم الحدیث ص ٦)

اے ابوفروہ! تجھ کو اللہ تباہ کرے تجھ کو کس چیز نے اللہ پر جری کر دیا ہے کہ تیری حدیث کی کوئی سند نہیں ہے تو ہم سے ایسی حدیثیں بیان کرتا ہے کہ جن کے لیے نہ نکیل ہیں نہ لگام۔

اصول نقد حدیث

اس سلسلے میں حاکم الحدیث حضرت امام نیشاپوری نے احادیث کی صحت کو پرکھنے کے لیے جو ضابطہ نقل فرمایا ہے وہ قابلِ مطالعہ ہے۔ اس سے بخوبی اندازہ ہو جائے گا کہ احادیث کو اغلاط کی آمیزش سے محفوظ رکھنے کے لیے کیسی کیسی منصوبہ بند تدبیریں عمل میں لائی گئی ہیں۔ فرماتے ہیں:

''وَمَا یَحْتَاجُ طَالِبُ الْحَدِیْثِ فِیْ زَمَانِنَا ھٰذَا أَنْ یَبْحَثَ عَنْ أَحْوَالِ الْمُحَدِّثِ أَوَّلاً ھَلْ یَعْتَقِدُ الشَّرِیْعَۃَ فِی التَّوْحِیْدِ وَھَلْ یُلْزِمُ نَفْسَہُ طَاعَۃَ الْأَنْبِیَاءِ وَالرُّسُلِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْھِمْ ثُمَّ یَتَأَمَّلُ حَالَہُ ھَلْ صَاحِبُ ھَوًی یَدْعُوا النَّاسَ إِلَی ھَوَاہ فَإِنَّ الدَّاعِیَ إِلَی الْبِدْعَۃِ لَا یُکْتَبُ عَنْہُ ثُمّ یَتَعرفُ سنّہ ھَل یَحْتَمِلُ سَمَاعَہُ مِنْ شُیُوخِہِ الَّذِیْنَ یُحَدِّثُ عَنْھُمْ ثُمّ یَتَأَمّل أُصُولَہ''۔(۲) (معرفۃ علوم الحدیث ص ١٦)

ہمارے زمانے میں ایک طالبِ حدیث کے لیے ضروری ہے کہ پہلے وہ محدث کے حالات کی تفتیش کرے کہ آیا وہ توحید کے بارے میں شریعت کا معتقد ہے؟ اور کیا انبیائے کرام علیہم السلام کی اطاعت اپنے اوپر لازم سمجھتا ہے۔ پھر اس کی حالت پر غور کرے کہ وہ بدمذہب تو نہیں ہے کہ لوگوں کو اپنی بدمذہبی کی طرف دعوت دے رہا ہو۔ کیونکہ بدعت کی طرف بلانے والے سے کوئی حدیث نہیں لی جائے گی۔ پھر اس محدث کی عمر معلوم کرے کہ اس کی سماع ان مشائخ سے ممکن ہے کہ جن سے وہ حدیث بیان کر رہا ہے پھر اس کے اصول پر غور کرے۔

---

① ......''معرفۃ علوم الحدیث''، ص٦.

② ......''معرفۃ علوم الحدیث''، ص١٦.

تاریخ وتدوین حدیث

فنِ حدیث کے محاسن وفضائل اور اس کے متعلقات اور موجبات پر قلم اٹھانے سے پہلے یہ بتا دینا نہایت ضروری ہے کہ عہدِ صحابہ سے لے کر آج تک حدیثوں کی تدوین اور جمع وترتیب کا کام کیونکر عمل میں آیا؟

اس اجمال کی شرح یہ ہے کہ سرکارِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا عہد پرنور جو نزولِ قرآن کا زمانہ ہے۔ اس عہد پاک میں چونکہ آیاتِ قرآنی کے تحفظ کا کام سب سے اہم تھا اس لیے حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے صحابۂ کرام کو تاکید فرمائی کہ وہ صرف آیاتِ قرآنی کو قلمبند کیا کریں۔ احادیث کو قیدِ تحریر میں نہ لائیں تاکہ آیاتِ قرآنی کے ساتھ کسی طرح کا التباس نہ ہو۔ البتہ اس امر کی اجازت تھی کہ زبانی طور پر احادیث کی روایت ونقل میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ جیسا کہ حضرت امام مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ناقل ہیں۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

''عَنْ أَبِی سَعِیْدِن الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ أَنَّہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم لَا تَکْتُبُوْا عَنِّی وَمَنْ کَتَبَ غَیْرَ الْقُرْآنِ فَلْیَمْحُہُ وَحَدِّثُوا عَنِّی وَلَا حَرَجَ وَمَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّداً فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہُ مِن النَّارِ''۔[1] **(مسلم شریف)**

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ کوئی شخص میری حدیث نہ لکھے اور جس نے قرآن کے سوا کچھ لکھا ہو تو اس کو مٹا دے۔ اور میری حدیثیں زبانی بیان کرے۔ کوئی حرج نہیں اور جس نے میری طرف کوئی جھوٹ بات منسوب کی تو اس کو چاہیے کہ اپنا ٹھکانا جہنم بنائے۔

لیکن اسی کے ساتھ بعض وہ صحابہ جنہیں اپنے اوپر اعتماد تھا کہ وہ قرآنی آیات کے ساتھ احادیث کو مخلوط نہیں ہونے دیں گے وہ اپنے طور پر حدیثوں کو بھی قلمبند کر لیا کرتے تھے۔ جیسا کہ حضرت امام بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

---

[1] ......"صحیح مسلم"، کتاب الزھدو الرقائق، الحدیث: ٧٢۔(٣٠٠٤) ص ١٦٠٠۔

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَکْثَر حَدِیْثاً عَنْهُ مِنِّی اِلَّا مَاکَانَ مِنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَإِنَّهُ کَانَ یَکْتُبُ وَأَنَا لَا أَکْتُبُ"۔ (۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے صحابہ میں کوئی مجھ سے زیادہ حدیث بیان کرنے والا نہیں تھا مگر عبداللہ بن عمرو۔ کیونکہ وہ لکھتے تھے اور میں نہیں لکھتا تھا۔ (بخاری)

جب کاغذ کے ٹکڑوں، ہرن کی جھلیوں، کھجور کے پتوں اور الواحِ قلوب میں بکھری ہوئی قرآن مجید کی آیتیں عہدِ فاروقی سے لے کر عہدِ عثمان تک کتابی شکل میں ایک جگہ جمع کر دی گئیں اور ساری دنیا میں اس کے نسخے پھیلا دیئے گئے اور احادیث کے ساتھ آیاتِ قرآنی کے التباس و اختلاط کا کوئی اندیشہ نہیں رہ گیا۔ تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانۂ خلافت میں ان کے ایما پر احادیث کی تدوین اور تصنیف و کتابت کا کام باضابطہ شروع ہوا۔

جیسا کہ حضرت امام سیوطی علیہ الرحمۃ کی ''الفیہ'' کی شرح میں مقدمہ نویس نے لکھا ہے۔ ان کے الفاظ یہ ہیں:

''فَلَمَّا أَفْضَتِ الْخِلَافَةُ إِلٰی عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِیْزِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فِی عَام ۹۹ تِسْعٍ وَّ تِسْعِیْنَ مِنَ الْهِجْرَةِ کَتَبَ إِلٰی أَبِی بَکْرِ بْنِ حَزْم وَهُوَ شَیْخُ مُعَمَّرٍ وَاللَّیْثِ وَالْأَوْزَاعِی وَمَالِک وَابْنِ اِسْحٰق وَابْنِ أَبِی ذِئْبٍ وَهُوَ نَائِبُ عُمَرِ بْنِ عَبْدِالْعَزِیْزِ فِی الْقَضَاءِ عَلَی الْمَدِیْنَةِ یَقُوْلُ لَهُ أُنْظُرْ مَا کَانَ مِنْ حَدِیْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاکْتُبْهُ فَإِنِّی خِفْتُ دُرُوْسَ الْعِلْمِ وَذَهَابَ الْعُلَمَاءِ"۔ (۲)

۹۹ھ میں جب حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلافت کی ذمہ داریاں سنبھالیں تو آپ نے ابوبکر بن حزم کو لکھا جو معمر، لیث، اوزاعی، مالک، ابن اسحاق اور ابن ابوذئب کے شیخ تھے۔ اور مدینۂ منورہ میں محکمہ قضا میں خلیفہ کے نائب تھے ان سے حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا کہ جو حدیث بھی حضور کی ملے اسے لکھ لو اس لیے کہ مجھ کو علم کے مٹنے اور علماء کے چلے جانے کا خوف ہے۔

(مقدمہ شرح الفیہ ص۵)

اتنا ہی نہیں بلکہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق یہاں تک نقل کیا گیا ہے:

---

① ......"صحیح البخاری"، کتاب العلم، باب کتابة العلم، الحدیث: ۱۱۳، ج۱، ص ۵۸.

② ......"مقدمه شرح الفیه"، ص۵.

''أَنَّـهُ كَتَبَ إِلَـى أَهْـلِ الْأَفَـاقِ انْظُرُوْا إِلَى حَـدِيْثِ رَسُـوْلِ الـلَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّم فَاجْمَعُوْهُ''۔[1]

انہوں نے اطراف وجوانب میں لکھا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی کوئی حدیث پاؤ تو اسے جمع کرلو۔ (تاریخ اصفہان لابی النعیم)

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحریک پر فنِ حدیث میں سب سے پہلی کتاب حضرت ابن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تصنیف فرمائی۔ اس کے بعد حدیث کی کتابوں کی تصنیف وتالیف اور جمع وترتیب کا ایک طویل سلسلہ شروع ہوگیا، مختلف شہروں میں مختلف بزرگوں نے حدیث میں بہت سی کتابیں تصنیف فرمائیں۔

صاحبِ ''شرح الفیہ'' نے نہایت تفصیل کے ساتھ بقید مقام ان بزرگوں کے نام لکھے ہیں:

''مِنْهُمْ ابْنُ جُرَيْجٍ بِمَكَّةَ وَابْنُ إِسْحَاق وَمَالِكٌ بِالْمَدِيْنَةِ وَالرَّبِيْعُ بْن صبيحٍ وَسَعِيْدُ بْنُ عُرْوَةَ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ بِالْبَصْرَةِ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ بِالْكُوفَةِ وَالْأَوْزَاعِي بِالشَّامِ وَهِشَامٌ بِوَاسِطٍ وَمَعمَر بِالْيَمَن وَجَرِيْرُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بِالرى وَابْنُ الْمُبَارَك بِخُرَاسَان''۔[2]

ان میں ابن جریج مکہ میں ابن اسحاق اور مالک مدینہ میں، ربیع بن صبیح، سعید بن عروہ اور حماد بن سلمہ بصرہ میں، سفیان ثوری کوفہ میں، اوزاعی شام میں، ہشام واسط میں معمر یمن میں، جریر بن عبداللہ رے میں اور ابن المبارک خراسان میں تھے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین (مقدمہ شرح الفیہ ص ۵)

اس کے بعد لکھتے ہیں:

''كُلُّهُمْ فِي عَصْرٍ وَاحِدٍ وَمِنْ طَبَقَةٍ وَاحِدَةٍ وَأَكْثَرُهُمْ مِنْ تَلامِذَةِ أَبِي بَكْر بْن حَزم وَابن شِهَاب الزّهرى''۔[3] (مقدمه شرح الفيه ص ۹)

یہ سب کے سب ایک ہی زمانہ میں ایک ہی طبقہ کے تھے اور ان میں کے اکثر حضرت ابوبکر بن حزم اور ابن شہاب زہری کے شاگرد تھے۔

---

① ......''تدریب الراوی''، ص ٥٠.

② ......''مقدمہ شرح الفیہ''، ص٥.

③ ......''مقدمہ شرح الفیہ''، ص٩.

اس کے بعد تصنیف وتالیف اور مختلف حلقہائے درس کے ذریعہ احادیث کی نشر واشاعت کا سلسلہ آگے بڑھتا گیا، روایتوں کے قبول ورد کے اصول، راویوں کے اوصاف وشرائط اور اس فن کے آداب ولوازم پر ضوابط ودساتیر کی تشکیل عمل میں آئی اور اصولِ حدیث کے نام سے علم وفکر کی دنیا میں ایک نئے فن کا آغاز ہوا۔ اصول وشرائط کے سخت سے سخت معیار پر احادیث کی نئی نئی کتابیں لکھی گئی یہاں تک کہ آج اس فن کی جملہ تصنیفات میں صحیح بخاری، صحیح مسلم، جامع ترمذی، سنن ابوداؤد، سنن ابن ماجہ اور سنن نسائی بہت مشہور اور متداول بین الناس ہیں۔

سطورِ بالا میں حدیث کی دینی ضرورت، اس کی علمی اور فنی ثقاہت اور اس کی تاریخی عظمت وانفرادیت پر کافی روشنی پڑ چکی ہے۔ جن پاک طینت مسلمانوں کو اسلام وقرآن عزیز ہے اور جو اپنے آپ کو اسی امت مسلمہ کا ایک فرد سمجھتے ہیں جو چودہ سو برس سے اپنی متوارث روایات اور مربوط دینی وفکری تہذیب کے ساتھ زندہ وتابندہ ہے تو انہیں حدیث پر اعتماد کرنے کے لیے کسی دلیل کی قطعاً ضرورت نہیں ہے۔

البتہ جو لوگ کہ از راہِ نفاق حدیث کا انکار کرتے ہیں اور اپنی اس شقاوت کو چھپانے کے لیے قرآن کا نام لیتے ہیں۔ اگر مجھے وقت کی تنگی کا عذر نہ پیش آجاتا تو میں قابلِ وثوق شہادتوں کے ساتھ آفتابِ نیم روز کی طرح یہ ثابت کر دکھاتا کہ ان کے یہاں حدیث کا انکار قرآن کی پیروی کے جذبے میں نہیں بلکہ قرآن کی پیروی سے بچنے کے لیے ہے۔

حدیث کے انکار سے ان کا اصل مدعا یہ ہے کہ کلام خداوندی کے مفہوم کا یقین ان کی ذاتی صواب دید پر چھوڑ دیا جائے تاکہ آیاتِ الٰہی کا مفہوم مسخ کر کے بھی وہ قرآن کی پیروی کا دعویٰ کرسکیں۔ دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ منکرینِ حدیث کے فتنے سے اہلِ ایمان کو محفوظ رکھے اور انہیں توفیق دے کہ وہ حدیث کی روشنی پھیلا کر عالم کا اندھیرا دور کریں۔ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَحِزْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ

أَرْشَدُ القَادِرِيّ (علیہ رحمۃ اللہ القوی)

مہتمم مدرسہ فیض العلوم، جمشید پور (بہار) ۱۵ رمضان المبارک ۱۳۹۱ھ

کتاب الایمان

① ”عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: بَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم ذَاتَ یَوْمٍ، إِذْطَلَعَ عَلَیْنَا رَجُلٌ شَدِیْدُ بِیَاضِ الثِّیَابِ، شَدِیْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ، لَایُرَی عَلَیْہِ أَثَرُالسَّفَرِ وَلَا یَعْرِفُہُ مِنَّا أَحَدٌ حَتّٰی جَلَسَ إِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم، فَأَسْنَدَ رُکْبَتَیْہِ إِلٰی رُکْبَتَیْہِ وَوَضَعَ کَفَّیْہِ عَلٰی فَخِذَیْہِ وَقَالَ: یَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِیْ عَنِ الْإِسْلَامِ قَالَ: اَلْإِسْلَامُ أَنْ تَشْھَدَ أَنْ لَاإِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَتُقِیْمَ الصَّلٰوۃَ وَتُؤْتِیَ الزَّکٰوۃَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَیْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَیْہِ سَبِیْلاً قَالَ: صَدَقْتَ فَعَجِبْنَا لَہُ یَسْأَلُہُ وَیُصَدِّقُہُ قَالَ: فَأَخْبِرْنِیْ عَنِ الْإِیْمَانِ قَالَ: أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰہِ وَمَلَائِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِوَ تُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ“ (۱)(مسلم شریف)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک روز ہم رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ اچانک ایک شخص حاضر ہوا جس کے کپڑے بہت سفید تھے (اور) بال نہایت سیاہ نہ اس شخص پر سفر کا کوئی نشان تھا اور نہ ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا تھا یہاں تک کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا اور دوزانو ہوکر اپنے گھٹنے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے گھٹنے سے ملا دیئے اور اپنے دونوں ہاتھ اپنی رانوں پر رکھ لیے اور عرض کیا اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ کو اسلام کی حقیقت کے بارے میں آگاہ فرمایئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تو گواہی دے اس امر کی کہ خدائے تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) خدائے تعالیٰ کے رسول ہیں اور تو نماز ادا کرے۔ زکوۃ دے رمضان کے روزے رکھے اور خانۂ کعبہ کا حج کرے اگر تو اس کی استطاعت رکھتا ہو اس شخص نے (یہ سن کر) عرض کیا آپ نے سچ فرمایا (راوی کہتے ہیں کہ) ہم لوگوں کو تعجب ہوا کہ یہ شخص دریافت بھی کرتا ہے اور (خود ہی) تصدیق بھی کرتا ہے پھر اس نے پوچھا ایمان کی حقیقت بیان

---

[1] ......”صحیح مسلم“، کتاب الإیمان، باب الإیمان والإسلام والاحسان، الحدیث: ۱۔(۸)، ص۲۲.

فرمایئے۔ آپ نے فرمایا۔ (ایمان یہ ہے) کہ تو خدا تعالیٰ اور اس کے فرشتوں نیز اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور قیامت کے دن پر یقین رکھے اور تقدیر کی بھلائی اور برائی کو دل سے مانے۔

شرح حدیث :

حضرت شیخ محقق شاہ عبدالحق دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ''اَلْاِسْلَامُ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰه'' کے تحت فرماتے ہیں:

کہ اسلام اسم ظاہر اعمال ست و ایمان نام باطن اعتقاد و دین عبارت از مجموع اسلام وایمان ست وآنکہ درعقائد مذکورست کہ اسلام وایمان یکے ست بآں معنی ست کہ ہر مومن مسلم است وہر مسلم مومن و نفی یکے مومن دواسم از مسلمان نہ تواں کرد، وبہ حقیقت اسلام ثمرۂ ایمان و فرع ست و علماء رادریں مسئلہ کلام بسیارست وتحقیق ایں است کہ گفتہ شد۔(۱)

یعنی اسلام ظاہری اعمال (مثلاً نماز پڑھنے، روزہ رکھنے، زکوۃ دینے وغیرہ) کا نام ہے اور ایمان نام ہے اعتقادِ باطن کا (یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دل سے ماننے کا نام ایمان ہے) اور اسلام وایمان کے مجموعہ کا نام دین ہے اور وہ جو عقائد (کی کتابوں) میں مذکور ہے کہ اسلام وایمان دونوں ایک ہی ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر مومن مسلمان ہے اور ہر مسلمان مومن ہے اور ان دونوں میں سے کسی ایک کی نفی مسلمان سے نہیں کرسکتے۔ اور حقیقت میں اسلام ایمان کا نتیجہ اور اس کی فرع ہے۔ علمائے کرام کے کلام اس مسئلہ میں بہت ہیں لیکن تحقیق یہی ہے جو بیان کیا گیا۔ (اشعۃ اللمعات جلد اول ص ۳۸)

پھر حضرت شیخ محقق نے ''اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ'' کے تحت فرمایا ہے کہ:

''حقیقت ایمان اینست کہ بگردی بخدائے تعالیٰ بذات و صفات ثبوتیہ

یعنی ایمان کی حقیقت یہ ہے کہ تو خدائے تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفاتِ ثبوتیہ وسلبیہ کو دل سے مانے

---

①......''اشعة اللمعات''، كتاب الإيمان، الفصل الأول، ج١، ص٤٢.

وسلبیۂ وے و تنزیہ وتقدیس وے تعالیٰ کنی از جمیع نقائص وامارات حدوث"۔①

اور تمام عیبوں اور حدوث کی علامتوں سے اسکو پاک ومنزہ یقین کرے۔

(اشعۃ اللمعات، ج۱، ص۴۰)

اور **وَرُسُلِہٖ** کے تحت فرمایا کہ:

"واجب ست ایمان آوردن بہمہ انبیاے فَرْق دراصل نبوت و واجب ست احترام وتنزیہ ساحتِ عزت ایشان از وصمت نقص وعصمت ایشان از جمیع گناہاں خرد وبزرگ پیش از نبوت وپس ازوے ہمیں ست قول مختار وآنچہ در قرآن مجید بآدم (علیہ السلام) نسبت عصیاں کردہ وعتاب نمودہ مبنی برعلوشان قرب اوست و مالک رامی رسد کہ برترک اولیٰ وافضل اگر چہ بحد معصیت نہ رسد بہ بندۂ خود ہر چہ خواہد بگوید وعتاب نماید دیگرے رامجال نہ کہ تواند گفت۔ واینجا ادبیست کہ لازم است رعایت آں وآں انیست کہ اگر از جانب حضرت بہ بعض انبیاء کہ مقربانِ درگاہ اندعتابے وخطابے رودیا

یعنی تمام انبیائے کرام علیہم السلام پر ایمان لانا واجب ہے (اس طرح پر کہ کسی کے درمیان) اصل نبوت میں تفریق نہ کرے اور تعظیم وتوقیر کرنا نیز نقص کے عیب سے ان حضرات کی بارگاہِ عزت کو پاک سمجھنا اور قبلِ نبوت و بعدِ نبوت چھوٹے بڑے تمام گناہوں سے انہیں معصوم جاننا واجب ہے۔ یہی قول مختار ہے۔ اور جو قرآنِ مجید میں حضرت آدم علیہ السلام کی طرف عصیان کی نسبت کی گئی اور عتاب فرمایا گیا تو وہ ان کی شانِ قرب کی بلندی پر مبنی ہے اور مالک کو حق پہنچتا ہے کہ اولیٰ اور افضل کے ترک پر اگرچہ وہ گناہ کی حد تک نہ پہنچے ہوں ان پر اپنے بندہ کو جو چاہے کہے اور عتاب فرمائے دوسرے کی مجال نہیں کہ کچھ کہہ سکے اور اس مقام پر ایک معیارِ ادب ہے جس کی رعایت ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر خدائے تعالیٰ کی طرف سے بعض انبیاء علیہم السلام پر جو کہ بارگاہِ الٰہی کے مقرب ہیں کوئی عتاب یا خطاب نازل ہو یا ان حضرات کی جانب

---

①......"اشعۃ اللمعات"، کتاب الإیمان، الفصل الأول، ج۱، ص۴۳.

از جانب ایشاں کہ بندگانِ خاص اویند تواضعے وذلتے وانکسارے صادر گردد کہ موہم نقص بود مارا نباید کہ دراں دخل کنیم وبداں تکلم نمائیم ، ومجمل اعتقاد درحق سید انبیاء صلی اللہ تعالی علیہ وسلم آنست کہ ہر چہ جز مرتبۂ الوہیت وصفات اوست حضرت اوراثابت ست ووے ہمہ فضائل وکمالات بشری راشامل و درہمہ راسخ وکامل "(۱)۔

سے جو کہ خدائے تعالیٰ کے مخصوص بندے ہیں کوئی تواضع، عاجزی اور انکساری کا اظہار ہو جس سے نقص کا وہم ہوتا ہو تو ہم کو جائز نہیں کہ اس میں دخل دیں اور ان (کلماتِ عتاب یا تواضع) کو (ان کے حق میں) بولیں اور سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں اجمالی اعتقاد یہ ہے کہ مرتبہ الوہیت اور خدا کی صفات کے علاوہ جو کچھ ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ثابت ہے اور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تمام فضائل وکمالاتِ بشری کے جامع اور سب میں راسخ وکامل ہیں۔

(اشعۃ اللمعات، ج۱، ص۴۰)

② "**عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّم يَقُوْلُ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ**"(۲)

(مسلم شریف)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ خدائے تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) خدائے تعالیٰ کے رسول ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ حرام فرما دیتا ہے۔

واضح ہو کہ توحید ورسالت کی گواہی کے باوجود اگر آدمی سے کوئی ایسا قول یا فعل پایا گیا جو کفر کی نشانی ہو تو بحکم شریعتِ مطہرہ وہ کافر ہو جائے گا۔ اشعۃ اللمعات جلد اول کتاب الایمان کے شروع میں ہے:

"باوجود تصدیق واقرار چیزے کنند

یعنی (توحید و رسالت کی) تصدیق و اقرار کے

---

❶......"اشعة اللمعات"، كتاب الإيمان ، الفصل الأول، ج١، ص٤٣.

❷......"صحيح مسلم"، كتاب الإيمان ،باب الدليل على أن من مات إلخ، الحديث: ٤٧-(٢٩) ص٣٦.

که شارع آں را امارت و علامت کفر ساخته مثل سجده صنم و شد زنّار و امثال آں پس مرتکب ایں امور نیز بحکم شرع کافراست اگرچه فرضاً تصدیق واقرار داشته باشد"(۱)

باوجود اگر کوئی ایسا کام کرے جس کو شارع علیہ السلام نے کفر کی نشانی اور علامت ٹھہرائی ہو جیسے بت کو سجدہ کرنا اور زنار (یعنی جینو) باندھنا وغیرہ۔ تو ایسے کاموں کا کرنے والا بھی بحکم شرع کافر ہے اگرچہ بظاہر (توحید و رسالت کی) تصدیق واقرار کرتا ہو۔

③ "**عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّم لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِن وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ**"(۲) **(بخاری ومسلم)**

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کے ماں باپ بیٹے اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

شرح حدیث:

حضرتِ شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ:

"نشان ایمان مومن کامل آنست که پیغمبر خدا صلی الله تعالی علیه وسلم محبوب تر و معظم از همه چیز وهمه کس باشد نزد مومن"

یعنی مومنِ کامل کے ایمان کی نشانی یہ ہے کہ مومن کے نزدیک رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام چیزوں اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب و معظم ہوں۔

پھر چند سطور کے بعد فرماتے ہیں کہ:

"مراد بامحبت ایں جا ترجیح جانب آنحضرت صلی الله تعالی علیه وسلم درادائے حق بالتزامِ دین و اتباعِ سنت دررعائت ادب و ایثار رضائے وے

اس حدیث میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے زیادہ محبوب ہونے کا مطلب یہ ہے کہ حقوق کی ادائیگی میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اونچا ماننے اس طرح کہ حضور کے لائے ہوئے دین کو تسلیم کرے حضور

---

❶......"اشعة اللمعات"، كتاب الإيمان، الفصل الأول، ج ١، ص ٤٠ ۔

❷......"صحيح البخارى"، كتاب الإيمان، باب حب الرسول إلخ، الحديث: ١٤، ج ١، ص ١٧، "صحيح مسلم"، كتاب الإيمان، باب وجوب محبة رسول الله إلخ، الحديث: ٧٠-(٤٤) ص: ٤٢

صلی الله تعالی علیه وسلم برهر که و هر چه غیر اوست از نفس وولد و والد اهل و مال و منال چنانکه راضی شود بهلا که نفس خود وفقدان هر محبوب نه فوات حق وے صلی الله تعالی علیه وسلم ''(۱)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں کی پیروی کرے حضور کی تعظیم و ادب بجالائے اور ہر شخص اور ہر چیز یعنی اپنی ذات، اپنی اولاد، اپنے ماں باپ، اپنے عزیز و اقارب اور اپنے مال واسباب پر حضور کی رضا وخوشی کو مقدم رکھے جس کے معنی یہ ہیں کہ اپنی ہر پیاری چیز یہاں تک کہ اپنی جان کے چلے جانے پر بھی راضی رہے لیکن حضور کے حق کو دبتا ہوا گوارا نہ کرے۔ (اشعۃ اللمعات، جلد اول، ص ۴۷)

اور حضرت مُلّا علی قاری علیہ رحمۃ الباری اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں کہ:

''لَیسَ الْمُرَادُ الْحُبُّ الطَّبِیعِیُّ لأنّه لا یَدْخُلُ تَحْتَ الاخْتِیَارِ وَلَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا بَلِ الْمُرَادُ الْحُبُّ الْعَقْلِیُّ الَّذِی یُوجِبُ إِیْثَارَ مَا یَقْتَضِی العَقْلُ رُجْحَانَهٗ وَیَسْتَدْعِیْ اِخْتِیَارَهٗ وَإِنْ کَانَ عَلٰی خِلافِ الهَوَی کَحُبِّ الْمَرِیْضِ الدَّوَاءَ فإنّه یَمِیْلُ إلَیهِ بِاخْتِیَارِهٖ ویَتَنَاوَلُ بِمُقْتَضَی عَقْلِهٖ لِمَا عَلِمَ وَظَنَّ أَنَّ صَلاحَهٗ فِیه وإن نَفَرَعَنْهُ طَبعُهٗ مثلاً لوأَمَرَهٗ صَلَّی اللّٰهُ تعالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ أَبَوَیْهِ وَأَوْلادِهٖ الکافِرینَ أَوْ بِأَنْ یُّقَاتِلَ الکفارَ حَتَّی یکونَ شهیدًا، لَأَحبَّ أن یختارَ ذلک لِعِلْمِهٖ أَنَّ السَّلامَةَ فِی امْتِثَالِ أمْرِهٖ صَلَّی اللّٰهُ تَعالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أو المراد الحُبُّ

یعنی اس حدیث میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے جو محبت رکھنے کا حکم ہے اس سے مراد محبت طبعی نہیں اس لیے کہ وہ اختیار سے باہر ہے (اور انسان ایسی چیز کا مکلّف نہیں بنایا جاتا جو اس کے اختیار سے باہر ہو) (کَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی) ﴿لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا﴾ بلکہ اس سے مراد محبتِ عقلی ہے جو اس امر کی تقدیم کو ضروری قرار دیتی ہے جس کی ترجیح کا عقل تقاضا کرے اور جس کے اختیار کر لینے کا عقل مطالبہ کرے اگرچہ وہ امر خواہشِ نفس کے خلاف ہی کیوں نہ ہو مثلاً بیمار آدمی کا (کڑوی) دوا سے محبت رکھنا (یہ محبت عقلی ہے) چنانچہ وہ دوا کو پسند کر کے اس کی طرف مائل ہوتا ہے اور اس کو بر بنائے تقاضائے عقل پیتا ہے؛ اس لیے کہ وہ یقین رکھتا ہے یا اندازہ

---

❶...... ''اشعة اللمعات''، کتاب الإیمان، الفصل الأول، ج۱، ص۵۰۔۵۱.

الإیْمَانِی النَّاشِئُ عن الإجلالِ و التوقیرِ والاحُسَانِ وَالرَّحمةِ وَهُوَ إیثارُ جَمِیْعِ أَغْرَاض الْمَحْبُوْبِ عَلٰی جَمِیْعِ أَغْرَاضِ غَیْرِہٖ حَتّٰی القَرِیْبِ وَالنَّفس وَلَمَّا کَانَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَامِعاً لِمُوْجِبَاتِ الْمَحبَّة مِنْ حُسْنِ الصُّوْرَةِ وَالسِّیْرَةِ وَکَمَالِ الْفَضْلِ وَالاحُسَا نِ مَا لَمْ یَبْلُغْہُ غَیْرُہٗ اسْتَحَقَّ أن یَّکُوْنَ أحبَّ إِلَیَّ المؤمن مِنْ نَفْسِہٖ فَضْلاً عَنْ غَیْرِہٖ سِیَمَا وَھُوَ الرَّسُوْلُ مِنْ عِنْدَ الْمَحْبُوْبِ الْحَقِیْقِیِّ الْھَادِیْ إِلَیْہِ وَالدَّالُّ عَلَیْہِ وَالْمُکَرَّم لَدَیْہِ ''(١)

کرتا ہے کہ میری تندرستی اس (دوا کے پینے) میں ہے اگرچہ اس دوا سے اس کی طبیعت متنفر رہتی ہو۔ مثلاً اگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کسی کو حکم دیں کہ اپنے کافر والدین اور اولاد کو قتل کردے۔ یا یہ حکم دے دیں کہ کفار سے لڑائی کرے اور لڑتے ہوئے شہید ہوجائے تو وہ اس کے کرگزرنے کا ضرور شیدائی رہے کیونکہ از روئے عقل وہ اتنا بہرحال جانتا ہے کہ آپ کی اطاعت ہی میں عافیت ہے۔ یا اس حدیث میں محبت سے مراد محبت ایمانی ہے جو آپ کی بزرگی قدر وعظمت اور آپ کے احسان ومہربانی کے سبب (قلبِ مومن میں) پیدا ہوتی ہے، محبتِ ایمانی کا تقاضا یہ ہے کہ محبّ اپنے محبوب کی تمام خواہشوں کو دوسرے لوگوں یہاں تک کہ اپنے عزیز اور خود اپنی ذات کی اغراض پر ترجیح دے، اور چونکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم محبت کیے جانے کے تمام اسباب یعنی خوب صورتی، خوش خلقی، کمال بزرگی اور کمالِ احسان کے جامع ہیں اور ایسے جامع ہیں کہ آپ کے سوا کوئی دوسرا اس جامعیت کو نہیں پہنچ سکتا؛ لہٰذا آپ ہر مومن کے نزدیک اس کے نفس سے بھی زیادہ محبوب ہونے کے مستحق ہیں تو مومن کے تئیں اس کے غیر سے بدرجہ اولیٰ آپ محبوب ہوں گے خاص کر اس صورت میں کہ آپ اس محبوبِ حقیقی یعنی خدائے تعالیٰ کی طرف سے رسول ہیں اور خدا تک پہنچانے والے اور اس تک رسائی کا راستہ بنانے والے اور ان کی بارگاہِ جبروت میں عزت وعظمت والے ہیں۔ (مرقاۃ شرح مشکوۃ، جلد اول، ص ٦٤)

انتباہ :

(١)......خدائے تعالیٰ زمان ومکان سے پاک ہے اس کے لیے زمان ومکان ثابت کرنا کفر ہے۔

(٢)......خدائے تعالیٰ کو اللہ پاک یا اللہ تعالیٰ کہنا چاہیے۔ اللہ میاں کہنا ممنوع ونا جائز ہے۔

---

❶......"مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح"، كتاب الإيمان، الفصل الأول،الحديث: ٧، ج١ص١٤٥.

(۳)......اگر کسی نے خدائے تعالیٰ کے بارے میں بڑھو (بڈھے) کا لفظ استعمال کیا تو وہ کافر ہو جائے گا۔

(٤)......کوئی شخص بیمار نہیں ہوتا یا بہت بڈھا ہے مرتا نہیں اس کے لیے یہ نہ کہا جائے کہ اللہ اسے بھول گئے ہیں۔

(۵)...... جو بطورِ تمسخر اور ٹھٹھے کے کفر کرے گا وہ بھی کافر و مرتد ہو جائے گا۔ اگرچہ کہتا ہو کہ میں ایسا اعتقاد نہیں رکھتا جیسا کہ درمختار، باب المرتد میں ہے: **''مَن هَزَلَ بِلَفْظِ كُفْرٍ اِرْتَدَّ وَ اِنْ لَمْ يَعْتَقِدْهُ لِلاِسْتِخْفَافِ''**(۱)

اور شامی جلد سوم ص: ۲۹۳ پر بحر الرائق سے ہے: **''والحاصلُ أَنّ من تكلّم بكلمةِ الكُفرِ هَازلاً أَوْ لاعِباً كَفَرَ عِنْدَ الكُلّ وَلَا اعتبارَ باعْتقادِه كما صرّح به فى الخانية''**(۲)

(٦)......کسی نبی کی شان میں گستاخی و بے ادبی کرنا یا ان کے لیے کوئی عیب ثابت کرنا کفر ہے۔

(۷)......قرآنِ مجید کی کسی آیت کو عیب لگانا یا اس کی توہین کرنا یا اس کے ساتھ تمسخر کرنا کفر ہے۔ مثلاً اکثر داڑھی منڈے کہتے ہیں۔ **'' كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ''** جس کا مطلب یہ بیان کرتے ہیں: **کلّا** صاف کرو۔ یہ قرآنِ مجید کی کھلی ہوئی تحریف ہے اور اس کے ساتھ مذاق دل لگی بھی۔ اور یہ دونوں باتیں کفر ہیں۔(۳)

(بہار شریعت، جلد نہم)

(۸)......کسی سے نماز پڑھنے کو کہا اس نے جواب دیا تم نے نماز پڑھی کیا فائدہ ہوا، یا کہا بہت پڑھ لی اب دل گھبرا گیا، یا کہا پڑھنا نہ پڑھنا دونوں برابر ہے، غرض اس قسم کی بات کرنا کہ جس سے فرضیت کا انکار سمجھا جاتا ہو یا نماز کی تحقیر ہوتی ہو۔ یہ سب کفر ہے۔(٤) (بہار شریعت)

(۹)......کسی سے روزہ رکھنے کو کہا اس نے جواب دیا کہ روزہ وہ رکھے جسے کھانا نہ ملے، یا یہ کہا کہ جب خدا نے

---

① ......"الدر المختار"، كتاب الجهاد، باب المرتد، ج٦، ص٣٤٣.

② ......"رد المحتار"، كتاب الجهاد، مطلب ما يشك أنه ردة لا يحكم بها، ج٦، ص٣٤٦.

③ ......"بہارِ شریعت"، ج۲، ص: ۴۶۴۔ "الفتاوى الهندية"، كتاب السير، الباب التاسع فى أحكام المرتدين، ج٢، ص ٢٦٦.

④ ......"بہارِ شریعت"، ج۲، ص۴۶۴۔ "الفتاوى الهندية"، كتاب السير، الباب التاسع فى أحكام المرتدين، ج٢، ص ٢٦٨ بتصرف.

کھانے کو دیا ہے تو بھوکے کیوں مریں، یا اسی قسم کی اور باتیں جن سے روزہ کی ہتک وتحقیر ہو کہنا کفر ہے۔(۱) (بہارشریعت)

(۱۰)...... ماہ رمضان میں علانیہ دن میں کھانے سے منع کرنے پر یہ لفظ بولنا کہ ''جب اللہ کا ڈر نہیں ہے تو لوگوں کا کیا ڈر'' کفر ہے۔

(۱۱)......علمِ دین اور علماء کی توہین بے سبب یعنی محض اس وجہ سے کہ وہ عالمِ علمِ دین ہے کفر ہے۔(۲) (بہارشریعت)

(۱۲)...... ہولی اور دیوالی پوجنا کفر ہے کہ یہ عباداتِ غیر اللہ سے ہے، کفار کے میلوں، تہواروں میں شریک ہو کر ان کے میلے اور مذہبی جلوس کی شان وشوکت بڑھانا کفر ہے۔ جیسے رام لیلا اور جنم اشٹمی اور رام نومی وغیرہ کے میلوں میں شریک ہونا، یونہی ان کے تہواروں کے دن محض اس وجہ سے چیزیں خریدنا کہ کفار کا تہوار ہے یہ بھی کفر ہے جیسے دیوالی میں کھلونے اور مٹھائیاں خریدی جاتی ہیں کہ آج خریدنا دیوالی منانے کے سوا کچھ نہیں۔ یونہی کوئی چیز خرید کر اس روز مشرکین کے پاس ہدیہ کرنا جب کہ مقصود اس دن کی تعظیم ہو تو کفر ہے۔(۳) (بہارشریعت جلد نہم ص ۱۷۱، بحوالہ بحر الرائق)

(۱۳)...... **''اَلْکُفرُ فی الشّرعِ إنکارُ مَا عُلِمَ بِالضّرورةِ مَجیءُ الرَّسولِ صلّی اللّٰہ علیه وسلّم به وإنّما عُدَّ لبس الغیارِ وشدّ الزنارِ وَنحوهما کفراً لأنَّهَا تَدُلُّ علی التکذیبِ، فَإنَّ مَن صَدَّقَ رَسُولَ اللّٰه صلّی اللّٰهُ تعالی علیه وسلَّم لَا یَجْتَرِیءُ علیها ظاهراً''**(۵)

یعنی جن باتوں کا پیش کرنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہو، ان میں سے کسی ایک بات کا انکار کرنا اصطلاح شرع میں کفر ہے۔ غیار(۴) اور زنار یعنی جینو وغیرہ کے استعمال کو اس لیے کفر کہا گیا ہے کہ یہ امر (حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی) تکذیب کا نشان ہے کیونکہ ظاہر یہی ہے کہ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو مانے گا، وہ ایسی چیزوں کے استعمال کی جرأت نہیں کرسکتا۔ (بیضاوی، ص ۲۳)

---

❶...... ''بہارشریعت''، ج ۲، ص: ۴۶۵.

❷...... ''بہارشریعت''، ج ۲، ص: ۴۶۵۔ ''الفتاوی الهندیة''، کتاب السیر، الباب التاسع، ج ۲، ص ۲۷۰.

❸...... ''بہارِشریعت''، ج ۲، ص: ۴۶۶۔ ''البحر الرائق''، کتاب السیر، باب أحکام المرتدین، ج ۵، ص ۲۰۸.

❹...... غیار: ایک کپڑے کا ٹکڑا جو ذمی کافر اپنے شانے پر لگاتے تھے۔ ۱۲ منه

❺...... ''تفسیر البیضاوی''، سورة البقرة، آیة ٦، ص ١٣٧.

(۱٤)...... ''اَلْاِشْرَاکُ هُوَ اِثْبَاتُ الشَّرِيكِ فِى الأُلُوهِيَّةِ بِمَعْنى وُجُوبِ الوُجُودِ كَمَا لِلْمَجُوسِ أَو بِمَعْنى استِحقَاقِ العِبَادَةِ كَمَا لِعَبَدَةِ الْأَصْنَامِ''(۱)

یعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے کو واجب الوجود ماننا جیسا کہ مجوسیوں کا عقیدہ ہے یا کسی غیر خدا کو لائق عبادت سمجھنا جیسا کہ بت پرستوں کا اعتقاد ہے یہ شرک ہے۔ (شرح عقائد نسفی ص ۶۱)

اور حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ:

''شرك سه قسم ست در وجود ودر خالقيت ودر عبادت'' اھ(۲)

اس عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ شرک تین طرح پر ہوتا ہے ایک تو یہ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو بھی واجب الوجود ٹھہرائے، دوسرے یہ کہ خدائے تعالیٰ کے سوا کسی اور کو خالق جانے تیسرے یہ کہ خدائے تعالیٰ کے سوا کسی اور کی عبادت کرے یا اسے مستحق عبادت سمجھے۔ (اشعۃ اللمعات جلد اول ص ۷۲)

* * * *

''کَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَجْهَهٗ'' **کهنے کی وجه**

حضرت مولی (علی) نے حضور مولی الکل سید الرسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کنارِ اقدس میں پرورش پائی، حضور کی گود میں ہوش سنبھالا، آنکھ کھلتے ہی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جمال جہاں آراء دیکھا، حضور ہی کی باتیں سنیں، عادتیں سیکھیں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم۔ تو جب سے اس جناب عرفان مآب کو ہوش آیا قطعاً یقیناً رب عزوجل کو ایک ہی جانا، ایک ہی مانا۔ ہرگز ہرگز بتوں کی نجاست سے اس کا دامن پاک کبھی آلودہ نہ ہوا۔ اسی لئے لقب کریم ''**کرم الله تعالى وجهه**'' ملا۔

(فتاوی رضویہ، ج ۲۸، ص ۴۳۶)

---

❶......''شرح العقائد النسفية''، مبحث الأفعال كلها بخلق الله تعالى إلخ، ص ۷۸.

❷......''اشعة اللمعات''، كتاب الإيمان، باب الكبائر وعلامات النفاق، ج ۱، ص ۷۸ .

جنتی اور جہنمی فرقہ

① ’’عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَأتِيَنَّ عَلَى أُمَّتِىْ كَمَا أَتَى عَلَى بَنِىْ إِسْرَائِيْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتَّى إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ أَتَى أُمَّهُ عَلَانِيَةً لَكَانَ فِىْ أُمَّتِىْ مَنْ يَصْنَعُ ذٰلِكَ وَإِنَّ بَنِىْ إِسْرَائِيْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَ سَبْعِيْنَ مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِىْ عَلٰى ثَلٰثٍ وَّسَبْعِيْنَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِى النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَّاحِدَةً قَالُوْا مَنْ هِيَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِى‘‘(۱)

(ترمذی، مشکوۃ)

حضرتِ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ میری امت پر ایک زمانہ ضرور ایسا آئے گا جیسا کہ بنی اسرائیل پر آیا تھا۔ بالکل ہو بہو ایک دوسرے کے مطابق۔ یہاں تک کہ بنی اسرائیل میں سے اگر کسی نے اپنی ماں سے علانیہ بدفعلی کی ہوگی تو میری امت میں ضرور کوئی ہوگا جو ایسا کرے گا۔ اور بنی اسرائیل بہتّر مذہبوں میں بٹ گئے تھے اور میری امت تہتر مذہبوں میں بٹ جائے گی۔ ان میں ایک مذہب والوں کے سوا باقی تمام مذاہب والے ناری اور جہنمی ہوں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) وہ ایک مذہب والے کون ہیں؟ (یعنی ان کی پہچان کیا ہے؟) حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا وہ لوگ اسی مذہب وملت پر قائم رہیں گے جس پر میں ہوں اور میرے صحابہ ہیں۔

② ’’عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطاً ثُمَّ قَالَ هَذَا سَبِيْلُ اللّٰهِ ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطاً

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سرکارِ اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ہمیں سمجھانے کے لیے ایک (سیدھی) لکیر کھینچی پھر

---

[1] ......’’سنن الترمذی‘‘، کتاب الإیمان، باب ما جاء فی افتراق ھذه الأمة، ج٤، ص٢٩١.

’’مشکاۃ المصابیح‘‘، کتاب الإیمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، الحدیث: ١٧١، ج١، ص٥٤.

عَنْ يَمِينِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَقَالَ هٰذِهٖ سُبُلٌ عَلٰى كُلِّ سَبِيلٍ مِنْهَا شَيْطَانٌ يَدْعُوْ إِلَيْهِ وَقَرَأَ (وَأَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْماً فَاتَّبِعُوْهُ) الآية.(1) (احمد، نسائی، دارمی، مشكوة)

فرمایا یہ اللہ کا راستہ ہے پھر اسی سیدھے خط کے دائیں بائیں اور چند لکیریں کھینچ کر فرمایا کہ یہ بھی راستے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک راستہ پر شیطان بیٹھا ہوا ہے جو اپنی طرف بلاتا ہے۔ پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے یہ آیتِ کریمہ تلاوت فرمائی۔ ''**وَأَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْماً فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ** ''یعنی یہ میرا سیدھا راستہ ہے تو اسی پر چلو اور دوسری راہوں پر نہ چلو کہ وہ تمہیں اس سیدھی راہ سے جدا کر دیں گی۔

شرح حدیث :

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث شریف کے تحت علمِ کلام کی مشہور کتاب ''مواقف'' کا یہ قول کہ " فرقۂ ناجیه اہلِ سنت و جماعت اند"، نقل کر کے فرماتے ہیں کہ:

"اگر گویند چگونه معلوم شود که فرقۂ ناجیه اہل سنت و جماعت اند وایں راہِ راست ست وراہ خدا ست و دیگر ہمه راہ ہائے نارست، و ہر فرقه دعویٰ مے کند که براہ راست ست ومذہب وے حق۔ جوابش آنست که ایں چیزے نیست که بمجرد دعوی تمام شود برہان باید۔ و برہان حقانیت اہلسنت و جماعت آنست که ایں دین اسلام بنقل آمده است و

یعنی نجات پانے والا فرقہ اہلسنت وجماعت کا ہے۔ اگر اعتراض کریں کہ کیسے معلوم ہوتا ہے کہ فرقہ ناجیہ اہلِ سنت و جماعت ہے اور یہی سیدھی راہ اور خدائے تعالیٰ تک پہنچانے والی راہ ہے اور دوسرے سارے راستے جہنم کے راستے ہیں اور ہر فرقہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ راہِ راست پر ہے اور اس کا مذہب حق ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ ایسی بات نہیں ہے جو صرف دعویٰ سے ثابت ہو جائے (اس کے لیے) ٹھوس دلیل چاہیے۔ اور اہلِ سنت وجماعت کی حقانیت کی دلیل یہ ہے کہ یہ دینِ اسلام (سرکارِ

---

①......"مشكاة المصابيح"، كتاب الإيمان، الحديث: ١٦٦، ج١، ص٥٣. " سنن الدارمي"، باب في كراهية أخذ الرأى، الحديث: ٢٠٢، ج١، ص٧٨،" المسند" للإمام أحمد"، مسند عبد الله، الحديث: ٤١٤٢، ج٢، ص١٣٢.

مجرد عقل بآں وافی نیست۔ و به تواتر اخبار معلوم شده وتتبع وتفحص احادیث و آثار متیقن گشته که سلف صالح از صحابه و تابعین باحسان ومن بعد هم همه بریں اعتقاد وبریں طریقه بوده اند وایں بدع وهوا در مذاهب واقوال بعد از صدر اول حادث شده واز صحابه و سلف متقدمین هیچ کس برآں نه بوده وایشاں مبتری بوده اند وبعد از حدوث ایں رابطۂ صحبت و محبت که بآں قوم داشتند قطع کرده ورد نموده۔ و محدثین اصحاب کتب سته وغیرها از کتب مشهورۂ معتمده که مبنی ومدار احکام اسلام برآنها افتاده و آئمه فقهائے ارباب مذاهب اربعه وغیرهم از آنها که درطبقۂ ایشاں بوده اند همه بریں مذهب بوده اند واشاعره و ماتریدیه که آئمه اصول کلام اند تائید مذهب سلف نموده و بدلائل عقلیه آنرا اثبات کرده و آنچه سنتِ رسول صلّی الله تعالی علیه والہٖ وسلّم و اجماع سلف برآں رفته

اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے) منقول ہوکر (ہم لوگوں تک) پہنچا ہے۔ عقائدِ اسلام معلوم کرنے کے لیے صرف عقل کا ذریعہ کافی نہیں ہے۔ اخبارِ متواترہ سے معلوم ہوا اور آثار صحابہ واحادیث کریمہ کی تلاش وتتبع سے یقین حاصل ہوا کہ سلف صالحین یعنی صحابہ و تابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اوران کے بعد کے تمام بزرگانِ دین اسی عقیدہ اور اسی طریقہ پر رہے ہیں۔ اقوال و مذاہب میں بدعت ونفسانیت زمانہ اوّل کے بعد (پیدا) ہوئی ہے۔ صحابۂ کرام اور سلف متقدمین یعنی تابعین، تبع تابعین، مجتہدین میں کوئی اس مذہب پر نہیں تھا وہ لوگ اس نئے مذہب سے بیزار تھے بلکہ اس کے پیدا ہوجانے کے بعد محبت اور اٹھنے بیٹھنے کا جو لگاؤ اس قوم کے ساتھ تھا توڑ دیا اور (زبان وقلم سے) رد فرمایا۔ صحاح ستہ اور ان کے علاوہ (احادیث کریمہ کی) دوسری مشہور و معتمد کتابیں کہ جن پر احکامِ اسلام کا مدار ومبنی ہوا ان کے محدثین اور حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی کے فقہاء و آئمہ اوران کے علاوہ دوسرے علماء جو ان کے طبقہ میں تھے سب اسی مذہبِ اہلسنت وجماعت پر تھے۔ اور اشاعرہ وماتریدیہ جو اصولِ کلام کے آئمہ ہیں انہوں نے سلف کے مذہب اہلسنت و جماعت کی تائید وحمایت فرمائی اور دلائل عقلیہ سے اس کا

بوده موکد ساخته اند ولہذا نام ایشاں اہلسنت و جماعت افتاده۔ اگرچه ایں نام حادث ست اما مذہب واعتقاد ایشان قدیم است وطریقه ایشان اتباع احادیث نبوی صلّی الله تعالی علیه واٰلہٖ وسلّم واقتدا بآثار سلف و مشائخ صوفیه از متقدمین و محققین ایشاں که استادانِ طریقت وزہاد وعباد و مرتاض و متورع و متقی و متوجه بجناب حق و متبری از حول وقوت نفس بوده اند۔ ہمه بریں مذہب بوده اند چنانکه از کتب معتمدۂ ایشاں معلوم گردد ودر تعرّف که معتمد ترین کتابہائے ایں قوم ست وشیخ الشیوخ شہاب الدین سہروری درشانِ او گفته است "**لو لا التعرف ما عرفنا التصوف**" عقائد صوفیه که اجماع دارند برآں آورده که ہمه عقائد اہلسنت و جماعت ست بے زیادت ونقصان۔ و مصداق ایں سخن که گفتیم آنست که کتابہائے حدیث و تفسیر وکلام وفقه وتصوف وسیر

اثبات فرمایا۔ اور جن باتوں پر سنتِ رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم اور اجماع سلف صالحین جاری رہا ان کو ٹھوس قرار دیا ہے اسی لیے اشاعرہ اور ماتریدیہ کا نام اہلسنت و جماعت پڑا۔ اگرچہ یہ نام نیا ہے لیکن مذہب و اعتقاد ان کا پرانا ہے۔ ان کا طریقہ احادیثِ نبوی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی اتباع اور سلف صالحین کے اقوال واعمال کی اقتداء کرنا ہے اور گروہ صوفیہ کے مشائخ متقدمین اور (زمانہ موجود کے) شیوخ محققین جو طریقت کے استاد، عابد و زاہد، ریاضت کرنے والے، پرہیزگار، خداترس، حق تعالیٰ کی جانب متوجہ رہنے والے اور نفس کی حکومت سے الگ رہنے والے سب اسی مذہب اہلسنت و جماعت پر تھے جیسا کہ ان مشائخ کی معتمد کتابوں سے واضح ہے۔ اور صوفیائے کرام کی نہایت ہی قابلِ اعتماد کتاب "تعرف" ہے جس کے بارے میں سیدنا شیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ اگر "تعرف" کتاب نہ ہوتی تو ہم لوگ مسائل تصوف سے ناواقف رہ جاتے۔ اس کتاب میں صوفیاء کرام کے جو اجماعی عقائد بیان کیے گئے ہیں وہ سب کے سب بلاکم وکاست اہلسنت ہی کے عقائد ہیں۔ ہمارے اس بیان کی سچائی یہ ہے کہ حدیث، تفسیر، کلام، فقہ، تصوف، سِیَر

وتواریخ معتبرہ کہ در دیار مشرق ومغرب مشہور ومذکور اند جمع کنند وتفحص نمایند ومخالفان نیز کتابہا را بیارند تا ظاہر شود کہ حقیقت حال چیست وبالجملۃ سواد اعظم در دین اسلام مذہب اہلسنت وجماعت ست ۔(۱)

اور تواریخ معتبرہ کی کتابیں جو کہ مشرق ومغرب کے علاقہ میں مشہور ومعروف ہیں جمع کی جائیں اور ان کی چھان بین کی جائے اور مخالفین بھی کتابوں کو لاویں تا کہ آشکارا ہو جائے کہ حقیقتِ حال کیا ہے خلاصہ یہ کہ دینِ اسلام میں سوادِ اعظم مذہبِ اہل سنت وجماعت ہے۔

(اشعۃ اللمعات، باب الاعتصام، ج ۱ ص ۱۴۰)

③ ”عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَكُوْنُ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ یَأْتُوْنَكُمْ مِنَ الْأَحَادِیْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا أَنْتُمْ وَلَا آبَاءُ كُمْ فَإِیَّاكُمْ وَإِیَّاهُمْ لَایُضِلُّوْنَكُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَكُمْ.“(۲) (مسلم، مشکوۃ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں (ایک گروہ) فریب دینے والوں اور جھوٹ بولنے والوں کا ہوگا وہ تمہارے سامنے ایسی باتیں لائیں گے جن کو نہ تم نے کبھی سنا ہوگا نہ تمہارے باپ دادا نے۔ تو ایسے لوگوں سے بچو اور انہیں اپنے قریب نہ آنے دو تا کہ وہ تمہیں گمراہ نہ کریں اور نہ فتنہ میں ڈالیں۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے ترجمہ میں فرماتے ہیں کہ:

”یعنی جماعہ باشند کہ خود را بہ مکر وتلبیس درصورت علماء و مشایخ و صلحا از اہل نصیحت و صلاح نمایند تا دروغہائے خود را ترویج دہند مردم را بہ مذہب یا ظلم و آرائے فاسدہ بخوانند۔(۳)

یعنی ایک ایسی جماعت پیدا ہوگی جو مکاری وفریب سے علماء مشائخ اور صلحا بن کر اپنے کو مسلمانوں کا خیر خواہ اور مُصلح ظاہر کرے گی تا کہ اپنی جھوٹی باتیں پھیلائے اور لوگوں کو اپنے باطل عقیدوں، فاسد خیالوں کی طرف راغب کرے۔ (اشعۃ اللمعات، جلد اول ص ۱۴۳)

---

[1] ......”اشعة اللمعات“ ، كتاب الإيمان، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، ج ۱، ص ۱۵۱-۱۵۲.

[2] ......”صحيح مسلم “، باب النهى عن الرواية عن الضعفاء، الحديث: ۷-(۷)، ص ۹، ” مشكاة المصابيح“، كتاب الإيمان، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، الفصل الأول، الحديث: ۱۵۴، ج ۱، ص ۵۱.

[3] ......”اشعة اللمعات“، كتاب الإيمان، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، ج ۱، ص ۱۴۳.

انتباہ :

(۱)......مخبر صادق حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے جن دجّالوں اور کذّابوں کے آخری زمانہ میں پیدا ہونے کی خبر دی تھی زمانۂ موجودہ میں ان کے مختلف گروہ پائے جاتے ہیں جو مسلمانوں کے سامنے ایسی باتیں بیان کرتے ہیں کہ ان کے آباءواجداد نے کبھی نہیں سنا ہے۔

ان میں کا ایک گروہ وہ ہے جو اپنے آپ کو اہلِ قرآن کہتا ہے۔ وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کو صرف ایلچی سمجھتا ہے اور بس کھلم کھلا سب حدیثوں کا انکار کرتا ہے بلکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی اطاعت کا بھی منکر ہے۔ یہ وہ باتیں ہیں جن کو ہمارے باپ دادا نے کبھی نہیں سنا تھا بلکہ انہیں تو خدائے تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے:

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ﴾ (پارہ ۵، رکوع ۵)

یعنی اے ایمان والو! خدائے تعالیٰ کی اطاعت کرو اور (اسکے) رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم) کی اطاعت کرو۔

ان میں کا ایک گروہ مرزا غلام احمد قادیانی کا ہے۔ یہ گروہ مرزا کو مہدی، مجدد، نبی اور رسول مانتا ہے۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے بعد دوسرے نبی کا پیدا ہونا جائز ٹھہراتا ہے۔ یہ وہ باتیں ہیں جن کو ہمارے آباءواجداد نے کبھی نہیں سنا تھا۔ بلکہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے انہیں بتایا تھا کہ **اَنَا خَاتِمُ النَّبِیِّیْنَ لاَ نَبِیَّ بَعْدِی**[1]. (مشکوۃ ص ۴۶۵) یعنی میں آخرالانبیاء ہوں میرے بعد کوئی (نیا) نبی نہیں ہوگا۔ اور قرآنِ کریم نے انہیں بتایا تھا کہ:

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَؕ﴾ (پارہ ۲۲، رکوع ۲)

یعنی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں اور لیکن خدائے تعالیٰ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔

یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی ذات پر نبیوں کی پیدائش کا سلسلہ ختم ہے۔ آپ نے بابِ نبوت پر مہر لگا دی اب آپ کے بعد کوئی نبی ہرگز نہیں پیدا ہوگا۔

اور ان میں کا ایک گروہ وہ ہے جسے وہابی دیوبندی کہا جاتا ہے۔ اس گروہ کا عقیدہ یہ ہے کہ جیسا علم حضور صلی

---

[1] ......" المعجم الأوسط" للطبرانی، من اسمه بکر، ج۲، ص۲۷۶.
"مشکاۃ المصابیح"، کتاب الرقاق، الفصل الثانی، الحدیث: ۵۴۰۶، ج۲، ص۲۸۳.

اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو حاصل ہے ایسا علم تو بچوں، پاگلوں اور جانوروں کو بھی حاصل ہے۔ جیسا کہ دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب ''حفظ الایمان، ص ۸'' پر حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے لیے کل علمِ غیب کا انکار کرتے ہوئے صرف بعض علم غیب کو ثابت کیا پھر بعض علم غیب کے بارے میں یوں لکھا کہ ''**اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے**''۔ (معاذ اللہ رب العالمین)

اس گروہ کا ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم آخر الانبیاء نہیں ہیں۔ آپ کے بعد دوسرا نبی ہوسکتا ہے۔ جیسا کہ مولوی قاسم نانوتوی بانی دار العلوم دیوبند نے اپنی کتاب ''تحذیر الناس، ص: ۳'' پر لکھا ہے کہ ''**عوام کے خیال میں تو رسول اللہ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہلِ فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔**'' اس عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ خاتم النبیین کا یہ مطلب سمجھنا کہ آپ سب میں آخری نبی ہیں۔ یہ ناسمجھ اور گنواروں کا خیال ہے۔ پھر اسی کتاب کے صفحہ ۲۸ پر لکھا ہے کہ ''**اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔**'' اس عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے بعد دوسرا نبی پیدا ہوسکتا ہے۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ)

اس گروہ کا ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ شیطان و ملک الموت کے علم سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا علم کم ہے۔ جو شخص شیطان و ملک الموت کے لیے وسیع علم مانے وہ مومن مسلمان ہے لیکن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے علم کو وسیع اور زائد ماننے والا مشرک بے ایمان ہے۔ جیسا کہ اس گروہ کے پیشوا مولوی خلیل احمد انبیٹھی نے اپنی کتاب ''براہین قاطعہ، ص: ۵۱'' پر لکھا کہ ''**شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخرِ عالم کی وسعتِ علم کی کون سی نصِ قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔**'' (معاذ اللہ رب العالمین)

اس گروہ کا ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ ''**خدائے تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔**''(۱) (رسالہ یکروزی ص ۱۴۵ مصنف مولوی اسمٰعیل دہلوی)

ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ ''رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مر کر مٹی میں مل گئے۔''(۲) (تقویۃ الایمان ص ۷۹)

---

① ......''رسالہ یکروزی''، ص۱۴۵، مصنفہ مولوی اسمعیل دھلوی.

② ......''تقویۃ الإیمان''، ص۷۹.

مذکورہ بالا عقیدوں کے علاوہ اور بھی اس گروہ کے بہت سے کفری عقیدے ہیں اس لیے مکہ معظّمہ، مدینہ طیبہ، ہند، سندھ، بنگال، پنجاب، برما، مدراس، گجرات، کاٹھیاواڑ، بلوچستان، سرحد اور دکن وکوکن کے سینکڑوں علمائے کرام ومفتیانِ عظام نے ان لوگوں کے کافر ومرتد ہونے کا فتویٰ دیا ہے۔ تفصیل کے لیے فتاویٰ ''حسام الحرمین'' اور ''الصوارم الھندیہ'' کا مطالعہ کریں۔

(۲)...... مسلمان کو مسلمان اور کافر کو کافر جاننا ضروریاتِ دین میں سے ہے۔ اگرچہ کسی خاص شخص کے بارے میں یقین کے ساتھ نہیں کہا جاسکتا کہ اس کا خاتمہ ایمان پر ہوا یا معاذ اللہ تعالیٰ کفر پر۔ تاوقتیکہ اس کے خاتمہ کا حال دلیلِ شرعی سے ثابت نہ ہو۔ مگر اس سے یہ نہیں ہوسکتا کہ جس نے قطعاً کفر کیا ہو اس کے کفر میں شک کیا جائے کہ قطعی کافر کے کفر میں شک کرنا بھی آدمی کو کافر بنا دیتا ہے۔ (۱) (بہارشریعت)

(۳)...... بعض ناواقف کہتے ہیں کہ اہلِ قبلہ کی تکفیر نہیں کرنا چاہیے خواہ وہ کیسا ہی عقیدہ رکھے اور کچھ بھی کرے۔ یہ خیال غلط ہے۔ صحیح یہ ہے کہ جب اہلِ قبلہ میں کفر کی کوئی علامت ونشانی پائے جائے یا اس سے کوئی بات موجبِ کفر صادر ہو تو اسے کافر کہا جائے گا۔

حضرت مُلّا علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں:

''أَنَّ المرادَ بِعَدَمِ تکفیرِ أَحدٍ مِّنْ أَھْلِ الْقِبْلَۃِ عند أَھْلِ السنَّۃِ أَنَّہ لا یُکفَّر مَا لم یُوجَدُ شیءٌ من أَمارَاتِ الْکفرِ وَعَلامَاتِہِ وَلَمْ یَصْدَرُ عَنْہُ شَیءٌ مِن مُوجبَاتِہِ'' (۲)

یعنی اہلِ سنت کے نزدیک اہلِ قبلہ میں سے کسی کو کافر نہ کہنے سے مراد یہ ہے کہ اسے کافر نہ کہیں گے جب تک کہ اس میں کفر کی کوئی علامت ونشانی نہ پائی جائے اور کوئی بات موجبِ کفر اس سے صادر نہ ہو۔ (شرح فقہ اکبر ص۱۸۹)

اور حضرت علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

''لا خِلافَ فی کُفرِ الْمُخالِف فی ضَروریاتِ الْإِسلامِ وإِنْ کانَ مِنْ أَھلِ الْقبلَۃِ الْمُواظِبُ طُولَ عُمرِہِ عَلَی الطَّاعَاتِ کَمَا فِی

یعنی ضروریاتِ اسلام میں سے کسی چیز کا انکار کرنے والا بالاجماع کافر ہے۔ اگرچہ اہلِ قبلہ سے ہو اور عمر بھر طاعت میں بسر کرے۔ جیسا کہ شرح تحریر

---

① ...... ''بہارِ شریعت''، باب ایمان وکفر کا بیان، ج۱، ص۱۸۵.

② ...... ''شرح الفقہ الأکبر''، باب عدم جواز تکفیر أھل القبلۃ، ص۱۵۵.

شرح التحریر"[1] امام ابن ہمام میں ہے۔ (شامی جلد اول ص ۳۹۳)

اور حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کتاب الخراج میں فرمایا کہ:

"أيّـما رجل سَبَّ رَسولَ اللّه صلّى اللّهُ تَعالَى عليه وسلَّم أَوْ كذبه أَوْ عَابَه أَوْ تنقصه فَقَدْ كَفَرَ بِاللّٰه تَعالَى وَبَانَتْ مِنه اِمْرَأته"۔[2]

یعنی جو شخص مسلمان (اہلِ قبلہ) ہو کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دشنام دے یا حضور کی طرف جھوٹ نسبت کرے یا حضور کو کسی طرح کا عیب لگائے یا کسی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان گھٹائے وہ یقیناً کافر، خدا کا منکر ہو گیا اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی۔ (شامی، جلد سوم، ص ۳۰۰)

⁂

شانِ غوث اعظم رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ

☆ حضرت علی بن ادریس یعقوبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سرکار غوثیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سنا کہ فرماتے تھے: آدمیوں کے لئے پیر ہیں، قوم جن کے لئے پیر ہیں، فرشتوں کے لئے پیر ہیں، اور میں سب کا پیر ہوں، اور میں نے حضور کو اس مرض مبارک میں جس میں وصال اقدس ہوا سنا کہ اپنے شاہزادگان کرام سے فرماتے تھے: مجھ میں اور تم میں اور تمام مخلوقات زمانہ میں وہ فرق ہے جو آسمان و زمین میں۔ مجھ سے کسی کو نسبت نہ دو اور مجھے کسی پر قیاس نہ کرو۔ اے ہمارے آقا! آپ نے سچ کہا، خدا کی قسم! آپ صادق مصدوق ہیں۔ (فتاوی رضویہ، ج ۲۸، ص ۳۸۶ ملخصا)

☆ حضرت شیخ ابو عمرو عثمان صریفینی قدس سرہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم اللہ عزوجل نے اولیاء میں حضرت شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مثل نہ پیدا کیا نہ کبھی پیدا کرے۔

(فتاوی رضویہ، ج ۲۸، ص ۳۸۷)

---

[1] ......"رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب البدعة خمسة أقسام، ج ۲، ص ۳۵۷.

[2] ......"رد المحتار"، کتاب الجهاد، باب المرتد، مطلب مهم: فی حکم ساب الأنبیاء، ج ۶، ص ۳۶۰.

بدمذہب

① "عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَقَّرَصَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ أَعَانَ عَلَى هَدَمِ الْإِسْلَامِ"(۱).

حضرت ابراہیم بن میسرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جس نے کسی بدمذہب کی تعظیم وتوقیر کی تو اس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد دی۔ (مشکوۃ)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث شریف کے تحت فرماتے ہیں کہ:

"در توقیر دے استخفاف و استہانت سنت ست وایں می کشد بویران کردن بنائے اسلام"(۲)

یعنی بدمذہب کی تعظیم وتوقیر میں سنت کی حقارت اور ذلت ہے۔ اور سنت کی حقارت اسلام کی بنیاد ڈھانے تک پہنچا دیتی ہے۔ (اشعۃ اللمعات جلد اول ص ۱۴۷)

② "عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمْ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَاكْفَهِرُّوْا فِيْ وَجْهِهِ فَإِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ كُلَّ مُبْتَدِعٍ"(۳). (ابن عساکر)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کسی بدمذہب کو دیکھو تو اس کے سامنے ترش روئی سے پیش آؤ۔ اس لیے کہ خدا تعالیٰ ہر بدمذہب کو دشمن رکھتا ہے۔ (ابن عساکر)

③ "عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُ الْبِدَعِ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ بدمذہب دوزخ

---

❶......"مشكاة المصابيح"، كتاب الإيمان، باب الاعتصام بالكتاب إلخ، الحديث: ۱۸۹، ج۱، ص۵۶.

❷......"اشعة اللمعات"، كتاب الإيمان، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، ج۱، ص۱۵۹.

❸......"كنز العمال"، كتاب الإيمان، فصل في البدع، الحديث: ۱۶۷۲، ج۱، ص۲۰۰.

كِلَابُ أَهْلِ النَّارِ"[۱].

والوں کے کتے ہیں۔ (دار قطنی)

④"عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ لِصَاحِبِ بِدْعَةٍ صَوْماً وَّلَا صَلٰوةً وَّلَا صَدَقَةً وَّلَا حَجًّا وَّلَا عُمْرَةً وَّلَا جِهَادًا وَّلَا صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا يَّخْرُجُ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا تَخْرُجُ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ"[۲]. (ابن ماجه)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ کسی بدمذہب کا نہ روزہ قبول کرتا ہے، نہ نماز، نہ زکوۃ، نہ حج، نہ عمرہ، نہ جہاد، نہ نفل، نہ فرض، بدمذہب دین اسلام سے ایسا نکل جاتا ہے جیسا کہ گوندھے ہوئے آٹے سے بال نکل جاتا ہے۔

⑤"عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ مَرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْهُمْ وَإِنْ مَاتُوْا فَلَا تَشْهَدُوْهُمْ وَإِنْ لَقِيْتُمُوْهُمْ فَلَا تُسَلِّمُوْا عَلَيْهِمْ وَلَا تُجَالِسُوْهُمْ وَلَا تُشَارِبُوْهُمْ وَلَا تُوَاكِلُوْهُمْ وَلَا تُنَاكِحُوْهُمْ وَلَا تُصَلُّوْا عَلَيْهِمْ وَلَا تُصَلُّوْا مَعَهُمْ"[۳]. (مسلم شريف)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بدمذہب اگر بیمار پڑیں تو ان کی عیادت نہ کرو، اگر مرجائیں تو ان کے جنازہ میں شریک نہ ہو، ان سے ملاقات ہو تو انہیں سلام نہ کرو، ان کے پاس نہ بیٹھو، ان کے ساتھ پانی نہ پیو۔ ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ، ان کے ساتھ شادی بیاہ نہ کرو، ان کے جنازے کی نماز نہ پڑھو، اور نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو۔ (مسلم شریف) اس حدیث کو ابوداؤد نے حضرت ابن عمر سے اور ابن ماجہ نے حضرت جابر سے اور عقیل وابن حبان نے حضرت انس سے روایت کیا۔ رضی اللہ عنہم۔

❁……❁……❁……❁

---

①……"كنز العمال"، فصل فى البدع والرفض من الاكمال، الحديث: ۱۱۲۱، ج۱، ص۱۲۳.

②……"سنن ابن ماجه"، باب اجتناب البدع والجدل، الحديث: ۴۹، ج۱، ص۳۸.

③……"سنن ابن ماجه"، عن جابر بن عبد الله، الحديث: ۹۲، ج۱، ص۷۰، "كنز العمال"، عن أنس، الحديث: ۳۲۵۲۶، ج۶، ص۲۴۶.

سنت اور بدعت

①''عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَا لَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِیْ فَلَهُ أَجْرُ مِئَةِ شَهِیْدٍ. (١)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جوشخص میری امت میں (عملی یا اعتقادی) خرابی پیدا ہونے کے وقت میری سنت پر عمل کرے گا اس کو سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔ (مشکوۃ)

②''عَنْ بِلَالِ بْنِ حَارِ ثِ الْمُزَنِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْیَی سُنَّةً مِّنْ سُنَّتِیْ قَدْ اُمِیْتَتْ بَعْدِیْ فَإِنَّ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلَ أُجُوْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَیْرِ أَنْ یَنْقُصَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَیْئاً وَمَنِ ابْتَدَ عَ بِدْعَةً ضَلَالَةً لَایَرْضَاهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ کَانَ عَلَیْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا یَنْقُصُ ذٰلِکَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَیْئاً. (٢)

(ترمذی، مشکوۃ)

حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ سرکارِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے میری کسی ایسی سنت کو (لوگوں میں) رائج کیا جس کا چلن ختم ہوگیا ہو تو جتنے لوگ اس پر عمل کریں گے ان سب کے برابر رائج کرنے والے کو ثواب ملے گا اور عمل کرنے والوں کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی۔ اور جس نے کوئی ایسی نئی بات نکالی جو سیّئہ ہے جسے اللہ و رسول (جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پسند نہیں فرماتے تو جتنے لوگ اس پر عمل کریں گے ان سب کے برابر نکالنے والے پر گناہ ہوگا اور عمل کرنے والوں کے گناہوں میں کچھ کمی نہ ہوگی۔

③''عَنْ جَرِیْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِی الْإِسْلَامِ سُنَّةً

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جو اسلام میں کسی اچھے طریقہ

---

❶......"مشكاة المصابيح"، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، الفصل الثانی، الحديث: ١٧٦، ج١، ص٥٥.

❷......"سنن الترمذی"، كتاب العلم، باب ما جاء فی الأخذ بالسنة إلخ، الحديث: ٢٦٨٦، ج٤، ص٣٠٩، "مشكاة المصابيح"، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، الفصل الثانی، الحديث: ١٦٨، ج١، ص٥٤.

حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَّنْقُصَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَىْءٌ، وَمَنْ سَنَّ فِى الْإِسْلَامِ سَنَةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَّنْقُصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَىْءٌ.(۱)

(مسلم، مشکوۃ)

کو رائج کرے گا تو اس کو اپنے رائج کرنے کا بھی ثواب ملے گا اور ان لوگوں کے عمل کرنے کا بھی جو اس کے بعد اس طریقہ پر عمل کرتے رہیں گے اور عمل کرنے والوں کے ثواب میں کوئی کمی بھی نہ ہوگی۔ اور جو مذہب اسلام میں کسی برے طریقہ کو رائج کرے گا تو اس شخص پر اس کے رائج کرنے کا بھی گناہ ہوگا، اور ان لوگوں کے عمل کرنے کا بھی گناہ ہوگا جو اس کے بعد اس طریقہ پر عمل کرتے رہیں گے اور عمل کرنے والوں کے گناہ میں کوئی کمی نہ ہوگی۔

④ "عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرُالْهُدٰى هُدٰى مُحَمَّدٍ وَشَرّالْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا، وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ.(۲)

(مسلم، مشکوۃ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کہا کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے (غالبًا ایک خطبہ میں) فرمایا۔ بعد حمد الٰہی کے معلوم ہونا چاہیے کہ سب سے بہتر کلام کتاب اللہ ہے اور بہترین راستہ محمد (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کا راستہ ہے اور بدترین چیزوں میں وہ ہے جسے نیا نکالا گیا اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

شرح حدیث:

حضرت مُلّا علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں کہ:

قَالَ النَّووی البدعةُ كلّ شیءٍ عمل علی غير مثال سبق، وفی الشرع إحداثُ ما لم يَكنْ فی عهدِ رسولِ اللّٰهِ صلّى اللّٰه تعالى عليه وسلّم وقوله كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ عامٌ مخصوصٌ

یعنی امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایسا کام جس کی مثال زمانہ سابق میں نہ ہو (لغت میں) اس کو بدعت کہتے ہیں۔ اور شرع میں بدعت یہ ہے کہ کسی ایسی چیز کا ایجاد کرنا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی

---

❶......"صحیح مسلم"، کتاب الزکاۃ، باب الحث علی الصدقة إلخ، الحدیث: ٦٩۔(١٠١٧)،ص:٥٠٨ .
"مشکاة المصابیح"، کتاب العلم، الفصل الأول، الحدیث: ٢١٠، ج١، ص٦١.

❷......"صحیح مسلم"، کتاب الجمعة، باب تخفیف الصلاة والخطبة، الحدیث: ٤٣۔(٨٦٧)، ص:٤٣٠ .
"مشکاة المصابیح"، کتاب الإیمان ،باب الاعتصام بالکتاب والسنة، الحدیث: ١٤١، ج١، ص٤٩.

قال الشيخُ عزّالدين بن عبد السلام فِی آخرِ "كتابِ القواعد" اَلبدعَة إِمّا واجبةٌ كتعلّمِ النحوِ لِفَهم كلام اللّٰه و رسولِهٖ و كتدوينِ اُصُولِ الفقه و الكَلام فِی الجَرح و التَّعديلِ وَاِمّا مُحرَّمةٌ كمذهب الجبريَّةِ و القَدريَّة وَالمرجئيَّة و المجسِّمة و الردُّ على هؤلاء من البِدَعِ الواجبة لأنَّ حفظَ الشَّرِيْعَة مِن هذه البِدَعِ فرضُ كفايةٍ وَاِمَّا مَندُوبَةٌ كَاِحْدَاث الربطِ و المدارسِ و كلّ احسان لَمْ يَعْهَد فِی الصَّدر الْاَوَّل وَ كالتَّرَاويح اَیْ بِالجَمَاعَةِ الْعَامَّةِ و الكلامِ فِی دقائق الصوفيَّة. وَاِمَّا مَكْرُوْهَةٌ كَزَخرَفة المَسَاجدِ و تزويق المصاحفِ يعنی عند الشافعيَّة و اِما عِندَ الحنفيَّةِ فمباحٌ وَاِمَّا مُبَاحَةٌ كَالمُصَافَحَةِ عَقيبَ الصُّبح وَالْعصرِ اَیْ عندَ الشَّافعِيَّةِ اَيضاً وَاِلَّا فَعِند الحَنفِيَّةِ مكروه وَالتَّوسعُ فِی لذَائذِ المآكلِ وَالمشارِبِ وَالمَسَاكِينِ وَتوسِيع الاَكمَام وَقَدْ اختلف فِی كراهَة بعض ذلك اَیْ كَمَا قَدَّمْنا قَالَ الشَّافعی رَحِمَه اللّٰه مَا اَحدث مِمَّا يخَالفُ الكتاب اَو السنَّة اَو الأثر اَو الاجمَاع فهو ضَلالةٌ وَمَا احدَثَ من الخير مِمَّا لَايخَالف شيئاً مِنْ ذَلِكَ فَلَيس

علیہ وسلم کے ظاہری زمانہ میں نہ تھی۔ اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قول ''كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ'' عام مخصوص ہے۔ (یعنی بدعت سے مراد بدعت سیّئہ ہے) حضرت شیخ عزالدین بن عبدالسلام نے ''کتاب القواعد'' کے آخر میں فرمایا کہ بدعت یا تو واجب ہے جیسے اللہ اور اس کے رسول کے کلام کو سمجھنے کے لیے علمِ نحو سیکھنا اور جیسے اصولِ فقہ اور اسماء الرجال کے فن کو مرتب کرنا۔ اور بدعت یا تو حرام ہے جیسے جبریہ، قدریہ، مرجئہ اور مجسمہ کا مذہب، اور ان بدمذہبوں کا رد کرنا بدعتِ واجبہ سے ہے اس لیے کہ ان کے عقائدِ باطلہ سے شریعت کی حفاظت فرض کفایہ ہے اور بدعت یا تو مستحب ہے جیسے مسافر خانوں اور مدرسوں کی تعمیر اور ہر وہ نیک کام جس کا رواج ابتدائی زمانہ میں نہیں تھا اور جماعت کے ساتھ تراویح اور صوفیائے کرام کے دقیق اور باریک مسائل میں گفتگو۔ اور بدعت یا تو مکروہ ہے جیسے شافعیہ کے نزدیک قرآن مجید کی تزئین اور مساجد کا نقش و نگار اور یہ حنفیہ کے نزدیک بلا کراہت جائز ہے۔ اور بدعت یا تو مباح ہے جیسے شافعیہ کے نزدیک صبح اور عصر کی نماز کے بعد مصافحہ کرنا ورنہ حنفیہ کے نزدیک مکروہ ہے (تحقیق یہ ہے کہ بلا کراہت جائز ہے اسی کتاب میں مصافحہ کا بیان دیکھیے) اور لذیذ کھانے پینے اور رہنے کی جگہوں میں کشادگی

بمذمومٍ.[1] اختیار کرنا اور کُرتے کی آستینوں کو لمبی رکھنا۔ اس میں سے بعض کی کراہت میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کیا امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ایسی چیز ایجاد کرنا جو قرآن مجید، حدیث شریف، آثارِ صحابہ یا اجماع کے خلاف ہو تو وہ گمراہی ہے اور ایسی اچھی بات ایجاد کرنا جو ان میں سے کسی کے مخالف نہ ہو تو وہ بری نہیں ہے۔

(مرقاۃ شرح مشکوۃ، جلد اول، ص ۱۷۹)

اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اسی حدیث کے تحت فرماتے ہیں:

”بدانکہ ہر چہ پیدا شدہ بعد از پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بدعت ست ازانچہ موافق اصول وقواعد سنت اوست وقیاس کردہ شدہ برآں آن را بدعت حسنہ گویند۔ وآنچہ مخالف آں باشد بدعتِ ضلالت گویند وکلیت ”کُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ“ محمول بر این ست۔ وبعض بدعتہا ست کہ واجب ست چنانچہ تعلم وتعلیم صرف ونحو کہ بداں معرفت آیات واحادیث حاصل گردد وحفظ غرائب کتاب وسنت و دیگر چیز ہائیکہ حفظِ دین وملت برآں موقوف بود۔ وبعض مستحسن و مستحب مثل بنائے رباطہا و مدرسہا و بعض مکروہ مانند نقش ونگار کردن مساجد

یعنی جاننا چاہیے کہ وہ چیز جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ظاہری زمانہ کے بعد ہوئی بدعت ہے۔ لیکن ان میں سے جو کچھ حضور کی سنت کے اصول وقواعد کے مطابق ہے اور اسی پر قیاس کیا گیا ہے اس کو بدعت حسنہ کہتے ہیں اور ان میں جو چیز سنت کے مخالف ہو اسے بدعت ضلالت کہتے ہیں اور ”كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ“ (ہر بدعت گمراہی ہے) کی کلیت بدعت کی اسی قسم پر محمول ہے یعنی ہر بدعت سے مراد صرف وہی بدعت ہے جو سنت نبوی کی مخالف ہو۔ اور بعض بدعتیں واجب ہیں جیسے کہ علم صرف ونحو کا سیکھنا سکھانا کہ اس سے آیات واحادیث کریمہ کے مفاہیم و مطالب کی معرفت حاصل ہوتی ہے اور قرآن وحدیث کے غرائب کا محفوظ کرنا اور دوسری چیزیں کہ دین وملت کی حفاظت ان پر موقوف ہے۔ اور بعض بدعتیں مستحسن و مستحب ہیں۔ جیسے سرائے

---

① ......”مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح“، كتاب الإيمان، الحديث: ١٤١، ج١، ص٣٦٨.

ومصاحف بقول بعض۔ وبعض مباح مثل فراخی در طعامہائے لذیذہ ولباسہائے فاخرہ بشرطیکہ حلال باشند وباعث طغیان وتکبر ومفاخرت نہ شوند ومباحات دیگر کہ در زمان آں حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نبودند چنانکہ بیری وغربال ومانند آں۔ وبعض حرام چنانکہ مذہب اہل بدع واہوا برخلاف سنت و جماعت و آنچہ خلفائے راشدین کردہ باشند اگرچہ بآں معنی کہ در زمان آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نبودہ بدعت ست ولیکن قسم بدعت حسنہ خواہد بود بلکہ درحقیقت سنت ست‘‘۔①

اور شامی جلد اول ص:۳۹۳ میں ہے:

’’ قَدْ تَكُونُ (أَیْ اَلْبِدْعَةُ) وَاجِبَةً، كَنَصْبِ الْأَدِلَّةِ لِلرَّدِّ عَلَى أَهْلِ الْفِرَقِ الضَّالَّةِ، وَتَعلُّمِ النَّحْوِ الْمُفْهِمِ لِلْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَمَنْدُوبَةً كَإِحْدَاثِ نَحْوِ رِبَاطٍ وَمَدْرَسَةٍ وَكُلِّ إِحْسَانٍ لَمْ يَكُنْ فِی الصَّدْرِ الْأَوَّلِ، وَمَكْرُوهَةً

اور مدرسوں کی تعمیر۔ اور بعض بدعتیں مکروہ ہیں جیسے کہ بعض کے قول پر قرآن مجید اور مسجدوں میں نقش و نگار کرنا۔ اور بعض بدعتیں مباح ہیں جیسے کہ عمدہ کپڑوں اور اچھے کھانوں کی زیادتی بشرطیکہ حلال ہوں اور غرور ونخوت کا باعث نہ ہوں اور دوسری مباح چیزیں جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہری زمانہ میں نہ تھیں جیسے بیری اور چھلنی وغیرہ۔ اور بعض بدعتیں حرام ہیں جیسے کہ اہلِ سنت و جماعت کے خلاف نئے عقیدوں اور نفسانی خواہشات والوں کے مذاہب ۔ اور جو بات خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے کی ہے اگرچہ اس معنی میں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں نہیں تھی بدعت ہے لیکن بدعتِ حسنہ کے اقسام میں سے ہے بلکہ حقیقت میں سنت ہے۔ (اشعۃ اللمعات، جلد اول ص ۱۲۸)

یعنی بدعت کبھی واجب ہوتی ہے جیسے گمراہ فرقے والوں پر رد کے دلائل قائم کرنا اور علم نحو کا سیکھنا جو قرآن و حدیث سمجھنے میں معاون ہوتا ہے۔ اور بدعت کبھی مستحب ہوتی ہے جیسے مدرسوں اور مسافر خانوں کو تعمیر کرنا اور ہر وہ نیک کام کرنا جو ابتدائی

---

① ......’’اشعة اللمعات‘‘ ، كتاب الإيمان ،باب الاعتصام با لكتاب والسنة، ج١، ص١٣٥ .

كَزَخْرَفَةِ الْمَسَاجِدِ وَمُبَاحَة كَالتَّوَسُّعِ بِلَذِيذِ الْمَآكِلِ وَالْمَشَارِبِ وَالثِّيَابِ كَمَا فِي شَرْحِ الْجَامِعِ الصَّغِيرِ لِلْمُنَاوِيِّ عَنْ تَهْذِيبِ النَّوَوِيِّ، وَبِمِثْلِهِ فِي الطَّرِيقَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ لِلْبِرْكِلِيِّ اهـ". (١)

زمانہ میں نہیں تھا۔ اور بدعت کبھی مکروہ ہوتی ہے۔ جیسے مسجدوں کو آراستہ ومزین کرنا۔ اور بدعت کبھی مباح ہوتی ہے جیسے لذیذ کھانے پینے اور کپڑے میں کشادگی اختیار کرنا جیسا کہ ''مناوی'' کی شرح جامع صغیر میں تہذیب النووی سے منقول ہے اور اسی کے مثل برکلی کی کتاب ''طریقہ محمدیہ'' میں ہے۔

* * *

''طلب العلم فریضة'' سے مراد

حدیث طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ (ہر مسلمان مرد وعورت پر علم حاصل کرنا فرض ہے) بوجہ کثرت طرق وتعدد مخارج حدیث حسن ہے اس کا صریح مفاد ہر مسلمان مرد وعورت پر طلبِ علم کی فرضیت تو یہ صادق نہ آئے گا مگر اس علم پر جس کا تعلم فرض عین ہو اور فرض عین نہیں مگر ان علوم کا سیکھنا جن کی طرف انسان بالفعل اپنے دین میں محتاج ہو ان کا اعم واشمل واعلی واکمل واہم واجل علم اصول عقائد ہے جن کے اعتقاد سے آدمی مسلمان سنّی المذہب ہوتا ہے اور انکار ومخالفت سے کافر یا بدعتی، والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ سب میں پہلا فرض آدمی پر اسی کا تعلّم ہے اور اس کی طرف احتیاج میں سب یکساں، پھر علمِ مسائلِ نماز یعنی اس کے فرائض وشرائط ومفسدات جن کے جاننے سے نماز صحیح طور پر ادا کر سکے، پھر جب رمضان آئے تو مسائل صوم، مالکِ نصابِ نامی ہو تو مسائلِ زکوٰۃ، صاحبِ استطاعت ہو تو مسائلِ حج، نکاح کیا چاہے تو اس کے متعلق ضروری مسئلے، تاجر ہو تو مسائل بیع وشراء، مزارع پر مسائل زراعت، موجر ومستاجر پر مسائل اجارہ، وعلی ہذا القیاس ہر اس شخص پر اس کی حالت موجودہ کے مسئلے سیکھنا فرض عین ہے اور اِنہیں میں سے ہیں مسائل حلال وحرام کہ ہر فردِ بشر ان کا محتاج ہے اور مسائل علمِ قلب یعنی فرائض قلبیہ مثلِ تواضع واِخلاص وتوکل وغیرہا اور ان کے طرق تحصیل اور محرمات باطنیہ تکبر وریا وعُجب وحسد وغیرہا اور اُن کے معالجات، کہ ان کا علم بھی ہر مسلمان پر اہم فرائض سے ہے جس طرح بے نماز فاسق وفاجر ومرتکب کبائر ہے یونہی بعینہ ریاء سے نماز پڑھنے والا انہیں مصیبتوں میں گرفتار ہے نَسْئَلُ اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ (ہم اللہ تعالیٰ سے عفو وعافیت کا سوال کرتے ہیں۔ت) تو صرف یہی علوم، حدیث میں مراد ہیں وبس۔ (فتاوی رضویہ، ج٢٣، ص٦٢٣)

---

① ......"رد المحتار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ج٢، ص٣٥٦.

علم اور علماء کرام

①"عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَوَاضِعُ الْعِلْمِ عِنْدَغَيْرِ أَهْلِهٖ كَمُقَلِّدِ الْخَنَازِيْرِ الْجَوْهَرَ وَاللُّؤْلُؤَ وَالذَّهَبَ". (۱) (ابن ماجه، مشکوة)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و (عورت) پر فرض ہے اور نا اہل کو علم سکھانے والا ایسا ہے جیسے خنزیر یعنی سور کے گلے میں جواہرات، موتی اور سونے کا ہار پہنا دیا ہو۔

حضرت ملا علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

"قَالَ الشُّرَّاحُ اَلْمُرَادُ بِالعِلْمِ مَا لا مندوحة لِلْعَبدِ من تعلّمهٖ كمعْرِفَةِ الصَّانِعِ وَالْعِلْمُ بِوحْدَانيَّتِه ونبوَّةِ رَسُولِه و كَيْفِيَةِ الصَّلاةِ، فَإِنَّ تعلَّمه فَرضُ عينٍ، وَأَمَّا بلوغُ رتبةِ الاجتهَادِ وَالْفُتيا فَفرضُ كِفَايَةٍ"۔ (۲)

یعنی شارحینِ حدیث نے فرمایا کہ علم سے مراد وہ مذہبی علم ہے جس کا حاصل کرنا بندہ کے لیے ضروری ہے جیسے خدائے تعالیٰ کو پہچاننا، اس کی وحدانیت، اس کے رسول کی نبوت کی شناخت اور ضروری مسائل کے ساتھ نماز پڑھنے کے طریقے کو جاننا۔ اس لیے کہ ان چیزوں کا علم فرضِ عین ہے اور فتویٰ و اجتہاد کے رتبہ کو پہنچنا فرضِ کفایہ ہے۔

(مرقاۃ شرح مشکوۃ، جلد اول، ص ۲۳۳)

اور حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ:

"مراد بعلم دریں جا علمے ست کہ ضروری وقت مسلمان ست مثلاً چوں

یعنی علم سے مراد اس حدیث میں وہ علم ہے کہ جو مسلمانوں کو وقت پر ضروری ہے۔ مثلاً جب اسلام میں

---

[1] ......"سنن ابن ماجه"، باب فضل العلماء والحث على طلب العلم، الحديث: ۲۲٤، ج۱، ص۱٤٦، "مشكاة المصابيح"، كتاب العلم، الفصل الثانى، الحديث: ۲۱۸، ج۱، ص۶۳.

[2] ...... "مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح"، كتاب العلم، الفصل الثانى، الحديث: ۲۱۸، ج۱، ص۴۷۷.

در اسلام در آمد واجب شد بروے معرفت صانع وصفات وے وعلم به نبوت رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم وجز آں از انچه صحیح نیست ایمان بے آں۔ وچوں وقت نماز در آمد واجب شد آموختن علم باحکام صلاة وچوں رمضان آمد واجب گردید تعلم احکام صوم۔ وہر گاہ مالك نصاب گردید واجب شد تعلیم احکام زکوۃ واگر پیش ازاں مرد وتعلم نہ کرد عاصی نہ باشد۔ وچوں زن خواست علم حیض و نفاس و جُز آں ازانچه متعلق باحکام زن وشوے ست واجب گردد وعلی ہذا القیاس‘‘۔ ⁽۱⁾

داخل ہوا تو اس پر خدائے تعالیٰ کی ذات وصفات کو پہچاننا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت کو جاننا واجب ہوگیا اور ہر اس چیز کا علم ضروری ہوگیا کہ جس کے بغیر ایمان صحیح نہیں۔ اور جب نماز کا وقت آ گیا تو اس پر نماز کے احکام کا جاننا واجب ہوگیا۔ اور جب ماہ رمضان آ گیا تو روزہ کے احکام کا سیکھنا ضروری ہو گیا۔ اور جب مالکِ نصاب ہوگیا تو زکوۃ کے مسائل کا جاننا واجب ہوگیا اور اگر مالکِ نصاب ہونے سے قبل مر گیا اور زکوۃ کے مسائل کو نہ سیکھا تو گنہگار نہ ہوا۔ اور جب عورت کو (عقد میں) لایا تو حیض و نفاس وغیرہ جتنے مسائل کا زن وشوہر سے تعلق ہے جاننا واجب ہوجاتا ہے۔ **وعلی هذا القياس** ۔

(اشعۃ اللمعات، جلد اول، ص۱۶۱)

② **’’عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ إِنَّ هَذَا الْعِلْمَ دِيْنٌ فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَأْخُذُوْنَ دِيْنَكُمْ‘‘.** ⁽۲⁾

(مسلم، مشکوۃ)

حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ یہ علم (یعنی قرآن وحدیث کو جاننا) دین ہے لہذا تم دیکھ لو کہ اپنا دین کس سے حاصل کر رہے ہو۔

③ **’’عَنْ أَبِىْ أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَّالْآخَرُ عَالِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِيْ عَلَى**

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے سامنے دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا۔ ایک ان میں سے عابد تھا دوسرا عالم۔ تو سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عابد پر عالم کی فضیلت ایسی ہے جیسے

---

❶...... ’’اشعۃ اللمعات‘‘، کتاب العلم، الفصل الثانی، ج۱، ص۱۷۳۔

❷...... ’’صحیح مسلم‘‘، باب فی أن الإسناد من الدين إلخ، ص:۱۱۔

أَدْنَاكُمْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهُ وَأَهْلَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ حَتَّى النَّمْلَةَ فِيْ جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوْتَ لَيُصَلُّوْنَ عَلٰى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ.(١) (ترمذی، مشکوۃ)

④"عَنْ كَثِيْرِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِساً مَعَ أَبِي الدَّرْدَاءِ فِيْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ إِنِّيْ جِئْتُكَ مِنْ مَدِيْنَةِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَدِيْثٍ بَلَغَنِيْ أَنَّكَ تُحَدِّثُهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جِئْتُ لِحَاجَةٍ قَالَ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ سَلَكَ طَرِيْقاً يَطْلُبُ فِيْهِ عِلْماً سَلَكَ اللّٰهُ بِهِ طَرِيْقاً مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْمَلٰئِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضاً لِطَالِبِ الْعِلْمِ، وَإِنَّ الْعَالِمَ يَسْتَغْفِرُلَهُ مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَالْحِيْتَانُ فِيْ جَوْفِ الْمَاءِ، وَإِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ

کہ میری فضیلت تمہارے ادنیٰ آدمی پر، پھر حضور نے فرمایا کہ لوگوں کو بھلائی سکھانے والے پر خدائے تعالیٰ رحمت نازل فرماتا ہے۔ اور اس کے فرشتے نیز زمین وآسمان کے رہنے والے یہاں تک کہ چیونٹیاں اپنے سوراخوں میں اور مچھلیاں (پانی میں) اس کے لیے دعائے خیر کرتی ہیں۔

حضرت کثیر بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ دمشق کی مسجد میں بیٹھا تھا تو ایک آدمی نے آکر کہا کہ اے ابوالدرداء بے شک میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شہر مدینہ طیبہ سے یہ سن کر آیا ہوں کہ آپ کے پاس کوئی حدیث ہے جسے آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور میں کسی دوسرے کام کے لیے نہیں آیا ہوں۔ حضرت ابوالدرداء نے کہا کہ میں نے رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص علمِ (دین) حاصل کرنے کے لیے سفر کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اسے جنت کے راستوں میں سے ایک راستہ پر چلاتا ہے اور طالبِ علم کی رضا حاصل کرنے کے لیے فرشتے اپنے پروں کو بچھا دیتے ہیں اور ہر وہ چیز جو آسمان

---

[1] ...."سنن الترمذی"، کتاب العلم، باب ما جاء فی فضل الفقه إلخ، الحدیث: ٢٦٩٤، ج٤، ص٣١٣، "مشکاة المصابیح"، کتاب العلم، الفصل الثانی، الحدیث: ٢١٣، ج١، ص٦٢.

الْبَدْرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ، وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَاراً وَلَا دِرْهَماً وَإِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ". (١)

(ترمذی، أبو داود، مشکوة)

وزمین میں ہے یہاں تک کہ مچھلیاں پانی کے اندر عالم کے لیے دعائے استغفار کرتی ہیں۔ اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی چودھویں رات کے چاند کی فضیلت ستاروں پر۔ اور علماء انبیائے کرام کے وارث وجانشین ہیں۔ انبیائے کرام کا ترکہ دینار ودرہم نہیں ہیں۔ انہوں نے وراثت میں صرف علم چھوڑا ہے تو جس نے اسے حاصل کیا اس نے پورا حصہ پایا۔

⑤ "عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِي. (٢) (بخاری، مسلم، مشکوة)

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ جس شخص کے ساتھ بھلائی چاہتا ہے تو اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے اور خدا دیتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔

⑥ "عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَدَارُسُ الْعِلْمِ سَاعَةً مِّنَ اللَّيْلِ خَيْرٌ مِّنْ إِحْيَائِهَا. (٣)

(دارمی، مشکوة)

حضرتِ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رات میں ایک گھڑی علمِ دین کا پڑھنا پڑھانا رات بھر کی عبادت سے بہتر ہے۔

⑦ "عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْهٌ وَاحِدٌ أَشَدُّ عَلَى

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ ایک فقیہ یعنی ایک

---

❶ ......"سنن الترمذی"، کتاب العلم، باب ما جاء فی فضل الفقه علی العبادة، الحدیث: ٢٦٩١، ج٤، ص٣١٢، "سنن أبی داود"، کتاب العلم، باب الحث علی طلب العلم، الحدیث: ٣٦٤١، ج٣، ص٤٤٤، "مشکاة المصابیح"، کتاب العلم، الفصل الثانی، الحدیث: ٢١٢، ج١، ص٦٢.

❷ ......"صحیح البخاری"، کتاب العلم، باب من یرد الله به خیرا إلخ، الحدیث: ٧١، ج١، ص٤٢، "صحیح مسلم"، کتاب الزکاة، باب النهی عن المسالة، الحدیث: ٩٨-(١٠٣٧)، ص:٥١٦، "مشکاة المصابیح"، کتاب العلم، الفصل الأول، الحدیث: ٢٠٠، ج١، ص٥٩.

❸ ......"سنن الدارمی"، باب العمل بالعلم وحسن النیة فیه، الحدیث: ٢٦٤، ج١، ص٩٤، "مشکاة المصابیح"، کتاب العلم، الفصل الثالث، الحدیث: ٢٥٦، ج١، ص٦٨.

الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ". (۱) (ترمذی، مشکوۃ)

عالمِ دین شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہے۔

⑧ "عَنْ أَبِىْ الدَّرْدَاءِ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدُّ الْعِلْمِ الَّذِىْ إِذَا بَلَغَهُ الرَّجُلُ كَانَ فَقِيْهًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِىْ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا فِىْ أَمْرِ دِيْنِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ فَقِيْهًا وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَّشَهِيْدًا". (۲) (مشکوۃ)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم سے دریافت کیا گیا کہ اس علم کی حد کیا ہے کہ جسے آدمی حاصل کرلے تو فقیہ یعنی عالمِ دین ہوجائے تو سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میری امت تک پہنچانے کے لیے دینی اُمور کی چالیس حدیثیں یاد کرلے گا تو خدائے تعالیٰ اسے قیامت کے دن عالمِ دین کی حیثیت سے اٹھائے گا اور قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا اور اس کے حق میں گواہ رہوں گا۔

⑨ "عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ فِيْمَا أَعْلَمُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ عَلٰى رَأْسِ كُلِّ مِئَةِ سَنَةٍ مَنْ يُّجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا. (۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے جو باتیں میں نے معلوم کی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ ہر صدی کے خاتمہ پر اس امت کے لیے اللہ تعالیٰ ایک ایسے شخص کو بھیجے گا جو اس کے دین کو نکھارتا رہے گا۔ (ابوداود، مشکوۃ)

نوٹ :

باتفاق علمائے عرب وعجم چودھویں صدی کے مجدد اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں۔

---

❶......"سنن الترمذی"، کتاب العلم، باب ما جاء فی فضل الفقه علی العبادة، الحدیث: ۲۶۹۰، ج ٤، ص ۳۱۱، "مشكاة المصابيح"، کتا ب العلم، الفصل الثانی، الحديث: ۲۱۷، ج ۱، ص ٦۳.

❷......"مشكاة المصابيح"، کتاب العلم الفصل الثالث، الحديث: ۲٥۸، ج ۱، ص ٦۸.

❸......"سنن أبی داود"، ما يذكر فی قرن المئة، الحديث: ٤۲۹۱، ج ٤، ص ١٤٨، "مشكاة المصابيح"، كتاب العلم، الفصل الثانی، الحديث: ۲٤۷، ج ۱، ص ٦۷.

⑩ ”عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّمَ عِلْماً مِمَّا یُبْتَغٰی بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ لَا یَتَعَلَّمُهٗ إِلَّا لِیُصِیْبَ بِهٖ عَرَضاً مِّنَ الدُّنْیَا لَمْ یَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یَعْنِیْ رِیْحَهَا. (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ایسے علم کو سیکھا جس کے ذریعے خدائے تعالیٰ کی خوشنودی طلب کی جاتی ہے (مگر) اس نے صرف اس لیے سیکھا کہ اس علم سے متاعِ دنیا حاصل کرے تو قیامت کے دن اس کو جنت کی خوشبو تک میسر نہ ہوگی۔ (ابوداود، مشکوۃ)

⑪ ”عَنْ سُفْیَانَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِکَعْبٍ مَنْ أَرْبَابُ الْعِلْمِ قَالَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ بِمَا یَعْلَمُوْنَ قَالَ فَمَا أَخْرَجَ الْعِلْمَ مِنْ قُلُوْبِ الْعُلَمَاءِ قَالَ الطَّمَعُ. (۲)

حضرت سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت فرمایا کہ اہلِ علم کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ جو اپنے علم کے موافق عمل کریں پھر آپ نے پوچھا کہ عالموں کے دلوں سے کون سی چیز علم (کے انوار و برکات) کو نکال لیتی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ لالچ۔ (دارمی، مشکوۃ)

⑫ ”عَنِ الْأَحْوَصِ بْنِ حَکِیْمٍ عَنْ أَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنَّ شَرَّ الشَّرِّ شِرَارُ الْعُلَمَاءِ وَإِنَّ خَیْرَ الْخَیْرِ خِیَارُ الْعُلَمَآءِ. (۳)

حضرت احوص بن حکیم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آگاہ ہوجاؤ کہ بُروں میں سب سے بدترین علمائے سُو ہیں۔ اور اچھوں میں سب سے بہتر علمائے حق ہیں۔ (دارمی، مشکوۃ)

⑬ ”عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ سرکارِ

---

❶ ......”سنن أبی داود“، کتاب العلم، باب فی طلب العلم لغیر الله تعالی، الحدیث: ٣٦٦٤، ج٣، ص٤٥٠، ” مشکاة المصابیح“، کتاب العلم، الفصل الثانی، الحدیث: ٢٢٧، ج١، ص٦٤.

❷ ......”سنن الدارمی“، باب صیانة العلم، الحدیث: ٥٧٥، ج١، ص١٥٢، ” مشکاة المصابیح“، کتاب العلم، الفصل الثالث، الحدیث: ٢٦٦، ج١، ص٦٩.

❸ ......”سنن الدارمی“، باب التوبیخ لمن یطلب العلم لغیر الله، الحدیث: ٣٧٠، ج١، ص١١٦، ” مشکاة المصابیح“، کتاب العلم، الفصل الثالث، الحدیث: ٢٦٧، ج١، ص٦٩.

صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اُفْتِیَ بِغَیْرِ عِلْمٍ کَانَ اِثْمُهٗ عَلٰی مَنْ اَفْتَاهُ وَمَنْ اَشَارَ عَلٰی اَخِیْهِ بِاَمْرٍ یَعْلَمُ اَنَّ الرُّشْدَ فِیْ غَیْرِهٖ فَقَدْ خَانَهٗ.(۱)

اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسے بغیر علم کے کوئی فتویٰ دیا گیا تو اس کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہوگا۔ اور جس نے جان بوجھ کر اپنے بھائی کو غلط مشورہ دیا تو اس نے اس کے ساتھ خیانت کی۔

(ابوداود، مشکوۃ)

ضروری انتباہ:

(۱)...... حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر رات بھر عبادت فرماتے۔ یہاں تک پائے مبارک ورم کر جاتے اور صوم وصال یعنی پے در پے روزہ رکھتے، رات میں افطار نہ فرماتے، اور جو مال ملتا سب راہِ خدا عزوجل میں خرچ کر ڈالتے۔ چٹائیوں پر آرام فرماتے، جَو کی روٹی تناول فرماتے، کبھی ایک دو مہینہ تک صرف کھجور اور پانی پر اکتفا فرماتے، کبھی شکمِ اقدس پر پتھر باندھتے، مگر ان باتوں کو اپنی کمزور و ناتوان امت پر کرم فرماتے ہوئے لازم نہیں فرمایا۔ یعنی حضور رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان باتوں کا کسی مسلمان سے مطالبہ نہیں فرمایا چاہے وہ جاہل ہو یا عالم۔ مگر آج کل بعض جاہل جنہیں مذہب سے دور کا بھی واسطہ نہیں ان باتوں کا علماء سے مطالبہ کرتے ہیں اور ایسا نہ کرنے والوں کو نافرمان سمجھتے ہیں اور شرم نہیں کرتے کہ جن باتوں کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لازم نہیں فرمایا تو ان بے عمل جاہلوں کو مطالبہ کرنے کا حق کہاں سے پہنچ گیا۔ خدائے تعالیٰ انہیں سمجھ عطا فرمائے۔

(۲)...... چٹائیوں پر سونے اور پیٹ پر پتھر باندھنے کا مطالبہ کرنے والے اسلام اور مسلمان دونوں کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔ اسلام کو اس طرح کہ ایک ایسا غیر مسلم جو دائرہ اسلام میں آنا چاہتا ہے جب اس کو معلوم ہوگا کہ اسلام میں چٹائی پر سونا اور پیٹ پر پتھر باندھنا لازم ہے اور ایسا نہ کرنے والا گنہگار اور حضور پیغمبرِ اسلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نافرمان ٹھہرایا جاتا ہے تو وہ اسلام کی طرف ہرگز نہیں آسکتا۔ اور علماء کو نافرمان و گنہ گار ٹھہرانے والا یہ گروہ مسلمانوں کو اس طرح نقصان پہنچانا چاہتا ہے کہ جب مسلمانوں کے دلوں میں یہ بات راسخ ہو جائے گی کہ علماء خود نافرمان ہیں تو پھر وہ عالموں کی نصیحت ہرگز نہیں قبول کریں گے۔ نماز و روزہ وغیرہ فرائض الٰہیہ کے قریب نہ آویں گے اور برائیوں میں مبتلا ہو کر مستحق عذابِ نار ہوں گے۔

❁......❁......❁......❁

---

① ......"سنن أبی داود"، کتاب العلم، باب التوقی فی الفتیا، الحدیث: ۳۶۵۷، ج۳، ص۴۴۹، "مشکاة المصابیح"، کتاب العلم، الفصل الثانی، الحدیث: ۲۴۲، ج۱، ص۶۶.

تقدیر کا بیان

①"عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِيْرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ أَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِخَمْسِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ.[1]

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے آسمان وزمین کی پیدائش سے پچاس ہزار برس قبل مخلوقات کی تقدیروں کو لکھا (لوحِ محفوظ میں ثبت فرما دیا)۔ (مسلم، مشکوۃ)

②"عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمَ فَقَالَ لَهُ أُكْتُبْ قَالَ مَا أَكْتُبُ؟ قَالَ أُكْتُبِ الْقَدَرَ فَكَتَبَ مَا كَانَ وَمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى الْأَبَدِ.[2]

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (حقیقت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ کے بعد) سب سے پہلے جو چیز خدا نے پیدا کی وہ قلم ہے۔ خدائے تعالیٰ نے اس سے فرمایا لکھ۔ قلم نے عرض کیا، کیا لکھوں؟ فرمایا تقدیر۔ تو قلم نے لکھا جو کچھ ہو چکا تھا اور جو اَبد تک ہونے والا تھا۔ (ترمذی، مشکوۃ)

مُلّا علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں کہ:

"فَالْأَوَّلِيَّةُ إِضَافِيَّةٌ وَالْأَوَّلُ الْحَقِيْقِيُّ هُوَالنُّوْرُ الْمُحَمَّدِيّ"۔[3]

یعنی قلم کی اولیت اضافی ہے اور اوّلِ حقیقی نورِ محمدی ہے۔ (مرقاۃ شرح مشکوۃ جلد اول ص ١٣٩)

③"عَنْ مَطَرِبْنِ عُكَامِسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

حضرت مطر بن عُکامس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ

---

[1] ......"صحيح مسلم"، كتاب القدر، باب حجاج آدم وموسى عليهما السلام، الحديث: ١٦-(٢٦٥٣)، ص:١٤٢٧، "مشكاة المصابيح"، كتاب الإيمان، باب الإيمان بالقدر، الفصل الأول، الحديث: ٧٩، ج١، ص٣٦.

[2] ......"سنن الترمذى"، كتاب كتاب القدر، الحديث: ٢١٦٢، ج٤، ص٦٢، "مشكاة المصابيح"، كتاب الإيمان، باب الإيمان بالقدر، الفصل الثانى، الحديث: ٩٤، ج١، ص٣٩.

[3] ......" مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح"، كتاب الإيمان، الحديث: ٩٤، ج١، ص٢٨٩.

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّم إِذَا قَضَى اللّٰهُ لِعَبْدٍ أَنْ يَّمُوْتَ بِأَرْضٍ جَعَلَ لَهُ إِلَيْهَا حَاجَةً. (۱)

رسول علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جب خدائے تعالیٰ کسی شخص کی موت کسی زمین پر مقدر کر دیتا ہے تو اس زمین کی طرف اس کی حاجت پیدا کر دیتا ہے۔ (ترمذی، مشکوۃ)

④ "عَنْ أَبِيْ خُزَامَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ رُقًى نَسْتَرْقِيْهَا وَدَوَاءً نَتَدَاوَى بِهِ وَتُقَاةً نَتَّقِيْهَا هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ شَيْئاً قَالَ هِيَ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ. (۲)

حضرت ابو خزامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا فرماتے ہیں آپ منتر کے بارے میں جسے ہم پڑھتے ہیں، اور دوا کے بارے میں جسے ہم استعمال کرتے ہیں، اور بچاؤ کے بارے میں جسے ہم (جنگ وغیرہ میں) اختیار کرتے ہیں۔ کیا یہ چیزیں خدائے تعالیٰ کی قضا وقدر کو بدل دیتی ہیں؟ فرمایا کہ یہ چیزیں بھی خدائے تعالیٰ کی قضاء وقدر سے ہیں۔ (ترمذی، ابن ماجہ، مشکوۃ)

⑤ "عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّم وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِي الْقَدَرِ فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّ وَجْهُهُ حَتَّى كَأَنَّمَا فُقِيءَ فِيْ وَجْنَتَيْهِ الرُّمَّانُ فَقَالَ أَبِهٰذَا أُمِرْتُمْ أَمْ بِهٰذَا أُرْسِلْتُ إِلَيْكُمْ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حِيْنَ تَنَازَعُوْا فِيْ هٰذَا الْأَمْرِ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ أَنْ لَّا تَنَازَعُوْا فِيْهِ. (۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم لوگ تقدیر کے مسئلہ میں بحث کر رہے تھے کہ رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے تو شدتِ غضب سے آپ کا چہرہ سرخ ہوگیا کہ گویا انار کے دانے آپ کے عارضِ اقدس پر نچوڑ دیئے گئے ہوں۔ پھر فرمایا کیا تم کو اسی کا حکم دیا گیا ہے؟ کیا میں تمہاری طرف اسی چیز کے ساتھ بھیجا گیا ہوں۔ تم سے پہلے قومیں ہلاک نہیں ہوئی مگر جب کہ قضا وقدر کے مسئلہ میں

---

① ......"سنن الترمذی"، كتاب القدر، باب ما جاء أن النفس تموت إلخ، الحديث: ٢١٥٣، ج٤، ص٥٨، "مشكاة المصابيح"، كتاب الإيمان، باب الإيمان بالقدر، الحديث: ١١٠، ج١، ص٤٢.

② ......"سنن الترمذی"، كتاب القدر، باب ما جاء لا ترد الرقى و لا الدواء إلخ، الحديث: ٢١٥٥، ج٤، ص٥٩، "سنن ابن ماجه"، كتاب الطب، باب ما أنزل الله داء إلخ، الحديث: ٣٤٣٧، ج٤، ص٨٨، "مشكاة المصابيح"، كتاب الإيمان، باب الإيمان بالقدر، الفصل الثانی، الحديث: ٩٧، ج١، ص٤٠.

③ ......"سنن ترمذی"، كتاب القدر، باب ما جاء من التشديد إلخ، الحديث: ٢١٤٠، ج٤، ص٥١، =

انہوں نے مباحثہ کیا۔ میں تمہیں قسم دیتا ہوں اور مکرر قسم دیتا ہوں کہ آئندہ اس مسئلہ میں بحث نہ کرنا۔ (ترمذی، مشکوۃ)

انتباہ :

(۱)......تقدیر حق ہے اس کا انکار کرنے والا گمراہ، بد مذہب، اہلِ سنّت و جماعت سے خارج ہے۔

(۲)......خدائے تعالیٰ نے ہر بھلائی برائی اپنے علم ازلی کے موافق مقدر فرمادی ہے۔ جیسا ہونے والا تھا اور جو جیسا کرنے والا تھا اپنے علم ازلی سے جان کر لکھ لیا۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ جیسا اس نے لکھ دیا ویسا ہم کو کرنا پڑتا ہے بلکہ جیسا ہم کرنے والے تھے ویسا اس نے لکھ دیا۔ زید کے ذمہ برائی لکھی اس لیے کہ زید برائی کرنے والا تھا۔ اگر زید بھلائی کرنے والا ہوتا تو خدائے تعالیٰ بھلائی لکھتا۔ خلاصہ یہ کہ خدائے تعالیٰ کے علم یا اس کے لکھ دینے نے کسی شخص کو کسی کام کے کرنے پر مجبور نہیں کر دیا۔⁽¹⁾ (بہار شریعت)

اور جیسا کہ حضرت **مُلّا علی قاری** علیہ رحمۃ اللہ الباری **شرح فقہ اکبر** ص: ۴۹ میں فرماتے ہیں کہ:

كَتَبَ اللّٰهُ فِىْ حَقِّ كُلِّ شَىْءٍ بِأَنَّهُ سَيَكُوْنُ كَذَا كَذَا وَلَمْ يَكْتُبْ بِأَنَّهُ لِيَكُنْ كَذَا كَذَا. ⁽²⁾

(۳)......قضا کی تین قسمیں۔ قضائے مبرم حقیقی، قضائے معلق محض، قضائے معلق شبیہ بہ مبرم۔

قضائے مبرم حقیقی:

وہ قضا ہے کہ علمِ الٰہی میں بھی کسی چیز پر معلق نہیں۔ اس قضا کی تبدیلی ناممکن ہے اولیاء کی اس قضا تک رسائی نہیں بلکہ انبیائے کرام و رُسل عظام بھی اگر اتفاقاً اس کے بارے میں کچھ عرض کرنا چاہیں تو انہیں اس خیال سے روک دیا جاتا ہے۔ جیسا کہ حضرت **ابراہیم خلیل اللہ** علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام نے حضرت **لوط** علیہ السلام کی قوم پر عذاب روکنے کے لیے بہت کوشش فرمائی یہاں تک کہ اپنے رب سے جھگڑنے لگے جیسا کہ خدائے تعالیٰ نے فرمایا:

﴿**يُجَادِلُنَا فِىْ قَوْمِ لُوْطٍ**﴾ (پارہ ۱۲ رکوع ۷) یعنی ابراہیم قوم لوط کے بارے میں ہم سے جھگڑنے لگے۔

"مشكاة المصابيح"، كتاب الإيمان، باب الإيمان بالقدر، الفصل الثانی، الحديث: ۹۸، ج ۱، ص ۴۰.

① ......"بہارِ شریعت"، ج۱، ص۱۱.

② ......"شرح الفقه الأكبر"، باب القضاء والقدر إلخ، ص ۴۱.

لیکن چونکہ قوم لوط پر عذاب ہونا قضائے مبرم حقیقی تھا اس لیے حکم ہوا:

﴿ یٰۤاِبْرٰهِیْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَاۚ اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَۚ وَ اِنَّهُمْ اٰتِیْهِمْ عَذَابٌ غَیْرُ مَرْدُوْدٍ ﴾ (پارہ ۱۲ رکوع ۷)

یعنی اے ابراہیم! اس خیال میں نہ پڑو بے شک تیرے رب کا حکم آچکا اور بے شک ان پر عذاب آئے گا۔ پھیرا نہ جائے گا۔

قضائے معلّق محض:

وہ قضا ہے کہ فرشتوں کے صحیفوں میں کسی چیز مثلاً صدقہ یا دَوا وغیرہ پر معلق ہونا ظاہر کر دیا گیا ہو۔ اس قضا تک اکثر اولیائے کرام کی رسائی ہوتی ہے ان کی دعا اور توجہ سے یہ قضا ٹل جاتی ہے۔

قضائے معلق شبیہ بہ مبرم:

وہ قضا ہے کہ علم الٰہی میں وہ کسی چیز پر معلق ہے لیکن فرشتوں کے صحیفوں میں اس کا معلق ہونا مذکور نہیں۔ اس قضا تک خاص اکابر کی رسائی ہوتی ہے۔ حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ میں قضائے مبرم کو رد کر دیتا ہوں اور اسی قضا کے بارے میں حدیث شریف میں ارشاد ہوا کہ:

"اِنَّ الدُّعَاءَ یَرُدُّ الْقَضَاءَ بَعْدَ مَا اُبْرِمَ" یعنی بے شک دعا قضائے مبرم کو ٹال دیتی ہے۔

(٤)...... قضا و قدر کے مسائل عام لوگ نہیں سمجھ سکتے اس میں زیادہ غور و فکر کرنا دین و ایمان کے تباہ ہونے کا سبب ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما جیسے جلیل القدر صحابہ بھی اس مسئلہ میں بحث کرنے سے منع فرمائے گئے تو پھر ہم لوگ کس گنتی میں ہیں۔ اتنا سمجھ لینا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے آدمی کو پتھر اور دیگر جمادات کے مثل بے حس و حرکت نہیں پیدا کیا بلکہ اس کو ایک قسم کا اختیار دیا ہے کہ ایک کام چاہے کرے نہ کرے اور اس کے ساتھ عقل بھی دی ہے کہ بھلے بُرے نفع نقصان کو پہچان سکے اور ہر قسم کے سامان اور اسباب مہیا کر دیئے کہ جب آدمی کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو اسی قسم کے سامان مہیا ہو جاتے ہیں اور اسی وجہ سے اس پر مواخذہ ہے اپنے کو بالکل مجبور یا بالکل مختار سمجھنا دونوں گمراہی ہیں۔ (1) (بہار شریعت)

❁ ...... ❁ ...... ❁ ...... ❁

---

①...... "بہار شریعت"، ج۱، ص۱۸.

قبر کا عذاب حق ہے

①عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَنْ رَّبُّكَ فَيَقُوْلُ رَبِّيَ اللّٰهُ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا دِيْنُكَ فَيَقُوْلُ دِيْنِيَ الْإِسْلَامُ فَيَقُوْلَانِ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ قَالَ فَيَقُوْلُ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ وَمَا يُدْرِيْكَ فَيَقُوْلُ قَرَأْتُ كِتَابَ اللّٰهِ فَآمَنْتُ بِهٖ وَصَدَّقْتُ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ﴾ الْاٰيَةَ قَالَ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَاءِ أَنْ صَدَقَ عَبْدِيْ فَأَفْرِشُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَأَلْبِسُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوْا لَهٗ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ فَيُفْتَحُ قَالَ فَيَأْتِيْهِ مِنْ رَّوْحِهَا وَطِيْبِهَا قَالَ وَيُفْسَحُ لَهٗ فِيْهَا مَدَّ بَصَرِهٖ وَأَمَّا الْكَافِرُ فَذَكَرَ مَوْتَهٗ قَالَ وَيُعَادُ رُوْحُهٗ فِيْ جَسَدِهٖ وَيَأْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ مَنْ رَّبُّكَ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِيْ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا دِيْنُكَ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِيْ فَيَقُوْلَانِ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِيْ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ مردے کے پاس دو فرشتے آتے ہیں تو اس کو بٹھا کر پوچھتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ تو مردہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔ تو فرشتے کہتے ہیں تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے میرا دین اسلام ہے پھر فرشتے پوچھتے ہیں کون ہیں یہ جو تم میں مبعوث فرمائے گئے تھے؟ تو مردہ کہتا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ پھر فرشتے دریافت کرتے ہیں کہ تمہیں کس نے بتایا (کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں) تو مردہ کہتا ہے میں نے خدائے تعالیٰ کی کتاب کو پڑھا تو ان پر ایمان لایا اور ان کی تصدیق کی (حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا) تو خدائے تعالیٰ کے اس قول ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ﴾ (١) کا یہی مطلب ہے (یعنی مومن خدائے تعالیٰ کے فضل سے فرشتوں کو جواب دینے میں ثابت رہتا ہے) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پھر ایک پکارنے والا آسمان سے پکار کر کہتا ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا تو اس کے لیے جنت کا بچھونا بچھاؤ اور اس کو جنت کا کپڑا

---

❶ ...... پارہ ١٣، رکوع ١٦۔ یعنی خدائے تعالیٰ ثابت رکھتا ہے ایمان والوں کو حق بات پر دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں۔ ١٢ منہ

فَیُنَادِی مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ کَذَبَ فَأَفْرِشُوهُ مِنَ النَّارِ وَأَلْبِسُوهُ مِنَ النَّارِ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَی النَّارِ قَالَ فَیَأْتِیهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُومِهَا قَالَ وَیُضَیَّقُ عَلَیْهِ قَبْرُهُ حَتَّی تَخْتَلِفَ فِیهِ أَضْلَاعُهُ ثُمَّ یُقَیَّضُ لَهُ أَعْمَی وَاَصَمُّ مَعَهُ مِرْزَبَّةٌ مِنْ حَدِیدٍ لَوْ ضُرِبَ بِهَا جَبَلٌ لَصَارَ تُرَابًا فَیَضْرِبُهُ بِهَا ضَرْبَةً یَسْمَعُهَا مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ إِلَّا الثَّقَلَیْنِ فَیَصِیرُ تُرَابًا ثُمَّ یُعَادُ فِیهِ الرُّوحُ. (۱)

پہناؤ اور اس کے لیے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دو۔ تو دروازہ کھول دیا جاتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس کے پاس جنت کی ہوا اور خوشبو آتی ہے۔ اور حدِّ نگاہ تک اس کی قبر کشادہ کردی جاتی ہے۔ (یہ حال تو مومن کا ہے) اور اب رہ گیا کافر تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی موت کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اس کی روح اس کے جسم میں واپس کی جاتی ہے اور اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں تو اسے بٹھا کر پوچھتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ تو کافر مردہ کہتا ہے ہاہ ہاہ میں نہیں جانتا۔ پھر فرشتے دریافت کرتے ہیں تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ میں نہیں جانتا، پھر فرشتے پوچھتے ہیں کون ہیں جو تم میں مبعوث کیے گئے تھے تو وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ میں نہیں جانتا۔ تو آسمان سے ایک ندا دینے والا پکار کر کہتا ہے کہ وہ جھوٹا ہے اس کے لیے آگ کا بچھونا بچھاؤ، اور آگ کا کپڑا پہناؤ اور اس کے لیے دوزخ کی طرف سے ایک دروازہ کھول دو۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس کے پاس جہنم کی گرمی اور لپٹ آتی ہے اور کافر کی قبر اس پر تنگ کی جاتی ہے یہاں تک کہ اس کی پسلیاں اِدھر کی اُدھر ہو جاتی ہیں پھر اس پر ایک اندھا اور بہرا فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے جس کے پاس لوہے کا ایک گرز ہوتا ہے کہ اگر اس کو پہاڑ پر مارا جائے تو وہ مٹی ہو جائے۔ فرشتہ اس گرز سے کافر کو ایسا مارتا ہے کہ اس کی آواز مشرق سے مغرب تک تمام مخلوقات سنتی ہے مگر انسان اور جن نہیں سنتے ہیں تو وہ مٹی ہو جاتا ہے پھر اس کے اندر روح لوٹائی جاتی ہے۔ (احمد، ابو داود، مشکوۃ)

---

① ......"المسند" للإمام أحمد بن حنبل"، حديث البراء بن عازب، الحديث: ۱۸۵۵۹، ج۶، ص۴۱۳،
"سنن أبی داود"، كتاب السنة، باب فی المسألة فی القبر إلخ، الحديث: ۴۷۵۳، ج۴، ص۳۱۶،
"مشكاة المصابيح"، كتاب الإيمان، باب إثبات عذاب القبر، الحديث: ۱۳۱، ج۱، ص۴۶.

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ:

اشارت بہذا بآں حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یا از جہت شہرت امر وحضور او ست در اذہان ما اگرچہ غائب، ست یا باحضار ذات شریف وے در عیاں وبایں طریق کہ در قبر مثالے از حضرت وے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم حاضر می ساختہ باشند تا بمشاہدہ جمال جاں افزائے او عقدہ اشکال کہ در کار افتادہ کشادہ شود و ظلمت فراق بنور لقائے دل کشائے او روشن گردد۔ (١)

یعنی ھذا ”یہ“ کے ساتھ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اشارہ کرنا یا تو اس وجہ سے ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات مقدس مشہور ہے اور حضور کا تصور ہمارے دلوں میں موجود ہے اگرچہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے سامنے رونق افروز نہیں۔ اور یا تو اس وجہ سے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات گرامی کھلم کھلا پیش کی جاتی ہے اس طرح کہ قبر میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شبیہ مبارک لائی جاتی ہے تاکہ ان کے جمالِ جان افزاء سے ان مشکلات کی گرہیں کہ جواب دینے میں پیش آئیں کھل جائیں اور فراق کی تاریکی ان کی دل کشا ملاقات کے نور سے روشن ہو جائے۔

(اشعۃ اللمعات، جلد اول، ص ۱۱۵)

② **عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقْبِرَ (٢) الْمَيِّتُ أَتَاهُ مَلَكَانِ أَسْوَدَانِ أَزْرَقَانِ يُقَالُ لِأَحَدِهِمَا الْمُنْكَرُ وَلِلْآخَرِ النَّكِيرُ فَيَقُولَانِ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِى هَذَا الرَّجُلِ فَيَقُولُ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَيَقُولَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّکَ تَقُولُ هَذَا ثُمَّ يُفْتَحُ لَهُ فِى قَبْرِهِ سَبْعُونَ ذِرَاعًا**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب قبر میں مردہ کو رکھ دیا جاتا ہے تو اس کے پاس دو کالے فرشتے نیلی آنکھوں والے آتے ہیں جن میں سے ایک کا نام منکر (٣) ہے اور دوسرے کا نکیر، دونوں فرشتے اس مردہ سے پوچھتے ہیں کہ تو اس ذاتِ گرامی کے بارے میں کیا کہتا تھا تو مردہ کہتا ہے کہ وہ خدائے تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں

---

❶……”اشعة اللمعات“، کتاب الإيمان، باب إثبات عذاب القبر، الفصل الأول، ج ١، ص: ١٢٤.

❷……أی دفن وھو قید غالبی ١٢ مرقاة۔

❸……” منکَر“ کاف زبر کے ساتھ پڑھا جائے گا۔ ۱۲منہ۔

فِي سَبْعِينَ ثُمَّ يُنَوَّرُ لَهُ فِيهِ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ نَمْ فَيَقُولُ أَرْجِعُ إِلَى أَهْلِي فَأُخْبِرُهُمْ فَيَقُولَانِ نَمْ كَنَوْمَةِ الْعَرُوسِ الَّذِي لَا يُوقِظُهُ إِلَّا أَحَبُّ أَهْلِهِ إِلَيْهِ حَتَّى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذٰلِکَ وَإِنْ كَانَ مُنَافِقًا قَالَ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ قَوْلًا فَقُلْتُ مِثْلَهُ لَا أَدْرِي فَيَقُولَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّکَ تَقُولُ ذٰلِکَ فَيُقَالُ لِلْأَرْضِ الْتَئِمِي عَلَيْهِ فَتَلْتَئِمُ عَلَيْهِ فَتَخْتَلِفُ أَضْلَاعُهُ فَلَا يَزَالُ فِيهَا مُعَذَّبًا حَتَّى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهِ. (۱)

کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) خدائے تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں (یہ سن کر) وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں کہ ہم پہلے سے جانتے تھے کہ تو یہی کہے گا۔ پھر اس کی قبر ستر (۷۰) گز لمبی اور ستر (۷۰) گز چوڑی کردی جاتی ہے اس کے بعد قبر میں روشنی کی جاتی ہے پھر اس سے کہا جاتا ہے کہ ''سوجا'' تو مردہ کہتا ہے کہ میں اپنے اہل وعیال میں جا کر اس حال سے ان کو آگاہ کردوں۔ تو فرشتے کہتے ہیں۔ ''سو جیسے دولہا سوتا ہے'' جس کو صرف وہی شخص جگا سکتا ہے کہ جو اس کے اہل میں سب سے زیادہ محبوب ہو (تو وہ سو جاتا ہے) یہاں تک کہ خدائے تعالیٰ اسے (قیامت کے دن) اس کی قبر سے اٹھائے گا۔ (یہ حال تو مومن کا ہے) اور اگر مردہ منافق ہوتا ہے تو فرشتوں کے جواب میں کہتا ہے کہ میں نے لوگوں کو جو کہتے ہوئے سنا تھا اسی کے مثل میں بھی کہتا تھا۔ خود میں کچھ جانتا نہیں تھا تو فرشتے کہتے ہیں کہ ہم لوگ جانتے تھے کہ تو ایسا ہی کہے گا۔ پھر زمین کو حکم دیا جائے گا کہ اس کو دبا تو وہ دبائے گی یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ادھر کی ادھر ہو جائیں گی تو اسی طرح وہ ہمیشہ عذاب میں مبتلا رہے گا۔ یہاں تک کہ خدائے تعالیٰ اس کو اس جگہ سے اٹھائے۔ (ترمذی، مشکوۃ)

③ عَنْ أَبِي سَعِيدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُسَلَّطُ عَلَى الْكَافِرِ فِي قَبْرِهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ تِنِّيناً تَنْهَسُهُ وَتَلْدَغُهُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ، وَلَوْ أَنَّ تِنِّيناً مِنْهَا نَفَخَ فِي الْأَرْضِ مَا أَنْبَتَتْ خَضْرَاءَ. (۲)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ کافر پر اس کی قبر میں ننانوے (۹۹) اژدھے مقرر کیے جاتے ہیں جو اس کو قیامت تک کاٹتے اور ڈستے رہیں گے ان اژدھوں میں کا کوئی ایک اگر زمین پر پھنکار دے تو

---

① ......"سنن الترمذی"، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی عذاب القبر، الحدیث: ۱۰۷۳، ج۲، ص۳۳۷، "مشکاۃ المصابیح"، کتاب الإیمان، باب إثبات عذاب القبر، الحدیث: ۱۳۰، ج۱، ص۴۶.

② ......"سنن الدارمی"، کتا ب الرقائق، الحدیث: ۲۸۱۵، ج۲، ص۴۲۶، "مشکاۃ المصابیح"، کتاب =

زمین سبزہ پیدا کرنے سے محروم ہو جائے۔ (دارمی، مشکوٰۃ)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ:

”ملائکہ و مار و کژدم گزیدن ایشاں کہ درا حادیث واقع شدہ است ہمہ بحکم واقع موجود اند نہ محض مثال و خیال و آنکہ مانہ بنییم و نہ دریا بیم در وجود آن زیاں نہ داردزیرا کہ عالم ملکوت رابچشم سر نہ تواں دید آنراچشم دیگر ست۔“ (۱)

یعنی فرشتوں اور سانپوں اور بچھوؤں کا مردوں کو تکلیف پہنچانا جیسا کہ احادیث کریمہ میں بیان کیا گیا ہے سب حقیقت میں واقع اور موجود ہیں محض مثال و خیال نہیں۔ اور ہمارا نہ دیکھنا اور معلوم نہ کر پانا ان کے وجود کو مضر نہیں اس لیے کہ عالم ملکوت کو سر کی آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتے اس کے لیے ایک دوسری آنکھ چاہیے۔ (اشعۃ اللمعات جلد اول ص ۱۱۴)

اور حضرت مُلّا علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں:

”إِنْ قِيلَ نَحنُ نُشاهِدُ الميِّتَ عَلى حَالِهِ فَكَيفَ يُسئالُ وَيُقعَدُ وَيُضرَبُ وَلَا يَظْهَرُ أَثَرٌ؟ فَالْجَوَابُ أَنَّهُ مُمْكِنٌ وَله نَظيرٌ فِى الشَّاهِدِ وَهُوَ النَّائِم فَإِنَّه يَجِدُ لَذَّةً وَأَلَمًا يحسّهُ وَلَا نحسّهُ وَكَذَا يَجِدُ اليقظان لذّةً وألَمًا يَسْمعُهُ وَيتفكَّر فِيهِ وَلَا يشَاهِد ذَلكَ جَلِيُسه وَكَذَلک كَانَ جبريل يَأتِى النَّبِىَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّم فَيوحِيُ بالقرآن المجيد وَلَا يَرَاهُ أَصْحَابُهُ“(۲)

یعنی اگر اعتراض کیا جائے کہ ہم لوگ مردہ کو اس کے حال پر دیکھتے ہیں پھر کیونکر بٹھا کر اس سے پوچھا جاتا ہے اور مارا جاتا ہے حالانکہ کوئی بات نظر نہیں آتی۔ تو جواب یہ ہے کہ ایسا ممکن ہے (کہ مردہ کے ساتھ سب کارروائیاں ہوں اور ہمیں نظر نہ آئیں) اور اس کی نظیر مشاہدہ کی دنیا میں موجود ہے چنانچہ سونے والا آدمی نیند میں راحت و رنج (کی چیزوں کو) دیکھ کر احساس کرتا ہے اور ہم (اس کے پاس رہ کر) نہیں معلوم کر پاتے (کہ سونے والے پر کیا واقعہ گزر رہا

= الإيمان، باب إثبات عذاب القبر، الفصل الثانی، الحديث: ١٣٤، ج١، ص٤٧.

①......اشعة اللمعات، كتاب الإيمان، باب إثبات عذاب القبر، ج١، ص١٢٣.

②...... ”مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح“، كتاب الإيمان، الحديث: ١٢٥، ج١، ص٣٣٧.

ہے)اوراسی طرح بیدار آدمی اچھی یا بری خبر سن کر اور سوچ کر لذت یا تکلیف محسوس کرتا ہے اور پاس بیٹھے ہوئے آدمی کو کچھ پتہ نہیں چلتا، اوراسی طرح حضرت جبریل علیہ الصلوۃ والسلام قرآن مجید کی وحی لے کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوتے تھے (خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو حضرت جبریل علیہ الصلوۃ والسلام کو دیکھتے تھے۔) مگر صحابہ کرام ان کو نہیں دیکھ پاتے تھے۔ (مرقاۃ شرح مشکوۃ، جلد اول، ص۱۶۳)

انتباہ :

(۱)......مرنے کے بعد مسلمانوں کی روحیں حسب مراتب مختلف مقاموں میں رہتی ہیں۔ بعض کی قبر پر، بعض کی چاہ زمزم میں، بعض کی آسمان و زمین کے درمیان، بعض کی پہلے دوسرے ساتویں آسمان تک اور بعض کی آسمانوں سے بھی اوپر اور بعض کی روحیں زیر عرش قندیلوں میں اور بعض کی اعلیٰ علیین میں۔ اور کافروں کی خبیث روحیں بعض کی ان کے مرگھٹ یا قبر پر، بعض کی چاہ برہوت میں کہ یمن میں ایک نالا ہے، بعض کی پہلی دوسری ساتویں زمین تک اور بعض کی اس کے بھی نیچے سجین میں مگر کہیں بھی ہوں اپنے جسم سے ان کا تعلق باقی رہتا ہے۔(۱) (بہار شریعت)

(۲)......قبر میں منکر نکیر کا سوال حق ہے۔ اس کا انکار کرنے والا گمراہ بد مذہب ہے۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فقہ اکبر مع شرح للملا علی قاری ص:۱۲۱ میں فرماتے ہیں **”سُوَالُ مُنْکَرٍ وَ نَکِیرٍ فِی القبر حقّ“** یعنی قبر میں منکر نکیر کا سوال حق ہے۔(۲)

(۳)......مردہ اگر قبر میں دفن نہ کیا جائے تو جہاں کہیں ہوگا وہیں سوالات ہوں گے اور وہیں ثواب یا عذاب پائے گا۔ یہاں تک کہ اگر کسی جانور نے کھالیا تو اس کے پیٹ میں سوال ہوں گے اور وہیں ثواب یا عذاب پائے گا۔ حضرت ملاّ علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں: **”اَلسُّوَالُ یَشْمَلُ الْأَمْوَاتِ جَمِیْعَهَا حَتّٰی أَنَّ مَنْ مَاتَ وَأَکَلَتْهُ السِّبَاعُ“** یعنی سوال سب مردوں سے کیا جائے گا۔ یہاں تک کہ مرنے کے بعد درندے جانور کھالیں تو بھی سوال کیا جائے گا۔(۲) (مرقاۃ جلد اول ص ۱۶۸)

---

❶......”بہارِشریعت“، ج۱، ص۱۰۱.

❷......”شرح الفقه الأكبر“، باب إعادة الروح إلى الميت في قبره حق، ص ١٠٠.

❸......”مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح“، كتاب الإيمان، الحديث: ١٣٠، ج١، ص٣٤٧.

(٤)......عذابِ قبر اور تنعیم قبر حق ہے اس کا انکار کرنے والا گمراہ ہے۔ اہلِ سنت و جماعت سے خارج ہے۔ حضرت مّلا علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری شرح فقہ اکبر ص: ۱۲۲ میں فرماتے ہیں **" عَذَابُهُ (أي الْقَبْرِ) حَقٌّ كَائِنٌ لِكُفَّارٍ كُلِّهِمْ أَجْمَعِينَ وَلِبَعْضِ الْمُسْلِمِينَ وَ كَذَا تَنْعِيمُ بَعضِ المُؤمِنِينَ حَقٌّ "** (1)

یعنی قبر کا عذاب حق ہے جو سب کافروں اور بعض (گنہگار) مسلمانوں پر ہوگا اور ایسے ہی تنعیم قبر بعض مومنین کے لیے حق ہے۔

(٥)......جسم اگرچہ گل جائے جل جائے یا خاک ہو جائے مگر اس کے اجزائے اصلیہ قیامت تک باقی رہیں گے اور وہی مؤ ردِ عذاب وثواب ہوں گے۔ وہ اجزاء ریڑھ کی ہڈی میں ہوتے ہیں اور اس قدر باریک ہوتے ہیں کہ نہ کسی خردبین سے نظر آتے ہیں، نہ آگ انہیں جلاتی ہے اور نہ زمین انہیں گلا سکتی ہے۔ یہی جسم کے تخم ہیں خدائے تعالیٰ قیامت کے دن مردہ کے منتشر اجزاء کو پہلی ہیئت پر لا کر اِنہیں اجزائے اصلیہ پر کہ محفوظ ہیں ترکیب دے گا اور ہر روح کو اسی جسم سابق میں بھیجے گا۔ (2) (بہارشریعت)

(٦)......انبیائے عِظَام علیہم الصلوۃ والسلام اولیائے کرام علمائے اَعلام، شہدائے اسلام، حفاظ قرآن جو قرآن مجید پر عمل کرتے ہوں اور جو منصب محبت پر فائز ہیں اور وہ جسم جس نے کبھی اللہ تعالیٰ کی معصیت نہ کی ہو۔ اور وہ لوگ کہ اپنے اوقات درود شریف میں مستغرق رکھتے ہیں ان کے بدن کو مٹی نہیں کھا سکتی، جو شخص انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی شان میں یہ خبیث کلمے کہے کہ "مر کے مٹی میں مل گئے" تو وہ گمراہ، بدد ین خبیث اور مرتکب توہین ہے۔ (3) (بہارشریعت، جلد اول ص ۲۹)

* * *

---

❶......"شرح الفقه الأكبر"، باب إعادة الروح إلى الميت فى قبره حق، ص ١٠١.

❷......"بہارِشریعت"، ج۱، ص۱۱۲.

❸......"بہارشریعت"، ج۱، ص۱۱۴.

قیامت کی نشانیاں

① عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ وَيَكْثُرَ الزِّنَا وَيَكْثُرَ شُرْبُ الْخَمْرِ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ.(١)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کی نشانیاں یہ ہیں کہ علم اُٹھالیا جائے گا۔ جہالت زیادہ ہوگی، زنا کاری اور شراب خوری کی کثرت ہوگی۔ مردوں کی تعداد کم ہوگی۔ عورتوں کی تعداد بڑھ جائے گی۔ یہاں تک کہ ایک مرد کی سرپرستی میں پچاس عورتیں ہوں گی۔

② عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اتُّخِذَ الْفَيْءُ دُوَلًا، وَالْأَمَانَةُ مَغْنَمًا، وَالزَّكَاةُ مَغْرَمًا، وَتُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّينِ، وَأَطَاعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ، وَعَقَّ أُمَّهُ، وَأَدْنَى صَدِيقَهُ وَأَقْصَى أَبَاهُ، وَظَهَرَتِ الْأَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ، وَسَادَ الْقَبِيلَةَ فَاسِقُهُمْ، وَكَانَ زَعِيمُ الْقَوْمِ أَرْذَلَهُمْ، وَأُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهِ، وَظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ، وَشُرِبَتِ الْخُمُورُ، وَلَعَنَ آخِرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَوَّلَهَا فَارْتَقِبُوا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيحًا حَمْرَاءَ وَزَلْزَلَةً وَخَسْفًا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب غنیمت (صرف امرا کی) دولت ٹھہرائی جائے، امانت کو مالِ غنیمت اور زکوۃ کو تاوان سمجھا جائے۔ جب کہ علم کو دین کے لیے نہ حاصل کیا جائے۔ مرد اپنی عورت کی اطاعت اور ماں کی نافرمانی کرے گا جب کہ آدمی اپنے دوست سے قریب ہوگا اور اپنے باپ کو دور کرے گا۔ جب مسجدوں میں شور مچایا جائے گا، قوم کا سردار ان کا فاسق ہوگا۔ اور جب قوم کا لیڈر ان میں کا کمینہ آدمی ہوگا اور آدمی کی عزت ان کی برائیوں سے بچنے کے لیے کی جائے گی۔ جب گانے والی عورتیں اور

---

❶...... "صحیح البخاری"، کتاب النکاح، باب یقل الرجال إلخ، الحدیث: ٥٢٣١، ج٣، ص٤٧٢، "صحیح مسلم"، کتاب العلم، باب رفع العلم وقبضه إلخ، الحدیث: ٩-(٢٦٧١) ص:١٤٣٤.

وَّمَسْخاً وَقَذْفاً، وَآيَاتٍ تَتَابَعُ كَنِظَامٍ بَالٍ قُطِعَ سِلْكُهُ فَتَتَابَعُ.(١)

(قسم قسم) کے باجے ظاہر ہوں گے (علانیہ) شراب پی جائے گی اور جب امت کے پچھلے لوگ اگلوں کو برا کہیں گے تو اس وقت تم ان چیزوں کا انتظار کرنا۔ سرخ آندھی، زلزلہ، زمین میں دھنسنا، صورتیں مسخ کرنا، پتھروں کا برسنا اور (قیامت کی بڑی بڑی) نشانیوں کا پے در پے ظاہر ہونا کہ گویا وہ موتیوں کی ٹوٹی ہوئی لڑی ہے جس سے لگاتار موتی گر رہے ہیں۔ (ترمذی، مشکوۃ)

③ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ فَتَكُونُ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَتَكُونُ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَيَكُونُ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ وَتَكُونُ السَّاعَةُ كَالضَّرَمَةِ بِالنَّارِ.(٢)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ زمانہ ایک دوسرے کے قریب نہ ہوگا۔ (یعنی زمانہ کے حصہ جلد جلد گزرنے لگیں گے) سال مہینہ کے برابر ہو جائے گا۔ مہینہ ہفتہ کے برابر۔ ہفتہ ایک دن کے برابر اور اس وقت ایک دن ایک ساعت کے برابر ہوگا اور ساعت آگ کا ایک شعلہ (اٹھ کر ختم ہو جانے) کے برابر ہوگی۔ (ترمذی، مشکوۃ)

④ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ الْغِفَارِيِّ قَالَ اطَّلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ فَقَالَ مَا تَذْكُرُونَ قَالُوا نَذْكُرُ السَّاعَةَ قَالَ إِنَّهَا لَنْ تَقُومَ حَتَّى تَرَوْا قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ فَذَكَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَالدَّابَّةَ وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنُزُولَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ

حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم لوگوں کی گفتگو پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مطلع ہوئے تو فرمایا تم لوگ کیا بات کر رہے ہو؟ لوگوں نے کہا کہ ہم قیامت کا ذکر کر رہے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس وقت تک قیامت نہ آئے گی جب تک کہ تم ان نشانیوں کو

---

❶......"سنن الترمذی"، کتاب الفتن، باب ما جاء فی علامة حلول إلخ، الحديث: ٢٢١٨، ج٤، ص٩٠، "مشكاة المصابيح"، كتاب الرقاق، باب أشراط الساعة، الحديث: ٥٤٥٠، ج٢، ص٢٩٢.

❷......"سنن الترمذی"، کتاب الفتن، باب ما جاء فی تقارب الزمن إلخ، الحديث: ٢٣٣٩، ج٤، ص١٤٨، "مشكاة المصابيح"، كتاب الرقاق، باب أشراط الساعة، الحديث: ٥٤٤٨، ج٢، ص٢٩٢.

وَيَـأَجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَثَلَاثَةَ خُسُوفٍ خَسْفٌ بِـالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِـالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَآخِرُ ذٰلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَـمَنِ تَـطْرُدُ النَّـاسَ إِلَى مَحْشَرِهِمْ وَفِي رِوَايَةٍ نَـارٌ تَـخْـرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنَ تَسُوقُ النَّاسَ إِلَى الْمَحْشَرِ وَفِي رِوَايَةٍ فِي الْعَاشِرَةِ وَرِيحٌ تَلْقِي النَّاسَ فِي الْبَحْرِ. (١)

نہ دیکھ لوگے۔ پھر ان نشانیوں کا ذکر کیا اور فرمایا دھواں، دجال، دابۃ الارض۔ پچھم سے سورج کا نکلنا، عیسی ابن مریم کا نازل ہونا۔ یاجوج و ماجوج، تین مقامات پر زمین کا دھنسنا، ایک مشرق میں دوسرے مغرب میں اور تیسرے جزیرۂ عرب میں۔ اوران کا دسواں وہ آگ ہے جویمن سے نکلے گی اور لوگوں کوگھیر کرمحشر یعنی ملک شام کی طرف لے جائے گی۔ اورایک روایت میں ہے کہ وہ آگ عدن کے علاقے سے نکلے گی اورلوگوں کوگھیر کرمحشر کی طرف لے جائے گی اورایک روایت میں دسویں نشانی ایک ہوا بیان کی گئی ہے جولوگوں کودریا میں پھینک دے گی۔ (مسلم، مشکوۃ)

⑤ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ(٢) قَـالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَـلَّـى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالُ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى جُفَالُ الشَّعْرِ مَعَهُ جَنَّتُهُ وَنَارُهُ فَنَارُهُ جَنَّةٌ وجَنَّتُهُ نَارٌ. (٣)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ دجال بائیں آنکھ کا کانا ہوگا بہت کثرت سے بال ہوں گے۔ اس کے ساتھ جنت اور دوزخ ہوگی۔ اس کی جہنم (حقیقت میں) جنت ہوگی اور جنت (حقیقت میں) جہنم ہوگی۔ (مسلم، مشکوۃ)

⑥ عَنْ أَبِي سَعِيدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَهْدِيُّ مِنِّي أَجْلَى

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہدی میری اولاد

---

❶ ......"صحیح مسلم"، کتاب الفتن وأشراط الساعة، باب فی الآیات إلخ، الحدیث: ٣٩-(٢٩٠١)، ص١٥٥١، "مشكاة المصابيح"، كتاب الرقاق، باب العلامات بين إلخ، الحديث: ٥٤٦٤، ج٢، ص٢٩٤.

❷ ...... مسلم شریف اور مشکوۃ المصابیح میں یہ حدیث حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

❸ ......"صحیح مسلم"، کتاب الفتن وأشراط الساعة، باب ذکر الدجال إلخ، الحدیث: ١٠٤-(٢٩٣٤) ص:١٥٦٧، "مشكاة المصابيح" كتاب الرقاق، الحديث: ٥٤٧٤، ج٢، ص٢٩٦.

الْـجَبهَةِ أَقْـنَـى الْاَنفِ يَـمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطـاً وَعَـدْلًا كَـمَا مُـلِـئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِيْنَ. (۱)

میں سے ہے۔ روشن وکشادہ پیشانی، بلند ناک، وہ زمین کو اس طرح عدل وانصاف سے بھردے گا جس طرح پہلے ظلم وستم سے بھری تھی۔ اور وہ سات برس تک زمین کا مالک رہے گا۔ (ابوداود، مشکوۃ)

⑦ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى لَا يُقَالَ فِي الْأَرْضِ اللَّهُ اللَّهُ. (۲)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ قیامت اس وقت آئے گی جب زمین پر کوئی اللہ اللہ کہنے والا نہیں رہ جائے گا۔ (ابوداود، مشکوۃ)

انتباہ:

(۱)......قیامت کی چند نشانیاں جو احادیث مذکورہ میں بیان کی گئیں ہیں ان میں سے کچھ ظاہر ہوچکیں اور جو باقی ہیں وہ بھی یقیناً ظاہر ہوں گی۔ دجال کا فتنہ بہت سخت ہوگا، وہ خدائی کا دعویٰ کرے گا جو اس پر ایمان لائے گا۔ اسے اپنی جنت میں (جو حقیقت میں دوزخ ہوگی) ڈالے گا اور جو انکار کرے گا اسے دوزخ میں (جو در حقیقت جنت ہوگی) ڈالے گا۔ مردے جلائے گا زمین سے سبزہ اُگائے گا اور آسمان سے پانی برسائے گا اسی قسم کے بہت شعبدے دکھائے گا جو حقیقت میں سب جادو کے کرشمے ہوں گے۔ اس کی پیشانی پر ک، ف، ر لکھا ہوگا (یعنی کافر) جس کو ہر مسلمان پڑھے گا مگر کافر کو نظر نہ آئے گا۔ (۳) (بہارشریعت)

(۲)......حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ظاہر ہونے کا مختصر واقعہ یہ ہے کہ رمضان شریف کا مہینہ ہوگا۔ ابدال کعبہ کے طواف میں مصروف ہوں گے اور حضرت امام مہدی بھی وہاں ہوں گے۔ اولیائے کرام

---

❶......"سنن أبی داود"، کتاب المهدی، الحدیث: ٤٢٨٥، ج٤، ص١٤٥، "مشكاة المصابيح"، كتاب الرقاق، باب أشراط الساعة، الفصل الثانی، الحديث: ٥٤٥٤، ج٢، ص٢٩٣.

❷......"صحيح مسلم"، كتاب الإيمان، باب ذهاب الإيمان إلخ، الحديث: ٢٣٤-(١٤٨) ص٨٨، "مشكاة المصابيح"، كتاب الرقاق، باب لا تقوم الساعة إلخ، الحديث: ٥٥١٦، ج٢، ص٣٠٧.

❸......"بہارشریعت"، ج۱، ص۱۲۰.

انہیں پہچانیں گے ان سے بیعت کی درخواست کریں گے وہ انکار فرمائیں گے تو غیب سے آواز آئے گی ''**هٰذَا خَلِيفَةُ اللّٰهِ الْمَهْدِيُّ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوهُ**'' یعنی یہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے اس کی بات سنو اور اس کا حکم مانو۔ سب لوگ ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے، پھر وہاں سے سب کو اپنے ہمراہ لے کر آپ ملک شام چلے جائیں گے۔(۱) (بہارشریعت)

(۳)...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام جامع مسجد دمشق کے شرقی منارہ پر آسمان سے اُتریں گے، فجر کی نماز کا وقت ہوگا۔ حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں موجود ہوں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام انہیں امامت کا حکم دیں گے اور ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ اس وقت دجال لعین ملک شام میں ہوگا۔ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی سانس کی خوشبو سے پگھلنا شروع ہوگا۔ وہ بھاگے گا آپ اس کا پیچھا کریں گے اور اس کی پیٹھ میں نیزہ مار کر جہنم میں پہنچادیں گے پھر بحکم الٰہی تمام مسلمانوں کو لے کر کوہِ طور پر چلے جائیں گے۔(۲) (بہارشریعت)

(٤)...... جب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام مسلمانوں کے ساتھ پہاڑ پر محصور ہوں گے تو یاجوج و ماجوج کا خروج ہوگا۔ یہ دنیا بھر میں فساد اور قتل و غارت کریں گے پھر آسمان کی طرف تیر پھینکیں گے۔ خدا تعالیٰ کی قدرت سے ان کے تیر اوپر سے خون آلود گریں گے وہ خوش ہوں گے۔ وہ لوگ اپنی انہی حرکتوں میں مشغول ہوں گے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام ان کی ہلاکت کے لیے دعا کریں گے۔ خدائے تعالیٰ ان کی گردنوں میں ایک قسم کے کیڑے پیدا کردے گا ایک دم میں وہ سب کے سب مرجائیں گے۔ اب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام تمام مسلمانوں کے ہمراہ پہاڑ سے اُتریں گے۔ دنیا بھر میں اس وقت صرف ایک دین۔ دین اسلام اور ایک مذہب، مذہب اہلِ سنت و جماعت ہوگا۔ چالیس برس تک آپ اقامت فرمائیں گے۔ نکاح کریں گے اولاد ہوگی اور بعد وفات سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ انور میں دفن ہوں گے۔(۳) (بہارشریعت)

(۵)...... دابۃ الارض ایک جانور ہوگا جس کے ہاتھ میں حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا عصا اور حضرت سلیمان علیہ الصلاۃ والسلام کی انگوٹھی ہوگی۔ عصا سے ہر مسلمان کی پیشانی پر ایک نورانی نشان بنائے گا اور انگوٹھی سے

---

① ...... ''بہارِشریعت''، ج۱، ص۱۲۴.

② ...... ''بہارشریعت''، ج۱، ص۱۲۲.

③ ...... ''بہارِشریعت''، ج۱، ص۱۲۴.

ہر کافر کی پیشانی پر ایک سیاہ داغ لگائے گا جو کبھی نہ مٹے گا جو کافر ہے ہرگز ایمان نہ لائے گا اور جو مسلمان ہے زندگی بھر اپنے ایمان پر قائم رہے گا۔[1] (بہارشریعت)

(۶)......حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی وفات کے ایک زمانہ کے بعد جب قیامت کو صرف چالیس برس رہ جائیں گے تو ایک خوشبودار ٹھنڈی ہوا چلے گی جو لوگوں کی بغلوں کے نیچے سے گزرے گی جس کا اثر یہ ہوگا کہ مسلمانوں کی روح قبض ہوجائے گی اللہ کہنے والا کوئی نہ بچے گا۔ کافر ہی کافر دنیا میں رہ جائیں گے۔ چالیس برس تک ان کے ہاں کوئی اولاد نہ ہوگی۔ یعنی چالیس برس سے کم عمر کا کوئی نہ ہوگا اب انہیں پر قیامت قائم ہوگی۔ حضرت اسرافیل علیہ الصلوۃ والسلام صور پھونکیں گے سب مرجائیں گے۔ آسمان، پہاڑ، زمین یہاں تک کہ صور و اسرافیل اور تمام فرشتے فنا ہوجائیں گے سوائے اس واحد حقیقی کے کوئی نہ ہوگا۔ وہ فرمائے گا۔ **لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ** یعنی آج کس کی بادشاہت ہے۔ مگر ہے کون جو جواب دے پھر خود ہی فرمائے گا۔ **لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ** یعنی صرف اللہ واحد قہار کی سلطنت ہے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ چاہے گا، اسرافیل کو زندہ فرمائے گا۔ اور صور کو پیدا کرکے دوبارہ پھونکنے کا حکم دے گا۔ صور پھونکتے ہی تمام اولین و آخرین ملائکہ اور انس و جن وغیرہ سب موجود ہوجائیں گے۔ سب سے پہلے حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبرِ انور سے یوں باہر تشریف لائیں گے کہ ان کے داہنے دستِ مبارک میں حضرت صدیق اکبر کا ہاتھ ہوگا اور بائیں دستِ مبارک میں حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ہاتھ ہوگا۔ پھر مکہ معظّمہ اور مدینہ طیبہ کے مقابر میں جتنے مسلمان دفن ہیں سب کو اپنے ہمراہ لے کر میدانِ حشر میں تشریف لے جائیں گے۔

* * *

گستاخ رسول کافر ہے

تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان پاک میں گستاخی کرے وہ کافر ہے اور جو اس کے معذب یا کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

(فتاوی رضویہ، ج۳۰، ص۳۳۵)

---

[1] ......''بہارِ شریعت''، ج۱، ص۱۲۶.

حوضِ کوثر اور شفاعت

① عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا أَسِيرُ فِى الْجَنَّةِ إِذَا أَنَا بِنَهَرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ الدُّرِّ الْمُجَوَّفِ قُلْتُ مَا هٰذَا يَا جِبْرِيلُ قَالَ هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِى أَعْطَاكَ رَبُّكَ فَإِذَا طِينُهُ مِسْكٌ أَذْفَرُ.(١)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ (معراج کی رات میں) جب میں جنت کی سیر کررہا تھا تو میرا گزر ایک نہر پر ہوا جس کے دونوں طرف مُجوّف یعنی خولدار موتی کے گنبد تھے۔ میں نے پوچھا جبریل یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا یہ وہ کوثر ہے جو آپ کے رب نے آپ کو عطا فرمایا ہے میں نے دیکھا کہ اس کی مٹی نہایت خوشبودار خالص مشک کی ہے۔ (بخاری، مشکوۃ)

② عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْضِى مَسِيرَةُ شَهْرٍ وَزَوَايَاهُ سَوَاءٌ وَمَاؤُهُ أَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ وَرِيحُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَكِيزَانُهُ كَنُجُومِ السَّمَاءِ مَنْ يَشْرَبُ مِنْهَا فَلَا يَظْمَأُ أَبَدًا.(٢)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے حوض (کوثر) کی مسافت ایک مہینہ (کا راستہ) ہے وہ مربع ہے یعنی اس کے چاروں کونے برابر ہیں۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔ اس کے کوزے چمک اور زیادتی میں آسمان کے ستاروں کے مثل ہیں جو شخص اس میں سے پئے گا پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ (بخاری، مسلم)

③ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے

---

❶ ...... "صحيح البخارى"، كتاب الرقاق، باب فى الحوض، الحديث: ٦٥٨١، ج٤، ص٢٦٨، "مشكاة المصابيح"، كتاب أحوال القيامة وبدء الخلق، باب الحوض إلخ، الحديث: ٥٥٦٦، ج٢، ص٣١٨.

❷ ...... "صحيح البخارى"، كتاب الرقاق، باب فى الحوض، الحديث: ٦٥٧٩، ج٤، ص ٢٦٧، "صحيح مسلم"، كتاب الفضائل، باب إثبات حوض نبينا وصفاته، الحديث: ٢٧-(٢٢٩٢) ص:١٢٥٦.

وَسَلَّمَ أَنْ يَشْفَعَ لِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ أَنَا فَاعِلٌ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَيْنَ أَطْلُبُكَ قَالَ اُطْلُبْنِي أَوَّلَ مَا تَطْلُبُنِي عَلَى الصِّرَاطِ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ أَلْقَكَ عَلَى الصِّرَاطِ قَالَ فَاطْلُبْنِي عِنْدَ الْمِيزَانِ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ أَلْقَكَ عِنْدَ الْمِيزَانِ قَالَ فَاطْلُبْنِي عِنْدَ الْحَوْضِ فَإِنِّي لَا أُخْطِئُ هٰذِهِ الثَّلَاثَ الْمَوَاطِنَ. (١)

حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ حضور قیامت کے دن میری سفارش فرمائی جائے۔ سرکار نے فرمایا میں کروں گا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں حضور کو کہاں تلاش کروں گا۔ سرکار نے فرمایا پہلے مجھ کو پل صراط پر تلاش کرنا میں نے عرض کیا اگر حضور پل صراط پر نہ ملیں فرمایا تو میزان پر۔ میں نے عرض کیا اگر حضور میزان پر بھی نہ ملیں فرمایا تو پھر حوضِ کوثر پر، میں ان تین جگہوں کو نہیں چھوڑوں گا (یعنی ان مقامات میں سے کسی ایک جگہ ضرور ملوں گا)۔ (ترمذی، مشکوۃ)

④ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي. (٢)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ میری شفاعت ثابت ہے میری امت کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لیے۔ (ترمذی، ابوداود، مشکوۃ)

⑤ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي آتٍ مِنْ عِنْدِ رَبِّي فَخَيَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ نِصْفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ وَهِيَ لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا. (٣)

حضرتِ عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ میرے پاس خدائے تعالیٰ کی طرف سے ایک فرشتہ آیا تو اس نے مجھے اختیار دیا کہ یا تو میری آدھی امت جنت میں داخل ہو یا میں شفاعت کو اختیار کروں تو میں نے شفاعت کو منظور کیا، میری شفاعت ہر اس شخص کے

---

①...... "سنن الترمذی"، کتاب صفة القیامة إلخ، باب ما جاء فی شان إلخ، الحدیث: ٢٤٤١، ج٤، ص١٩٥، "مشکاة المصابیح"، کتاب أحوال القیامة وبدء الخلق، الحدیث: ٥٥٩٥، ج٢، ص٣٢٦.

②...... "سنن الترمذی"، کتاب صفة القیامة إلخ، باب ما جاء فی الشفاعة، الحدیث: ٢٤٤٣، ج٤، ص١٩٨، "سنن أبی داود"، کتاب السنة، باب فی الشفاعة، الحدیث: ٤٧٣٩، ج ٤، ص٣١١، "مشکاة المصابیح"، کتاب أحوال القیامة إلخ، باب الحوض والشفاعة، الحدیث: ٥٥٩٨، ج٢، ص٣٢٧.

③...... "سنن الترمذی"، کتاب صفة القیامة والرقائق إلخ، الحدیث: ٢٤٤٩، ج٤، ص١٩٩، "مشکاة =

لیے ہوگی جو اس حال میں مرے کہ اس نے کسی کو خدائے تعالیٰ کا شریک نہ مانا ہو۔ (ترمذی، مشکوۃ)

⑥ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِيْ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَتِيْ يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ. (۱)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کی ایک جماعت میری شفاعت کی بدولت نارِ دوزخ سے نکالی جائے گی جس کا نام جہنمی پڑا ہوا تھا۔ (بخاری، مشکوۃ)

⑦ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةٌ الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّهَدَاءُ. (۲)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ قیامت کے دن تین قسم کے لوگ شفاعت کریں گے پہلے انبیائے کرام علیہم السلام پھر علمائے دین۔ پھر شہدائے اسلام۔ (ترمذی، مشکوۃ)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ:

”تخصیص شفاعت به ایں سه گروه بجہت زیادت فضل و کرامت ایشان ست والا ہمه اہلِ خیراز مسلمانان را ثابت ست“۔ (۳)

یعنی ان تین گروہ کے ساتھ شفاعت کی تخصیص ان کے فضل و بزرگی کی زیادتی کے سبب ہے ورنہ ہر اہلِ خیر مسلماناں (مثلاً سچا حاجی، باعمل حافظ) کے لیے (بھی شفاعت کا حق) ثابت ہے۔

(اشعۃ اللمعات، جلد چہارم، ص ۴۰۸)

⑧ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ أُمَّتِيْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْفِئَامِ

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ میری امت

= المصابيح"، كتاب أحوال القيامة إلخ، باب الحوض والشفاعة، الحديث: ٥٦٠٠، ج٢، ص٣٢٧.

❶ ......"صحيح البخاری"، كتاب الرقاق، باب صفة الجنة والنار، الحديث: ٦٥٦٦، ج ٤، ص٢٦٣، "مشكاة المصابيح"، كتاب أحوال القيامة وبدء الخلق، الحديث: ٥٥٨٥، ج٢، ص٣٢٤.

❷ ......"سنن ابن ماجه"، كتاب الزهد، باب ذكر الشفاعة، الحديث: ٤٣١٣، ج٤، ص٥٢٦، "مشكاة المصابيح"، كتاب أحوال القيامة وبدء الخلق، باب الحوض والشفاعة، الحديث: ٥٦١١، ج ٢، ص٣٢٩، "كنز العمال"، كتا ب القيامة من قسم الأقوال، الحديث: ٣٩٠٦٦، ج٧، ص١٧٣.

❸ ......اشعة اللمعات، كتاب الفتن، باب الحوض والشفاعة، الفصل الثالث، ج٤، ص٤٣٢.

وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْقَبِيلَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْعُصْبَةِ (١) وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتَّى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ. (٢)

میں سے بعض لوگ کئی جماعت کی شفاعت کریں گے اور بعض لوگ ایک قبیلہ کی، اور بعض لوگ دس سے چالیس کی شفاعت کریں گے اور بعض لوگ صرف ایک آدمی کی۔ یہاں تک کہ میری کل امت جنت میں داخل ہوجائے گی۔ (ترمذی، مشکوۃ)

⑨ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرِدُ النَّاسُ النَّارَ ثُمَّ يَصْدُرُونَ مِنْهَا بِأَعْمَالِهِمْ فَأَوَّلُهُمْ كَلَمْحِ الْبَرْقِ ثُمَّ كَالرِّيحِ ثُمَّ كَحُضْرِ الْفَرَسِ ثُمَّ كَالرَّاكِبِ فِي رَحْلِهِ ثُمَّ كَشَدِّ الرَّجُلِ ثُمَّ كَمَشْيِهِ. (٣)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ لوگ جہنم کی آگ کو (پل صراط سے گزر کر) عبور کریں گے۔ پھر اپنے اعمال صالحہ کے مطابق جہنم (کی لپیٹ وغیرہ) سے نجات پائیں گے تو ان میں سے جو سب سے بہتر ہوں گے وہ بجلی چمکنے کے مانند (پل صراط سے) گزر جائیں گے۔ پھر ہوا کے مثل پھر دوڑنے والے گھوڑے کی طرح، پھر اونٹ سوار کے مانند پھر دوڑنے والے آدمی کی طرح پھر پیدل چلنے کے مثل۔ (ترمذی، دارمی، ابوداود)

انتباہ:

(۱)......قیامت قائم ہونا حق ہے اس کا انکار کرنے والا کافر ہے۔ (٤) (بہار شریعت)

(۲)......قیامت کے دن لوگ اپنی اپنی قبروں سے ننگے بدن بغیر ختنہ شدہ اٹھیں گے، کوئی پیدل ہوگا کوئی سوار اور کافر منہ کے بل چلتے ہوئے میدانِ حشر کو جائیں گے کسی کو فرشتے گھسیٹ کر لے جائیں گے۔ میدانِ حشر ملک شام کی سرزمین پر قائم ہوگا اس دن زمین تانبے کی ہوگی۔ سورج صرف ایک میل کے فاصلے پر ہوگا۔ ابھی چار ہزار برس کی راہ کے فاصلہ پر ہے اور اس کی پیٹھ دنیا کی طرف ہے قیامت کے دن اس کا منہ اس طرف

---

❶...... "عُصْبَة بضم العين و سكون صادازده (١٠) تا چهل (١٢) اشعة اللمعات"۔

❷......"سنن الترمذى"، كتاب صفة القيامة و الرقائق و الورع، باب ما جاء فى الشفاعة، الحديث: ٢٤٤٨، ج٤، ص١٩٩، "مشكاة المصابيح"، كتاب أحوال القيامة إلخ، الحديث: ٥٦٠٢، ج٢، ص ٣٢٧.

❸......"سنن الترمذى"، كتاب التفسير، باب ومن سورة مريم، الحديث: ٣١٧٠، ج٥، ص١٠٨، "سنن الدارمى"، كتاب الرقائق، باب فى ورود النار، الحديث: ٢٨١٠، ج٢، ص٤٢٤.

❹......"بہارِ شریعت"، ج۱، ص۱۲۹.

ہوگا گرمی اور تپش سے بھیجے کھولتے ہوں گے۔ پسینہ اس کثرت سے نکلے گا کہ اوپر چڑھے گا کسی کے ٹخنوں تک ہوگا۔ کسی کے گھٹنوں تک، کسی کے کمر، کسی کے سینہ، کسی کے گلے تک اور کافر کے تو منہ تک چڑھ کر مثل لگام کے جکڑ جائے گا جس میں وہ ڈبکیاں کھائے گا اور گرمی کی حالت میں پیاس کی جو کیفیت ہوگی وہ محتاج بیان نہیں، زبانیں سوکھ کر کانٹا ہوجائیں گی اور بعضوں کی زبانیں منہ سے باہر نکل آئیں گی۔ ان مصیبتوں کے باوجود کوئی کسی کا پرسانِ حال نہ ہوگا۔ بھائی سے بھائی بھاگے گا ماں باپ اولاد سے پیچھا چھڑائیں گے۔ ہر ایک اپنی اپنی مصیبت میں گرفتار ہوگا کوئی کسی کا مددگار نہ ہوگا۔ قیامت کا دن جو کہ پچاس ہزار برس کا ہوگا اس پریشانی کی حالت میں قریب آدھے کے گزر جائے گا اب اہلِ محشر مشورہ کریں گے کہ اپنا کوئی سفارشی ڈھونڈنا چاہیے جو ہم کو ان مصیبتوں سے رہائی دلائے لوگ گرتے پڑتے حضرت آدم علیہ السلام کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے کہ اے حضرت آدم! آپ ابوالبشر ہیں خدائے تعالیٰ نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے بنایا فرشتوں سے آپ کو سجدہ کرایا۔ ہم لوگ سخت پریشانی میں مبتلا ہیں آپ ہماری شفاعت کیجیے کہ خدائے تعالیٰ ہمیں اس سے نجات بخشے حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام فرمائیں گے۔ یہ میرا مرتبہ نہیں تم کسی اور کے پاس جاؤ۔ لوگ حضرتِ نوح علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور ان کے فضائل بیان کر کے عرض کریں گے کہ آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیجیے۔ یہاں سے بھی وہی جواب ملے گا کہ میں اس لائق نہیں تم کسی اور کے پاس جاؤ۔ مختصر یہ کہ لوگ حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ وغیرہ جلیل القدر انبیاء کرام علیہم السلام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر شفاعت کے لیے گریہ وزاری کریں گے مگر ہر جگہ سے یہی جواب ملے گا کہ یہ میرا رتبہ نہیں تم کسی اور کے پاس جاؤ۔ یہاں تک کہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوں گے وہ بھی یہی فرمائیں گے کہ میں اس لائق نہیں تم کسی اور کے پاس جاؤ، لوگ عرض کریں گے آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں۔ فرمائیں گے تم ان کے حضور حاضر ہو جن کے ہاتھ پر فتح رکھی گئی جو آج بے خوف ہیں اور وہ تمام اولاد آدم کے سردار ہیں تم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو وہ خاتم النبین ہیں۔ وہی آج تمہاری شفاعت فرمائیں گے اب لوگ پھرتے پھراتے ٹھوکریں کھاتے روتے چلاتے دہائی دیتے ہوئے شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں حاضر ہو کر شفاعت کے لیے عرض کریں گے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرمائیں گے۔ **أَنَا لَهَا** یعنی شفاعت کے لیے میں ہوں۔ یہ فرما کر بارگاہِ الٰہی میں سجدہ کریں گے۔ ارشاد ہوگا:

يَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَأْسَکَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَه یعنی اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی

وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ.(۱) جائے گی اور جو مانگو گے ملے گا اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت مقبول ہوگی۔ اب شفاعت کا سلسلہ شروع ہو جائے گا یہاں تک کہ جس کے دل میں رائی کے دانہ سے بھی کم ایمان ہوگا سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس کی بھی شفاعت فرمائیں گے۔

أَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا وَوَالِدِيْنَا وَأَسَاتِذَتِنَا وَمَشَايِخِنَا وَتَلَامِذَتِنَا وَأَحْبَابِنَا وَجَمِيْعَ أَهْلِ السُّنَّةِ شَفَاعَةَ حَبِيْبِكَ الْمُصْطَفٰى وَنَبِيِّكَ الْمُجْتَبٰى عَلَيْهِ التَّحِيَّةُ وَالثَّنَاءُ.

(۳)......شفاعت حق ہے اس کا انکار کرنا بد مذہبی و گمراہی ہے جیسا کہ حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ " اِنکارِ شفاعت بدعت و ضلالت ست چنانکہ خوارج وبعض معتزلہ بداں رفتہ اند۔ "(۲) (اشعۃ اللمعات، جلد چہارم، ص ۴۰۸)

اور حضرت ملّا علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں کہ:

"فِي شَرحِ مسلم للنووي قَالَ الْقَاضِي عَيَاض رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مَذْهَبُ أَهْلِ السُّنَّةِ جَوَازُ الشَّفَاعَةِ عَقلاً وَوُجُوبُهَا سَمعًا لِصَرِيحِ قَوله تَعَالٰى ﴿ يَوْمَئِذٍ لَّا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا ﴾ وَقَد جَاءَتِ الْآثَار الَّتِي بَلَغتْ بِمَجمُوعِهَا التَّوَاتَرَ لِصِحَّةِ الشَّفَاعَةِ فِي الْآخِرَةِ وَأَجمَع السلفُ الصَّالِحُونَ وَمَنْ بَعدَهُم مِنْ أَهلِ السنةِ عَلَيهَا"(۳)

یعنی امام نووی کی کتاب شرح مسلم میں ہے کہ امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اہلِ سنت وجماعت کا مذہب یہ ہے کہ عقلاً شفاعت جائز ہے اور اس کا وجوب سماعی ہے اس لیے کہ خدائے تعالیٰ نے کھلم کھلا ارشاد فرمایا کہ ﴿ يَوْمَئِذٍ لَّا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا ﴾ (سورۂ طٰہٰ، آیۃ ۱۰۹) یعنی اس دن کسی کی شفاعت کام نہ دے گی مگر اس شخص کی جسے رحمٰن نے (شفاعت کرنے کا) اذن دے دیا ہو اور اس کی بات پسند فرمائی ہو۔

---

❶......"بہار شریعت"، ج۱، ص ۱۳۰۔۱۳۹۔

❷......"اشعة اللمعات"، كتاب الفتن، باب الحوض والشفاعة، الفصل الثالث، ج ٤، ص ٤٣٢.

❸......"مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح"، كتاب صفة القيامة والجنة والنار، باب الحوض والشفاعة، الحديث: ٥٥٩٨، ج٩، ص ٥٦٤.

اور (اس آیت کریمہ کے علاوہ بہت سی) حدیثیں وارد ہیں۔ جن کا مجموعہ آخرت میں شفاعت کی صحت پر حد تواتر کو پہنچ چکا ہے۔ شفاعت کے حق ہونے پر سلف صالحین اوران کے بعد اہلِ سنت و جماعت کا اجماع ہے۔

(مرقاۃ، جلد پنجم، ص۲۷۷)

(٤)......شفاعت کی چند قسمیں(۱) ہیں جیسا کہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ:

"نوع اول شفاعت عظمٰی ست که عام ست مر تمامه خلائق را و مخصوص ست به پیغمبر ما صلی الله تعالی علیه وسلم که هیچ کس را از انبیاء صلوات الله تعالی وسلامه علیهم مجال جرات واقدام بران نباشد وآن برائے اراحت وتخلیص از طول وقوف در عرصات وتعجیل حساب و حکم کردگار تعالی وتقدس وبرآوردن ازاں شدت ومحنت دوم از برائے درآوردن

یعنی شفاعت کی پہلی قسم شفاعت عظمیٰ ہے جو کہ تمام مخلوقات کے لیے عام ہے اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ خاص ہے یعنی انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام میں سے کسی اور نبی کو اس پر جرأت اور پیش قدمی کی مجال نہ ہوگی اور یہ شفاعت لوگوں کو آرام پہنچانے، میدانِ حشر میں دیر تک ٹھہرنے سے چھٹکارا دلانے، اللہ تبارک وتعالیٰ کے فیصلہ اور حساب کے جلدی کرنے اور قیامت کے دن کی سختی و پریشانی سے نکالنے کے لیے ہوگی۔ دوسری قسم کی شفاعت ایک قوم کو بے حساب جنت میں داخل کرنے

---

① ......حضرت ملا علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں "اَلشَّفَاعَةُ خَمْسَةُ أَقْسَامٍ (أَوَّلُها) مُخْتَصَّةٌ بِنَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ الاِرَاحَةُ مِنْ هَوْلِ الْمَوْقِفِ وَتَعْجِيلُ الْحِسَابِ (الثَّانِيَة) فِي إِدْخَالِ قَوْمٍ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَهَذِهِ أَيْضًا وَرَدَتْ فِي نَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (الثالثة) اَلشَّفَاعَةُ لِقَوْمٍ اِسْتَوْجَبُوا النَّارَ فَيَشْفَعُ فِيهِمْ نَبِيُّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى (الرابعة) فِيمَنْ دَخَلَ النَّارَ مِنَ الْمُذْنِبِيْنَ فَقَدْ جَاءَتِ الْآحَادِيْثُ بِإِخْرَاجِهِمْ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ نَبِيِّنَا وَالْمَلَائِكَةِ وَإِخْوَانِهِمْ مِنَ الْمُومِنِيْنَ ثُمَّ يُخْرِجُ اللَّهُ تَعَالَى كُلَّ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (الخامسة) اَلشَّفَاعَةُ فِي زِيَادَةِ الدَّرَجَاتِ فِي الْجَنَّةِ لِأَهْلِهَا وَهَذِهِ لَا تُنْكِرُهَا أَيْضًا. (مرقاة، جلد پنجم، ص ۲۷۸)

(مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح، كتاب صفة القيامة إلخ، الحديث: ۵۵۹۸، ج۹، ص۵٦٤)

قومے در بہشت بغیر حساب و ثبوت آں نیز وارد شدہ برائے پیغمبر ما ونزد بعضے مخصوص بحضرت او ست سوم در اقوامے کہ حسنات وسیئات ایشاں برابر باشد وبامدادِ شفاعت بہ بہشت درآیند چہارم قومے کہ مستحق و مستوجب دوزخ شدہ باشند پس شفاعت کند وایشاں را بہ بہشت در آرد پنجم برائے رفع درجات و زیادت کرامات ششم در گناہ گاراں کہ بدوزخ درآمدہ باشند بہ شفاعت بر آیند وایں شفاعت مشترك ست میاں سائر انبیاء وملائکہ وعلماء وشہداء ۔ ہفتم در استفتاح جنت ہشتم درتخفیف عذاب از انہا کہ مستحق عذاب مخلد شدہ باشند نہم برائے اہلِ مدینہ خاصہ دہم برائے زیارت کنندگان قبر شریف بروجہ امتیاز واختصاص"۔ (۱)

کے لیے ہوگی اور یہ شفاعت بھی ہمارے پیغمبر سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ثابت ہے۔ اور بعض لوگوں کے نزدیک یہ شفاعت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہی کے ساتھ خاص ہے۔ تیسری قسم کی شفاعت ان لوگوں کے بارے میں ہوگی کہ جن کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہوں گی۔ اور شفاعت کی امداد سے جنت میں داخل ہوں گے۔ چوتھی قسم کی شفاعت ان لوگوں کے لیے ہوگی جو کہ دوزخ کے مستحق اور حق دار ہو چکے ہوں گے۔ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم شفاعت فرما کر ان کو جنت میں لاویں گے۔ پانچویں قسم کی شفاعت مرتبے کی بلندی اور بزرگی کی زیادتی کے لیے ہوگی۔ چھٹی قسم کی شفاعت ان گنہگاروں کے بارے میں ہوگی جو کہ جہنم میں پہنچ چکے ہوں گے اور شفاعت کی وجہ سے نکل آئیں گے اور اس شفاعت میں دیگر انبیائے کرام علیہم السلام، فرشتے، علماء اور شہداء بھی شریک ہوں گے۔ ساتویں قسم کی شفاعت جنت کھولنے کے بارے میں ہوگی۔ آٹھویں قسم کی شفاعت ان لوگوں کے عذاب کی تخفیف کے بارے میں ہوگی جو کہ دائمی عذاب کے مستحق ہوں گے۔ نویں قسم کی شفاعت خاص کر مدینہ منورہ والوں اور سرکارِ اقدس کے روضۂ انور کی زیارت کرنے والوں کے لیے

---

① ……"اشعة اللمعات"، کتاب الفتن، باب الحوض والشفاعة، الفصل الأول، ج۴، ص۴۰۴۔

اختصاص وامتیاز کے طریقہ پر ہوگی۔ (اشعۃ اللمعات، جلد چہارم، ص۳۸۲)

(۵)......حوض کوثر جو کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو مرحمت ہوا حق ہے۔[1] (بہارشریعت)

(۶)......قیامت کے دن ہر شخص کو اس کی نیکیوں کا نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا۔ اور برائیوں کا بائیں ہاتھ میں۔ اور کافر کا نامۂ اعمال سینہ توڑ کر اس کا بایاں ہاتھ اس کے پس پشت نکال کر پیٹھ کے پیچھے دیا جائے گا۔[2] (بہارشریعت)

(۷)......حساب حق ہے اور اس کا منکر کافر ہے۔[3] (بہارشریعت)

(۸)......میزان حق ہے اس پر لوگوں کے نیک و بد اعمال تولے جائیں گے نیکی یا بدی کا پلہ بھاری ہونے کا یہ مطلب ہے کہ اُوپر اٹھے یعنی دنیا کے جیسا معاملہ نہیں ہوگا کہ جو بھاری ہوتا ہے نیچے جھکتا ہے۔[4]

(بہارشریعت)

(۹)......حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو خدائے تعالیٰ مقامِ محمود عطا فرمائے گا کہ تمام اولین وآخرین آپ کی تعریف کریں گے۔[5]

(۱۰)......سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ایک جھنڈا مرحمت ہوگا جس کا نام لواء الحمد ہے۔ حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام سے لے کر قیامت تک کے سب مومنین اسی جھنڈے کے نیچے ہوں گے۔[6]

* * *

پانی کا رنگ

اقول: حقیقت امر یہ ہے کہ پانی خالص سیاہ نہیں مگر اُس کا رنگ سپید نہیں میلا مائل بیک گونہ سوادِ خفیف ہے اور وہ صاف سپید چیزوں کے بمقابل آ کر کھل جاتا ہے واللہ سبحٰنہ وتعالیٰ اعلم۔

(فتاوی رضویہ، ج۳، ص۲۴۴)

---

❶...... ''بہارشریعت''، ج۱، ص۱۴۵.

❷...... ''بہارشریعت''، ج۱، ص۱۴۴.

❸...... ''بہارِشریعت''، ج۱، ص۱۴۱.

❹...... ''بہارِشریعت''، ج۱، ص۱۴۶.

❺...... ''بہارِشریعت''، ج۱، ص۱۴۶.

❻...... ''بہارِشریعت''، ج۱، ص۱۴۷.

جنت کا بیان

① عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَی أَعْدَدْتُ لِعِبَادِی الصَّالِحِینَ مَا لَا عَیْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَی قَلْبِ بَشَرٍ.(۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا ہے کہ خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے ایسی چیز تیار کر رکھی ہے کہ جس کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ اس کی خوبیوں کو کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل پر اس کی ماہیت کا خیال گزرا۔ (بخاری، مسلم)

② عَنْ بُرَیْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُونَ وَمِئَةُ صَفٍّ ثَمَانُونَ مِنْهَا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَأَرْبَعُونَ مِنْ سَائِرِ الْأُمَمِ.(۲)

حضرت بُریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جنتیوں کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی۔ اور ان میں سے اسی (۸۰) صفیں اس امت کی ہوں گی اور چالیس صفیں دوسری امتوں کی۔ (ترمذی، دارمی، مشکوۃ)

③ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ إِلَی الْأَرْضِ لَأَضَاءَتْ مَا بَیْنَهُمَا وَلَمَلَأَتْ مَا بَیْنَهُمَا رِیحًا وَلَنَصِیفُهَا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ اگر جنتیوں کی عورتوں میں سے کوئی عورت زمین کی طرف جھانکے تو آسمان سے زمین تک منور ہوجائے اور ساری فضا زمین

---

❶......"صحیح البخاری"، کتاب بدء الخلق، باب ما جاء فی صفة الجنة إلخ، الحدیث: ٣٢٤٤، ج٢، ص٣٩١، "صحیح مسلم"، کتاب الجنة وصفة نعیمها وأهلها، الحدیث: ٢ـ(٢٨٢٤) ص:١٥١٦.

❷......"سنن الترمذی"، کتاب صفة الجنة، باب ما جاء فی کم صف أهل الجنة، الحدیث: ٢٥٥٥، ج٤، ص٢٤٤، "سنن الدارمی"، کتاب الرقائق، باب فی صفوف إلخ، الحدیث: ٢٨٣٥، ج٢، ص٤٣٤، "مشکاة المصابیح"، کتاب أحوال القیامة وبدء الخلق، الحدیث: ٥٦٤٤، ج٢، ص٣٣٤.

عَلٰى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.(۱)

سے آسمان تک خوشبو سے معطر ہو جائے۔ اور اس کے سر کی اوڑھنی دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ (بخاری، مشکوۃ)

④ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ مَا يُقِلُّ ظُفُرٌ مِمَّا فِي الْجَنَّةِ بَدَا لَتَزَخْرَفَتْ لَهُ مَا بَيْنَ خَوَافِقِ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَ فَبَدَا أَسَاوِرُهُ لَطَمَسَ ضَوْءُهُ ضَوْءَ الشَّمْسِ كَمَا تَطْمِسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُومِ.(۲)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا کہ اگر جنت کی چیزوں میں سے ناخن برابر کوئی چیز ظاہر ہو جائے تو آسمان و زمین کے اطراف وجوانب اس سے آراستہ ہو جائیں۔ اور اگر جنتیوں میں سے کوئی شخص (دنیا کی طرف) جھانکے اور اس کے کنگن ظاہر ہو جائیں تو اس کی روشنی سورج کی روشنی کو مٹا دے، جیسے کہ ستاروں کی روشنی کو سورج مٹا دیتا ہے۔ (ترمذی، مشکوۃ)

⑤ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُنَادِي مُنَادٍ إِنَّ لَكُمْ أَنْ تَصِحُّوا فَلَا تَسْقَمُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوتُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَشِبُّوا فَلَا تَهْرَمُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَنْعَمُوا فَلَا تَبْأَسُوا أَبَدًا.(۳)

حضرت ابوسعید وابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ پکارنے والا پکار کر کہے گا کہ (اے جنت والو) تم تندرست رہو گے کبھی بیمار نہ ہو گے، تم زندہ رہو گے کبھی نہ مرو گے۔ تم جوان رہو گے کبھی بوڑھے نہ ہو گے۔ اور تم آرام سے رہو گے کبھی محنت ومشقت نہ اٹھاؤ گے۔ (مسلم، مشکوۃ)

---

① ......"صحيح البخارى"، كتاب الجهاد والسير، باب الحور العين إلخ، الحديث: ٢٧٩٦، ج٢، ص٢٥٢، "مشكاة المصابيح"، كتاب أحوال القيامة وبدء الخلق، الحديث: ٥٦١٤، ج٢، ص٣٢٩.

② ......"سنن الترمذى"، كتاب صفة الجنة، باب ما جاء فى صفة أهل الجنة، الحديث: ٢٥٤٧، ج٤، ص٢٤١، "مشكاة المصابيح"، كتاب أحوال القيامة وبدء الخلق، الحديث: ٥٦٣٧، ج٢ ص٣٣٣.

③ ......"صحيح مسلم"، كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب فى دوام نعيم أهل الجنة، الحديث: ٢٢-(٢٨٣٧) ص:١٥٢١، "مشكاة المصابيح"، كتاب أحوال القيامة وبدء الخلق، باب صفة الجنة وأهلها، الفصل الأول، الحديث: ٥٦٢٢-٥٦٢٣، ج٢، ص٣٣١.

⑥ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَأْكُلُونَ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ وَلَا يَتْفُلُونَ وَلَا يَبُولُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ قَالُوا فَمَا بَالُ الطَّعَامِ قَالَ جُشَاءٌ وَرَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ يُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالتَّحْمِيدَ كَمَا تُلْهَمُونَ النَّفَسَ.(۱)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جنّتی جنت میں کھائیں گے اور پئیں گے لیکن نہ تھوکیں گے، نہ پیشاب و پاخانہ کریں گے۔ اور نہ رینٹھ سنکیں گے۔ صحابہ نے عرض کیا کھانے کا فضلہ کیا ہوگا؟ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ (فرحت بخش) ڈکار آئے گی اور ایسا پسینہ آئے گا جو مشک کی خوشبو کے مثل ہوگا۔ اور سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا جنتیوں کے دل میں ڈال دیا جائے گا۔ (جو ان کی زبان پر بے تکلف جاری ہوگا) جیسے کہ سانس جاری ہے۔ (مسلم، مشکوۃ)

⑦ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لَمَنْ يَنْظُرُ إِلَى جِنَانِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَنَعِيمِهِ وَخَدَمِهِ وَسُرُرِهِ مَسِيرَةَ أَلْفِ سَنَةٍ وَأَكْرَمَهُمْ عَلَى اللَّهِ مَنْ يَنْظُرُ إِلَى وَجْهِهِ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً ثُمَّ قَرَأَ ﴿وُجُوْهٌ يَّوْمَىٕذٍ نَّاضِرَةٌ ﴿۲۲﴾ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾(۲)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ مرتبہ کے لحاظ سے ادنیٰ جنتی وہ شخص ہوگا جو اپنے باغوں، اپنی بیویوں، اپنی نعمتوں، اپنے خدمت گاروں اور اپنی آرام گاہوں کو ایک ہزار برس کی مسافت کے اندر پھیلا ہوا دیکھے گا اور خدائے تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑے مرتبہ کا جنتی وہ شخص ہوگا جو صبح و شام دیدارِ الٰہی سے مشرف ہوگا۔ اس کے بعد حضور نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی: ﴿وُجُوْهٌ يَّوْمَىٕذٍ نَّاضِرَةٌ ﴿۲۲﴾ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾ (پارہ

---

① ......"صحيح مسلم"، كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب في صفات الجنة وأهلها، الحديث: ١٨- (٢٨٣٥) ص ١٥٢٠، "مشكاة المصابيح"، كتاب أحوال القيامة وبدء الخلق، باب صفة الجنة وأهلها، الفصل الأول، الحديث: ٥٦٢٠، ج٢، ص٣٣١.

② ......"سنن الترمذي"، تفسير القرآن سورة القيامة، الحديث: ٣٣٤١، ج٥، ص٢١٨، "مشكاة المصابيح"، كتاب أحوال القيامة إلخ، باب رؤية الله تعالى، الحديث: ٥٦٥٧، ج٢، ص٣٣٧.

۲۹ سورۃ القیامۃ) یعنی اس روز بہت سے چہرے اپنے پروردگار کے دیدار سے تروتازہ اور خوش وخرم ہوں گے۔ (احمد، ترمذی، مشکوۃ)

انتباہ:

(۱)......جنتیوں کو جنت میں ہر قسم کے لذیذ میوے اور کھانے ملیں گے، جو چاہیں گے فوراً ان کے سامنے موجود ہوگا۔ اگر کسی پرند کا گوشت کھانے کو جی چاہے گا تو اسی وقت بھنا ہوا ان کے سامنے آجائے گا۔ اگر کسی چیز کے پینے کی خواہش ہوگی تو اسی چیز سے بھرا ہوا کوزہ فوراً ہاتھ میں آجائے گا۔

(۲)......ادنیٰ جنتی کے لیے اسّی (۸۰) ہزار خادم اور بہتر (۷۲) بیویاں ہوں گی اور ان کو ایسے تاج ملیں گے کہ اس میں کا ایک ادنیٰ موتی ساری دنیا کو روشن کر دے گا۔

(۳)......جنتی آپس میں ملاقات کرنا چاہیں گے تو ایک تخت دوسرے کے پاس خود بخود چلا جائے گا۔

* * *

سلام کا جواب دینا

السلام علیکم کے جواب میں السلام علیکم کہنے سے جواب ادا ہو جائے گا اگرچہ سنت یہ ہے کہ وعلیکم السلام کہے، آداب، تسلیمات، بندگی کہنا ایک مہمل بات ہے اور خلاف سنت ہے، اس کا جواب کچھ ضرور نہیں، وہاں مصلحت پر نظر کرے۔ اگر صورت یہ ہے کہ اس کا جواب نہ دینے سے وہ متنبہ ہوگا اور آئندہ خلاف سنت سے باز رہے گا تو کچھ جواب نہ دے، اور اگر وہ دنیا کے اعتبار سے بڑا شخص ہے اور اسے جواب نہ دینے میں ضرر و ایذا کا اندیشہ ہے تو ویسا ہی کوئی مہمل جواب دے دے۔ اسی طرح اگر اسے جواب نہ دینے سے کینہ پیدا ہوگا یا اپنی ناواقفی کے باعث اس کی دل شکنی ہوگی جب بھی جواب دینا اولی ہے اور سلام جب مسنون طریقہ سے کیا گیا ہو اور سلام کرنے والا سنی مسلمان صحیح العقیدہ ہو تو جواب دینا واجب ہے اور اس کا ترک گناہ مگر اجنبی جوان عورت اگر سلام کرے تو دل میں جواب دینا چاہئے واللہ تعالیٰ اعلم۔

(فتاوی رضویہ، ج۲۲، ص۴۰۸)

دوزخ کا بیان

① عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُوقِدَ عَلَی النَّارِ أَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰی احْمَرَّتْ ثُمَّ أُوقِدَ عَلَیْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰی ابْیَضَّتْ ثُمَّ أُوقِدَ عَلَیْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰی اسْوَدَّتْ فَهِیَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ.(١)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جہنم کی آگ کو ایک ہزار برس جلایا گیا یہاں تک کہ وہ سرخ ہوگئی۔ پھر اس کو ایک ہزار برس تک جلایا گیا۔ یہاں تک کہ وہ سفید ہوگئی پھر اسے ایک ہزار برس اور جلایا گیا یہاں تک کہ وہ کالی سیاہ ہوگئی اب وہ سیاہ وتاریک ہے۔ (ترمذی، مشکوۃ)

② عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَهْوَنُ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا أَبُو طَالِبٍ وَهُوَ مُنْتَعِلٌ بِنَعْلَیْنِ یَغْلِی مِنْهُمَا دِمَاغُهُ.(٢)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ دوزخیوں میں سب سے ہلکا عذاب ابو طالب کو ہوگا۔ اس کو آگ کے جوتے پہنائے جائیں گے جن سے اس کا دماغ کھولنے لگے گا۔ (بخاری، مشکوۃ)

③ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلٰی کَعْبَیْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلٰی رُکْبَتَیْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلٰی حُجْزَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلٰی تَرْقُوَتِهِ.(٣)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ دوزخیوں میں بعض لوگ وہ ہوں گے جن کے ٹخنوں تک آگ ہوگی اور بعض لوگ وہ ہوں گے جن کے زانوں تک آگ کے شعلے پہنچیں گے اور بعض وہ ہوں گے جن

---

❶...... "سنن الترمذی"، کتاب صفة جهنم، باب ما جاء فی صفة طعام إلخ، الحدیث: ٢٦٠٠، ج٤، ص٢٦٦، "مشکاة المصابیح"، کتاب أحوال القیامة وبدء الخلق، الحدیث: ٥٦٧٣، ج٢، ص٣٤٠.

❷...... "صحیح مسلم"، کتاب الإیمان، باب أهون أهل النار عذابا، الحدیث: ٣٦٢-(٢١٢) ص١٣٤، "مشکاة المصابیح"، کتاب أحوال القیامة وبدء الخلق، الحدیث: ٥٦٦٨، ج٢، ص٣٣٩.

❸...... "صحیح مسلم"، کتاب الجنة وصفة نعیمها وأهلها، الحدیث: ٣٣-(٢٨٤٥)، ص: ١٥٢٤، =

کے کمر تک ہوگی اور بعض لوگ وہ ہوں گے جن کے گلے تک آگ کے شعلے ہوں گے۔ (مسلم، مشکوۃ)

④ عَنْ أَبِي سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ دَلْوًا مِنْ غَسَّاقٍ يُهْرَاقُ فِي الدُّنْيَا لَأَنْتَنَ أَهْلَ الدُّنْيَا. (۱)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اس زرد پانی کا ایک ڈول جو دوزخیوں کے زخموں سے جاری ہوگا دنیا میں ڈال دیا جائے تو دنیا والے بدبودار ہوجائیں۔ (ترمذی، مشکوۃ)

⑤ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي النَّارِ حَيَّاتٍ كَأَمْثَالِ الْبُخْتِ تَلْسَعُ إِحْدَاهُنَّ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حَمْوَتَهَا أَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا وَإِنَّ فِي النَّارِ عَقَارِبَ كَأَمْثَالِ الْبِغَالِ الْمُوْكَفَةِ تَلْسَعُ إِحْدَاهُنَّ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حَمْوَتَهَا أَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا. (۲)

حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ دوزخ میں بختی اونٹ کے برابر سانپ ہیں۔ یہ سانپ ایک مرتبہ کسی کو کاٹے تو اس کا درد اور زہر چالیس برس تک رہے گا۔ اور دوزخ میں پالان باندھے ہوئے خچروں کے مثل بچھو ہیں تو ان کے ایک مرتبہ کاٹنے کا درد و زہر چالیس (۴۰) سال تک رہے گا۔ (احمد، مشکوۃ)

⑥ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ إِلَّا شَقِيٌّ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنِ الشَّقِيُّ؟ قَالَ مَنْ لَمْ يَعْمَلْ لِلّٰهِ بِطَاعَةٍ وَلَمْ يَتْرُكْ لَهُ مَعْصِيَةً. (۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ دوزخ میں صرف بدنصیب داخل ہوگا۔ پوچھا گیا یارسول اللہ! بدنصیب کون ہے؟ فرمایا بدنصیب وہ شخص ہے کہ جس نے خدائے تعالیٰ

= "مشكاة المصابيح"، كتاب أحوال القيامة وبدء الخلق، الحديث: ٥٦٧١، ج٢، ص٣٤٠.

❶ ......"سنن الترمذى"، كتاب صفة الجهنم، الحديث: ٢٥٩٣، ج٤، ص٢٦٣، "مشكاة المصابيح"، كتاب أحوال القيامة وبدء الخلق، باب صفة النار وأهلها، الفصل الثانى، الحديث: ٥٦٨٢، ج٢، ص٣٤١.

❷ ......"المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حديث عبد الله بن حارث، الحديث: ١٧٧٢٩، ج٦، ص٢١٦، "مشكاة المصابيح"، كتاب أحوال القيامة وبدء الخلق، الحديث: ٥٦٩١، ج٢، ص٣٤٣.

❸ ......"سنن ابن ماجه"، كتاب الزهد، باب ما يرجى من إلخ، الحديث: ٤٢٩٨، ج٤، ص٥١٦، "مشكاة المصابيح"، كتاب أحوال القيامة وبدء الخلق، الحديث: ٥٦٩٣، ج٢، ص٣٤٣.

کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اس کی اطاعت نہیں کی اور اللہ تعالیٰ کے لیے گناہ کو نہیں چھوڑا۔ (ابن ماجہ، مشکوۃ)

انتباہ:

(۱)...... جنت و دوزخ حق ہیں۔ ان کا انکار کرنے والا کافر ہے۔[1] (بہارشریعت)

(۲)...... دنیا کی آگ دوزخ کی آگ کے ستّر جزوں میں سے ایک جز ہے۔[2] (بہارشریعت)

(۳)...... حضرت جبریل علیہ السلام نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے قسم کھا کر عرض کیا کہ اگر جہنم کو سوئی کی نوک برابر کھول دیا جائے تو اس کی گرمی سے سب زمین والے مر جائیں۔ اور قسم کھا کر کہا کہ اگر جہنم کا کوئی داروغہ دنیا والوں پر ظاہر ہو جائے تو زمین کے رہنے والے سب کے سب ان کی ہیبت سے مر جائیں اور قسم کے ساتھ بیان کیا کہ اگر جہنمیوں کی زنجیر کی ایک کڑی دنیا کے پہاڑوں پر رکھ دی جائے تو کانپنے لگیں اور انہیں قرار نہ ہو یہاں تک کہ نیچے کی زمین تک دھنس جائیں۔[3] (بہارشریعت)

(٤)...... دوزخ کی گہرائی اتنی زیادہ ہے کہ اگر پتھر کی چٹان جہنم کے کنارے سے اس میں پھینکی جائے تو ستر برس میں بھی تہ تک نہ پہنچے گی۔[4] (بہارشریعت)

(۵)...... جہنمیوں کو تیل کی جلی ہوئی تلچھٹ کی مثل سخت کھولتا ہوا پانی پینے کو دیا جائے گا کہ مُنہ کے قریب ہوتے ہی اس کی تیزی سے چہرے کی کھال گر جائے گی۔ سر پر گرم پانی بہایا جائے گا۔ جہنمیوں کے بدن سے جو پیپ بہے گی وہ پلائی جائے گی خاردار تھوہڑ کھانے کو دیا جائے گا۔ وہ گلے میں جا کر پھندا ڈالے گا۔ اس کے اتارنے کے لیے پانی مانگیں گے تو ان کو ایسا کھولتا ہوا پانی دیا جائے گا کہ منہ کے قریب آتے ہی منہ کی ساری کھال اس میں گر پڑے گی۔ اور پیٹ میں جاتے ہی آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا تو وہ شوربے کی طرح بہہ کر قدموں کی طرف نکلیں گی۔[5] (بہارشریعت)

(٦)...... جہنم والے گدھے کی آواز کی طرح چلّا کر روئیں گے پہلے آنسو نکلیں گے جب آنسو ختم ہو جائیں گے تو خون روئیں گے، روتے روتے گالوں میں خندقوں کی مثل گڑھے پڑ جائیں گے، رونے کا خون اور پیپ اس قدر ہو گا کہ اس میں کشتیاں ڈالی جائیں تو چلنے لگیں۔ العیاذ باللہ۔

❁ …… ❁ …… ❁ …… ❁

---

① ...... ''بہارِشریعت، ج۱، ص۱۵۰.

② ...... ''بہارِشریعت، ج۱، ص۱٦٤.

③ ...... ''بہارِشریعت، ج۱، ص۱٦۵.

④ ...... ''بہارِشریعت، ج۱، ص۱٦٦.

⑤ ...... ''بہارِشریعت''، ج۱، ص۱٦۷.

کتاب الطہارۃ

وضو

① عَنْ أَبِی مَالِک الأَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِیمَانِ.⁽¹⁾

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پاکیزگی نصف ایمان ہے۔ (مسلم شریف)

② عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ خَرَجَتْ خَطَایَاهُ مِنْ جَسَدِهِ حَتَّی تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهِ.⁽²⁾

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص وضو کرے اور اچھا وضو کرے تو اس کے گناہ اس کے جسم سے نکل جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں۔ (بخاری، مسلم)

③ عَنْ سَعِیدِ بْنِ زَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ یَذْکُرُ اسْمَ اللَّهِ عَلَیْهِ.⁽³⁾

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جس نے وضو کے شروع میں بسم اللہ نہ پڑھی اس کا وضو (کامل) نہیں۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

④ عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور

---

❶...... "صحیح مسلم"، کتاب الطهارة، باب فضل الوضوء، الحدیث: ۱۔(۲۲۳) ص ۱۴۰.

❷...... "صحیح مسلم"، کتاب الطهارة، باب خروج الخطایا إلخ، الحدیث: ۳۰۰۔(۲۴۵) ص:۱۴۹، "مشکاة المصابیح"، کتاب الطهارة، الفصل الأول، الحدیث: ۲۸۴، ج ۱، ص ۷۲.

❸...... "سنن الترمذی"، باب ما جاء فی التسمیة عند الوضوء، الحدیث: ۲۵، ج ۱، ص ۱۰۱، "سنن ابن ماجه"، کتاب الطهارة، باب ما جاء فی التسمیة فی الوضوء، الحدیث: ۳۹۷، ج ۱، ص ۲۴۱.

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَبِسْتُمْ وَإِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَابْدَءُوْا بِأَيَامِنِكُمْ.(١)

علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ جب کپڑا پہنو یا وضو کرو تو اپنے داہنے سے شروع کرو۔ (احمد، ابوداود)

⑤ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَقَالَ هٰذَا وُضُوْئِيْ وَوُضُوْءُ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِيْ.(٢)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے تین تین مرتبہ وضو فرمایا اور فرمایا کہ یہ میرا اور مجھ سے پہلے جو انبیائے کرام علیہم السلام تھے ان کا وضو ہے۔ (مشکوۃ)

⑥ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ.(٣)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسواک منہ کو پاک کرنے والی اور پروردگار کو راضی کرنے والی چیز ہے۔ (احمد، دارمی)

⑦ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِيْ لَأَمَرْتُهُمْ بِتَاخِيْرِ الْعِشَاءِ وَبِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ.(٤)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ اگر میں اپنی امت کے لیے دشوار نہ سمجھتا تو انہیں حکم دیتا کہ وہ عشاء کی نماز دیر سے پڑھیں اور ہر نماز کے لیے مسواک کریں۔ (بخاری، مسلم)

* * *

---

❶......"مشكاة المصابيح"، كتاب الطهارة، باب سنن الوضوء، الحديث: ٤٠١، ج١، ص٩٢.

❷......"مشكاة المصابيح"، كتاب الطهارة، باب سنن الوضوء، الحديث: ٤٢٤، ج١، ص٩٥.

❸......"المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حديث عائشه، الحديث: ٢٦٠٧٣، ج١٠، ص٧٨، "سنن الدارمي"، كتاب الطهارة، باب السواك مطهرة للفم، الحديث: ٦٨٤، ج١، ص١٨٤.

❹......"صحيح البخاري"، كتاب الجمعة، باب السواك يوم الجمعة، الحديث: ٨٨٧، ج١، ص٣٠٧، "صحيح مسلم"، كتاب الطهارة، باب السواك، الحديث: ٤٢-(٢٥٢) ص١٥٢.

وضو کرنے کا مسنون طریقہ

پہلے نیت کرے اور پھر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے کے بعد کم سے کم تین تین مرتبہ اوپر نیچے کے دانتوں کی چوڑائی میں مسواک کرے نہ کہ لمبائی میں اور اس طرح کہ پہلے داہنی جانب کے اوپر کے دانت مانجھے پھر بائیں جانب کے اوپر کے دانت پھر داہنی جانب کے نیچے کے دانت پھر بائیں جانب کے نیچے کے دانت مانجے۔ اس کے بعد دونوں ہاتھ پر گٹوں سمیت پانی ملے اور انگلیوں میں خلال کرے پھر بائیں ہاتھ میں لوٹا وغیرہ لے کر دائیں ہاتھ پر انگلیوں کی طرف سے شروع کر کے گٹے تک تین بار پانی بہائے پھر لوٹے کو داہنے ہاتھ میں لے کر بائیں ہاتھ پر تین بار اسی طرح پانی بہائے اور اس کا خیال رہے کہ انگلیوں کی گھائیاں پانی بہنے سے نہ رہ جائیں اور اگر حوض سے وضو کرتا ہو تو گٹوں تک ہاتھوں کو ملنے کے بعد حوض میں پہلے داہنا ہاتھ ڈال کر تین بار ہلائے اور پھر بایاں ہاتھ ڈال کر تین بار ہلائے پھر تین بار کلی اس طرح کرے کہ منہ کی تمام جڑوں اور دانتوں کی سب کھڑکیوں میں پانی پہنچ جائے اور اگر روزہ دار نہ ہو تو ہر کلی غرغرہ کے ساتھ کرے پھر بائیں ہاتھ کی چھنگلیا ناک میں ڈال کر اسے صاف کرے اور سانس کی مدد سے تین بار داہنے ہاتھ سے نرم بانسوں تک پانی چڑھائے پھر چہرے پر اچھی طرح پانی مل کر اس کو تین بار اس طرح دھوئے کہ ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک اور پیشانی کے اوپر کچھ سر کے حصہ سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک ہر ہر حصے پر پانی بہہ جائے اور داڑھی کے بال و کھال کو دھوئے ہاں اگر داڑھی کے بال گھنے ہوں تو کھال کا دھونا فرض نہیں صرف مستحب ہے۔ اور داڑھی کے جو بال منہ کے دائرے سے نیچے ہیں ان کو بھی دھوئے اور داڑھی کا خلال کرے اس طرح کہ انگلیوں کو گردن کی طرف سے داخل کرے اور سامنے نکالے۔ پھر دونوں ہاتھوں پر کہنیوں سمیت پانی مل کر پہلے داہنے ہاتھ پر اور پھر بائیں ہاتھ پر سرِ ناخن سے شروع کر کے کہنیوں کے اوپر تک بال اور ہر حصہ کھال پر تین بار پانی بہائے۔ پھر سر کا مسح اس طرح کرے کہ دونوں ہاتھوں کے انگوٹھے اور کلمہ کی انگلیاں چھوڑ کر باقی تین تین انگلیوں کے سرے ملا کر پیشانی کے بال اُگنے کی جگہ پر رکھے اور سر کے اوپری حصہ پر گدی تک انگلیوں کے پیٹ سے مسح کرتا ہوا لے جائے اور ہتھیلیاں سر سے جدا رہیں پھر وہاں سے ہتھیلیوں سے سر کی دونوں کروٹوں کا مسح کرتے ہوئے

پیشانی تک واپس لائے۔ یا تین تین انگلیاں سر کے اگلے حصے پر رکھے اور ہتھیلیاں سر کی کروٹوں پر جمائے ہوئے گدی تک کھینچتا لے جائے اور بس پھر اس کے بعد کلمہ کی انگلیوں کے پیٹ سے کان کے اندرونی حصہ کا مسح کرے اور انگوٹھے کے پیٹ سے کان کے باہری حصہ کا مسح کرے اور انگلیوں کی پیٹھ سے گردن کا مسح کرے پھر پاؤں پر ٹخنوں سمیت پانی ملے اور پہلے داہنے پاؤں پھر بائیں پاؤں پر انگلیوں کی طرف سے ٹخنوں کے اوپر تک ہر بال اور ہر حصہ کھال پر تین تین بار پانی بہائے اور انگلیوں میں خلال بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے اس طرح کرے کہ دہانے پاؤں کی چھنگلیا سے شروع کرکے انگوٹھے پر ختم کرے اور بائیں پاؤں میں انگوٹھے سے شروع کرکے چھنگلیا پر ختم کرے اور ہر عضو دھوتے وقت درود شریف پڑھتا رہے کہ افضل ہے۔

ضروری انتباہ:

(۱)......کسی عضو کے دھونے کے یہ معنی ہیں کہ اس عضو کے ہر حصہ پر کم سے کم دو بوند پانی بہہ جائے۔(۱)

(بہار شریعت، جلد دوم ص۹۳)

اور درمختار مع ردالمحتار جلد اول ص:۶۷ میں ہے **"إِسَالَةُ الْمَاءِ مَعَ التَّقَاطُرِ وَلَوْ قَطْرَةً وَفِي "الْفَيْضِ" أَقَلُّهُ قَطْرَتَانِ فِي الْأَصَحِّ"** اس عبارت کا حاصل معنی یہ ہے کہ تقاطر کے ساتھ پانی بہایا جائے اس طرح کہ عضو کے ہر حصہ پر کم سے کم دو بوند پانی بہہ جائے۔(۲)

اور فتاویٰ عالمگیری جلد اول مصری ص:۴ میں ہے **"لَا يَجُوزُ الْوُضُوءُ مَا لَمْ يَتَقَاطَرِ الْمَاءُ"** یعنی جب تک کہ اعضائے وضو کے ہر حصہ پر پانی کی بوند یکے بعد دیگرے نہ گزر جائے وضو نہ ہوگا۔(۳)

عنایہ شرح ہدایہ میں ہے۔ **"اَلْبَلَلُ بِالْمَاءِ فِي الْمَغْسُولَاتِ لَا يُسْقِطُ الْفَرْضَ"** یعنی جن اعضاء کا دھونا فرض ہے انہیں صرف پانی سے بھگو لینے پر فرض ادا نہ ہوگا۔(۴)

لہذا جو لوگ وضو کرتے وقت اعضاء پر تیل کی طرح پانی صرف چپڑ لیتے ہیں یا بعض حصہ پر تو پانی بہاتے

---

①......"بہارِ شریعت"، ج۱، ص۲۸۸.

②......"الدر المختار ورد المحتار"، كتاب الطهارة، باب أركان الوضوء أربعة، مطلب فى الفرض القطعى والظنى، ج۱، ص۲۱۷.

③......"الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الفصل الأول فى فرائض الوضوء، ج۱، ص۳.

④......"العناية شرح الهداية"، كتاب الطهارة، ج۱، ص۱۲.

ہیں اور بعض حصے کو صرف بھگو کر چھوڑ دیتے ہیں۔ مثلاً پیشانی کے بالائی حصے، کان کے کنارے، ہاتھ کی کہنیوں اور پاؤں کے ٹخنوں پر تر ہاتھ صرف پھیر لیتے ہیں اور پانی نہیں بہاتے ہیں اِن کا وضو نہیں ہوتا اس لیے کہ قرآن کریم نے اعضاء کے دھونے کا حکم دیا ہے لہذا صرف بھگونے سے وضو نہ ہوگا۔

افسوس صد افسوس آج عوام تو عوام اکثر خواص بھی اس مسئلہ سے لاپرواہی برتتے ہیں اور آیت کریمہ ﴿عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۙ﴿۳﴾ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً﴾ کے مصداق بنتے ہیں۔ (یعنی کام کریں، مشقت جھیلیں جائیں بھڑکتی آگ میں) العیاذ باللہ تعالیٰ۔

(۲)...... جب چھوٹے برتن مثلاً لوٹے یا بدھنے سے وضو کر رہا ہو تو گٹوں تک ہاتھ دھونے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ پہلے دونوں گٹوں تک ہاتھ خوب بھگو لے۔ اس کے بعد بائیں ہاتھ میں برتن اُٹھا کر داہنے ہاتھ پر سرِ ناخن سے گٹے کے اوپر تک تین بار پانی بہائے پھر اسی طرح داہنے ہاتھ میں برتن اٹھا کر بائیں ہاتھ پر گٹے تک تین بار پانی بہائے۔ جیسا کہ شرح وقایہ جلد اول مجیدی کان پور ص:۵۹، طحطاوی مصری ص:۳۹، فتاویٰ عالمگیری جلد اول مصری ص:۶، اور عنایہ و کفایہ شروح ہدایہ میں ہے ”**وَاللَّفْظُ لِلْفَتَاوٰی الْهِنْدِيَة كَيْفِيَّتُهٗ إِنْ كَانَ الْإِنَاءُ صَغِيرًا أَنْ يَأْخُذَهٗ بِشِمَالِهٖ وَيَصُبَّ الْمَاءَ عَلٰى يَمِينِهٖ ثَلَاثًا ثُمَّ يَأْخُذَهٗ بِيَمِينِهٖ وَيَصُبَّهٗ عَلٰى يَسَارِهٖ كَذٰلِكَ**“(۱)

اور مراقی الفلاح مع طحطاوی مصری ص:۴۴ میں ہے۔ ”**وَيُسَنّ الْبِدَاءَةُ بِالْغَسْلِ مِنْ رُؤُوْسِ الْأَصَابِعِ**“(۲)

(۳)...... بہت سے لوگ یوں کرتے ہیں کہ ناک یا آنکھ یا بھوؤں پر چلّو ڈال کر سارے منہ پر ہاتھ پھیر لیتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ منہ دُھل گیا حالانکہ پانی کا اوپر چڑھنا کوئی معنی نہیں رکھتا اس طرح منہ دھلنے میں منہ نہیں دُھلتا اور وضو نہیں ہوتا۔(۳)

---

❶......”الفتاوى الهندية“ كتاب الطهارة، الفصل الثانى فى سنن الوضوء، ج١، ص٦، ”شرح الوقاية“، باب سنن الوضوء إلخ، ص٦٢، ”العناية شرح الهداية“، كتاب الطهارة، ج١، ص١٨، ”الكفاية شرح الهداية“، كتاب الطهارة، ج١، ص١٩، ”حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح“، فصل فى سنن الوضوء، ص٦٦.

❷......”حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح“، كتاب الطهارة، فصل فى سنن الوضوء، ص٧٤.

❸......”بہارِ شریعت“، ج۱، ص۲۹۸.

(٤)......وضو کرنے میں مندرجہ ذیل باتوں کی احتیاط ضروری ہے۔ پیشانی کے اوپر بال جمنے کی جگہ سے پانی کا بہنا فرض ہے۔ داڑھی مونچھ اور بھوؤں کے بال اگر اتنے چھدرے ہوں کہ نیچے کی کھال جھلکتی ہو تو کھال پر پانی بہانا ضروری ہے صرف بالوں کا دھونا کافی نہیں۔ آنکھ اندر گھسی ہو تو آنکھ اور بھوؤں کے درمیانی حصہ پر پانی بہانے کا خاص خیال رکھے۔ منہ دھوتے وقت آنکھیں اور ہونٹ سمیٹ کر زور سے بند نہ کرے ورنہ کچھ حصہ رہ جانے کی صورت میں وضو نہ ہوگا۔ بعض وقت آنکھ میں کیچڑ وغیرہ سخت ہو کر جم جاتا ہے اسے چھڑا کر پانی بہانا ضروری ہے۔ رخسار اور کان کے درمیانی حصہ یعنی کنپٹی پر کان کے کنارے تک پانی بہانا فرض ہے اس سے اکثر لوگ غفلت برتتے ہیں۔ ناک کے سوراخ میں کیل وغیرہ ہو یا نہ ہو بہرحال اس پر پانی ڈالنا ضروری ہے۔ جتنی داڑھی چہرے کی حد میں ہو اس کا دھونا فرض ہے اور لٹکی ہوئی داڑھی کا مسح کرنا سنت اور دھونا مستحب ہے۔ پانی بہانے میں انگلیوں کی گھائیوں اور کروٹوں کا لحاظ ضروری ہے خصوصاً پاؤں میں کہ اس کی انگلیاں قدرتی طور پر ملی رہتی ہیں۔ بڑھے ہوئے ناخنوں کے اندر جو جگہ خالی ہو اس کا دُھلنا ضروری ہے۔ ناخنوں کے سرے سے کہنیوں کے اوپر تک ہاتھ کا ہر پہلو اور ایک ایک بال کا جڑ سے نوک تک دھل جانا ضروری ہے چلو میں پانی لے کر کلائی پر الٹ دینا ہرگز کافی نہ ہوگا۔ کہنیوں پر پانی بہانے کا خاص خیال رکھے کہ اکثر بے احتیاطی میں دھلتی نہیں صرف تر ہو کر رہ جاتی ہیں بلکہ بعض لوگوں کی کہنیاں تر بھی نہیں ہوتیں۔ انگوٹھی، چوڑی، کلائی کے زیورات اور پاؤں کے ہر وہ زیور جو ٹخنے پر یا ٹخنے سے نیچے ہوں انہیں ہٹا کر ان کے نیچے پانی بہانا ضروری ہے۔ پورے سر کا مسح سنت ہے۔ اور چوتھائی سر کا مسح فرض ہے۔ بعض لوگ صرف انگلیوں کے سرے سر پر گزار دیتے ہیں جو فرض کی مقدار کو بھی کافی نہیں ہوتا اور بعض لوگوں کا مسح یہ ہے کہ ٹوپی اٹھا کر پھر سر پر رکھ دیتے ہیں اور بس۔ ایسے لوگوں کا وضو نہیں ہوتا اور ان کی نمازیں بے کار ہوتی ہیں۔ پاؤں دھونے میں ٹخنوں، تلوؤں، ایڑیوں اور کونچوں کا خاص طور پر خیال رکھیں کہ اکثر بے احتیاطی میں یہ حصے دھلنے سے رہ جاتے ہیں اور وضو نہیں ہوتا۔

(٥)......عضو کے ہر حصہ پر تین بار پانی بہانا سنت ہے خواہ تین بار پانی بہانے کے لیے کئی چلو پانی لینا پڑے اس لیے کہ تین چلو پانی لینا سنت نہیں بلکہ پورے عضو پر تین بار پانی بہانا سنت ہے جیسا کہ درمختار مع شامی جلد اول ص:٨٣ میں ہے ''**وَتَثْلِیثُ الْغَسْلِ الْمُسْتَوْعِبِ وَلَا عِبْرَةَ لِلْغَرَفَاتِ**'' (١) لہٰذا تین چلو پانی

---

① ......"الدر المختار ورد المحتار"، کتاب الطهارة، مطلب فی منافع الصلاة، ج١، ص٢٥٧.

لینے کو سنت سمجھنا غلطی ہے۔

(۶)......وضو کے پانی کے لیے شرعاً کوئی مقدار معین نہیں جیسا کہ مرقاۃ شرح مشکوۃ جلد اول ص:۳۲۶ میں ہے۔ ''الإجْمَاعُ عَلٰى أَنَّهُ لَا يُشْتَرَطُ قَدْرٌ مُعَيَّنٌ فِي مَاءِ الْوُضُوْءِ وَالْغُسْلِ''(۱)

لہذا اتنا زیادہ پانی خرچ نہ کرے کہ اسراف ہو اور نہ اس قدر کم خرچ کرے کہ سنت ادا نہ ہو۔ بعض لوگ صرف ایک چھوٹے سے پانی کے لوٹے سے وضو بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ خدائے تعالیٰ انہیں دھونے اور بھگونے کا فرق سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(۷)......اگر اتنا پانی نہ ہو کہ وضو میں ہر عضو کو تین تین بار دھویا جاسکے تو دو دو بار دھوئے اور اگر دو دو بار دھونے کے کافی نہ ہو تو ایک ایک بار دھوئے اور اگر اتنا بھی نہ ہو کہ منہ اور دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت اور دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت ایک بار دھو سکے تو اب تیمم کر کے نماز پڑھے۔

(۸)......غیر کے نابالغ لڑکے سے بلا معاوضہ پانی بھروا کر وضو کرنا یا کسی دوسرے کام میں لانا جائز نہیں۔(۲) (بہار شریعت) درمختار مع شامی جلد چہارم ص:۵۳۱ میں ہے ''لَا تَصِحُّ هِبَةُ صَغِيْرٍ''(۳)

(۹)......بعض مسجدوں میں چھوٹے حوض یا کسی بڑے برتن میں پانی ہوتا ہے اکثر لوگ جو بے وضو ہوتے ہیں ہاتھ دھوئے بغیر چھوٹے برتن سے پانی نکالتے ہوئے انگلی کا پور یا ناخن پانی میں داخل کر دیتے ہیں اس طرح وہ پانی مستعمل ہو جاتا ہے۔ اس سے وضو کرنا جائز نہیں۔

(۱۰)......ڈول، بالٹی، گھڑا، لوٹا یا پاٹ کے پانی میں بے وضو آدمی کے بے دھلے ہاتھ کا ناخن یا انگلی کا پور چلا گیا تو وہ پانی مستعمل ہو گیا۔ اس سے وضو کرنا جائز نہیں۔ اور اگر پہلے ہاتھ دُھو لیا تو جو حصہ دُھلا ہوا سے پانی میں ڈال سکتے ہیں پانی مستعمل نہ ہوگا لیکن اگر ہاتھ دھو لینے کے بعد کوئی سبب وضو ٹوٹنے کا پایا گیا مثلاً ریاح خارج ہوئی یا پیشاب کیا تو اب ہاتھ ڈالنے سے پانی مستعمل ہو جائے گا۔

(۱۱)......مستعمل پانی کو وضو کے قابل بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ جو پانی مستعمل نہ ہوا سے مستعمل میں

---

❶......''مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح''، کتاب الطھارۃ، الحدیث: ۴۳۹، ج۲، ص۱۴۳۔

❷......''بہارِ شریعت''، ج۱، ص۳۳۴۔

❸......''الدر المختار ورد المحتار''، کتاب الھبۃ، ج۸، ص۵۶۸۔

اس قدر ملا دیا جائے کہ مستعمل کم اور غیر مستعمل زیادہ ہو جائے۔ یا مستعمل کے برتن میں غیر مستعمل پانی اتنا ڈالا جائے کہ وہ برتن بھر کر بہنے لگے تو سب پانی قابلِ وضو ہو جائے گا۔(۱) (درمختار مع ردالمحتار)

(۱۲)......ناخن پالش استعمال کیا جس سے ناخنوں پر ہلکی تہ جم گئی تو اگر ناخنوں سے پالش صاف کیے بغیر وضو کیا تو وضو نہ ہوا۔

(۱۳)......استنجاء کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا جائز ہے اسے پھینک دینا سخت ناجائز و گناہ ہے۔

(۱٤)......وضو کے بچے ہوئے پانی کو پھینک دینا حرام ہے اور کھڑے ہو کر پینا ثواب ہے۔

(۱۵)......جو وضو نمازِ جنازہ کے لیے کیا گیا اس سے ہر نماز پڑھ سکتے ہیں۔

* * *

ناک، کان چھیدنا جائز ہے

درمختار میں ہے کہ لڑکی کے کان چھیدنے میں بطور استحسان کوئی مضائقہ نہیں کیا ناک چھیدنا بھی جائز ہے۔ میں نے اس کو نہیں دیکھا، لیکن علامہ طحطاوی نے فرمایا کہ میں کہتا ہوں کہ اگر یہ کام عورتوں کی زیبائش میں شامل ہے جیسا کہ بعض شہروں میں رواج ہے تو پھر یہ بالیوں کے لئے کان چھیدنے کی طرح کا عمل ہے۔ اور علامہ سندھی مدنی نے فرمایا شوافع نے اس کے جائز ہونے کی تصریح کی ہے۔ ان دونوں باتوں کو علامہ شامی نے نقل کرنے کے بعد برقرار رکھا ہے۔ میں کہتا ہوں اس میں کچھ شک نہیں کہ کان چھیدنا حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے عہد مبارک میں متعارف اور مشہور تھا اور حضور پاک صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اس پر اطلاع پائی مگر ممانعت نہیں فرمائی، یہ دکھ پہنچانا صرف زیب و زینت کے لئے ہوگا، اور اس طرح یہ بھی ہے کیونکہ دونوں کا حکم مساوی ہے۔ پس اس کا جائز ہونا دلالت نص کی بنیاد پر ثابت ہو گیا اس علم سے جس میں مجتہد و غیر مجتہد مشترک ہیں جیسا کہ یہ بات اپنے محل میں ثابت ہو چکی ہے۔

(فتاوی رضویہ، ج ۲۳، ص ۴۸۲)

---

① ......"الدر المختار ورد المحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، ج ١، ص ٣٦٢.

وضو توڑنے والی چیزیں

① عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ. (١)

حضرت علی بن طلق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کی ہوا خارج ہو تو وہ وضو کرے۔ (ترمذی، ابوداود)

② عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَئَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْيِ فَقَالَ مِنَ الْمَذْيِ اَلْوُضُوْءِ. (٢)

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم سے مذی کے متعلق دریافت کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مذی نکلنے سے وضو واجب ہوجاتا ہے۔ (یعنی وضو ٹوٹ جاتا ہے)۔ (ترمذی)

③ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْوُضُوءَ عَلَى مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا فَإِنَّهُ إِذَا اضْطَجَعَ اسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهُ. (٣)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جو شخص لیٹ کر نیند سے سو جائے اس پر وضو واجب ہے اس لیے کہ جب آدمی لیٹتا ہے تو اس کے جوڑ ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ (ترمذی، ابوداود)

انتباہ:

(١)......انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کا سونا ناقض وضو نہیں اس لیے کہ ان کی آنکھیں سوتی ہیں اور دل بیدار رہتا ہے۔ (٤) (بہار شریعت، جلد دوم ص ١٠٧)

---

❶......"سنن الترمذی"، کتاب الرضاع، باب ما جاء فی کراهية إلخ، الحديث: ١١٦٩، ج٢، ص٣٨٨، "سنن أبی داود"، کتاب الصلاة، باب إذا أحدث فی صلاته إلخ، الحديث: ١٠٠٥، ج١، ص٣٧٦.

❷......"سنن الترمذی"، کتاب الطهارة، باب ما جاء فی المنی والمذی، الحديث: ١١٤، ج١، ص١٦٥.

❸......"سنن الترمذی"، کتاب الطهارة، باب ما جاء فی الوضوء من النوم، الحديث: ٧٧، ج١، ص١٣٥، "سنن أبی داود"، کتاب الطهارة، باب الوضوء من النوم، الحديث: ٢٠٢، ج١، ص١٠٠.

❹......"بہارِ شریعت"، ج١، ص٣٠٨.

درمختار نیز ردالمحتار جلد اول ص:۱۰۱، اور بحرالرائق جلد اول ص:۳۹ میں ہے ''وَاللَّفْظُ لِلْبَحْرِ الرَّائِقِ أَنَّ النَّوْمَ مُضْطَجِعًا نَاقِضٌ إِلَّا فِي حَقِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَرَّحَ فِي الْقُنْيَةِ''.(۱)

اور سعایہ جلد اوّل ص:۲۳۶ میں ہے ''أَنَّ نَوْمَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِنَاقِضٍ لِقَوْلِهِ تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي كَمَا نَصَّ عَلَيْهِ جَمْعٌ مِمَّنْ صَنَّفُوا عَلَيْهِ فِي الْخَصَائِصِ اهـ''(۲)

اور بخاری شریف جلد اول ص:۵۰۴ میں ہے ''اَلْأَنْبِيَاءُ تَنَامُ أَعْيُنُهُمْ وَلَا تَنَامُ قُلُوبُهُمْ'' (الحدیث) یعنی انبیائے کرام علیہم السلام کی آنکھیں سوتی ہیں اور ان کے قلوب بیدار رہتے ہیں۔(۳)

(۲)......عوام میں جو مشہور ہے کہ گھٹنا یا ستر کھلنے اپنا یا پرایا ستر دیکھنے سے وضو جاتا رہتا ہے تو صحیح نہیں ہے۔(۴) (بہارِ شریعت، جلد دوم)

(۳)......مندرجہ ذیل چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

پاخانہ، پیشاب، ودی، مذی، منی، کیڑا، پتھری مرد یا عورت کے آگے یا پیچھے سے نکلنا۔ مرد یا عورت کے پیچھے سے ہوا خارج ہونا۔ خون یا پیپ یا زرد پانی کا کہیں سے نکل کر ایسی جگہ بہنا جس کا وضو یا غسل میں دھونا فرض ہے۔ کھانا یا پانی یا صفرا کی منہ بھرتے آنا۔ اس طرح سو جانا کہ جسم کے جوڑ ڈھیلے پڑ جائیں۔ بے ہوش ہونا، جنون ہونا، غشی ہونا، کسی چیز کا اتنا نشہ ہونا کہ چلنے میں پاؤں لڑکھڑائیں۔ بالغ آدمی کا رکوع وسجود والی نماز میں اتنی زور سے ہنسنا کہ آس پاس والے سنیں۔ دکھتی آنکھ سے آنسو بہنا، (اور یہ آنسو ناپاک ہے) مباشرت فاحشہ یعنی مرد اپنے آلہ کو تندی کی حالت میں عورت کی شرمگاہ یا کسی مرد کی شرمگاہ سے ملائے۔ یا عورت عورت باہم ملائیں بشرطیکہ کوئی شے حائل نہ ہو ناقض وضو ہے۔(۵) (بہارِ شریعت)

⁂

---

① ......"الدر المختار و ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب نوم الأنبياء غير ناقض، ج ١، ص٢٩٨، "البحر الرائق"، كتاب الطهارة، باب نواقض الوضوء، ج ١، ص٧٥.

② ......"سعايه" ج ١، ص ٢٣٦.

③ ......"صحيح البخارى"، كتاب المناقب، باب كان النبى صلى الله عليه وسلم تنام عيناه ولا ينام قلبه، الحديث: ٣٥٧٠، ٢، ص٤٩٢.

④ ......"بہارِ شریعت"، ج۱، ص۳۰۹ .

⑤ ......"بہارِ شریعت"، ج۱، ص۳۰۳۔۳۰۷.

استنجاء

① عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهُ. (١)

حضرتِ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم جب استنجاء خانہ میں جاتے تو اپنی انگوٹھی اتار دیتے (اس لیے کہ اس پر ” مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه “(٢) نقش تھا)۔ (ابوداود، ترمذی)

حضرتِ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث شریف کے تحت فرماتے ہیں کہ:

”از یں جا معلوم شد کہ داخل متوضا را باید کہ چیزے را کہ دروے نامِ خدا ورسول خدا وقرآن ست باخود نبرد ودر بعض شروح گفتہ کہ ایں شامل، ست اسمائے تمام انبیاء را صلوت اللہ وتسلیماتہ علیہم اجمعین “ (٣)

یعنی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیت الخلاء میں داخل ہونے والے کو چاہیے کہ ایسی چیز کہ اس میں خدا اور رسول کا نام یا قرآن کا کوئی کلمہ ہو تو اسے اپنے ہمراہ نہ لے جائے اور بعض شروح میں کہا گیا ہے کہ یہ حکم انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے اسماء کو بھی شامل ہے۔ (اشعۃ اللمعات، جلد اول، ص ۲۰۱)

② عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ يَقُوْلُ أَللّٰهُمَّ إِنِّی أَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ. (٤)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم جب استنجاء خانہ میں داخل ہوتے تو أَللّٰهُمَّ إِنِّی أَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبُثِ والخَبَائث۔ (٥)

---

❶ ......”سنن أبی داود“، کتاب الطهارة، باب الخاتم إلخ، الحدیث: ١٩، ج١، ص٤١، ”سنن الترمذی“، کتاب اللباس، باب ما جاء فی لبس الخاتم فی الیمین، الحدیث: ١٧٥٢، ج٣، ص٢٨٩.

❷ ......”صلی الله علیه وسلم“.

❸ ......”اشعة اللمعات“، کتاب الطهارة، باب آداب الخلاء، الفصل الأول، ج ١، ص ٢١٧.

❹ ......”مشکاة المصابیح“، کتاب الطهارة، با ب آداب الخلاء، الحدیث: ٣٣٧، ج١، ص٨١.

❺ ......”یعنی اے اللہ! میں پلیدی اور شیاطین سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ ۱۲ منہ“۔

③ **عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا.**(١)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جب تم پاخانہ (یا پیشاب) کے لیے جاؤ تو قبلہ کی طرف منہ نہ کرو اور نہ اس کی جانب پیٹھ کرو۔ (بخاری، مسلم)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اسی باب الاستنجاء میں فرماتے ہیں کہ:

"مذہب امام اعظم ابوحنیفه آن ست که استقبال قبله واستدبار آن در بول و غائط حرام ست چه در صحراء و چه در خانہا"(٢)

یعنی حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب یہ ہے کہ پیشاب و پاخانہ کرنے میں قبلہ کی جانب منہ یا پیٹھ کرنا حرام ہے خواہ جنگل میں ہو یا گھروں میں۔ (اشعۃ اللمعات جلد اول ص ۱۹۸)

④ **عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ الْحَاجَةَ لَمْ يَرْفَعْ ثَوْبَهُ حَتَّى يَدْنُوَ مِنَ الْأَرْضِ.**(٣)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم جب قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو جب تک بیٹھتے ہوئے زمین کے قریب نہ پہنچ جاتے کپڑا نہ اٹھاتے۔ (ترمذی، ابوداود)

⑤ **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي جُحْرٍ.**(٤)

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص سوراخ کے اندر ہرگز پیشاب نہ کرے۔ (ابوداود، نسائی)

---

❶ ......"صحيح البخاری"، كتاب الوضوء، باب لا تستقبل القبلة إلخ، الحديث: ٣٩٤، ج١، ص١٥٥، "صحيح مسلم"، كتاب الطهارة، باب الا ستطابة، الحديث: ٥٩ـ(٢٦٤) ص١٥٥.

❷ ......"اشعة اللمعات"، كتاب الطهارة، باب آداب الخلاء، الفصل الأول، ج١، ص٢١٣.

❸ ......"سنن الترمذی"، كتاب الطهارة، باب ما جاء فی استتار عند الحاجة، الحديث: ١٤، ج١، ص٩٢، "سنن أبی داود"، كتاب الطهارة، باب كيف التكشف إلخ، الحديث: ١٤، ج١، ص٣٩.

❹ ......"سنن النسائی"، كتاب الطهارة، باب الكراهية فی البول فی الجحر، الحديث: ٣٤، ص١٤.

⑥ عَنْ عُمَرَ قَالَ رَآنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبُوْلُ قَائِمًا فَقَالَ یَا عُمَرُ لَا تَبُلْ قَائِمًا فَمَا بُلْتُ قَائِمًا بَعْدُ. (١)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے مجھے اس حال میں دیکھا کہ میں کھڑے ہوکر پیشاب کررہا تھا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عمر کھڑے ہوکر پیشاب نہ کرو اس کے بعد میں نے کھڑے ہوکر کبھی پیشاب نہ کیا۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

انتباہ:

(۱)......طہارت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرسکتے ہیں اسے پھینک دینا اسراف ہے۔ (۲) (بہارِ شریعت)

(۲)......تہبند اور لنگی پہننے والے پیشاب کرنے کے لیے لوگوں کے سامنے ران اور گھٹنا کھول کر بیٹھ جاتے ہیں یہ ناجائز و حرام ہے۔ اس لیے کہ لوگوں کے سامنے ستر بالا جماع فرض ہے۔ (۳) (بہارِ شریعت)

اور جیسا کہ ردالمحتار جلد اول ص: ۲۸۲ میں ہے: ''**إِذَا کَانَ خَارِجَ الصَّلَاۃِ یَجِبُ السَّتْرُ بِحَضْرَۃِ النَّاسِ إِجْمَاعًا**'' (٤)

اور درمختار میں ہے: ''**ھِیَ لِلرَّجُلِ مَا تَحْتَ سُرَّتِہٖ إِلٰی مَا تَحْتَ رُکْبَتِہٖ**'' (٥)

اور فتاویٰ عالمگیری جلد اول مصری ص: ۵۴ میں ہے ''**رُکْبَتُہٗ عَوْرَۃٌ عِنْدَ عُلَمَائِنَا جَمِیْعًا ھٰکَذَا فِی الْمُحِیْطِ**'' (٦)

اور بہارِ شریعت جلد سوم ص: ۲۵۰ میں ہے کہ بعض بے باک ایسے ہیں کہ لوگوں کے سامنے گھٹنے بلکہ ران تک کھولے رہتے ہیں یہ بھی حرام ہے اور اس کی عادت ہے تو فاسق ہے۔ (۷)

❁……❁……❁……❁

---

❶......"سنن الترمذی"، کتاب الطھارۃ، باب ما جاء فی النھی عن البول قائما، ج١، ص٩٠، "سنن ابن ماجہ"، کتاب الطھارۃ، باب فی البول قاعدا، الحدیث: ٣٠٨، ج١، ص١٩٦.

❷......''بہارِ شریعت''، ج۱، ص۴۱۳.

❸......''بہارِ شریعت''، ج۱، ص۴۷۹.

❹......"رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، مطلب فی ستر العورۃ، ج٢، ص٩٣.

❺......"الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، مطلب فی ستر العورۃ، ج٢، ص٩٣.

❻......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الفصل الأول فی الطھارۃ و ستر العورۃ، ج١، ص٥٨.

❼......''بہارِ شریعت''، ج۱، ص۴۸۱.

غسل

① عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ وَلَا يَذْكُرُ احْتِلَامًا قَالَ يَغْتَسِلُ وَعَنِ الرَّجُلِ يَرٰى أَنَّهُ قَدِ احْتَلَمَ وَلَا يَجِدُ بَلَلًا قَالَ لَا غُسْلَ عَلَيْهِ قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ تَرٰى ذٰلِكَ غُسْلٌ قَالَ نَعَمْ إِنَّ النِّسَاءَ شَقَائِقُ الرِّجَالِ. (۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسولِ کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم سے اس مرد کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ جو تری پائے اور احتلام یاد نہ ہو۔ فرمایا غسل کرے اور اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جسے خواب کا یقین ہے اور تری نہیں پاتا فرمایا اس پر غسل نہیں۔ حضرت اُمِّ سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا۔ کیا عورت اس کو دیکھے تو اس پر غسل ہے؟ فرمایا ہاں، عورتیں مردوں کی مثل ہیں۔ (ترمذی، ابوداود)

② عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ وَإِنْ لَمْ يُنْزِلْ. (۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جب تمہیں کوئی عورت کی چاروں شاخوں یعنی ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان بیٹھے پھر کوشش یعنی ہم بستری کرے تو غسل واجب ہوگیا اگرچہ منی نہ نکلے۔ (بخاری، مسلم)

③ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ جُنُبًا فَأَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَنَامَ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم جب جنب ہوتے پھر کچھ کھانے یا سونے کا ارادہ فرماتے تو وضو کر لیتے جس طرح کہ

---

❶...... "سنن الترمذی"، کتاب الطهارة، الحديث: ۱۱۳، ج۱، ص۱٦٤، "سنن أبی داود"، کتاب الطهارة، الحديث: ۲۳٦، ج۱، ص۱۱۲، "مشکاة المصابيح"، الحديث: ٤٤۱، ج۱، ص ۹۸.

❷...... "صحيح البخاری"، کتاب الغسل، باب إذا التقى الختانان، الحديث: ۲۹۱، ج۱، ص۱۱۸، "صحيح مسلم"، کتاب الحيض، باب نسخ الماء من الماء إلخ، الحديث: ۸۷-(۳٤۸) ص۱۸۹.

لِلصَّلاۃِ.(۱)

نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

④ عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ وَأَنْقُوا الْبَشَرَةَ.(۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ ہر بال کے نیچے جنابت کا اثر ہے اس لیے ہر بال دھوؤ اور بدن کو صاف ستھرا کرو۔ (ابوداود، ترمذی)

مُلّا علی قاری علیہ رحمۃ الباری اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ:

"فَلَوْ بَقِيَتْ شَعْرَةٌ وَاحِدَةٌ لَمْ يَصِلْ إِلَيْهَا الْمَاءُ بَقِيَتْ جَنَابَتُهُ". (۳)

یعنی اگر ایک بال بھی پانی پہنچنے سے رہ گیا تو اس کی جنابت باقی رہے گی۔ (مرقاۃ، جلد اول، ص ۳۲۷)

⑤ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يُدْخِلُ أَصَابِعَهُ فِي الْمَاءِ فَيُخَلِّلُ بِهَا أُصُولَ شَعْرِهِ ثُمَّ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ غُرَفَاتٍ بِيَدَيْهِ ثُمَّ يُفِيضُ الْمَاءَ عَلَى جِلْدِهِ كُلِّهِ وَفِیْ رِوَايَةِ الْمُسْلِمِ يَبْدَأُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهُمَا الْإِنَاءَ ثُمَّ يُفْرِغُ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ.(٤)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم جب جنابت کا غسل فرماتے تو ابتداء یوں کرتے کہ پہلے ہاتھ دھوتے پھر نماز کے جیسا وضو کرتے پھر انگلیاں پانی میں ڈال کر اِن سے بالوں کی جڑیں تر فرماتے پھر سر پر دونوں ہاتھ سے تین چلو پانی ڈالتے پھر تمام بدن پر پانی بہاتے اور امام مسلم کی روایت میں ہے کہ حضور (جب غسل) شروع فرماتے تو ہاتھوں کو برتن میں داخل کرنے سے پہلے دھو لیتے پھر داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ

---

① ......"صحیح مسلم"، کتاب الحیض، باب جواز نوم الجنب إلخ، الحدیث: ۲۲۔(۳۰۵) ص۱۷۳.

② ......"سنن أبی داود"، کتاب الطهارة، باب الغسل من الجنابة، الحدیث: ۲٤۸، ج۱، ص۱۱۷، "سنن الترمذی"، کتاب الطهارة، باب ما جاء أن تحت کل شعرة جنابة، الحدیث: ۱۰٦، ج۱، ص ۱٦۰.

③ ......"مرقاة المفاتیح شرح مشکاة المصابیح"، کتاب الطهارة، الحدیث: ٤٤۳، ج۲، ص۱٤٦.

④ ......"صحیح البخاری"، کتاب الغسل، باب الوضوء قبل الغسل، الحدیث: ۲٤۸، ج۱، ص۱۰۵، "مشکاة المصابیح"، کتاب الطهارة، باب الغسل، الفصل الأول، الحدیث: ٤۳۵، ج۱، ص۹۷.

پر پانی ڈالتے بعدہ اپنی شرمگاہ دھوتے پھر وضو فرماتے۔ (بخاری، مسلم)

انتباہ:

(١)...... غسل کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے دونوں ہاتھ گٹوں تک تین مرتبہ دھوئے پھر استنجاء کی جگہ دھوئے اس کے بعد بدن پر اگر کہیں نجاست یعنی پیشاب یا پاخانہ یا منی وغیرہ ہو تو اسے دور کرے پھر نماز جیسا وضو کرے مگر پاؤں نہ دھوئے۔ ہاں اگر چوکی یا پتھر وغیرہ اونچی چیز پر نہاتا ہو تو پاؤں بھی دھولے۔ اس کے بعد بدن پر تیل کی طرح پانی چپڑے۔ پھر تین مرتبہ داہنے مونڈھے پر پانی بہائے۔ اور پھر تین مرتبہ بائیں مونڈھے پر، پھر سر پر اور تمام بدن پر تین بار پانی بہائے۔ تمام بدن پر ہاتھ پھیرے اور ملے۔ پھر غسل کرنے کی جگہ سے الگ ہٹ جائے۔ اگر وضو کرنے میں پاؤں نہیں دھویا تھا تو اب دھولے اور فوراً کپڑا پہن لے۔

(٢)...... پردے کی جگہ میں ننگے بدن غسل کرنا جائز ہے ہاں عورتوں کو زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔(١) (بہار شریعت)

(٣)...... لوگوں کے سامنے ران اور گھٹنا کھول کر نہانا یا اتنا باریک کپڑا پہن کر نہانا کہ بدن جھلکے سخت ناجائز وحرام ہے۔ (عامہ کتب)

(٤)...... منی کا اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہو کر عضو سے نکلنا، احتلام ہونا، حشفہ کا داخل ہونا، حیض سے فارغ ہونا، نفاس کا ختم ہونا۔ ان تمام صورتوں میں غسل کرنا فرض ہے۔ اور جمعہ، عید، بقرعید، عرفہ کے دن اور احرام باندھتے وقت نہانا سنت ہے۔(٢) (بہار شریعت)

* * *

خواب میں سفر

خواب میں سفر اگر مذموم بات کے لئے نہ ہو تو دلیل ظفر اور مرض سے صحت ہے لِحَدِیْثِ سَافِرُوْا تَصِحُّوا سفر کرو تاکہ تندرست رہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم (فتاوی رضویہ، ج۲۳، ص۲٦۷)

---

❶...... ''بہارِ شریعت''، ج۱، ص۳۲۰۔

❷...... ''بہارشریعت''، ج۱، ص۳۲۱۔۳۲۴۔

کتاب الصلوة

اذان واقامت

① عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُؤَذِّنُونَ أَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.(۱)

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول علیہ الصلوۃ والتسلیم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مؤذنوں کی گردنیں قیامت کے دن سب سے زیادہ دراز ہوں گی۔ (مسلم)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ:

”کنایت ست از بزرگی و گردن فرازی ایشان دراں رُوز“ (۲) (اشعۃ اللمعات، جلد اول، ص ۳۱۲)

یعنی اِس حدیث میں قیامت کے دن مؤذنوں کی بزرگی اوراعلیٰ منصبی سے کنایہ کیا گیا ہے۔

② عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَذَّنَ سَبْعَ سِنِينَ مُحْتَسِبًا كُتِبَتْ لَهُ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ.(۳)

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ جو شخص صرف ثواب کی غرض سے سات برس اذان کہے اس کے لیے دوزخ سے نجات لکھی جاتی ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

③ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالٍ: إِذَا أَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ وَ أَقَمْتَ فَاحْدُرْ وَاجْعَلْ بَيْنَ أَذَانِكَ وَإِقَامَتِكَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والسلام نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ جب اذان کہو تو ٹھہر ٹھہر کر کہو اور جب تکبیر

---

[1] ......”صحیح مسلم“ ، کتاب الصلاۃ، باب فضل الأذان وهرب إلخ، الحدیث: ۱۴ـ(۳۸۷) ص ۲۰۴.

[2] ......”اشعة اللمعات“، کتاب الصلاۃ، باب فضل الأذان، الفصل الأول، ج۱، ص ۳۳۴.

[3] ......”سنن الترمذی“، کتاب الصلاۃ، باب ما جاء فی فضل الأذان، الحدیث: ۲۰۶، ج۱، ص۲۴۸، ”سنن ابن ماجه“، کتاب الأذان والسنة فیها، باب فضل الأذان إلخ، الحدیث: ۷۲۷، ج۱، ص۴۰۲.

قَدْرَ مَا يَفْرُغُ الْاٰكِلُ مِنْ أَكْلِهِ وَالشَّارِبُ مِنْ شُرْبِهِ وَالْمُعْتَصِرُ إِذَا دَخَلَ لِقَضَاءِ حَاجَتِهِ وَلَا تَقُوْمُوا حَتّٰى تَرَوْنِيْ.[1]

کہوتو جلدی جلدی کہواور اذان وتکبیر کے درمیان اتنا فاصلہ رکھوکہ فارغ ہوجائے کھانے والا اپنے کھانے سے اور پینے والا اپنے پینے سے اور قضائے حاجت کرنے والا اپنی حاجت کورفع کرنے سے اور تاوقتیکہ مجھے دیکھ نہ لو نماز کے لیے کھڑے نہ ہو۔ (ترمذی)

④ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ إِنِّي لَعِنْدَ مُعَاوِيَةَ إِذْ أَذَّنَ مُؤَذِّنُهُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ كَمَا قَالَ مُؤَذِّنُهُ حَتّٰى إِذَا قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَلَمَّا قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَقَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ.[2]

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا تھا کہ ان کے مؤذن نے اذان پڑھی۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی وہی الفاظ کہے جو مؤذن نے کہے۔ یہاں تک کہ جب مؤذن نے حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ کہا تو حضرت معاویہ نے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ کہا اور جب مؤذن نے حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کہا تو حضرت معاویہ نے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ کہا اور اس کے بعد حضرت معاویہ نے وہی کہا جو مؤذن نے کہا۔ پھر حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے سنا کہ آپ اسی طرح فرماتے تھے۔ (احمد، مشکوۃ)

انتباہ:

(۱)......اذان منارہ پر یا خارج مسجد پڑھی جائے۔ داخل مسجد اذان پڑھنا مکروہ ومنع ہے۔ خواہ اذان پنج وقتی نماز کے لیے ہو یا خطبہ جمعہ کے لیے دونوں کا حکم ایک ہے۔[3] (عالمگیری، فتح القدیر، بحرالرائق، طحطاوی، وغیرہ)

---

① ......"سنن الترمذی"، کتاب الصلاۃ، باب ما جاء فی الترسل فی الأذان، الحدیث: ۱۹۵، ج۱، ص۲۳۹، "مشکاۃ المصابیح"، کتاب الصلاۃ، باب الأذان، الفصل الثانی، الحدیث: ٦٤٧، ج۱، ص۱۳۸.

② ......"المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حدیث معاویۃ بن أبی سفیان، الحدیث: (۱٦۸۳۱) ج٦، ص۱۳، "مشکاۃ المصابیح"، کتاب الصلاۃ، باب فضل الأذان إلخ، الحدیث: ٦۷۵، ج۱، ص۱٤۳.

③ ......"الفتاوی الهندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الفصل الثانی فی کلمات الأذان إلخ، ج۱، ص۵۵، "فتح القدیر"، کتاب الصلاۃ، باب الأذان، ج۱، ص۲۵۰، حاشیۃ الطحطاوی، باب الأذان وغیرہ، ص۱۹۷.

(۲)......ناسمجھ بچے، جُنب اور فاسق اگرچہ عالم ہی ہو ان کی اذان مکروہ ہے لہٰذا ان سب کی اذان کا اعادہ کیا جائے۔ (۱) (درمختار، بہارشریعت)

(۳)......اذان میں حضور پُرنور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک سُن کر انگوٹھے چومنا اور آنکھوں سے لگانا مستحب ہے۔

طحطاوی علی مراقی الفلاح مصری ص۱۲۲، اور ردالمحتار جلد اول مصری ص:۲۷۹ میں ہے:

یُسْتَحَبُّ أَنْ یُقَالَ عِنْدَ سَمَاعِ الْأُولٰی مِنْ الشَّهَادَةِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْکَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَعِنْدَ الثَّانِیَةِ مِنْهَا قَرَّتْ عَیْنِی بِکَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ، ثُمَّ یَقُولُ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِی بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ بَعْدَ وَضْعِ ظُفْرَیْ الْإِبْهَامَیْنِ عَلَی الْعَیْنَیْنِ فَإِنَّهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَکُونُ قَائِدًا لَهُ إِلَی الْجَنَّةِ، کَذَا فِی "کَنْزِ الْعِبَادِ" "قُهُسْتَانِی" وَنَحْوِهِ فِی "الْفَتَاوٰی الصُّوفِیَّةِ" (۲)

یعنی مستحب ہے کہ جب اذان میں پہلی بار **اَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَّسُولُ اللّٰهِ** سُنے تو **صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْکَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ** کہے اور جب دوسری بار سنے تو **قَرَّتْ عَیْنِی بِکَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ** اور پھر کہے **اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِی بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ** اور یہ کہنا انگوٹھوں کے ناخن آنکھوں پر رکھنے کے بعد ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنی رکاب اقدس میں اسے جنت لے جائیں گے ایسا ہی کنزالعباد میں ہے۔ یہ مضمون جامع الرموز علامہ قہستانی کا ہے اور اسی کے مثل فتاوی صوفیہ میں ہے۔

(۴)......اذان واقامت کے درمیان صلوۃ پڑھنا یعنی بلند آواز سے **اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ** جائز ومستحب ہے۔ اس صلاۃ کا نام اصطلاح شرح میں تثویب ہے اور تثویب کو فقہائے اسلام نے نماز مغرب کے علاوہ باقی نمازوں کے لیے مستحسن قرار دیا ہے جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد اول مصری ص:۵۳ میں ہے "**وَالتَّثْوِیبُ حَسَنٌ عِنْدَ الْمُتَأَخِّرِینَ فِی کُلِّ صَلَاةٍ إِلَّا فِی الْمَغْرِبِ هٰکَذَا فِی شَرْحِ النُّقَایَةِ**

---

① ......"الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب فی المؤذن إذا کان غیر محتسب فی أذانه، ج۲، ص۷۵. "بہارشریعت"، ج۱، ص۴۶۶۔

② ......"حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح"، کتاب الصلاة، باب الأذان، ص۲۰۵. "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب فی کراهة تکرار الجماعة فی المسجد، ج۲، ص۸۴.

لِلشَّیْخِ أَبِی الْمَکَارِمِ وَھُوَ رُجُوعُ الْمُؤَذِّنِ إِلَی الْإِعْلَامِ بِالصَّلَاۃِ بَیْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَۃِ. وَتَثْوِیبُ کُلِّ بَلْدَۃٍ عَلَی مَا تَعَارَفُوہُ إِمَّا بِالتَّنَحْنُحِ أَوْ بِالصَّلَاۃ الصَّلَاۃَ أَوْ قَامَتْ قَامَتْ؛ لِأَنَّہُ لِلْمُبَالَغَۃِ فِی الْإِعْلَامِ وَإِنَّمَا یَحْصُلُ ذٰلِکَ بِمَا تَعَارَفُوہُ. کَذَا فِی الْکَافِی". (١)

مراقی الفلاح شرح نور الایضاح میں ہے۔ وَیُثَوِّبُ بَعْدَ الْأَذَانِ فِی جَمِیْعِ الْأَوْقَاتِ لِظُھُوْرِ التَّوَانِی فِی الْأُمُوْرِ الدِّیْنِیَّۃِ فِی الْأَصَحِّ وَتَثْوِیْبُ کلِّ بلَدٍ بِحَسَبِ مَاتَعَارَفَہُ أَھْلُھَا". (٢)

اورمرقاۃ شرح مشکوۃ لملاعلی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری جلداول ص:۴۱۸ میں ہے وَاسْتَحْسَنَ الْمُتَأَخِّرُوْنَ التَّثْوِیْبَ فِی الصَّلَوَاتِ کُلِّھَا. (٣)

اور درمختار مع ردالمحتار جلداول ص:۲۷۳ میں اذان کے بعد خاص صلاۃ وسلام پڑھنے کے متعلق تصریح فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "التَّسْلِیْمُ بَعْدَ الْأَذَانِ حَدَثَ فِی رَبِیْعِ الْآخِرِ سَنَۃَ سَبْعِ مِئَۃٍ وَإِحْدَی وَثَمَانِیْنَ وَھُوَ بِدْعَۃٌ حَسَنَۃٌ اھ مُلَخَّصاً" یعنی اذان کے بعد اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ" پڑھنا ماہِ ربیع الاخر ۷۸۱ھ میں جاری ہوا اور یہ بہترین ایجاد ہے۔ (٤)

(۵)......اقامت کے وقت کوئی شخص آیا تو اسے کھڑے ہوکر انتظار کرنا مکروہ ہے بلکہ بیٹھ جائے اور مکبّر جب حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ پر پہنچے تو اس وقت کھڑا ہو۔

فتاویٰ عالمگیری جلداول مصری ص:۵۳ میں ہے۔ "إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ عِنْدَ الْإِقَامَۃِ یُکْرَہُ لَہُ الِانْتِظَارُ قَائِمًا وَلٰکِنْ یَقْعُدُ ثُمَّ یَقُوْمُ إِذَا بَلَغَ الْمُؤَذِّنُ قَوْلَہُ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کَذَا فِی الْمُضْمَرَاتِ". (٥)

اور ردالمحتار جلداول ص:۳۸۰ میں ہے: "وَیُکْرَہُ لَہُ الانْتِظَارُ قَائِمًا، وَلٰکِنْ یَقْعُدُ ثُمَّ یَقُوْمُ إِذَا بَلَغَ

---

❶......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الصلاة، الباب الثانی، الفصل الثانی فی کلمات الأذان إلخ، ج١، ص٥٦.

❷......"مراقی الفلاح شرح نور الإیضاح"، ص١١٩.

❸......"مرقاة المفاتیح شرح مشکاة المصابیح"، باب الأذان، الحدیث: ٦٤٦، ج٢، ص٣٣٨.

❹......"الدر المختار ورد المحتار"، باب الأذان، مطلب فی أول من بنی المنائر للأذان، ج٢، ص٧٠.

❺......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الصلاة، الباب الثانی، الفصل الثانی فی کلمات الأذان إلخ، ج١، ص٥٧.

الْمُؤَذِّنُ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ‘‘۔(۱)

(٦)......جو لوگ تکبیر کے وقت مسجد میں موجود ہیں بیٹھے رہیں جب مکبّر حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ پر پہنچے تو اٹھیں اور یہی حکم امام کے لیے بھی ہے۔

فتاویٰ عالمگیری جلد اول مصری ص:۵۳ میں ہے:

’’یَقُوْمُ الْإِمَامُ وَالْقَوْمُ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ عِنْدَ عُلَمَائِنَا الثَّلَاثَةِ وَهُوَ الصَّحِیْحُ‘‘.(۲)

یعنی علمائے ثلاثہ حضرت امام اعظم، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے نزدیک امام اور مقتدی اس وقت کھڑے ہوں جب کہ مکبر حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہے اور یہی صحیح ہے۔

اور شرح وقایہ جلد اول مجیدی ص:۱۳۶ میں ہے:

یَقُوْمُ الْإِمَامُ وَالْقَوْمُ عِنْدَ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ.(۳)

یعنی امام اور مقتدی حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ کہنے کے وقت کھڑے ہوں۔

اور مرقاۃ شرح مشکوۃ جلد اول ص:۴۱۹ میں ہے۔ یَقُوْمُ الْإِمَامُ وَالْقَوْمُ عِنْدَ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ.(۴)

اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اشعۃ اللمعات جلد اول ص:۳۲۱ میں فرماتے ہیں کہ:

فقہا گفتہ اند مذہب آن ست کہ نزد حی علی الصلوۃ باید برخاست۔(۵)

یعنی فقہائے کرام نے فرمایا کہ مذہب یہ ہے حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ کے وقت اُٹھنا چاہیے۔

* * *

---

① ......"ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الأذان، مطلب فی کراھۃ تکرار الجماعۃ إلخ، ج٢، ص٨٨.

② ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی، الفصل الثانی فی کلمات الأذان إلخ، ج١، ص٥٧.

③ ......"شرح الوقایۃ"، کتاب الصلاۃ، ص١٥٥.

④ ......"مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح"، کتاب الصلاۃ، باب الأذان، ج٢، ص٣٣٩.

⑤ ......"اشعۃ اللمعات"، کتاب الصلاۃ، الفصل الأول، ج١، ص٣٤٤.

نماز

① عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَیْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِکُمْ یَغْتَسِلُ فِیْهِ کُلَّ یَوْمٍ خَمْسًا هَلْ یَبْقَی مِنْ دَرَنِهٖ شَیْءٌ قَالُوا لَا یَبْقَی مِنْ دَرَنِهٖ شَیْءٌ قَالَ فَذٰلِکَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ یَمْحُو اللَّهُ بِهِنَّ الْخَطَایَا. (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بتاؤ اگر تم لوگوں میں کسی کے دروازے پر نہر ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا ان کے بدن پر کچھ میل باقی رہ جائے گا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا ایسی حالت میں اس کے بدن پر کچھ بھی میل باقی نہ رہے گا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بس یہی کیفیت ہے پانچوں نمازوں کی، اللہ تعالیٰ ان کے سب گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

② عَنْ أَبِی ذَرٍّ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ وَالْوَرَقُ یَتَهَافَتُ فَأَخَذَ بِغُصْنَیْنِ مِنْ شَجَرَةٍ قَالَ فَجَعَلَ ذٰلِکَ الْوَرَقُ یَتَهَافَتُ قَالَ فَقَالَ یَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّیْکَ یَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَیُصَلِّ الصَّلَاةَ یُرِیدُ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ فَتَهَافَتُ عَنْهُ ذُنُوبُهُ کَمَا یَتَهَافَتُ هٰذَا الْوَرَقُ عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ. (۲)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک روز سردی کے موسم میں جب کہ درختوں کے پتے گر رہے تھے۔ (یعنی پت جھڑ کا موسم تھا) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے تو آپ نے ایک درخت کی دو ٹہنیاں پکڑیں (اور انہیں ہلایا) تو ان شاخوں سے پتے گرنے لگے۔ آپ نے فرمایا اے ابوذر! حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا حاضر ہوں یارسول اللہ! آپ نے فرمایا جب مسلمان بندہ خالص اللہ تعالیٰ کے لیے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے کہ یہ پتے درخت سے

---

❶ ……"صحیح البخاری"، کتاب مواقیت الصلاة، الحدیث: ٥٢٨، ج١، ص١٩٦، "صحیح مسلم"، الحدیث: ٢٨٣-(٦٦٧) ص٣٣٦، "مشکاة المصابیح"، الحدیث: ٥٦٤، ج١، ص ١٢٢.

❷ ……"المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حدیث أبی ذر الغفاری، الحدیث: ٢١٦١٢، ج٨، ص١٣٣.

جھڑ رہے ہیں۔ (احمد)

③ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ غَدَا إِلَى صَلَاةِ الصُّبْحِ غَدَا بِرَايَةِ الْإِيمَانِ وَمَنْ غَدَا إِلَى السُّوقِ غَدَا بِرَايَةِ إِبْلِيسَ. (١)

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص فجر کی نماز کو گیا وہ ایمان کا جھنڈا لے کر گیا۔ اور صبح سویرے بازار کی طرف گیا وہ شیطان کا جھنڈا لے کر گیا۔ (ابن ماجہ)

④ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ الصَّلَاةَ يَوْماً فَقَالَ : مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُوراً وَبُرْهَاناً وَنَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَهُ نُوراً وَلَا بُرْهَاناً وَلَا نَجَاةً، وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَأُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ. (٢)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایک روز نماز کا ذکر کیا تو فرمایا کہ جو شخص نماز کی پابندی کرے گا تو نماز اس کے لیے نور کا سبب ہوگی۔ کمالِ ایمان کی دلیل ہوگی اور قیامت کے دن بخشش کا ذریعہ بنے گی۔ اور جو نماز کی پابندی نہیں کرے گا اس کے لیے نہ تو نور کا سبب ہوگی نہ کمالِ ایمان کی دلیل ہوگی اور نہ بخشش کا ذریعہ اور وہ قیامت کے دن قارون فرعون، ہامان اور اُبی بن خلف کے ہمراہ ہوگا۔ (احمد، دارمی، بیہقی)

⑤ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عَلِيُّ ثَلَاثٌ لَا تُؤَخِّرْهَا الصَّلَاةُ إِذَا أَتَتْ وَالْجَنَازَةُ إِذَا حَضَرَتْ وَالْأَيِّمُ إِذَا وَجَدْتَ لَهَا كُفُؤًا. (٣)

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھ سے فرمایا کہ اے علی تین کاموں میں دیر نہ کرنا۔ ایک تو نماز ادا کرنے میں جب وقت ہوجائے، دوسرے جنازہ میں جب کہ وہ تیار ہو

---

① ......"سنن ابن ماجه"، كتاب التجارات، باب الأسواق ودخولها، الحديث: ٢٢٣٤، ج٣، ص٥٣.

② ......"المسند" للإمام أحمد بن حنبل، الحديث: ٦٥٨٧، ج٢، ص٥٧٤، "سنن الدارمی"، كتاب الرقائق، الحديث: ٢٧٢١، ج٢، ص٣٩٠، "مشكاة المصابيح"، الحديث: ٥٧٨، ج١، ص١٢٤.

③ ......"سنن الترمذی"، كتاب الجنائز، باب ما جاء فی تعجيل الجنازة، الحديث: ١٠٧٧، ج٢، ص٣٣٩.

جائے، تیسرے بیوہ کے نکاح میں جب کہ اس کا کفومل جائے۔ (ترمذی)

⑥ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰى إِذَا اصْفَرَّتْ وَكَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ أَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا. (۱)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ منافق کی نماز ہے کہ بیٹھے ہوئے سورج کا انتظار کرتا ہے یہاں تک کہ جب سورج پیلا پڑ جاتا ہے اور شیطان کی دونوں سینگوں کے بیچ میں آ جاتا ہے تو کھڑا ہو کر چار چونچ مار لیتا ہے۔ نہیں ذکر کرتا اس (تنگ وقت) میں اللہ تعالیٰ کا مگر بہت تھوڑا۔ (مسلم)

⑦ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِينَ وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِينَ وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ. (۲)

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں تو ان کو نماز پڑھنے کا حکم دو اور جب دس سال کے ہو جائیں تو ان کو مار کر نماز پڑھاؤ۔ اور ان کے سونے کی جگہیں علیحدہ کرو۔ (ابوداود)

ضروری انتباہ:

(۱)...... آہستہ قرآن پڑھنے میں اتنا ضروری ہے کہ خود سُنے اگر حروف کی تصحیح کی مگر اِسقدر آہستہ پڑھا کہ خود نہ سُنا تو نماز نہ ہوئی۔ (۳) اور فتاویٰ عالمگیری جلد اول مصری ص: ۶۵ میں ہے: "**إِنْ صَحَّحَ الْحُرُوفَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يُسْمِعْ نَفْسَهُ لَا يَجُوزُ وَبِهِ أَخَذَ عَامَّةُ الْمَشَايِخِ هٰكَذَا فِي الْمُحِيطِ وَهُوَ الْمُخْتَارُ هٰكَذَا فِي السِّرَاجِيَّةِ وَهُوَ الصَّحِيحُ هٰكَذَا فِي النُّقَايَةِ**". (۴)

---

① ......"صحيح مسلم"، كتاب المساجد، باب استحباب التكبير إلخ، الحديث: ١٩٥-(٦٢٢) ص٣١٣، "مشكاة المصابيح"، كتاب الصلاة، باب تعجيل الصلوات، الحديث: ٥٩٣، ج١، ص١٢٨.

② ......"سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب متى يؤمر الغلام بالصلاة، الحديث: ٤٩٥، ج١، ص٢٠٨.

③ ......"بہارِ شریعت"، ج۱، ص۵۱۱. "الفتاوى الهندية"، الباب الرابع فى صفة الصلاة، ج١، ص ٦٩.

④ ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع، ج١، ص٦٩.

(۲)......سجدہ میں پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ زمین سے لگنا شرط ہے اور ہر پاؤں کی تین تین انگلیوں کا پیٹ لگنا واجب، تو اگر کسی نے اِس طرح سجدہ کیا کہ دونوں پاؤں زمین سے اُٹھے رہے تو نماز نہ ہوئی۔ (١)
(بہارِ شریعت، جلد سوم ص ۷۹، فتاوی رضویہ، جلد اول، ص ۵۵۶)

اور اشعۃ اللمعات جلد اول ص: ۳۹۴ میں ہے کہ ’’اگر ہر دو پائے بردارد نماز فاسد ست واگر یکپائے بردارد مکروہ است‘‘. (٢)

اور درمختار مع ردالمحتار جلد اول ص: ۳۱۳ میں ہے ’’**وَوَضْعُ إِصْبَعٍ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا شَرْطٌ**‘‘. (٣)

اور اِسی کتاب میں ص: ۳۵۱ پر ہے ’’**فِيهِ يُفْتَرَضُ وَضْعُ أَصَابِعِ الْقَدَمِ وَلَوْ وَاحِدَةً نَحْوَ الْقِبْلَةِ وَإِلَّا لَمْ تَجُزْ وَالنَّاسُ عَنْهُ غَافِلُونَ**‘‘ (٤)

اور کنز الدقائق میں ہے ’’**وَوَجَّهُ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ نَحْوَ الْقِبْلَةِ**‘‘ اسی کے تحت بحر الرائق جلد اول ص: ۳۲۱ میں ہے ’’**نَصَّ صَاحِبُ الْهِدَايَةِ فِي التَّجْنِيسِ عَلَى أَنَّهُ إِنْ لَمْ يُوَجِّهِ الْأَصَابِعَ نَحْوَهَا فَإِنَّهُ مَكْرُوهٌ**‘‘ (٥)

(۳)......اکثر عورتیں اپنی نادانی سے فرض واجب سب نمازیں بغیر عذر بیٹھ کر پڑھتی ہیں۔ ان کی نماز نہیں ہوتی اِس لیے کہ مردوں کی طرح عورتوں پر بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھنا فرض ہے۔ اگر کسی بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے کمزور ہو گئی ہیں لیکن خادمہ یا لاٹھی یا دیوار پر ٹیک لگا کر کھڑی ہو سکتی ہیں تو فرض ہے کہ کھڑی ہو کر پڑھیں یہاں تک کہ اگر کچھ دیر ہی کے لیے کھڑی ہو سکتی ہیں۔ اگر چہ اتنا ہی کہ کھڑی ہو کر اللہ اکبر کہہ لیں تو فرض ہے کہ کھڑی ہو کر اتنا کہہ لیں پھر بیٹھ جائیں۔ (٦) **(بہارِ شریعت، جلد سوم، ص ۷۷، ۳۷، بحوالہ غنیۃ)**

---

❶......’’**بہارِ شریعت**‘‘، **ج۱، ص۵۱۳**، ’’الدر المختار‘‘، ج۲، ص ١٦٧ـ٢٤٩ـ٢٥١، ’’الفتاوی الرضوية‘‘، ج٧، ص٣٧٦.

❷......’’اشعة اللمعات‘‘، كتاب الصلاة، باب السجود وفضله، الفصل الأول، ج١، ص٤٢٢.

❸......’’الدر المختار وردالمحتار‘‘، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج٢، ص١٦٧.

❹......’’الدر المختار وردالمحتار‘‘، باب صفة الصلاة، مطلب فی إطالة الركوع للجائی، ج٢ ص٢٤٩.

❺......’’كنز الدقائق‘‘، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ص٢٥، ’’البحر الرائق‘‘، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج١، ص٥٦٠.

❻......’’**بہارِ شریعت**‘‘، **ج۱، ص۵۱۱**، ’’غنية المتملی‘‘، فرائض الصلاة، ص ٢٦١ـ ٢٦٧.

اور فتاویٰ رضویہ جلد سوم، ص:۵۲، میں تنویر الابصار و درمختار سے ہے: ''اِنْ قَدَرَ عَلٰی بَعْضِ الْقِیَامِ وَلَوْ مُتَّکِئًا عَلٰی عَصًا اَوْ حَائِطٍ قَامَ لُزُوْمًا بِقَدْرِ مَا یَقْدِرُ وَلَوْ قَدْرَ آیَةٍ اَوْ تَکْبِیْرَةٍ عَلَی الْمَذْهَبِ''۔

آج کل عموماً مرد بھی ذرا سی تکلیف پر بیٹھ کر نماز پڑھنا شروع کر دیتے ہیں۔ حالانکہ دیر تک کھڑے ہو کر ادھر ادھر کی باتیں کرلیا کرتے ہیں اِن کی نماز نہیں ہوتی اِس لیے کہ قیام کے بارے میں عورت مرد کا حکم ایک ہے۔

(٤)......عورت نے اِتنا باریک دوپٹہ اوڑھ کر نماز پڑھی کہ جس سے بال کی سیاہی چمکتی ہے تو نماز نہ ہوگی۔ جب تک کہ اس پر کوئی ایسی چیز نہ اوڑھے کہ جس سے بال کا رنگ چھپ جائے۔(۱)

(بہارشریعت، جلد سوم، ص۲۵۱)

اور فتاویٰ عالمگیری جلد اول مصری ص:۵۴ میں ہے: ''اَلثَّوْبُ الرَّقِیْقُ الَّذِیْ یَصِفُ مَا تَحْتَهُ لَا تَجُوْزُ الصَّلَاةُ فِیْهِ کَذَا فِی التَّبْیِیْنِ''۔(۲)

* * * *

مصافحہ کا وقت

مصافحہ سنت ہے اور اس کا وقت ابتدائے ملاقات ہے خواہ ابتدائے حقیقی ہو جیسے جو شخص ابھی آیا یا حکمی جیسے کوئی بد مذہب آیا اور بیٹھا اور گفتگو کرتا رہا اور ہدایت پائی اور سنی ہوا تو جتنے حاضرین اہلسنت ہیں ان سب کو اس سے مصافحہ چاہئے جیسا کہ امیر المومنین مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے اس کا حکم دیا۔ نماز کے بعد بھی مصافحہ اسی ابتدائے حکمی میں داخل ہے کہ نمازی نماز میں دوسرے عالم میں ہوتا ہے ولہذا جو خارج نماز آیت سجدہ کی تلاوت کرے اس کے سننے سے نمازی پر سجدہ واجب نہیں۔ اور نمازی تلاوت کرے تو جو نماز سے باہر ہے اس پر واجب نہیں۔ اس لئے شریعت مطہرہ میں ختم نماز میں ایک، دوسرے پر سلام رکھا۔ دن میں اگر کئی بار ملتا ہو تو ہر بار مصافحہ چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (فتاوی رضویہ، ج۲۲، ص۴۰۹)

---

① ......''بہارِ شریعت''، ج۱، ص۴۸۱۔ "الفتاوی الهندية"، الباب الثالث فی شروط الصلاة، ج١، ص ٥٨، موضحا.

② ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الصلاة، الباب الثالث، الفصل الأول فی الطهارة وسترالعورة، ج١، ص٥٨.

تراویح

① عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِیْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.(۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جو شخص صدق دل اور اعتقادِ صحیح کے ساتھ رمضان میں قیام کرے یعنی تراویح پڑھے تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (مسلم)

② عَنْ سَائِبِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ کُنَّا نَقُوْمُ فِیْ زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِعِشْرِیْنَ رَکْعَةً وَالْوِتْرِ.(۲)

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم صحابہ کرام حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں بیس رکعت (تراویح) اور وتر پڑھتے تھے۔ (بیہقی)

اس حدیث کے بارے میں مرقاۃ شرح مشکوۃ جلد دوم ص: ۱۷۵ میں ہے "قَالَ النَّوَوِیُّ فِی الْخُلَاصَةِ إِسْنَادُهُ صَحِیْحٌ" یعنی امام نووی نے خلاصہ میں فرمایا کہ اِس روایت کی اسناد صحیح ہے۔(۳)

③ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ رُوْمَانَ أَنَّهُ قَالَ کَانَ النَّاسُ یَقُوْمُوْنَ فِیْ زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِیْ رَمَضَانَ بِثَلَاثٍ وَعِشْرِیْنَ رَکْعَةً.(٤)

حضرت یزید بن رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں لوگ تئیس رکعت پڑھتے تھے (یعنی بیس رکعت تراویح اور تین رکعت وتر) (امام مالک)

* * *

---

❶……"صحیح مسلم"، کتاب صلاة المسافرین وقصرها، الحدیث: ۱۷۳-(۷۵۹) ص۳۸۲.

❷……"معرفة السنن والآثار"، کتاب الصلاة، باب قیام رمضان، الحدیث: ۱۳۶۵، ج۲، ص۳۰۵.

❸……" مرقاة المفاتیح شرح مشکاة المصابیح " باب قیام شهر رمضان، الحدیث: ۱۳۰۳، ج۳، ص۳۸۲.

❹……"الموطأ" للإمام مالك، باب ماجاء فی قیام رمضان، الحدیث: ۲۵۷، ج۱، ص۱۲۰.

بیس رکعت پر صحابہ کا اجماع ہے

ملک العلماء حضرت علامہ علاء الدین ابو بکر بن مسعود کاسانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

''رُوِیَ أَنَّ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ جَمَعَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی شَہْرِ رَمَضَانَ عَلٰی أُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ فَصَلّٰی بِہِمْ فِی کُلِّ لَیْلَۃٍ عِشْرِینَ رَکْعَۃً، وَلَمْ یُنْکِرْ عَلَیْہِ أَحَدٌ فَیَکُونُ إِجْمَاعًا مِنْہُمْ عَلٰی ذٰلِکَ''(۱)

یعنی مروی ہے کہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رمضان کے مہینہ میں صحابہ کرام کو حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر جمع فرمایا تو وہ روزانہ صحابہ کرام کو بیس رکعت پڑھاتے تھے اور ان میں سے کسی نے مخالفت نہیں کی تو بیس رکعت پر صحابہ کا اجماع ہوگیا۔ (بدائع الصنائع، جلد اول، ص ۲۸۸)

اور عمدۃ القاری شرح بخاری جلد پنجم ص: ۳۵۵ میں ہے:

''قَالَ ابْنُ عَبْدِالْبَرِّ وَھُوَ قَوْلُ جُمْھُورِ الْعُلَمَاءِ وَبِہٖ قَالَ الْکُوْفِیُّوْنَ وَالشَّافِعِیُّ وَأَکْثَرُ الْفُقَھَاءِ وَھُوَ الصَّحِیْحُ عَنْ أُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ مِنْ غَیْرِ خِلَافٍ مِنَ الصَّحَابَۃِ''(۲)

یعنی علامہ ابن عبد البر نے فرمایا کہ (بیس رکعت تراویح) جمہور علماء کا قول ہے۔ علمائے کوفہ، امام شافعی اور اکثر فقہاء یہی فرماتے ہیں اور یہی صحیح ہے۔ ابی بن کعب سے منقول ہے اس میں صحابہ کا اختلاف نہیں۔

اور علامہ ابنِ حجر نے فرمایا ''إِجْمَاعُ الصَّحَابَۃِ عَلٰی أَنَّ التَّرَاوِیْحَ عِشْرُوْنَ رَکْعَۃً'' یعنی صحابہ کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ تراویح بیس رکعت ہے۔ اور مراقی الفلاح شرح نور الایضاح میں ہے:

وَھِیَ عِشْرُوْنَ رَکْعَۃً بِإِجْمَاعِ الصَّحَابَۃِ.(۳)

یعنی تراویح بیس رکعت ہے اِس لیے کہ اس پر صحابہ کرام کا اجماع ہے۔

---

❶......"بدائع الصنائع"، کتاب الصلاة، فصل فی مقدار التراویح، ج١، ص٦٤٤.

❷......"عمدة القاری شرح صحیح البخاری"، کتاب التراویح، باب فضل من قام رمضان، ج٨، ص٢٤٦.

❸......"مراقی الفلاح شرح نور الایضاح"، کتاب الصلاة، فصل فی صلاة التراویح، ص:٢٤٤.

اور مولانا عبدالحی صاحب فرنگی محلی عمدۃ الرعایۃ حاشیہ شرح وقایہ جلد اول ص: ۱۷۵ میں لکھتے ہیں:

”ثَبتَ اِهْتِمَامُ الصَّحَابَةِ عَلَى عِشْرِيْنَ فِي عَهْدِ عُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ فَمنْ بَعْدَهُمْ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَابْنُ سَعْدٍ وَالْبَيْهَقِي وَغَيْرُهُمْ“.⁽¹⁾

یعنی حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانے میں اور ان کے بعد بھی صحابہ کرام کا بیس رکعت تراویح پر اہتمام ثابت ہے اس مضمون کی حدیث کو امام مالک، ابن سعد، اور امام بیہقی وغیرہم نے تخریج کی ہے۔

اور مُلا علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری تحریر فرماتے ہیں۔ أَجْمَعَ الصَّحَابَةُ عَلَى أَنَّ التَّرَاوِيْحَ عِشْرُوْنَ رَكْعَةً یعنی صحابہ کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ تراویح بیس رکعت ہے۔⁽²⁾ (مرقاۃ، جلد دوم، ص ۱۷۵)

※ …… ※ …… ※ …… ※

آسیب وجنون کا روحانی علاج

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ۱۱۵ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ۱۱۶ وَ مَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ۱۱۷ وَ قُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ وَ اَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۱۱۸

(پارہ: ۱۸، سورۃ المؤمنون)

حدیث میں ہے کہ کوئی آسیب زدہ یا مجنون تھا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے کان میں یہی آیتیں پڑھیں وہ فوراً اچھا ہوگیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا کہ تم نے اس کے کان میں کیا پڑھا؟ انہوں نے عرض کیا فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ سچے یقین والا اگر ان آیتوں کو پہاڑ پر پڑھے تو اُسے جگہ سے ہٹا دے گا۔

(فتاوی رضویہ، ج۱، ص۸۲۱)

---

① ......”عمدة الرعاية حاشية شرح الوقاية“، باب بيان سنية التراويح وتعداد ركعتها، ص۲۰۷.

② ......”مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح“، كتاب الصلاة، باب قيام شهر رمضان، الحديث: ۱۳۰۳، ج۳، ص۳۸۲.

بیس رکعت جمہور کا قول ہے اور اسی پر عمل ہے

امام ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

"أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى مَا رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ وَعُمَرَ وَغَيْرِهِمَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشْرِينَ رَكْعَةً وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ هٰكَذَا أَدْرَكْتُ بِبَلَدِنَا بِمَكَّةَ يُصَلُّونَ عِشْرِينَ رَكْعَةً"۔ (۱)

یعنی کثیر علماء کا اسی پر عمل ہے جو حضرت مولیٰ علی حضرت فاروق اعظم اور دیگر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بیس رکعت تراویح منقول ہے۔ اور سفیان ثوری، ابن مبارک اور امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم بھی یہی فرماتے ہیں کہ (تراویح بیس رکعت ہے) اور امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ہم نے اپنے شہر مکہ شریف میں لوگوں کو بیس رکعت تراویح پڑھتے ہوئے پایا ہے۔ (ترمذی، باب قیام شہر رمضان، ص ۹۵)

اور مُلّا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شرح نقایہ میں تحریر فرماتے ہیں:

فَصَارَ إِجْمَاعاً لِمَا رَوَى الْبَيْهَقِي بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ كَانُوا يُقِيمُونَ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَعَلَى عَهْدِ عُثْمَانَ وَعَلِيٍّ. (۲)

یعنی بیس رکعت تراویح پر مسلمانوں کا اتفاق ہے۔ اس لیے کہ امام بیہقی نے صحیح اسناد سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم، حضرت عثمانِ غنی اور حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مقدس زمانوں میں صحابہ کرام اور تابعین عظام بیس رکعت تراویح پڑھا کرتے تھے۔ اور طحطاوی علی مراقی الفلاح ص: ۲۲۴ میں ہے:

"ثَبَتَ الْعِشْرُوْنَ بِمُوَاظَبَةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ مَاعَدَا الصديق رضى الله تعالى عنهم". (۳)

یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ دیگر خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی مداومت سے بیس رکعت تراویح ثابت ہے۔

---

①......"سنن الترمذی"، کتاب الصوم، باب ما جاء فی قیام شہر رمضان، ج۲، ص۲۱۵.

②......"فتح باب العناية بشرح النقاية"، كتاب الصلاة، ج۱، ص۳۴۲.

③......" حاشية الطحطاوی علی مراقی الفلاح "، باب الوتر، فصل فی صلاة التراويح، ص۴۱۱.

اور علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

”وَهِیَ عِشْرُوْنَ رَكْعَةً هُوَ قَوْلُ الْجُمْهُوْرِ وَعَلَيْهِ عَمَلُ النَّاسِ شَرْقًا وَغَرْبًا“.(۱)

یعنی تراویح بیس رکعت ہے یہی جمہور علماء کا قول ہے اور مشرق و مغرب ساری دنیا کے مسلمانوں کا اسی پر عمل ہے۔ (شامی، جلد اول، مصری ص ۱۹۵)

اور شیخ زین الدین ابن نجیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

”هُوَ قَوْلُ الْجُمْهُوْرِ لِمَا فِی الْمُوَطَّإِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ فِیْ زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَعَلَيْهِ عَمل النَّاسُ شَرْقًا وَغَرْبًا“.(۲)

یعنی بیس رکعت تراویح جمہور علماء کا قول ہے اس لیے کہ مؤطا امام مالک میں حضرت یزید بن رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں صحابہ کرام تئیس رکعت پڑھتے تھے۔ (یعنی بیس رکعت تراویح اور تین رکعت وتر) اور اِسی پر ساری دنیا کے مسلمانوں کا عمل ہے۔ (بحر الرائق، جلد دوم، ص٦٦) اور عنایہ شرح ہدایہ میں ہے:

”كَانَ النَّاسُ يُصَلُّوْنَهَا فُرَادَی إِلَی زَمَنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ عُمَرُ إِنِّی أَرَی أَنْ أَجْمَعَ النَّاسَ عَلَی إِمَامٍ وَاحِدٍ، فَجَمَعَهُمْ عَلَی أُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ فَصَلَّی بِهِمْ خَمْسَ تَرْوِيحَاتٍ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً“.(۳)

یعنی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شروع زمانہ خلافت تک صحابہ کرام تراویح الگ الگ پڑھتے تھے بعدہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک امام پر صحابۂ کرام کو جمع کرنا بہتر سمجھتا ہوں۔ پھر انہوں نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر صحابہ کرام کو جمع فرمایا۔ حضرت اُبی نے لوگوں کو پانچ ترویحہ بیس رکعت پڑھائی۔ اور کفایہ میں ہے:

”كَانَتْ جُمْلَتُهَا عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَهٰذَا عِنْدَنَا وَعِنْدَالشَّافِعِی“.(٤)

یعنی تراویح کل بیس رکعت ہے۔ اور یہ ہمارا مسلک ہے۔ اور یہی مسلک امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بھی ہے۔

---

① ......”رد المحتار“، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح، ج۲، ص۳۹۹.

② ......”البحر الرائق“، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ج۲، ص۱۱۷.

③ ......”العناية شرح الهداية“، كتاب الصلاة، فصل في قيام شهر رمضان، ج۱، ص٤۰۸.

④ ......”الكفاية“، كتاب الصلاة، فصل في قيام شهر رمضان، ج۱، ص٤۰۷.

اور بدائع الصنائع جلد اول ص: ۲۸۸ میں ہے:

’’أَمَّا قَدْرُهَا فَعِشْرُونَ رَكْعَةً فِي عَشْرِ تَسْلِيمَاتٍ، فِي خَمْسِ تَرْوِيحَاتٍ كُلُّ تَسْلِيمَتَيْنِ تَرْوِيحَةٌ وَهٰذَا قَوْلُ عَامَّةِ الْعُلَمَاءِ‘‘(۱)

یعنی تراویح کی تعداد بیس رکعت ہے۔ پانچ ترویحہ دس سلام کے ساتھ، ہر دو سلام ایک ترویحہ ہے۔ اور یہی عام علماء کا قول ہے۔

اور امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں وَهِيَ عِشْرُونَ رَكْعَةً یعنی تراویح بیس رکعت ہے۔(۲)

(احیاء العلوم، جلد اول ص ۲۰۱)

اور شرح وقایہ جلد اول ص: ۱۷۵ میں ہے ’’سُنَّ التَّرَاوِيحُ عِشْرُوْنَ رَكْعَةً‘‘ یعنی تراویح بیس رکعت مسنون ہے۔(۳) اور فتاوی عالمگیری جلد اول مصری ص ۱۰۸ میں ہے۔

’’وَهِيَ خَمْسُ تَرْوِيحَاتٍ كُلُّ تَرْوِيحَةٍ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ بِتَسْلِيمَتَيْنِ كَذَا فِي السِّرَاجِيَّةِ‘‘(۴)

یعنی تراویح پانچ ترویحہ ہے، ہر ترویحہ چار رکعت کا دو سلام کے ساتھ، ایسا ہی سراجیہ میں ہے۔

اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

’’عَدَدُهُ عِشْرُونَ رَكْعَةً‘‘(۵)

یعنی تراویح کی تعداد بیس رکعت ہے۔

(حجۃ اللہ البالغہ، جلد دوم، ص ۱۸)

* * *

زوجه کی تجهیز وتکفین

شوہر پر بیوی کی شرعی تجہیز و تکفین واجب ہے چاہے کفن سنت ہو یا کفن کفایت۔ خوشبو، غسل کی اجرت، جنازہ اٹھانے کی اجرت اور دفن کی اجرت بھی شوہر پر واجب ہے۔ (فتاوی رضویہ، ج ۲٦، ص ۳۱۲)

---

① ......’’بدائع الصنائع‘‘، كتاب الصلاة، فصل فى مقدار التراويح ، ج۱، ص٦٤٤.

② ......’’إحياء علوم الدين‘‘ كتاب إسرار الصلاة ومهماتها، القسم الثالث، ج۱، ص ۲۷۱.

③ ......’’شرح الوقاية‘‘، كتاب الصلاة، باب سنية التراويح وتعداد ركعتها، ص۲۰۷.

④ ......’’الفتاوى الهندية‘‘، الباب التاسع فى النوافل، فصل فى التراويح، ج۱، ص۱۱۵.

⑤ ......’’حجة الله البالغة‘‘، حصه دوم، ص ۱۸.

بیس رکعت تراویح کی حکمت

بیس رکعت تراویح کی حکمت یہ ہے کہ رات اور دن میں کل بیس رکعت فرض وواجب ہیں، سترہ رکعت فرض اور تین رکعت وتر اور رمضان میں بیس رکعت تراویح مقرر کی گئیں تاکہ فرض وواجب کے مدارج اور بڑھ جائیں اور ان کی خوب تکمیل ہوجائے۔

جیسا کہ بحر الرائق جلد دوم ص: ٦٧ پر ہے:

''ذَکَرَ الْعَلَّامَةُ الْحَلَبِیُّ أَنَّ الْحِکْمَةَ فِی کَوْنِهَا عِشْرِینَ أَنَّ السُّنَنَ شُرِعَتْ مُکَمِّلَاتٍ لِلْوَاجِبَاتِ وَهِیَ عِشْرُونَ بِالْوِتْرِ فَکَانَتْ التَّرَاوِیحُ کَذٰلِکَ لِتَقَعَ الْمُسَاوَاةُ بَیْنَ الْمُکَمِّلِ وَالْمُکَمَّلِ''. (١)

یعنی علامہ حلبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ذکر فرمایا کہ تراویح کے بیس رکعات ہونے میں حکمت یہ ہے کہ واجب اور فرض جو دن رات میں کل بیس رکعت ہیں انہیں کی تکمیل کے لیے سنتیں مشروع ہوئی ہیں تو تراویح بھی بیس رکعت ہوئی تاکہ مکمل کرنے والی تراویح اور جن کی تکمیل ہوگی یعنی فرض وواجب دونوں برابر ہوجائیں۔

اور مراقی الفلاح کے قول وَهِیَ عِشْرُونَ رَکْعَةً کے تحت علامہ طحطاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

''اَلْحکمَةُ فِی تَقدِیرِهَا بِهٰذَا الْعَدَدِ مُسَاوَاة الْمُکَمِّلِ وَهِیَ السنن للمکمَّل وَهِیَ الْفَرَائِضُ الْاِعتقَادِیّة وَالْعَمَلِیَّة''. (٢)

یعنی بیس رکعت تراویح مقرر کرنے میں حکمت یہ ہے کہ مکمل کرنے والی سنتوں کی رکعات اور جن کی تکمیل ہوتی ہے یعنی فرض وواجب کی رکعات کی تعداد برابر ہوجائیں۔

اور در مختار مع شامی جلد اول ص: ۴۹۵ میں ہے:

''وَهِیَ عِشْرُونَ رَکْعَةً حِکْمَتُهُ مُسَاوَاةُ الْمُکَمِّلِ لِلْمُکَمَّلِ''. (٣)

یعنی تراویح بیس رکعت ہے اور بیس رکعت تراویح میں حکمت یہ ہے کہ مکمِّل مکمَّل کے برابر ہو۔

---

① ......''البحر الرائق''، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ج٢، ص١١٧.

② ......''حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح''، باب الوتر، فصل فی صلاة التراویح، ص٤١٤.

③ ......''الدر المختار ورد المحتار''، کتاب الصلاة، باب الوتر إلخ، مبحث صلاة التراویح، ج٢، ص٥٩٩.

اور درمختار کی اسی عبارت کے تحت شامی میں نہر سے منقول ہے:

”لَا یَخْفٰی أَنَّ الرَّوَاتِبَ وَإِنْ كَمُلَتْ أَيْضًا إِلَّا أَنَّ هٰذَا الشَّهْرَ لِمَزِيدِ كَمَالِهِ زِيدَ فِيهِ هٰذَا الْمُكَمِّلُ فَتَكْمُلُ“. (۱)

یعنی واضح ہو کہ فرائض اگرچہ پہلے سے بھی مکمل ہیں لیکن ماہِ رمضان میں اس کے کمال کی زیادتی کے سبب یہ مکمل یعنی بیس رکعت تراویح بڑھا دی گئی تو وہ خوب کامل ہو گئے۔

❖ ❖ ❖ ❖

اَبَوَینِ کَرِیمَین کا اسلام

حضرات ابوین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا انتقال عہد اسلام سے پہلے تھا تو اس وقت تک صرف اہل توحید و اہل لا الہ الا اللہ تھے۔ بعدہ رب العزت جل جلالہ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں ان پر تمام نعمت کیلئے اصحاب کہف رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی طرح انہیں زندہ کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لاکر، شرف صحابیت پا کر آرام فرمایا لہذا حکمت الٰہیہ کہ یہ زندہ کرنا حجۃ الوداع میں واقع ہوا جبکہ قرآن کریم پورا اتر لیا اور ﴿ اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ ﴾ (آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی) نے نزول فرما کر دین الٰہی کو تام و کامل کر دیا تاکہ ان کا ایمان پورے دین کامل شرائع پر واقع ہو۔

(فتاوی رضویہ، ج ۳۰، ص ۴۸۵)

---

(۱)..."رد المحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح، ج ۲، ص ۵۹۹.

قراءۃ خلف الامام

① "عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنِ الْقِرَاءَ ةِ مَعَ الْإِمَامِ فَقَالَ لَا قِرَاءَ ةَ مَعَ الْإِمَامِ فِي شَيْءٍ". [1]

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے امام کے ساتھ قراءت کرنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ امام کے ساتھ کسی بھی نماز میں قراءت جائز نہیں خواہ سری ہو یا جہری۔ (مسلم جلد اول ص ۲۱۵)

② "عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيْتُمْ فَأَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا". [2]

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جب تم نماز پڑھو تو اپنی صفیں سیدھی کرو پھر تم میں کوئی امامت کرے تو جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قراءت کرے تم چپ رہو۔ (مسلم)

③ "عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى خَلْفَ الْإِمَامِ فَإِنَّ قِرَاءَ ةَ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَ ةٌ". [3]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی تلاوت مقتدی ہی کی تلاوت ہے۔ (موطا امام محمد، ص ۹۹)

"قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَنِيعٍ وَابْنُ الْهُمَامِ هَذَا الْإِسْنَادُ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ"

حضرت محمد بن منیع اور امام بن الہمام نے فرمایا کہ یہ اسناد مسلم اور بخاری کی شرط پر صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ صَلَّى خَلْفَ الْإِمَامِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جو شخص

---

① ......"صحيح مسلم"، كتاب المساجد، باب سجود التلاوة، الحديث: ١٠٦ـ(٥٧٧) ص ٢٩١.

② ......"صحيح مسلم"، كتاب الصلاة، باب التشهد في الصلاة، الحديث: ٦٢ـ (٤٠٤) ص ٢١٤ـ٢١٥.

③ ......"الموطأ" للإمام مالك برواية إمام محمد، كتاب الصلاة، الحديث: ١١٧، ج١، ص ٤١٥.

كَفَتْهُ قِرَاءَ تُه.(١)

امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی تلاوت اس کے لیے کافی ہے۔ (موطا امام محمد، ص ۹۷)

④ ''عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا ''۔(٢)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ امام صرف اس لیے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے تو جب وہ تلاوت کرے تو تم خاموش رہو۔ (طحاوی ص ۱۰۶)

مسلم شریف جلد اول ص ۱۷۵ میں ہے:

''فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ فَحَدِيثُ أَبِی هُرَيْرَةَ فَقَالَ هُوَ صَحِيحٌ يَعْنِی وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا''.(٣)

یعنی ابوبکر نے سلیمان سے پوچھا کہ ابو ہریرہ کی حدیث کیسی ہے تو انہوں نے فرمایا کہ صحیح ہے یعنی یہ حدیث کہ جب امام تلاوت کرے تو تم خاموش رہو۔

اِنتباہ:

صاحبِ ہدایہ نے امام کے پیچھے قرات نہ کرنے پر صحابہ کا اجماع نقل کیا ہے جیسا کہ ہدایہ جلد اول ص ۸۲ میں ہے:

''لَا يَقْرَأُ الْمُؤْتَمُّ خَلْفَ الْإِمَامِ وَعَلَيْهِ إِجْمَاعُ الصَّحَابَةِ''. (٤)

یعنی مقتدی امام کے پیچھے قراءت نہ کرے اور اسی پر صحابہ کا اجماع ہے۔

اور عنایہ میں اسی کے تحت ہے:

''اَلْمُرَادُ بِهِ إِجْمَاعُ أَكْثَرِ الصَّحَابَةِ، فَإِنَّهُ رُوِیَ عَنْ ثَمَانِينَ نَفَرًا مِنْ كِبَارِ الصَّحَابَةِ مَنْعَ الْمُقْتَدِی عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ. وَقَالَ الشَّعْبِیُّ أَدْرَكْتُ سَبْعِينَ بَدْرِيًّا كُلُّهُمْ يَمْنَعُونَ الْمُقْتَدِی عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ، وَقِيلَ الْمُرَادُ بِهِ إِجْمَاعُ مُجْتَهِدِی

یعنی ہدایہ کے قول إِجْمَاعُ الصَّحَابَةِ کا مطلب یہ ہے کہ اکثر صحابہ کا اجماع ہے اس لیے کہ امام کے پیچھے قراءت کرنے سے مقتدی کا منع کیا جانا بڑے بڑے اسی صحابہ کرام سے مروی ہے۔ اور امام شعبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا کہ میں نے جنگ بدر میں شریک ہونے والے ستر صحابہ کرام سے ملاقات کی

---

❶......''مؤطا'' للإمام مالك برواية إمام محمد، كتاب الصلاة، الحديث: ١١٥، ج١، ص ٤١٣.

❷......''شرح معانی الآثار''، كتاب الصلاة، باب القراة خلف الامام، ج١، ص٢٨١.

❸......''صحیح مسلم''، كتاب الصلاة، باب التشهد فی الصلاة، الحديث: ٦٣۔(٤٠٤) ص٢١٥.

❹......''الهداية''، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل فی القراءة، ج١، ص٥٦.

الصَّحَابَةِ وَكِبَارِهِمْ، وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ عَشَرَةٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَوْنَ عَنْ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ أَشَدَّ النَّهْيِ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ''۔ (۱)

وہ سب کے سب امام کے پیچھے قراءت کرنے سے مقتدی کو منع فرماتے تھے اور بعض لوگوں نے کہا کہ اجماع صحابہ کا مطلب مجتہدین صحابہ و کبار صحابہ کا اجماع ہے۔ اور بے شک حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد حضرت زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے صحابہ کرام میں سے دس حضرات یعنی حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر بن خطاب، حضرت عثمان بن عفان، حضرت علی بن ابوطالب، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت سعد بن وقاص، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت زید بن ثابت، حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین یہ سب کے سب امام کے پیچھے قراءت کرنے سے سختی کے ساتھ منع فرماتے تھے۔ اور کفایہ میں ہے:

''مَنعُ الْمُقْتَدِي عَنِ الْقِرَاءَةِ مَأْثُورٌ عَنْ ثَمَانِينَ نَفَراً مِنْ كِبَارِ الصَّحَابَةِ مِنْهُمُ الْمُرْتَضَى وَالْعَبَادِلَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ''. (۲)

یعنی بڑے بڑے اسی صحابہ کے بارے میں روایت آئی ہے کہ وہ مقتدی کو قراءت سے روکتے تھے۔ ان میں حضرت علی مرتضیٰ، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن مسعود بھی ہیں۔

اور درمختار میں ہے:

''الْمُؤْتَمُّ لَا يَقْرَأُ مُطْلَقًا فَإِنْ قَرَأَ كُرِهَ تَحْرِيمًا''۔ (۳)

یعنی مقتدی سورۂ فاتحہ یا کسی دوسری سورت کی قراءت نہیں کرے گا۔ اگر اس نے قراءت کی تو مکروہ تحریمی کا مرتکب ہوگا۔

* * *

---

① ......''العناية شرح الهداية''، كتاب الصلاة، فصل في القراءة، ج۱، ص۲۹۴.

② ......''الكفاية''، كتاب الصلاة، فصل في القراءة، ج۱، ص۲۹۷.

③ ......''الدر المختار''، كتاب الصلاة، فصل في القراءة، ج۱، ص۳۲۶.

آمین بِالسِّر

① ''عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوا فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِینُهُ تَأْمِینَ الْمَلَائِکَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِی رِوَایَةٍ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَیْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّالِّینَ فَقُولُوا آمِینَ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِکَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ هَذَا لَفْظُ الْبُخَارِي وَلِمُسْلِمٍ نَحْوه''۔(۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو، اس لیے کہ جس کی آمین ملائکہ کی آمین کے موافق ہوگی تو اس کے پچھلے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔ (بخاری، مسلم) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب امام **غَیْرِ الْمَغضُوبِ عَلَیھِمْ وَلا الضَّالِین** کہے تو تم آمین کہو اس لیے کہ جس کا آمین کہنا فرشتوں کی آمین کہنے کے مطابق ہوگا تو اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ یہ الفاظ بخاری کے ہیں اور مسلم میں بھی اسی کے مثل ہے۔ (مشکوۃ)

اس حدیث شریف سے دو باتیں واضح طور پر معلوم ہوئیں:

☆......اوّل یہ کہ مقتدی امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ نہ پڑھے اس لیے کہ اگر مقتدی کو سورۂ فاتحہ پڑھنے کا حکم ہوتا تو حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم یوں فرماتے کہ جب تم **وَلَا الضَّآلِین** کہو تو آمین کہو۔ معلوم ہوا کہ مقتدی صرف آمین کہے گا۔ **وَلَا الضَّآلِین** کہنا امام کا کام ہے۔

☆......دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ آمین آہستہ کہنا چاہیے کہ فرشتے بھی آہستہ آمین کہتے ہیں۔ اسی لیے ہم لوگ ان کے آمین کہنے کی آواز نہیں سُنتے ہیں۔ لہٰذا بلند آواز سے آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کی مخالفت

---

❶......"صحیح البخاری"، کتاب الأذان، باب جهر الإمام بالتامین، الحدیث: ۷۸۲، ج۱، ص۲۷۵، "صحیح مسلم"، کتاب الصلاة، باب التسمیع والتحمید والتامین، الحدیث: ۷۲-(۴۱۰) ص۲۱۷، "مشکاة المصابیح"، کتاب الصلاة، باب القراءة فی الصلاة، الفصل الأول، الحدیث: ۸۲۵، ج۱، ص۱۷۲.

کرنا ہے۔

کنز الدقائق اور بحر الرائق جلد اول، ص ۳۱۳ میں ہے:

أَمَّنَ الْإِمَامُ وَالْمَأْمُومُ سِرًّا. (۱) یعنی امام اور مقتدی دونوں آہستہ آمین کہیں۔

اور درمختار میں ہے:

أَمَّنَ الْإِمَامُ سِرًّا كَمَأْمُومٍ وَمُنْفَرِدٍ. (۲) یعنی امام آہستہ آمین کہے جیسے کہ مقتدی اور منفرد۔

* * *

انگریزی اور دوسری زبانیں سیکھنا کیسا؟

ذی علم مسلمان اگر بہ نیت رَدِّ نصاریٰ انگریزی پڑھے اجر پائے گا اور دنیا کے لئے صرف زبان سیکھنے یا حساب اقلیدس جغرافیہ جائز علم پڑھنے میں حرج نہیں بشرطیکہ ہمہ تن اُس میں مصروف ہو کر اپنے دین وعلم سے غافل نہ ہو جائے ورنہ جو چیز اپنا دین وعلم بقدر فرض سیکھنے میں مانع آئے حرام ہے اس طرح وہ کتابیں جن میں نصاریٰ کے عقائد باطلہ مثل انکارِ وجودِ آسمان وغیرہ درج ہیں ان کا پڑھنا بھی روا نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(فتاوی رضویہ، ج ۲۳، ص ۵۳۳)

رشوت اور چوری کا مال

جو مال رشوت یا تغنی یا چوری سے حاصل کیا اس پر فرض ہے کہ جس جس سے لیا اُن پر واپس کر دے، وہ نہ رہے ہوں اُن کے ورثہ کو دے، پتا نہ چلے تو فقیروں پر تصدق کرے، خرید وفروخت کسی کام میں اُس مال کا لگانا حرام قطعی ہے، بغیر صورت مذکورہ کے کوئی طریقہ اس کے وبال سے سبکدوشی کا نہیں۔ یہی حکم سُود وغیرہ عقودِ فاسدہ کا ہے فرق صرف اتنا ہے کہ یہاں جس سے لیا بالخصوص انہیں واپس کرنا فرض نہیں بلکہ اسے اختیار ہے کہ اسے واپس دے خواہ ابتداءً تصدق کر دے۔

(فتاوی رضویہ، ج ۲۳، ص ۵۵۱)

---

① ......"البحر الرائق"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج ١، ص ٥٤٧.

"كنز الدقائق"، كتاب الصلوة، ص ٢٥.

② ......"الدر المختار"، كتاب الصلاة، مطلب قراءة البسملة بين الفاتحة إلخ، ج ٢، ص ٢٣٨-٢٣٩.

رفع یدین

① ’’عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ أَلَا أُصَلِّى بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا فِى أَوَّلِ مَرَّةٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَبِهِ يَقُولُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ‘‘۔ (۱)

حضرت علقمہ نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہارے سامنے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نماز نہ پڑھوں پس آپ نے نماز پڑھی اور صرف شروع نماز میں اپنے ہاتھوں کو اٹھایا، امام ترمذی نے فرمایا کہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث حسن ہے اور بہت سے علمائے صحابہ اور علمائے تابعین یہی فرماتے ہیں (کہ شروع نماز کے علاوہ رفع یدین نہ کیا جائے)۔ (ترمذی جلد اول ص ۳۵)

② عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ لِافْتِتَاحِ الصَّلَاةِ، رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يَكُونَ إِبْهَامَاهُ قَرِيبًا مِنْ شَحْمَتَىْ أُذُنَيْهِ، ثُمَّ لَا يَعُودُ. (۲)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم جب نماز شروع فرمانے کے لیے تکبیر کہتے تو اپنے دستِ مبارک کو اٹھاتے یہاں تک کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے انگوٹھے کانوں کی لو کے قریب ہوجاتے پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخر نماز تک رفع یدین نہ فرماتے۔ (طحاوی ص ۱۱۰)

③ ’’عَنْ الْأَسْوَدِ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِى أَوَّلِ

حضرت اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے فاروقِ اعظم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ پہلی

---

❶ ......’’سنن الترمذی‘‘، کتاب الصلاة، باب ما جاء أن النبی صلی الله علیه وسلم لم یرفع إلا فی أول مرة، الحدیث: ۲۵۷، ج۱، ص۲۹۲.

❷ ......’’شرح معانی الآثار‘‘، کتاب الصلاة، باب التکبیر للرکوع والتکبیر للسجود إلخ، ج۱، ص۲۹۰.

تَکْبِیرَۃٍ ثُمَّ لَا یَعُوْدُ"۔(۱)

تکبیر میں ہاتھ اُٹھاتے تھے پھر آخر نماز تک ایسا نہیں کرتے تھے۔ (طحاوی ۱۱۱)

④ "عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَلَمْ يَكُنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِلَّا فِي التَّكْبِيرَةِ الْأُولٰى مِنَ الصَّلَاةِ"۔(۲)

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اقتداء میں نماز پڑھی تو وہ صرف تکبیر اولیٰ میں رفع یدین کرتے تھے۔ (طحاوی ۱۱۰)

ان احادیثِ کریمہ سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، حضرت فاروقِ اعظم، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت ابن عمر اور صحابہ وتابعین کے دیگر جلیل القدر علماء رضوان اللہ علیہم اجمعین صرف تکبیر تحریمہ کے لیے رفع یدین کرتے تھے پھر آخر نماز تک ایسا نہیں کرتے تھے۔ اور بعض روایتوں سے جو رکوع کے پہلے اور بعد میں رفع یدین ثابت ہے تو وہ حکم پہلے تھا۔ بعد میں منسوخ ہوگیا۔

جیسا کہ عینی شارح بخاری نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے:

"أَنَّهُ رَاٰى رَجُلًا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الصَّلٰوةِ عِنْدَ الرُّكُوعِ وَعِنْدَ رَفْعِ رَأْسِهِ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَالَ لَهُ لَا تَفْعَلْ فَإِنَّهُ شَيْءٌ فَعَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَرَكَهُ"۔(۳)

یعنی حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا تو آپ نے اس سے فرمایا کہ ایسا نہ کرو اس لیے کہ یہ ایسی چیز ہے کہ جس کو حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے پہلے کیا تھا پھر بعد میں چھوڑ دیا۔

* * *

---

① ……"شرح معانی الآثار"، کتاب الصلاۃ، باب التکبیر للرکوع والتکبیر للسجود إلخ، ج۱، ص۲۹۴.

② ……"شرح معانی الآثار"، کتاب الصلاۃ، باب التکبیر للرکوع والتکبیر للسجود إلخ، ج۱، ص۲۹۲.

③ ……"عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری"، ج۴، ص۳۸۰.

درود شریف

① ’’عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ‘‘۔ (۱)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا خدائے تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرمائے گا اور اس کے دس گناہوں کو معاف فرمائے گا۔ اور دس درجے بلند فرمائے گا۔ (نسائی)

صَلَّى اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَآلِهٖ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً وَّسَلَامًا عَلَيْکَ يَا رَسُوْلَ اللَّه

② ’’عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً‘‘۔ (۲)

حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا جس نے سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجا ہے۔ (ترمذی)

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

③ ’’عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُكْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَيْکَ فَكَمْ أَجْعَلُ لَکَ مِنْ صَلَاتِي فَقَالَ مَا شِئْتَ قَالَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّکَ قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّکَ قُلْتُ فَالثُّلُثَيْنِ قَالَ مَا شِئْتَ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں آپ پر کثرت سے درود پڑھنا چاہتا ہوں اب اس کے لیے اپنے اوراد و وظائف کے اوقات میں سے کتنا وقت مقرر کروں؟ فرمایا جتنا تم چاہو؟ عرض کیا چوتھائی؟ فرمایا جتنا تم چاہو اور اگر زیادہ کرلو تو تمہارے لیے اور

---

❶......"سنن النسائی"، کتاب السھو، باب فضل الصلاة علی النبی، الحدیث: ۱۲۹۴، ص۲۲۲، "مشکاة المصابیح"، کتاب الصلاة، باب الصلاة علی النبی، الحدیث: ۹۲۲، ج۱، ص۱۸۹.

❷......"سنن الترمذی"، کتاب الوتر، باب ما جاء فی فضل الصلاة إلخ، الحدیث: ۴۸۴، ج۲، ص۲۷.

فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ أَجْعَلُ لَکَ صَلَاتِی کُلَّهَا قَالَ إِذًا یُکْفٰی هَمَّکَ وَیُکَفَّرُ لَکَ ذَنْبُکَ"۔ (۱)

بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا نصف؟ فرمایا جتنا تم چاہو اور اگر اس سے بھی زیادہ کرلو تو تمہارے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا دو تہائی؟ فرمایا جتنا تم چاہو اگر زیادہ کرلو تو تمہارے لیے اور بہتر ہے میں نے عرض کیا تو پھر سارا وقت درود ہی کے لیے مقرر کرلوں؟ فرمایا ایسا ہو تو وہ تمہارے سارے اُمور کے لیے کافی ہوگا اور تمہارا گناہ معاف کردیا جائے گا۔ (ترمذی)

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَآلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً وَّسَلَامًا عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰه

④ "عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذُکِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ"۔ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔ (ترمذی)

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ
مَعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَأَصْحَابِهٖ وَبَارِکْ وَسَلِّم

⑤ "عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْبَخِیْلُ الَّذِی مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ"۔ (۳)

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ اصل میں بخیل وہ شخص ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔ (ترمذی)

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَآلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً وَّسَلَامًا عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰه

---

❶ ......"سنن الترمذی"، کتاب صفة القیامة والرقائق والورع، الحدیث: ۲۴۶۵ ج۴، ص۲۰۷، "مشکاة المصابیح"، کتاب الصلاة، باب الصلاة علی النبی وفضلها، الحدیث: ۹۲۹، ج۱، ص۱۹۰.

❷ ......"سنن الترمذی"، باب قول رسول الله صلی الله علیه وسلم رغم أنف رجل، الحدیث: ۳۵۵۶، ج۵، ص۳۲۰.

❸ ......"سنن الترمذی"، باب قول رسول الله صلی الله علیه وسلم رغم أنف رجل، الحدیث: ۳۵۵۷، ج۵، ص۳۲۱.

⑥ ''عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ إِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتَّى تُصَلِّيَ عَلَى نَبِيِّكَ''۔ (۱)

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دعا آسمان و زمین کے درمیان معلق رہتی ہے اس میں سے کچھ اوپر نہیں چڑھتا جب تک کہ تو اپنے نبی پر درود نہ بھیجے۔ (ترمذی)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ

انتباہ:

(۱)......اکثر لوگ آج کل درود شریف کے بدلے صلعم، عم، ص، ع لکھتے ہیں یہ ناجائز و حرام ہے۔ اور اگر معاذ اللہ استخفافِ شان کا قصد ہو تو قطعاً کفر ہے۔ اسی طرح صحابہ کرام اور اولیائے عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اسمائے مبارکہ کے ساتھ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جگہ رض لکھنا مکروہ و باعث محرومی ہے۔ (۲) (فتاوی افریقہ، بہار شریعت)

(۱)......جن کے نام محمد، احمد، علی، حسن، حسین وغیرہ ہوتے ہیں۔ بعض لوگ ان ناموں پر ص، ع بناتے ہیں یہ بھی ممنوع ہے۔ اس لیے کہ اس جگہ تو یہ شخص مراد ہے اس پر درود کا اشارہ کیا معنی؟

* * *

دن رات کی تبدیلی

دن رات کی تبدیلی گردشِ ارضی سے ماننا قرآن عظیم کے خلاف اور نصاریٰ کا مذہب ہے، اور گردشِ سماوی بھی ہمارے نزدیک باطل ہے۔ حقیقۃً اس کا سبب گردشِ آفتاب ہے۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ﴾ واللہ تعالیٰ اعلم (اور سورج چلتا ہے اپنے ایک ٹھہراؤ کے لیے یہ حکم ہے زبردست علم والے کا)

(فتاوی رضویہ، ج۲۷، ص۱۰۲)

---

① ......''سنن الترمذى''، كتاب الوتر، باب ما جاء فى فضل الصلاة إلخ، الحديث: ٤٨٦، ج٢، ص٢٨.

② ......''فتاوی افریقہ''، ص۵۰، ''بہارِ شریعت''، ج۱، ص۵۳۴، ''حاشية الطحطاوى على الدر المختار''، خطبة الكتاب، ج١، ص٦.

درود گنج عاشقاں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَآلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃً وَّسَلَاماً عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

جو شخص حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھے، تمام جہان سے زیادہ حضور کی عظمت دل میں جمائے، حضور کی شان گھٹانے والوں سے بیزار اور ان سے دور رہے، وہ اگر اس درود شریف کو بعد نماز جمعہ مدینہ طیبہ کی طرف منہ کر کے دست بستہ کھڑے ہو کر سو بار پڑھے تو اس کے لیے بے شمار فائدے ہیں جن میں سے بعض یہاں درج کیے جاتے ہیں۔ اس درود شریف کے پڑھنے والے پر خدائے تعالیٰ تین ہزار رحمتیں نازل فرمائے گا۔ اس پر دو ہزار اپنا سلام بھیجے گا۔ پانچ ہزار نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھے گا۔ اس کے مال میں ترقی دے گا۔ اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد میں برکت رکھے گا۔ دشمنوں پر غلبہ دے گا۔ کسی دن خواب میں سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوگا۔ ایمان پر خاتمہ ہوگا قیامت میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت واجب ہوگی اللہ تعالیٰ اس سے ایسا راضی ہوگا کہ کبھی ناراض نہ ہوگا۔

❖……❖……❖……❖

بنی اسرائیل میں پہلا نقص

فرماتے ہیں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: پہلا نقص بنی اسرائیل میں یہ آیا کہ ان میں ایک گناہ کرتا دوسرا اسے منع تو کرتا مگر اس کے نہ ماننے پر اس کے پاس اٹھنا بیٹھنا اس کے ساتھ کھانا پینا نہ چھوڑتا، اسکے سبب اللہ تعالی نے ان سب کے دل یکساں کر دیئے اور ان سب پر لعنت اتاری، رواہ أبو داؤد و الترمذی وحسنه عن ابن مسعود رضی الله تعالی عنه.

(فتاوی رضویہ، ج۱۶، ص۳۱۵)

جماعت

① "عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلاةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً"۔ [1]

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا کہ نماز با جماعت کا ثواب تنہا پڑھنے کے مقابلے میں ستائیس درجہ زیادہ ہے۔ (بخاری، مسلم)

② "عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ صَلاةٌ أَثْقَل عَلَى الْمُنَافِقِينَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا"۔ [2]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ منافقوں پر فجر اور عشاء کی نمازوں سے زیادہ کوئی نماز بھاری نہیں۔ اگر لوگ جانتے کہ ان دونوں نمازوں میں کیا اجر وثواب ہے تو گھسٹتے ہوئے چل کر ان میں شریک ہوتے۔ (بخاری، مسلم)

③ "عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِی جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِی جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ"۔ [3]

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جس نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی تو گویا وہ آدھی رات تک عبادت میں کھڑا رہا اور جس نے فجر کی نماز جماعت سے ادا کی تو گویا اس نے ساری رات نماز پڑھی۔ (مسلم)

④ "عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِی نَفْسِی بِيَدِهِ لَقَدْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اس

---

[1] ......"صحیح البخاری"، کتاب الأذان، باب فضل صلاة الجماعة، الحدیث: ٦٤٥، ج١، ص٢٣٢، "صحیح مسلم"، کتاب المساجد، باب فضل صلاة إلخ، الحدیث: ٢٤٩-(٦٥٠) ص٣٢٦.

[2] ......"صحیح البخاری"، کتاب الأذان، باب فضل العشاء فی الجماعة، الحدیث: ٦٥٧، ج١، ص٢٣٥، "صحیح مسلم"، کتاب المساجد، باب فضل صلاة إلخ، الحدیث: ٢٥٢-(٦٥١) ص٣٢٧.

[3] ......"صحیح مسلم"، کتاب المساجد، باب فضل صلاة العشاء إلخ، الحدیث: ٢٦٠-(٦٥٦) ص٣٢٩.

هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْطَبَ ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلاةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى رِجَالٍ وَفِي رِوَايَةٍ لَا يَشْهَدُونَ الصَّلاةَ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ''. (۱)

ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ میرا جی چاہتا ہے کہ میں لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں جب لکڑیاں جمع ہو جائیں تو نماز کا حکم دوں کہ اس کی اذان دی جائے پھر کسی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے، پھر میں ان لوگوں کی طرف جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے یہاں تک کہ ان کے گھروں کو جلا دوں۔ (بخاری، مسلم)

⑤ **''عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا مَا فِي الْبُيُوتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالذُّرِّيَّةِ أَقَمْتُ صَلاةَ الْعِشَاءِ وَأَمَرْتُ فِتْيَانِي يُحْرِقُونَ مَا فِي الْبُيُوتِ بِالنَّارِ''۔** (۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے تو میں عشاء کی نماز قائم کرتا اور اپنے جوانوں کو حکم دیتا کہ جو کچھ (بے نمازیوں کے) گھروں میں ہے آگ سے جلا دیں۔ (احمد)

⑥ **''عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ثَلاثَةٍ فِي قَرْيَةٍ وَلَا بَدْوٍ لَا تُقَامُ فِيهِمُ الصَّلاةُ إِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَعَلَيْكَ بِالْجَمَاعَةِ''۔** (۳)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جس آبادی یا جنگل میں تین آدمی ہوں اور ان میں نماز جماعت سے نہ قائم کی جائے تو شیطان ان پر غالب آ جاتا ہے۔ لہٰذا جماعت کو لازم جانو۔ (احمد، ابوداود)

---

❶...... ''صحيح البخاری''، كتاب الأذان، باب وجوب صلاة الجماعة، الحديث: ٦٤٤، ج١، ص٢٣٢، ''صحيح مسلم''، كتاب المساجد، باب فضل صلاة إلخ، الحديث: ٢٥١۔(٦٥١) ص٣٢٧.

❷...... ''المسند'' للإمام أحمد بن حنبل، حديث أبی هريرة، الحديث: ٨٨٠٤، ج٣، ص٢٩٦، ''مشكاة المصابيح''، كتاب الصلاة، باب الجماعة وفضلها، الحديث: ١٠٧٣، ج١، ص٢١٥.

❸...... ''المسند'' للإمام أحمد بن حنبل، حديث أبی الدرداء، الحديث: ٢١٧٦٩، ج٨، ص١٦٦، ''سنن أبی داود''، كتاب الصلاة، باب التشديد فی ترك الجماعة، الحديث: ٥٤٧، ج١، ص٢٢٨.

انتباہ :

عاقل، بالغ قادر پر جماعت واجب ہے، بلا عذر ایک بار بھی چھوڑنے والا گنہ گار مستحق سزا ہے اور کئی بار ترک کرے تو فاسق، مردود الشہادۃ ہے۔ اس کو سخت سزا دی جائے گی۔ اگر پڑوسیوں نے سکوت کیا (یعنی جماعت میں شریک ہونے کی تاکید نہیں کی اور خاموش رہے) وہ بھی گنہ گار ہوں گے۔ (١)

(بہارشریعت، جلد سوم ص ۳۳۷)

اور تنویر الابصار و درمختار میں ہے: **قِيلَ وَاجِبَةٌ وَعَلَيْهِ الْعَامَّةُ أَيْ عَامَّةُ مَشَايِخِنَا وَبِهِ جَزَمَ فِي التُّحْفَةِ وَغَيْرِهَا قَالَ فِي الْبَحْرِ وَهُوَ الرَّاجِحُ عِنْدَ أَهْلِ الْمَذْهَبِ.** (٢)

اور طحطاوی، ص: ۱۷۱ میں ہے: **"فِي الْبَدَائِعِ عَامة الْمَشَايِخ عَلَى الْوُجُوبِ وَبِهِ جزمَ فِي التُّحْفَةِ وَغَيرِهَا وَفِي جَامِعِ الْفِقهِ أعدل الأَقْوَال وَأَقْوَاهَا الوُجُوب".** (٣)

اور فتاویٰ عالمگیری جلد اول مصری ص: ۷۷ میں ہے: **"وَفِي الْغَايَةِ قَالَ عَامَّةُ مَشَايِخِنَا إِنَّهَا وَاجِبَةٌ وَفِي الْمُفِيدِ وَتَسْمِيَتُهَا سُنَّةً لِوُجُوبِهَا بِالسُّنَّةِ".** (٤)

اور اشعۃ اللمعات جلد اول ص: ۴۵۸ میں ہے:

شیخ ابن ہمام نقل کردہ کہ اکثر مشائخ ما برین اند کہ جماعت واجب ست وتسمیۂ او بسنت بجہت آن ست کہ ثبوت وجوب آن بہ سنت است۔ (٥)	یعنی شیخ ابن ہمام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نقل فرمایا کہ ہمارے کثیر مشائخ کا مذہب یہ ہے کہ جماعت واجب ہے اور اس کا نام سنت اس وجہ سے ہے کہ اس کا وجوب سنت سے ثابت ہے۔

⁂

---

① ...... "بہارشریعت"، ج۱، ص۵۸۲، "الدر المختار ورد المحتار"، كتاب الصلاة، ج۲، ص ۳٤۰.

② ......"الدر المختار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ج۲، ص۳٤٥.

③ ......"حاشية الطحطاوی علی مراقی الفلاح"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ص۲۸٦.

④ ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس، الفصل الأول فی الجماعة، ج۱، ص۸۲.

⑤ ......" اشعة اللمعات"، كتاب الصلاة، باب الجماعة وفضلها، الفصل الأول، ج۱، ص٤۹۲.

مسجد

① ''عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ''۔(۱)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جو شخص خدائے تعالیٰ (کی خوشنودی) کے لیے مسجد بنائے گا تو خدائے تعالیٰ اس کے صلے میں جنت میں گھر بنائے گا۔ (بخاری، مسلم)

② ''عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا وَأَبْغَضُ الْبِلَادِ إِلَى اللّٰهِ أَسْوَاقُهَا''۔(۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ کے نزدیک تمام آبادیوں میں محبوب ترین جگہیں اس کی مسجدیں ہیں اور بدترین مقامات بازار ہیں۔ (مسلم)

③ ''عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِئْذَنْ لَنَا فِي التَّرَهُّبِ فَقَالَ اِنَّ تَرَهُّبَ أُمَّتِي الْجُلُوْسُ فِي الْمَسَاجِدِ انْتِظَارَ الصَّلَاةِ''۔(۳)

حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ مجھے تارک الدنیا ہونے کی اجازت مرحمت فرمائیے۔ حضور نے فرمایا کہ میری اُمت کے لیے ترکِ دنیا یہی ہے کہ وہ مسجدوں میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرے۔ (شرح السنۃ، مشکوۃ)

④ ''عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ هَاتَيْنِ

حضرت معاویہ بن قرّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے

---

❶ ......''صحيح البخاری''، كتاب الصلاة، باب من بنى مسجداً، الحديث: ٤٥٠، ج١، ص١٧١، ''صحيح مسلم''، كتاب المساجد، باب فضل بناء المساجد إلخ، الحديث: ٢٤۔(٥٣٣) ص٢٧٠.

❷ ......''صحيح مسلم''، كتاب المساجد، باب فضل الجلوس إلخ، الحديث: ٢٨٨۔(٦٧١) ص٣٣٧.

❸ ......''شرح السنة''، كتاب الصلاة، باب فضل القعود فی المسجد إلخ، الحديث: ٤٨٥، ج٢، ص١٢٥، ''مشكاة المصابيح''، كتاب الصلاة، باب المساجد إلخ، الحديث: ٧٢٤، ج١، ص١٥٢.

الشَّجَرَتَيْنِ يَعْنِى الْبَصَلَ وَالثُّوْمَ وَقَالَ مَنْ أَكَلَهُمَا فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا وَقَالَ إِنْ كُنْتُمْ لَابُدَّ آكِلِيهِمَا فَأَمِيتُوهُمَا طَبْخًا''۔ (۱)

ان دوسبزیوں کے کھانے سے منع فرمایا یعنی پیاز اور لہسن سے اور فرمایا کہ انہیں کھا کر کوئی شخص ہماری مسجدوں کے قریب ہرگز نہ آئے، اور فرمایا کہ اگر کھانا ہی چاہتے ہو تو پکا کر ان کی بُو دُور کرلیا کرو۔ (ابوداود)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ:

''ہر چہ بوی ناخوش دارد از ماکولات وغیر ماکولات دریں حکم داخل ست''۔ (۲) (اشعة اللمعات، جلد اول ص ۳۲۸)

یعنی ہر وہ چیز کہ جس کی بُو ناپسند ہو اس حکم میں داخل ہے خواہ وہ کھانے والی چیزوں میں سے ہو یا نہ ہو۔

⑤ ''عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلاً قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَكُوْنُ حَدِيْثُهُمْ فِيْ مَسَاجِدِهِمْ فِيْ أَمْرِ دُنْيَاهُمْ فَلَا تُجَالِسُوْهُمْ فَلَيْسَ لِلّٰهِ فِيْهِمْ حَاجَةٌ''۔ (۳)

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بطریق مرسل روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ مسجدوں کے اندر دُنیا کی باتیں کریں گے تو اس وقت تم ان لوگوں کے پاس نہ بیٹھنا خدائے تعالیٰ کو ان لوگوں کی کچھ پروا نہیں۔ (بیہقی)

حضرت شیخ محقق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ:

''کنایت است از بیزاری حق از ایشان''۔ (٤) (اشعة اللمعات، جلد اول ص ۳۳۹)

یعنی مطلب یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ ان لوگوں سے بیزار ہے۔

انتباہ:

(۱)...... مسجد میں کچا لہسن اور پیاز کھانا یا کھا کر جانا جائز نہیں، جب تک کہ بُو باقی ہو اور یہی حکم ہر اس چیز کا ہے جس میں بُو ہو۔ جیسے بیڑی، سگریٹ پی کر یا مولی کھا کر جانا، نیز جس کو گندہ ذہنی کی بیماری ہو یا کوئی بدبودار دوا

---

①......''سنن أبی داود''، کتاب الأطعمة، باب فی أکل الثوم، الحدیث: ۳۸۲۷، ج۳، ص۵۰٦.

②......''اشعة اللمعات''، کتاب الصلاة، باب المساجد ومواضع الصلاة، ج۱، ص ۳۵۲.

③......''شعب الإیمان'' للبیهقی، باب الصلوات، فصل المشی إلخ، الحدیث: ۲۹٦۲، ج۳، ص۸٦.

④......''اشعة اللمعات''، کتاب الصلاة، باب المساجد ومواضع الصلاة، الفصل الثالث، ج۱، ص ۳٦٤.

لگائی ہوتو جب تک بُو منقطع نہ ہو ان سب کو مسجد میں آنے کی ممانعت ہے۔ اسی طرح مسجد میں ایسی ماچس اور دِیا سلائی جلانا کہ جس کے رگڑنے میں بُو اڑتی ہو منع ہے۔(۱) (درمختار، ردالمحتار، بہارشریعت)

(۲)...... مسجد میں مٹی کا تیل جلانا حرام ہے مگر جب کہ اس کی بُو بالکل دُور کر دی جائے۔(۲)

(فتاوی رضویہ، جلد سوم، ص ۵۹۸)

(۳)...... مسجد سے متصل کوئی مکان مسجد سے بلند ہو تو حرج نہیں اس لیے کہ مسجد ان ظاہری دیواروں کا نام نہیں بلکہ اس جگہ کے محاذ میں ساتوں آسمان تک سب مسجد ہے۔

درمختار میں ہے: "**أَنَّهُ مَسْجِدٌ إِلَى عَنَانِ السَّمَاءِ**".(۳) ردالمحتار میں ہے: "**وَكَذَا إِلَى تَحْتِ الثَّرَى كَمَا فِي الْبِيرِيِّ عَنْ الْإِسْبِيجَابِيِّ**"۔(٤)

(٤)...... مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے داہنا قدم اندر رکھے اور یہ دعا پڑھے۔

"**أَللّٰهُمَّ افتح لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ**" یعنی اے اللہ تو اپنی رحمت کے دروازے میرے لیے کھول دے۔

(۵)...... مسجد سے نکلتے وقت پہلے بایاں قدم باہر رکھے اور یہ دُعا پڑھے۔

"**أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ**" یعنی اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔

❁......❁......❁......❁

اتمام عمل کا نسخہ

حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: **مَا مِنْ شَيْءٍ بُدِءَ يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ الَّا تَمَّ** ۔ جو چیز بدھ کے دن شروع کی جاتی ہے وہ اتمام کو پہنچتی ہے۔ (فتاوی رضویہ، ج۲۷، ص۴۴)

---

① ......"بہارشریعت"، ج۱، ص۶۴۸، "الدر المختار ورد المحتار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب فی الغرس فی المسجد، ج۲، ص۵۲۵.

② ......"الفتاوی الرضویة"، ج۸، ص ۱۰۳.

③ ......"الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ج۲، ص۵۱٦.

④ ......"رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب فی أحکام المسجد، ج۲، ص۵۱۷.

جمعہ

① ''عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهِ أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيبِ بَيْتِهِ ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّي مَا كُتِبَ لَهُ ثُمَّ يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى''۔ (۱)

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن نہائے اور جس قدر ممکن ہو سکے طہارت نظافت کرے اور تیل لگائے یا خوشبو ملے جو گھر میں میسر آئے۔ پھر گھر سے نماز کے لیے نکلے اور دو آدمیوں کے درمیان (اپنے بیٹھنے یا آگے گزرنے کے لیے) شگاف نہ ڈالے۔ پھر نماز پڑھے جو مقرر کر دی گئی ہے۔ پھر جب امام خطبہ پڑھے تو خاموش بیٹھا رہے تو اس کے وہ تمام گناہ جو ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اس نے کیے ہیں معاف کر دیئے جائیں گے۔ (بخاری)

② ''عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَقَفَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ يَكْتُبُوْنَ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ وَمَثَلُ الْمُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدِي بَدَنَةً ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي بَقَرَةً ثُمَّ كَبْشًا ثُمَّ دَجَاجَةً ثُمَّ بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طَوَوْا صُحُفَهُمْ وَيَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ''. (۲)

(بخاری، مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو کر مسجد میں آنے والوں کی حاضری لکھتے ہیں جو لوگ پہلے آتے ہیں ان کو پہلے اور جو بعد میں آتے ہیں ان کو بعد میں اور جو شخص جمعہ کی نماز کو پہلے گیا اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے مکہ شریف میں قربانی کے لیے اُونٹ بھیجا۔ پھر جو دوسرے نمبر پر آیا اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے گائے بھیجی پھر جو اس کے بعد آئے وہ اس شخص کے مانند ہے جس نے دُنبہ بھیجا پھر جو اس کے بعد آئے وہ اس شخص کے مانند ہے جس نے مرغی بھیجی اور جو اسکے بعد آئے وہ اس شخص کے مانند ہے

---

① ......"صحیح البخاری"، کتاب الجمعة، باب الدهن للجمعة، الحديث: ۸۸۳، ج۱، ص۳۰۶.

② ......"صحیح البخاری"، کتاب الجمعة، باب الاستماع إلى الخطبة، الحديث: ۹۲۹، ج۱، ص۳۱۹.

جس نے انڈا۔ پھر جب امام خطبہ کے لیے اُٹھتا ہے تو فرشتے اپنے کاغذات لپیٹ لیتے ہیں۔ اور خطبہ سننے میں مشغول ہوجاتے ہیں۔

③ ’’عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِينَارٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَبِنِصْفِ دِينَارٍ ‘‘۔(۱) (أحمد، ابوداود)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جس شخص نے بغیر کسی عذر شرعی کے جمعہ کی نماز چھوڑ دی تو اسے چاہیے کہ ایک دینار (اشرفی) صدقہ کرے اگر اتنا ممکن نہ ہو تو آدھا دینار۔

④ ’’عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْضُرُوا الذِّكْرَ وَادْنُوا مِنَ الْإِمَامِ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ يَتَبَاعَدُ حَتَّى يُؤَخَّرَ فِي الْجَنَّةِ وَإِنْ دَخَلَهَا‘‘۔(۲)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ حاضر رہو خطبہ کے وقت اور امام سے قریب رہو اس لیے کہ آدمی جس قدر دور رہے گا اسی قدر جنت میں پیچھے رہے گا۔ اگرچہ وہ جنت میں داخل ضرور ہوگا۔ (ابوداود)

⑤ ’’عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَتَحَوَّلْ مِنْ مَجْلِسِهِ ذٰلِكَ‘‘۔(۳)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جس شخص کو مسجد میں جمعہ کے دن اونگھ آئے تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنی جگہ تبدیل کردے۔ (ترمذی)

⑥ ’’عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَدَّ الْبَرْدُ بَكَّرَ بِالصَّلَاةِ وَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ أَبْرَدَ بِالصَّلَاةِ يَعْنِي الْجُمُعَةَ‘‘۔(۴)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سخت سردی کے موسم میں جمعہ کی نماز سویرے پڑھتے اور سخت گرمی کے دنوں میں دیر سے پڑھتے۔ (بخاری شریف)

---

❶ ......’’المسند‘‘ للإمام أحمد بن حنبل‘‘، حديث سمرة بن جندب، الحديث: ۲۰۱۰۸، ج۷، ص۲۴۸، ’’سنن أبي داود‘‘، كتاب الصلاة، باب كفارة من تركها، الحديث: ۱۰۵۳، ج۱، ص۳۹۳.

❷ ......’’سنن أبي داود‘‘، كتاب الصلاة، باب الدنو من الإمام إلخ، الحديث: ۱۱۰۸، ج۱، ص۴۱۰.

❸ ......’’سنن الترمذي‘‘، كتاب الجمعة، باب في من ينعس يوم الجمعة إلخ، الحديث: ۵۲۶، ج۲، ص۵۷.

❹ ......’’صحيح البخاري‘‘، كتاب الجمعة، باب إذا اشتد الحر إلخ، الحديث: ۹۰۶، ج۱، ص۳۱۳.

انتباہ:

(۱)......خطیب کے سامنے جو اذان ہوتی ہے مقتدیوں کو اس کا جواب ہرگز نہ دینا چاہیے یہی احوط ہے۔(۱) (فتاوی رضویہ)

اور درمختار مع ردالمختار جلد اول ص:۳۸۰ میں ہے: **''یَنبَغِي أَنْ لَا یُجِیبَ بِلِسَانِهِ اتِّفَاقًا فِی الْأَذَانِ بَیْنَ یَدَيِ الْخَطِیبِ''**۔(۲)

اور ردالمختار جلد اول ص:۵۷۵ میں ہے: **''إِجَابَةُ الْأَذَانِ حِینَئِذٍ مَکْرُوهَةٌ''**۔(۳)

(۲)......خطبہ میں حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کا نام پاک سن کر انگوٹھا نہ چومے یہ حکم صرف خطبہ کے لیے ہے ورنہ عام حالات میں نام نامی سن کر انگوٹھا چومنا مستحب ہے اور درود شریف دل میں پڑھے......زبان کو جنبش نہ دے اس لیے کہ زبان سے سکوت فرض ہے۔(٤) (فتاوی رضویہ)

اور درمختار مع ردالمختار جلد اول ص:۵۷۵ میں ہے: **''اَلصَّوَابُ أَنَّهُ یُصَلِّي عَلَی النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ سَمَاعِ اسْمِهِ فِي نَفْسِهِ''**۔(۵)

(۳)......غیر عربی میں خطبہ پڑھنا یا عربی کے ساتھ دوسری زبان کو بھی شامل کر لینا مکروہ اور سنت متوارثہ کے خلاف ہے۔(٦) (فتاوی رضویہ، بہارشریعت)

(٤)......دیہات میں جمعہ جائز نہیں (عامہ کتب) لیکن عوام اگر پڑھتے ہوں تو انہیں منع نہ کیا جائے۔(۷) (فتاوی رضویہ، حصہ سوم)

(۵)......چونکہ دیہات میں جمعہ جائز نہیں اس لیے دیہات میں جمعہ کی نماز پڑھنے سے اس دن کی نماز ظہر ساقط نہیں ہوتی لہٰذا دیہات میں جمعہ پڑھنے کے بعد چار رکعت ظہر فرض پڑھنا ضروری ہے۔(کتب عامہ)

* * *

---

① ......''الفتاوی الرضویة''، ج۵، ص۳٦۸.

② ......''الدر المختار ورد المختا ر''، کتاب الصلاة، باب الأذان، ج۲، ص۸۷.

③ ......''رد المحتار''، کتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب فی حکم المرقی بین یدی الخطیب، ج۳، ص٤۱.

④ ......''الفتاوی الرضویة''، ج۸، ص٤٦۸.

⑤ ......''الدر المختار ورد المحتار''، کتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب فی شروط إلخ، ج۳، ص٤۰.

⑥ ......''الفتاوی الرضویة''، ج۸، ص ۳۸۹، ''بہارِشریعت''، ج۱، ص۷٦۹.

⑦ ......''الفتاوی الرضویة''، ج۸، ص ۳۸۷.

خطبہ کی اذان کہاں دی جائے؟

① ’’عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كَانَ يُؤَذَّنُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ عَلَى الْمِنبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ ‘‘۔ (۱)

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ جب حضور علیہ الصلوۃ والسلام جمعہ کے دن منبر پر تشریف رکھتے تو حضور کے سامنے مسجد کے دروازہ پر اذان ہوتی۔ اور ایسا ہی حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے زمانہ میں بھی رائج تھا۔ (ابوداود، جلد اول ص۱۶۲)

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ خطبہ کی اذان مسجد کے دروازہ پر پڑھنا سنت ہے۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرات ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے زمانہ مبارکہ میں خطبہ کی اذان مسجد کے دروازہ ہی پر ہوا کرتی تھی۔ اسی لیے فقہائے کرام مسجد کے اندر اذان دینے کو منع فرماتے ہیں۔ جیسا کہ فتاویٰ قاضی خاں جلد اول مصری ص۷۸، اور فتاویٰ عالمگیری جلد اول مصری ص:۵۵، اور بحرالرائق جلد اول ص:۲۶۸ میں ہے: ’’لَا يُؤَذَّنُ فِي الْمَسْجِدِ‘‘ یعنی مسجد کے اندر اذان دینا منع ہے۔ (۲) اور فتح القدیر جلد اول ص:۲۱۵ میں ہے: ’’قَالُوْا لَا يُؤَذَّنُ فِي الْمسجِدِ‘‘ یعنی فقہائے کرام نے فرمایا کہ مسجد میں اذان نہ دی جائے۔ (۳) اور طحطاوی علی مراقی الفلاح ص:۱۷ میں ہے: ’’يُكْرَهُ أَن يُؤَذَّنَ فِي المسجِدِ كَمَا فِي الْقُهُسْتَانِي عَنِ النظمِ‘‘ یعنی مسجد میں اذان دینا مکروہ ہے اسی طرح قہستانی میں نظم سے ہے۔ (۴) لہٰذا یہ جو رواج ہوگیا ہے کہ اذان مسجد کے اندر دی جاتی ہے غلط ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ اس غلط رواج کو ترک کرکے حدیث و فقہ پر عمل کریں۔

✻ ✻ ✻ ✻

---

①......’’سنن أبی داود‘‘، کتاب الصلاة، باب النداء یوم الجمعة، الحدیث: ۱۰۸۸، ج۱، ص۴۰۵.

②......’’الفتاوی الهندیة‘‘، کتاب الصلاة، الفصل الثانی فی کلمات الأذان إلخ، ج۱، ص۵۵، ’’البحر الرائق‘‘، کتا ب الصلاة، باب الأذان، ج۱، ص۴۴، فتاوی قاضیخان، باب الأذان، ج۱، ص۳۸.

③......’’فتح القدیر‘‘، کتاب الصلاة، باب الأذان، ج۱، ص۲۵۰.

④......’’حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح‘‘، کتاب الصلاة، باب الأذان، ص۱۹۷.

عیداور بقرعید

① عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُونَ فِيهِمَا فَقَالَ مَا هٰذَانِ الْيَوْمَانِ قَالُوا كُنَّا نَلْعَبُ فِيهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَبْدَلَكُمُ اللّٰهُ بِهِمَا خَيْرًا مِنْهُمَا يَوْمَ الْأَضْحٰى وَيَوْمَ الْفِطْرِ ''۔(۱)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم جب ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے تو حضور کو معلوم ہوا کہ یہاں کے لوگ سال میں دو دن کھیل کود کرتے ہیں، خوشی مناتے ہیں اس پر حضور نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ دو دن کیسے ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا ان دنوں میں ہم لوگ زمانہ جاہلیت کے اندر خوشیاں مناتے اور کھیل کود کرتے تھے حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے ان دو دنوں کو ان سے بہتر دنوں میں تبدیل کر دیا ہے ان میں سے ایک دن عیدالفطر اور دوسرا دن عیدالاضحٰی ہے۔ (ابوداود، مشکوۃ)

② ''عَنْ أَبِي الْحُوَيْرِثِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلٰى عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَهُوَ بِنَجْرَانَ عَجِّلِ الْأَضْحٰى وَأَخِّرِ الْفِطْرَ وَذَكِّرِ النَّاسَ ''۔(۲)

حضرت ابوالحویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے عمرو بن حزم کو جب کہ وہ نجران میں تھے لکھا کہ بقرعید کی نماز جلد پڑھو اور عیدالفطر کی نماز دیر سے پڑھو۔ اور لوگوں کو وعظ سناؤ۔ (مشکوۃ)

③ ''عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ ''۔(۳)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے ساتھ عیدین کی نماز بغیر اذان و اقامت کے پڑھی ہے۔ ایک بار نہیں بلکہ کئی بار۔ (مسلم)

---

❶......''سنن أبی داود''، کتاب الصلاة، باب صلاة العیدین، الحدیث: ۱۱۳۴، ج۱، ص۴۱۸، ''مشکاة المصابیح''، کتاب الصلاة، باب صلاة العیدین، الحدیث: ۱۴۳۹، ج۱، ص۲۷۷.

❷......''مشکاة المصابیح''، کتاب الصلاة، باب صلاة العیدین، الحدیث: ۱۴۴۹، ج۱، ص۲۷۹.

❸......''صحیح مسلم''، کتاب صلاة العیدین، الحدیث: ۷۔(۸۸۷) ص۴۳۹.

④ ’’عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْدُو يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَأْكُلَ تَمَرَاتٍ وَيَأْكُلُهُنَّ وِتْرًا‘‘۔(۱)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ عید الفطر کے دن جب تک حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چند کھجوریں نہ کھا لیتے عیدگاہ کو تشریف نہ لے جاتے اور آپ طاق کھجوریں تناول فرماتے۔ (بخاری)

⑤ ’’عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ الْأَضْحٰى حَتّٰى يُصَلِّيَ‘‘۔(۲)

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ عید الفطر کے دن جب تک حضور علیہ الصلوۃ والسلام کچھ کھا نہ لیتے عیدگاہ کو تشریف نہ لے جاتے اور عید الاضحیٰ کے دن اس وقت تک کچھ نہ کھاتے جب تک کہ نماز نہ پڑھ لیتے۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

⑥ ’’عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ عِيدٍ خَالَفَ الطَّرِيقَ‘‘۔(۳)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید کے دن دو مختلف راستوں سے آتے جاتے تھے۔ (بخاری)

انتباہ:

(۱)...... عیدین کی نماز کے بعد مصافحہ ومعانقہ کرنا جیسا کہ عموماً مسلمانوں میں رائج ہے بہتر ہے اس لیے کہ اس میں اظہارِ مسرت ہے۔(٤) (بہارِ شریعت)

(۲)...... عورتوں کے لیے عیدین کی نماز جائز نہیں اس لیے کہ عیدگاہ میں مردوں کے ساتھ اختلاط ہوگا اور اسی لیے اب عورتوں کو کسی نماز میں جماعت کی حاضری جائز نہیں دن کی نماز ہو یا رات کی، جمعہ ہو یا عیدین، خواہ وہ جوان ہوں یا بڑھیا جیسا کہ تنویر الابصار و درمختار میں ہے: ’’**یُکْرَہُ حُضُوْرُھُنَّ الْجَمَاعَةَ وَلَوْ لِجُمُعَةٍ**

---

❶ ......’’صحیح البخاری‘‘، کتاب العیدین، باب الأکل یوم الفطر إلخ، الحدیث: ۹۵۳، ج۱، ص۳۲۸.

❷ ......’’سنن الترمذی‘‘، کتاب العیدین، باب ما جاء فی الأکل إلخ، الحدیث: ۵۴۲، ج۲، ص۷۰. ’’سنن ابن ماجه‘‘، کتاب الصیام، باب الأکل یوم الفطر إلخ، الحدیث: ۱۷۵۶، ج۲، ص۳۵۱.

❸ ......’’صحیح البخاری‘‘، کتاب العیدین، باب من خالف الطریق إلخ، الحدیث: ۹۸۶، ج۱، ص۳۳۸.

❹ ......’’بہارِ شریعت‘‘، ج۱، ص۷۸۴.

وَعِيدٍ وَوَعْظٍ مُطْلَقًا وَلَوْ عَجُوزًا لَيْلًا عَلَى الْمَذْهَبِ الْمُفْتَى بِهِ لِفَسَادِ الزَّمَانِ'' ۔(۱)

اوراگرصرف عورتیں جماعت کریں تو یہ بھی ناجائز ہے۔ اس لیے کہ صرف عورتوں کی جماعت ناجائز ومکروہ تحریمی ہے۔ جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلداول مصری ص:۸۰ میں ہے: ''يُكْرَهُ إِمَامَةُ الْمَرْأَةِ لِلنِّسَاءِ فِي الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا مِنَ الْفَرَائِضِ وَالنَّوَافِلِ إِلَّا فِي صَلَاةِ الْجَنَازَةِ هٰكَذَا فِي النِّهَايَةِ''.(۲)

اورجیسا کہ درمختار میں ہے: ''وَيُكْرَهُ تَحْرِيمًا جَمَاعَةُ النِّسَاءِ وَلَوْ فِي التَّرَاوِيحِ فِي غَيْرِ صَلَاةِ جِنَازَةٍ'' ۔(۳)

اوراگرفرداً فرداً پڑھیں تو بھی نماز جائز نہ ہوگی اس لیے کہ عیدین کی نماز کے لیے جماعت شرط ہے۔ ''وَإِذَا فَاتَ الشَّرْطُ فَاتَ الْمَشْرُوْطُ''۔ ہاں عورتیں اس دن اپنے اپنے گھروں میں فرداً فرداً نفل نمازیں پڑھیں تو باعثِ ثواب وبرکت اورسبب ازدیادِ نعمت ہے۔

* * * *

لڑکیاں بھی وارث ہیں

لڑکیوں کوحصہ نہ دینا حرام قطعی ہے اور قرآن مجید کی صریح مخالفت ہے۔

قَالَ اللّٰه تَعَالٰی: ﴿يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ ۗ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۚ﴾ اللہ تعالی تمہیں حکم دیتا ہے تمہاری اولاد کے بارے میں کہ بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں کے برابر ہے۔

(فتاوی رضویہ، ج۲۶، ص۳۱۴)

---

① ......''الدر المختار''، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ج۲، ص۳۶۷.

② ......''الفتاوى الهندية''، كتاب الصلاة، الباب الخامس، الفصل الثالث فى بيان من يصلح إماما لغيره، ج۱، ص۸۵.

③ ......''الدر المختار''، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ج۲، ص۳۶۵.

کتابُ الجنائز

بیماری

① ”عَنْ أَبِى سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ وَلَا هَمٍّ وَلَا حُزْنٍ وَلَا أَذًى وَلَا غَمٍّ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا إِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ“۔ (١) (بخاری، مسلم)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ مسلمان کو کوئی رنج، کوئی دکھ، کوئی فکر، کوئی تکلیف، کوئی اذیت اور کوئی غم نہیں پہنچتا یہاں تک کہ کانٹا جو اسے چبھے مگر اللہ تعالیٰ ان کے سبب اس کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

② ”عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى مِنْ مَرَضٍ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حَطَّ اللّٰهُ بِهِ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا“۔ (٢) (بخاری، مسلم)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ نہیں پہنچتی مسلمان کو کوئی اذیت مرض یا اس کے سوا کچھ اور لیکن اللہ تعالیٰ اس کے سبب اس کے (صغیرہ) گناہوں کو ساقط کر دیتا ہے، جیسے درخت سے پتے جھڑتے ہیں۔

③ ”عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ ذُكِرَتِ الْحُمَّى عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَبَّهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے حضور میں بخار کا ذکر کیا گیا

---

❶...... ”صحيح البخاری“، كتاب المرضى، باب ما جاء فى كفارة المرض، الحديث: ٥٦٤١، ج٤، ص٣، ”صحيح مسلم“، كتاب البر والصلة والآداب، الحديث: ٥٢۔(٢٥٧٣) ص١٣٩٢.

❷...... ”صحيح البخاری“، كتاب المرضى، باب وضع اليد على المريض، الحديث: ٥٦٦٠، ج٤، ص٩، ”صحيح مسلم“، كتاب البر والصلة والآداب، باب ثواب المؤمن فيما يصيبه إلخ، ص١٣٩٠.

رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبَّهَا فَإِنَّهَا تَنْفِي الذُّنُوبَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيدِ''۔(۱)

تو ایک شخص نے بخار کو بُرا کہا۔ حضور نے فرمایا بخار کو بُرا نہ کہو اس لیے کہ وہ (مومن کو) گناہوں سے اس طرح پاک کردیتا ہے جیسے آگ لوہے کی میل کو صاف کردیتی ہے۔ (ابن ماجہ، مشکوۃ)

④ ''عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدِ نِ السُّلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللَّهِ مَنْزِلَةٌ لَمْ يَبْلُغْهَا بِعَمَلِهِ ابْتَلَاهُ اللَّهُ فِي جَسَدِهِ أَوْ فِي مَالِهِ أَوْ فِي وَلَدِهِ ثُمَّ صَبَّرَهُ عَلَى ذَلِكَ حَتَّى يُبْلِغَهُ الْمَنْزِلَةَ الَّتِي سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللَّهِ''۔(۲)

حضرت محمد بن خالد سلمی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے دادا نے کہا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ بندہ کے لیے علمِ الٰہی میں جب کوئی مرتبہ کمال مقدر ہوتا ہے اور وہ اپنے عمل سے اس مرتبے کو نہیں پہنچا تو خدائے تعالیٰ اس کے جسم یا مال یا اولاد پر مصیبت ڈالتا ہے پھر اس پر صبر عطا فرماتا ہے یہاں تک کہ اسے اس مرتبہ تک پہنچادیتا ہے جو اس کے لیے علمِ الٰہی میں مقدر ہوچکا ہے۔ (احمد، ابوداود)

⑤ ''عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَثُرَتْ ذُنُوبُ الْعَبْدِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَا يُكَفِّرُهَا مِنَ الْعَمَلِ ابْتَلَاهُ اللَّهُ بِالْحُزْنِ لِيُكَفِّرَهَا عَنْهُ''۔(۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جب بندہ کے گناہ زیادہ ہوجاتے ہیں اور اس کے عمل میں کوئی ایسی چیز نہیں ہوتی جو گناہوں کا کفارہ بن سکے تو اللہ تعالیٰ اس کو غم اور پریشانی میں مبتلا کردیتا ہے تاکہ اس کے گناہوں کا کفارہ بن جائے۔ (احمد، مشکوۃ)

⑥ ''عَنْ سَعْدٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً قَالَ الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم سے دریافت کیا گیا کہ کون لوگ سخت

---

① ......''سنن ابن ماجه''، كتاب الطب، باب الحمى، الحديث: ٣٤٦٩، ج٤، ص١٠٤، ''مشكاة المصابيح''، كتاب الجنائز، باب عيادة المريض وثواب المرض، الحديث: ١٥٨٣، ج١، ص٣٠٢.

② ......''المسند'' للإمام أحمد بن حنبل، حديث رجل من خثعم، الحديث: ٢٢٤٠١، ج٨، ص٣١٤، ''سنن أبي داود''، كتاب الجنائز، باب الأمراض المكفرة للذنوب، الحديث: ٣٠٩٠، ج٣، ص٢٤٦.

③ ......''مشكاة المصابيح''، كتاب الجنائز، باب عيادة المريض إلخ، الحديث: ١٥٨٠، ج١، ص٣٠٢.

الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ يُبْتَلَى الْعَبْدُ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ فَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ صُلْبًا اشْتَدَّ بَلَاؤُهُ وَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ رِقَّةٌ هُوِّنَ عَلَيْهِ فَمَا زَالَ كَذٰلِكَ حَتّٰى يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ مَا لَهُ ذَنْبٌ"۔(۱)

بلاؤں میں مبتلا ہوتے ہیں؟ حضور نے فرمایا (سب سے پہلے) انبیاء کرام پھر ان کے بعد جو افضل ہیں پھر ان کے بعد جو افضل ہیں یعنی حسب مراتب آدمی میں دین کے ساتھ جیسا تعلق ہوتا ہے اسی اعتبار سے بلا میں مبتلا کیا جاتا ہے اگر دین میں سخت ہے تو بلا بھی اس پر سخت ہوگی۔ اور اگر دین میں کمزور ہے تو اس پر آسانی کی جاتی ہے۔ یہی سلسلہ ہمیشہ رہتا ہے۔ یہاں تک کہ زمین پر وہ یوں چلتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں رہتا۔ (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

⑦ "عَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَى الْقَتْلِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ الْمَطْعُونُ شَهِيدٌ وَالْغَرِيقُ شَهِيدٌ وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيدٌ وَالْمَبْطُونُ شَهِيدٌ وَصَاحِبُ الْحَرِيقِ شَهِيدٌ وَالَّذِي يَمُوتُ تَحْتَ الْهَدْمِ شَهِيدٌ وَالْمَرْأَةُ تَمُوتُ بِجُمْعٍ شَهِيدٌ"۔(۲)

حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ کی راہ میں قتل کے علاوہ سات شہادتیں اور ہیں۔ جو طاعون میں مرے شہید ہے۔ جو ڈوب کر مرے شہید ہے۔ جو ذات الجنب (نمونیہ) میں مرے شہید ہے۔ جو پیٹ کی بیماری میں مرے شہید ہے۔ جو آگ میں جل جائے شہید ہے۔ جو عمارت کے نیچے دب کر مر جائے شہید ہے۔ اور جو عورت بچہ کی پیدائش کے وقت مر جائے شہید ہے۔ (مالک، ابوداود، مشکوۃ)

الحاصل :

بیماری سے بظاہر تکلیف پہنچتی ہے لیکن حقیقت میں وہ بہت بڑی نعمت ہے جس سے مومن کو ابدی راحت و آرام کا بہت بڑا ذخیرہ ہاتھ آتا ہے اس لیے کہ یہ ظاہری بیماری حقیقت میں رُوحانی بیماریوں کا ایک بڑا زبردست

---

❶......"سنن الترمذی"، کتاب الزهد، الحديث: ٢٤٠٦، ج٤، ص١٧٩، "سنن ابن ماجه"، کتاب الفتن، الحديث: ٤٠٤٣، ج٤، ص٣٦٩، "سنن الدارمی"، کتاب الرقائق، الحديث: ٢٧٨٤، ج٢، ص٤١٢.

❷......"الموطأ" للإمام مالك، كتاب الجنائز، الحديث: ٥٦٣، ج١، ص٢١٨، "سنن أبی داود"، کتاب الجنائز، باب فی فضل من مات بالطاعون، الحديث: ٣١١١، ج٣، ص٢٥٢، "مشكاة المصابيح"، كتاب الجنائز، باب عيادة المريض وثواب المرض، الحديث: ١٥٦١، ج١، ص٢٩٩.

علاج ہے۔ بشرطیکہ آدمی مومن ہو اور سخت سے سخت بیماری میں صبر و شکر سے کام لے اگر صبر نہ کرے بلکہ جزع فزع کرے تو بیماری سے کوئی معنوی فائدہ نہ پہنچے گا یعنی ثواب سے محروم رہے گا۔ بعض نادان بیماری میں نہایت بے جا کلمات بول اٹھتے ہیں اور بعض خدائے تعالیٰ کی جانب ظلم کی نسبت کر کے کفر تک پہنچ جاتے ہیں۔ یہ ان کی انتہائی شقاوت اور دنیا و آخرت کی ہلاکت کا سبب ہے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔

* * *

اِساءَ ت کا معنیٰ

☆......اِساءَت: یعنی وہ کام جسے نہ مکروہِ تنزیہی کی طرح صرف خلافِ اولی کہا جائے جس پر ملامت بھی نہیں، نہ تحریمی کی طرح گناہ و ناجائز جس پر استحقاقِ عذاب ہے، بلکہ یوں کہا جائے کہ برا کیا قابلِ ملامت ہوا جس کا حاصل مکروہِ تنزیہی سے بڑھ کر ہے اور تحریمی سے کمتر۔

(فتاوی رضویہ، ج۲۳، ص۶۰۵)

☆......اور ہر مکروہِ تحریمی صغیرہ، اور ہر صغیرہ اصرار سے کبیرہ۔

(فتاوی رضویہ، ج۲۳، ص۵۲۴)

بچے کو ایصال ثواب

سوال: اگر کسی کھانے پر یا شیرنی پر بچے کی فاتحہ دیکر مسکینوں کو کھلا دے تب اس کھانے کی فاتحہ یا شیرنی کا میت کو ثواب ملے گا یا نہیں۔ جائز ہے یا ناجائز؟ بینوا توجروا (بیان فرماؤ اجر پاؤ گے)

جواب: ضرور جائز ہے اور بے شک ثواب پہنچتا ہے اہل سنت کا یہی مذہب ہے والصَبِیُّ لَاشَكَّ أنّه مِن أَھلِ الثوابِ و نُصوصُ الحدیثِ و ارشاداتُ العُلَمَاءِ مُطْلَقَةٌ لا تَخصِیصَ فِیھَاوَاللّٰهُ سُبحانَهٗ وَتَعَالٰی أعْلَمُ۔

(فتاوی رضویہ، ج۲۳، ص۱۲۴)

بیمار کی مزاج پُرسی

① ’’عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُودُ غُدْوَةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُمْسِيَ وَإِنْ عَادَهُ عَشِيَّةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُصْبِحَ وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ‘‘۔[1]

حضرت علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی صبح کے وقت عیادت کرتا ہے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے رحمت و مغفرت کی دُعا کرتے ہیں اور جو شام کے وقت عیادت کرتا ہے اس کے لیے ستر ہزار فرشتے صبح تک دعائے مغفرت کرتے ہیں اور اس کے لیے جنت میں ایک باغ ہے۔ (ترمذی، ابوداود)

② عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ وَأَعَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ مُحْتَسِبًا بُوعِدَ مِنْ جَهَنَّمَ مَسِيرَةَ سِتِّينَ خَرِيفًا‘‘.[2]

حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اچھا وضو کیا اور محض ثواب حاصل کرنے کی غرض سے اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کی تو اس کو ساٹھ برس کی مسافت کے فاصلے پر دوزخ سے دور کر دیا جاتا ہے۔ (احمد)

③ ’’عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا نَادَى مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا‘‘۔[3]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جو شخص بیمار کی عیادت کو جاتا ہے تو آسمان سے ایک منادی ندا کرتا ہے کہ تو اچھا ہے اور تیرا چلنا اچھا ہے۔ اور جنت کی ایک

---

❶...... ’’سنن الترمذی‘‘، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی عیادة المریض، الحدیث: ۹۷۱، ج ۲، ص ۲۹۰، ’’سنن أبی داود‘‘، کتاب الجنائز، باب فی فضل العیادة، الحدیث: ۳۰۹۸، ج۳، ص۲۴۸.

❷...... ’’المعجم الأوسط‘‘، باب الیاء من اسمه یعقوب، الحدیث: ۹۴۴۱، ج۶، ص ۴۷۱.

❸...... ’’سنن ابن ماجه‘‘، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی ثواب إلخ، الحدیث: ۱۴۴۳، ج۲، ص۱۹۲.

منزل کو تو نے (اپنا) ٹھکانا بنالیا۔ (ابن ماجہ)

④ ’’عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ يَخُوضُ الرَّحْمَةَ حَتَّى يَجْلِسَ فَإِذَا جَلَسَ اغْتَمَسَ فِيهَا ‘‘۔ (۱)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ جو شخص مریض کی عیادت کو جاتا ہے تو وہ رحمت کے دریا میں غوطہ زن رہتا ہے جب تک کہ بیٹھ نہیں جاتا اور جب بیٹھ جاتا ہے تو غریق دریائے رحمت ہو جاتا ہے۔ (احمد، مالک)

⑤ ’’عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلْتُمْ عَلَى الْمَرِيضِ فَنَفِّسُوا لَهُ فِي أَجَلِهِ فَإِنَّ ذٰلِكَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَيُطَيِّبُ بِنَفْسِهِ ‘‘۔ (۲)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جب تم بیمار کی مزاج پُرسی کو جاؤ تو موت کے بارے میں اس کا رنج وغم دُور کرو اگرچہ اس سے اس کی موت کا وقت نہیں ٹل سکتا لیکن اس کا دل خوش ہو جائے گا۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

⑥ ’’عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الْعِيَادَةِ سُرْعَةُ الْقِيَامِ ‘‘۔ (۳)

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلاً منقول ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ بہترین عیادت یہ ہے کہ مزاج پرسی کے بعد فوراً اُٹھ جائے۔ (بیہقی، مشکوۃ)

⑦ ’’عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُودُ مُسْلِمًا فَيَقُولُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ جو مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کو جائے تو سات بار یہ دعا پڑھے ’’أَسْأَلُ

---

❶......’’المسند‘‘ للإمام أحمد بن حنبل، حديث جابر بن عبد الله، الحديث: ١٤٢٦٤، ج٥، ص٣٠ .

❷......’’سنن الترمذی‘‘، كتاب الطب، باب التداوی بالرماد، الحديث: ٢٠٩٤، ج ٤، ص٢٥، ’’سنن ابنِ ماجه‘‘، كتاب الجنائز، باب ما جاء فی عيادة المريض، الحديث: ١٤٣٨، ج٢، ص١٩٠.

❸......’’شعب الإيمان‘‘ للبيهقی، باب فی عيادة المريض، الحديث: ٩٢٢١، ج٦، ص٥٤٢، ’’مشكاة المصابيح‘‘، كتاب الجنائز، باب عيادة المريض وثواب المرض، الحديث: ١٥٩١، ج١، ص٣٠٣.

رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيَکَ إِلَّا شُفِيَ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ قَدْ حَضَرَ أَجَلُهُ''۔ (۱)

اللّٰهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ العظيم أَنْ يَشْفِيَکَ'' (۲) اگر موت کا وقت نہیں آ گیا ہے تو اسے ضرور شفا ہوگی۔ (ابوداود، ترمذی)

⁂

چوری کا مال خریدنا کیسا؟

چوری کا مال دانستہ خریدنا حرام ہے بلکہ اگر معلوم نہ ہو مظنون ہو جب بھی حرام ہے اور اگر نہ معلوم ہے نہ کوئی واضح قرینہ تو خریداری جائز ہے، پھر اگر ثابت ہو جائے کہ یہ چوری کا مال ہے تو اس کا استعمال حرام ہے بلکہ مالک کو دیا جائے اور وہ نہ ہو تو اس کے وارثوں کو، اور ان کا بھی پتہ نہ چل سکے تو فقراء کو۔ واللہ تعالی اعلم

(فتاوی رضویہ، ج ۱۷، ص ۱۶۵)

توبہ کے بعد گناہ کا طعنہ دینا...!

رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں: مَنْ عَيَّرَ أَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى يَعْمَلَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَحَسَّنَهُ. أَيْ ذَنْبٍ قَدْ تَابَ مِنْهُ.

یعنی جو کسی مسلمان بھائی کو توبہ کے بعد اس گناہ کا طعنہ دے وہ نہ مرے گا جب تک خود اس گناہ کا مرتکب نہ ہو اسے ترمذی نے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور اسے حسن کہا۔ یہاں وہ گناہ مراد ہے جس سے توبہ کر لی گئی ہو۔

(فتاوی رضویہ، ج ۱۴، ص ۲۵۴)

---

❶ ......"سنن أبي داود"، كتاب الجنائز، باب الدعاء للمريض إلخ، الحديث: ۳۱۰۶، ج ۳، ص ۲۵۱، "سنن الترمذي"، كتاب الطب، الحديث: ۲۰۹۰، ج ٤، ص ۲٤، "مشكاة المصابيح"، كتاب الجنائز، باب عيادة المريض وثواب المرض، الحديث: ۱۵۵۳، ج ۱، ص ۲۹۸.

❷ ......"یعنی اللہ بزرگ و برتر سے دُعا کرتا ہوں جو عرش عظیم کا مالک ہے کہ تجھے شفا بخشے"۔

دوا

① ’’عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً‘‘۔(١)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے کوئی ایسی بیماری نہیں پیدا کی ہے جس کے لیے شفا یعنی دوا نہ اُتاری ہو۔ (بخاری شریف)

② ’’عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ فَإِذَا أُصِیبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرَأَ بِإِذْنِ اللّٰهِ‘‘۔(٢)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ ہر بیماری کی دوا ہے جب بیماری کو (اس کی صحیح) دوا پہنچادی جاتی ہے تو خدائے تعالیٰ کے حکم سے بیمار اچھا ہوجاتا ہے۔ (مسلم شریف)

③ ’’عَنْ أَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ أَنْزَلَ الدَّاءَ وَالدَّوَاءَ وَجَعَلَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءً فَتَدَاوَوْا وَلَا تَدَاوَوْا بِحَرَامٍ‘‘۔(٣)

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے بیماری پیدا کی ہے دوا بھی، اور ہر بیماری کی دوا مقرر فرمائی ہے۔ لہٰذا دوا کرو لیکن حرام چیز سے دوا نہ کرو۔ (ابوداود)

④ ’’عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِیثِ‘‘(٤)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلوۃ والتسلیم نے نجس دوا (کے استعمال) سے منع فرمایا ہے۔ (احمد، ابوداود، ترمذی، ابن ماجہ)

---

❶...... ”صحیح البخاری“، کتاب الطب، باب ما أنزل الله داء إلخ، الحدیث: ٥٦٧٨، ج٤، ص١٦.

❷...... ”صحیح مسلم“، کتاب السلام، باب لکل داء دواء إلخ، الحدیث: ٦٩-(٢٢٠٤) ص١٢١٠.

❸...... ”سنن أبی داود“، کتاب الطب، باب فی الأدویة المکروهة، الحدیث: ٣٨٧٤، ج٤، ص١٠.

❹...... ”سنن أبی داود“، کتاب الطب، باب فی الأدویة المکروهة، الحدیث: ٣٨٧٠، ج٤، ص٩، ”سنن الترمذی“، کتاب الطب، باب ما جاء فیمن قتل نفسه بسم أو غیره، الحدیث: ٢٠٥٢، ج٤، ص٧، ”سنن ابن ماجه“، کتاب الطب، باب النهی عن الدواء الخبیث، الحدیث: ٣٤٥٩، ج٤، ص٩٩.

اِنتباہ:

انگریزی دوائیں بکثرت ایسی موجود ہیں جن میں اسپرٹ اور شراب کی آمیزش ہوتی ہے ایسی دوائیں ہرگز استعمال نہ کی جائیں۔(۱) (بہارشریعت، جلد۱۶، ص۱۲۷)

* * *

نیک بندے کی پانچ نشانیاں

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں نیک بندے کی پانچ نشانیاں ہیں:

(۱)......اچھی صحبت میں رہتا ہے۔ (۲)......زبان وشرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے۔ (۳)......دنیا کی نعمت کو وبال اور دینی نعمت کو فضل رب ذوالجلال تصور کرتا ہے۔ (۴)......حلال کھانا بھی اس خوف سے پیٹ بھر کر نہیں کھاتا کہ اس میں کہیں حرام نہ ملا ہوا ہو۔ (۵)......اپنے علاوہ سب مسلمانوں کو نجات یافتہ تصور کرتا اور خود کو گنہگار سمجھتے ہوئے اپنی ہلاکت کا خطرہ محسوس کرتا ہے۔

(''المنبہات للعسقلانی''، باب الخماسی، ص۵۹، فیضان سنت جلد اول، ص۷۰۲)

سود خور کے ساتھ سلوک

سود خور کہ علانیہ سود کھائے اور توبہ نہ کرے، باز نہ آئے، اس کے ساتھ میل جول نہ چاہئے اسے شادی وغیرہ میں نہ بلایا جائے۔ قَالَ اللہ تَعَالٰی: ﴿وَ اِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ﴾ اگر شیطان تجھے بھلا دے تو یاد آنے پر ظالم قوم کے ساتھ مت بیٹھ۔ واللہ تعالی اعلم

(فتاوی رضویہ، ج۱۷، ص۳۸۰)

---

① ......''بہارشریعت''، باب عیادت وعلاج کا بیان، حصہ شانزدہم (۱۶)، ص۱۴۹۔

دُعا تعویذ

① ’’عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَرْقِی مِنَ الْعَیْنِ‘‘۔[1]

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے حکم فرمایا ہے کہ ہم نظر بد کے لیے دُعا تعویذ کرائیں۔ (بخاری، مسلم)

② ’’عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَأَی فِی بَیْتِهَا جَارِیَةً فِی وَجْهِهَا سَفْعَةٌ یَعْنِی صُفْرَةً فَقَالَ اسْتَرْقُوا لَهَا فَإِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ‘‘۔[2]

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے ان کے گھر میں ایک لڑکی کو دیکھا جس کا چہرہ زرد تھا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اسے دُعا تعویذ کراؤ اسے نظر بد لگی ہے۔ (بخاری، مسلم)

③ ’’عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِکِ نِ الْأَشْجَعِیِّ قَالَ کُنَّا نَرْقِی فِی الْجَاهِلِیَّةِ فَقُلْنَا یَا رَسُولَ اللّٰهِ کَیْفَ تَرَی فِی ذٰلِکَ فَقَالَ اعْرِضُوا عَلَیَّ رُقَاکُمْ لَا بَأْسَ بِالرُّقَی مَا لَمْ یَکُنْ فِیهِ شِرْکٌ‘‘۔[3]

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم لوگ زمانہ جاہلیت میں جھاڑ پھونک کرتے تھے (اسلام لانے کے بعد) ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! ان منتروں کی بابت آپ کیا فرماتے ہیں؟ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے منتر مجھے سُناؤ، ان منتروں میں کوئی حرج نہیں جب تک کہ ان میں شرک نہ ہو۔ (مسلم شریف)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں:

’’یعنی اسمائے جن وشیاطین نباشد واز

یعنی منتر میں جن وشیاطین کے نام نہ ہوں۔ اور اس

---

[1] ……’’صحیح البخاری‘‘، کتاب الطب، الحدیث: ٥٧٣٨، ج٤، ص٣١، ’’صحیح مسلم‘‘، کتاب السلام، الحدیث: ٥٥۔(٢١٩٥) ص١٢٠٦، ’’مشکاۃ المصابیح‘‘، الحدیث: ٤٥٢٧، ج٢، ص١٤٤.

[2] ……’’صحیح البخاری‘‘، کتاب الطب، باب رقیۃ العین، الحدیث: ٥٧٣٩، ج٤، ص٣١.

[3] ……’’صحیح مسلم‘‘، کتاب السلام، باب لا باس بالرقی إلخ، الحدیث: ٦٤۔(٢٢٠٠) ص١٢٠٨.

معانی آن کفر لازم نیاید ولهذا گفته اند که آنچه معنی اومعلوم نه باشد رُقیه بآں نتواں کرد مگر آنکه به نقل صحیح ازشارع آمده باشد" (۱)
(اشعة اللمعات، جلد سوم ص ۲۰۴)

منتر کے معانی سے کفر لازم نہ آتا ہو۔ (تو اس کے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں) اور اسی لیے علمائے سلف نے فرمایا ہے کہ جس منتر کا معنی معلوم نہ ہو اسے نہیں پڑھ سکتے۔ لیکن جو شارع علیہ السلام سے صحیح طور پر منقول ہو (اسے پڑھ سکتے ہیں اگرچہ اس کا معنی معلوم نہ ہو)

* * * *

دیوبندی عالم

دیوبندی عالم دین نہیں ان کے اقوال پر مطلع ہو کر انہیں عالم دین سمجھنا خود کفر ہے، علمائے حرمین شریفین نے انہیں لوگوں کے لئے بالاتفاق تحریر فرمایا ہے کہ: مَنْ شَکَّ فِی عَذَابِہٖ وَ کُفْرِہٖ فَقَدْ کَفَر۔ جو اس کے عذاب اور کفر میں شک کرے تو وہ کافر ہوا۔

(فتاوی رضویہ، ج۱۶، ص۱۶۲)

عاق کرنے کا مسئلہ

اگر کوئی شخص لاکھ بار اپنے فرمانبردار خواہ نافرمان بیٹے کو کہے کہ میں نے تجھے عاق کیا یا اپنے ترکہ سے محروم کردیا تو نہ اس کا یہ کہنا کوئی نیا اثر پیدا کرسکتا ہے نہ وہ بدیں وجہ ترکہ سے محروم ہوسکے۔

(فتاوی رضویہ، ج۲۶، ص۸۵)

---

①……"اشعة اللمعات"، کتاب الطب و الرقی، الفصل الأول، ج٣، ص٦٤٦.

موت

① ''عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَكْثِرُوا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ''۔ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ لذتوں کو ختم کر دینے والی چیز (موت) کو اکثر و بیشتر یاد کرو۔ (ترمذی، نسائی)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ''باب تمنی الموت و ذکرہ'' میں فرماتے ہیں کہ:

ذکر موت کنایت ست از خوف وخشیت حق وعمل بمقتضائے آں وتوبہ واستغفار وتقدیم وترجیح نفع درآخرت والا ذکر موت و یاد داشتن آں بے عمل چیزے نیست بلکہ تواند کہ سبب قساوت قلب گردد چنانکہ ذکر حق سبحانہ و تعالی بہ غفلت ۔ (۲)

(اشعة اللمعات، جلد اول، ص ۶۵۳)

یعنی موت کو یاد کرنے کا مطلب یہ ہے کہ دل میں خدائے تعالیٰ کا خوف وخشیت ہو اور اسی کے حکم کے مطابق عمل ہو نیز توبہ واستغفار کرے۔ اور آخرت کے نفع کو (دنیا کے نفع پر) مقدم رکھے اور ترجیح دے۔ ورنہ بغیر عمل کے صرف موت کا چرچا کرنا اور اس کو یاد رکھنا کوئی چیز نہیں ہے بلکہ (ایسا کرنا) دل کی قساوت اور سختی کا سبب ہوسکتا ہے۔ جیسے کہ غفلت اور بے عملی کے ساتھ خدائے تعالیٰ کو (صرف زبانی طور پر) یاد کرنا (قساوت قلبی کا سبب ہے)

② ''عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَتَمَنَّی أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ أَنْ یَزْدَادَ خَیْرًا وَإِمَّا مُسِیئًا فَلَعَلَّهُ یَسْتَعْتِبُ''۔ (۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ تم میں کوئی موت کی آرزو نہ کرے (اس لیے کہ) وہ یا تو نیکوکار رہوگا تو ممکن ہے اس کے نیک عمل میں زیادتی ہوجائے اور یا بدکار

---

[1] ......''سنن الترمذی''، کتاب الزهد، باب ما جاء فی ذکر الموت، الحدیث: ٢٣١٤، ج٤، ص١٣٨، ''سنن النسائی''، کتاب الجنائز، باب کثرة ذکر الموت، الحدیث: ١٨٢١، ص ٣١١ .

[2] ......''اشعة اللمعات''، کتاب الجنائز، باب تمنی الموت وذکرہ، ج١، ص٦٩٧ .

[3] ......''صحیح البخاری''، کتاب المرضی، باب نهی تمنی المریض إلخ، الحدیث: ٥٦٧٣، ج٤، ص١٣ .

ہوگا تو ہوسکتا ہے کہ آئندہ توبہ کرکے خدائے تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرلے۔ (بخاری شریف)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ:

آرزوئے مرگ بجہت ضرر دنیا مانند مرض یا فقر یا مانند آں مکروہ است زیرا کہ آں علامت بے صبری وبستوہ آمدن از تقدیر الہی و ناراض بودن از آں است اما از جہت محبت وشوق بلقائے الہی تعالی وخلاص از تنگنائے ایں سرائے ومحنت آن ووصول بملک آخرت ونعیم آن نشان ایمان و کمال اوست و ہمچنیں مکروہ نیست از جہت خوف ضرر دینی۔(۱)

یعنی دنیوی نقصان جیسے بیماری یا غریبی وغیرہ کی وجہ سے موت کی تمنا کرنا مکروہ ہے اس لیے کہ یہ بے صبری اور تقدیر الٰہی سے ملال وناراضگی کی نشانی ہے لیکن خدائے تعالیٰ کی محبت اور اس کی ملاقات کے شوق میں موت کی تمنا کرنا نیز اس دنیا کی تنگی اور پریشانی سے چھٹکارا حاصل کرنے اور ملک آخرت اور جنت میں پہنچنے کے لئے موت کی آرزو کرنا ایمان اور اس کے کمال کی نشانی ہے۔ اسی طرح دینی ضرر کے خوف سے موت کی تمنا کرنا مکروہ نہیں ہے۔ (اشعۃ اللمعات، جلد اول، ص ۶۵۳)

③ ”عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَابٍّ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَقَالَ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَ أَرْجُو اللّٰهَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَإِنِّي أَخَافُ ذُنُوبِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبِ عَبْدٍ فِي مِثْلِ هَذَا الْمَوْطِنِ إِلَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ مَا يَرْجُو وَآمَنَهُ مِمَّا يَخَافُ“(۲)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم ایک جوان کے پاس تشریف لے گئے جو قریب المرگ تھا۔ حضور نے اس سے فرمایا کہ تو اپنے آپ کو کس حال میں پاتا ہے؟ اس نے عرض کیا یارسول اللہ میں خدائے تعالیٰ کی رحمت کا امیدوار ہوں اور اپنے گناہوں سے ڈرتا ہوں حضور نے فرمایا یہ دونوں (یعنی خوف ورجا) اس موقع پر

---

① ......”اشعة اللمعات“، كتاب الجنائز، باب تمنى الموت وذكره، ج ١، ص ٦٩٧.

② ......”سنن الترمذي“، كتاب الجنائز، الحديث: ٩٨٥، ج ٢، ص ٢٩٦، ”سنن ابن ماجه“، باب ذكر الموت إلخ، الحديث: ٤٢٦١، ج ٤، ص ٤٩٦، ”مشكاة المصابيح“، الحديث: ١٦١٢، ج ١، ص ٣٠٦.

جس بندہ کے دل میں ہوں گے۔ خدائے تعالیٰ اسے وہ چیز دے گا جس کی وہ امید رکھتا ہے اور اس چیز سے محفوظ رکھے گا جس سے وہ ڈرتا ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ، مشکوۃ)

④ ''عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا سُوْرَةَ يٰس عَلٰى مَوْتَاكُمْ''.(۱)

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ اپنے مرنے والوں کے قریب سورۂ یٰس شریف پڑھو۔ (احمد، ابوداود)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ:

ظاہر آنست کہ مراد مختصر باشد وعمل نیز ہم بریں ست واحتمال دارد کہ مراد بعد از موت درخانہ یا برسرِ قبر۔(۲)

یعنی ظاہر مراد یہ ہے کہ موت کے وقت سورۂ یٰس پڑھی جائے اور اسی پر عمل بھی ہے۔ اور ہوسکتا ہے یہ مراد ہو کہ موت کے بعد گھر میں پڑھی جائے یا قبر کے سرہانے۔ (اشعۃ اللمعات، جلد اول، ص۲۶۲)

⑤ ''عَنْ أَبِى سَعِيْدٍ وَأَبِى هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ''۔(۳)

حضرت ابوسعید اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ اپنے مرنے والوں کو کلمہ طیبہ کی تلقین کرو۔ (مسلم)

تلقین کی صورت یہ ہے کہ موت کے وقت حاضرین بلند آواز سے کلمۂ طیبہ پڑھیں لیکن مرنے والے کو اس کے پڑھنے کا حکم نہ کریں۔

* * *

---

❶ ......''المسند'' للإمام أحمد بن حنبل، حديث أبى برزة الأسلمى، الحديث: ٢٠٣٢٣، ج٧، ص٢٨٦، ''سنن أبى داود''، كتاب الجنائز، باب القراءة عند الميت، الحديث: ٣١٢١، ج٣، ص٢٥٦.

❷ ......''اشعة اللمعات''، كتاب الجنائز، باب ما يقول عند من حضره الموت، ج١، ص٧٠٦.

❸ ......''صحيح مسلم''، كتاب الجنائز، باب تلقين الموتى لا إله إلا الله، الحديث: ١-(٩١٦) ص٤٥٦.

غسل وکفن

① ’’عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا وَابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا‘‘۔ (۱)

حضرت اُمِ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم ہمارے پاس تشریف لائے جب کہ ہم حضور کی صاحب زادی (حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو غسل دے رہے تھے) تو حضور نے فرمایا اسے غسل دو طاق، یعنی تین یا پانچ یا سات بار، اور غسل کا سلسلہ داہنی جانب سے اور وضو کے اعضاء سے شروع کریں۔ (بخاری)

میت کو غسل دینے میں کلی نہ کرائے اور نہ ناک میں پانی ڈالا جائے۔ (۲) (بہارشریعت)

② ’’عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَفَّنَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحَسِّنْ كَفَنَهُ‘‘۔ (۳)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ جب کوئی اپنے بھائی کو کفن دے تو چاہیے کہ اچھا کفن دے۔ (مسلم شریف)

حضرتِ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ:

’’مراد بہ تحسین کفن آنست کہ تمام باشد ونظیف و سفید و بے اسراف و تبذیر، ونوو شستہ دراں، برابر ست اما آنچہ مُسرفان کنند بریا وتکبر حرام ومکروہ است اشد

یعنی اچھے کفن کا مطلب یہ ہے کہ کفن پورا ہو اور صاف ستھرا ہو سفید ہو اور اس میں اسراف و بے جا خرچ نہ ہو۔ نیا کفن اور پرانا جو دھویا ہوا ہو دونوں کا حکم ایک ہے لیکن اسراف و فضول خرچی کرنے والے جو رِیا اور تکبّر سے کرتے ہیں وہ سخت مکروہ اور

---

❶...... ’’صحیح البخاری‘‘، کتاب الجنائز، باب ما یستحب إلخ، الحدیث: ١٢٥٤، ج١، ص٤٢٦.

❷...... ’’بہارِشریعت‘‘، ج۱، ص۸۱۱، ’’الفتاوی الھندیة‘‘، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، ج١، ص١٥٨.

❸...... ’’صحیح مسلم‘‘، کتاب الجنائز، با ب فی تحسین کفن المیت، الحدیث: ٤٩_(٩٤٣) ص ٤٧٠.

حرمت و کراہت"۔(۱)

اشد حرام ہے۔ (اشعۃ اللمعات، جلداول، ص۶۷۲)

③ "عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَسُوا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ"۔(۲)

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ تم لوگ سفید کپڑے پہنا کرو اس لیے کہ وہ عمدہ قسم کے کپڑے ہیں اور سفید کپڑوں میں اپنے مُردوں کو کفنایا کرو۔
(ابوداود، ترمذی)

ضروری انتباہ:

(۱)......عوام میں جو مشہور ہے کہ شوہر عورت کے جنازہ کو نہ کاندھا دے سکتا ہے نہ قبر میں اُتار سکتا ہے نہ منہ دیکھ سکتا ہے۔ یہ محض غلط ہے صرف نہلانے اور اس کے بدن کو بلا حائل ہاتھ لگانے کی ممانعت ہے۔(۳)
(بہارشریعت، جلد چہارم، ص۵۱۹)

(۲)......میّت کے دونوں ہاتھ کروٹوں میں رکھیں سینہ پر نہ رکھیں کہ یہ کفّار کا طریقہ ہے۔ درمختار مع ردالمحتار جلداول ص: ۶۰۰ میں ہے: "**یُوضَعُ یَدَاهُ فِی جَانِبَیْهِ لَا عَلٰی صَدْرِهٖ لِأَنَّهٗ مِنْ عَمَلِ الْكُفَّارِ**"۔(٤)

(۳)......بعض جگہ میت کے دونوں ہاتھ ناف کے نیچے اس طرح رکھتے ہیں کہ "جیسے نماز کے قیام میں" یہ بھی منع ہے۔

(٤)......میت کا تہبند چوٹی سے قدم تک ہونا چاہیے یعنی لفافہ سے اتنا چھوٹا جو بندش کے لیے زیادہ تھا۔ فتاویٰ عالمگیری جلداول مصری ص: ۱۵۰، ہدایہ جلداول ص: ۱۳۷، اور ردالمحتار جلداول ص: ۶۰۳ میں ہے: "**اَلْإِزَارُ مِنَ الْقَرْنِ إِلَى الْقَدَمِ**" یعنی تہبند کی مقدار چوٹی سے قدم تک ہے۔(۵) اسی طرح بہارِ شریعت میں ہے۔ لہٰذا

---

❶......"اشعة اللمعات"، كتاب الجنائز، باب غسل الميت وتكفينه، ج١، ص٧١٧.

❷......"سنن أبی داود"، كتاب الطب، باب فی الأمر بالكحل، الحديث: ٣٨٧٨، ج٤، ص١٢، "سنن الترمذی"، كتاب الجنائز، باب ما يستحب من الأكفان، الحديث: ٩٩٦، ج٢، ص٣٠١.

❸......"بہارِ شریعت"، ج۱، ص۸۱۳.

❹......"الدر المختار ورد المحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، مطلب فی القراءة إلخ، ج٣، ص١٠٥.

❺......"الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الفصل الثالث، ج١، ص١٦٠، "الهداية"، باب الجنائز، فصل =

بعض لوگ جوناف سے پنڈلی تک رکھتے ہیں یہ صحیح نہیں۔

(۵)......عورت کی اوڑھنی نصف پشت سے سینہ تک ہونا چاہیے جس کا اندازہ تین ہاتھ یعنی ڈیڑھ گز ہے۔ اور عرض ایک کان کی لَو سے دوسرے کان کی لَو تک ہونا چاہیے۔ اور جو لوگ زندگی کی طرح اوڑھنی رکھتے ہیں یہ بے جا اور خلافِ سنّت ہے۔(۱) (بہارشریعت)

(٦)......عورت کے لیے سینہ بند پستان سے ناف تک ہو اور بہتر یہ ہے کہ ران تک ہو۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: ''**وَالْأَوْلَی أَنْ تَکُونَ الْخِرْقَةُ مِنَ الثَّدْیَیْنِ إِلَی الْفَخِذِ کَذَا فِی الْجَوْهَرَةِ النَّیِّرَةِ**''۔(۲)

(۷)......سینہ بند لفافہ کے اوپر ہونا چاہیے۔ فتاوی عالمگیری جلد اول ص:۱۵۱ میں ہے: ''**ثُمَّ الْخِرْقَةُ بَعْدَ ذٰلِکَ تُرْبَطُ فَوْقَ الْأَکْفَانِ فَوْقَ الثَّدْیَیْنِ کَذَا فِی الْمُحِیطِ**''.(۳)

اور فتح القدیر میں ہے: ''**فِی شَرْحِ الْکَنْزِ فَوْقَ الْأَکْفَانِ**'' یعنی شرح کنز الدقائق میں سینہ بند کی جگہ سب کپڑوں کے اوپر مذکور ہے۔(٤)

لہذا سینہ بند کو سب کپڑوں سے پہلے لپیٹنے کا جو عام رواج ہے وہ غلط ہے۔

* * *

= فی التکفین، ج۱، ص۸۹، ”رد المحتار“، باب صلاة الجنازة، مطلب فی الکفن، ج۳، ص۱۱۲.

❶......''بہارِ شریعت''، ج۱، ص۸۲۱، ”الفتاوی الهندیة“، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثالث، ج۱، ص ۱٦۱.

❷......”الفتاوی الهندیة“، کتاب الصلاة، الفصل الثالث فی التکفین، ج۱، ص۱٦۰.

❸......”الفتاوی الهندیة“، کتاب الصلاة، الفصل الثالث فی التکفین، ج۱، ص۱٦۱.

❹......”فتح القدیر“، باب الجنائز، فصل فی تکفینه، ج۲، ص۱۱۸.

جنازہ

① ''عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ تَکُ صَالِحَةً فَخَیْرٌ تُقَدِّمُونَهَا إِلَیْهِ وَإِنْ تَکُ سِوَی ذٰلِکَ فَشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِکُمْ''۔[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جنازہ کے لے جانے میں جلدی کرو اس لیے کہ اگر وہ نیک آدمی کا جنازہ ہے تو اسے خیر کی (منزل) کی طرف جلد پہنچانا چاہیے اور اگر بدکار کا جنازہ ہے تو بُرے کو اپنی گردنوں سے جلد اُتار دینا چاہیے۔ (بخاری، مسلم)

② ''عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ إِیمَانًا وَاحْتِسَابًا وَکَانَ مَعَهُ حَتَّی یُصَلَّی عَلَیْهَا وَیَفْرُغَ مِنْ دَفْنِهَا فَإِنَّهُ یَرْجِعُ مِنَ الْأَجْرِ بِقِیرَاطَیْنِ کُلُّ قِیرَاطٍ مِثْلُ أُحُدٍ وَمَنْ صَلَّی عَلَیْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ أَنْ تُدْفَنَ فَإِنَّهُ یَرْجِعُ بِقِیرَاطٍ''.[2]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ جو شخص ایمان کا تقاضا سمجھ کر اور حصولِ ثواب کی نیت سے کسی مسلمان کے جنازہ کے ساتھ ساتھ چلے یہاں تک کہ اس کی نماز پڑھے اور اس کے دفن سے فارغ ہو تو وہ دو قیراط ثواب لے کر واپس لوٹتا ہے۔ جس میں سے ہر قیراط اُحد (پہاڑ) کے برابر ہے اور جو شخص صرف جنازہ کی نماز پڑھ کر واپس آجائے اور دفن میں شریک نہ ہو تو وہ ایک قیراط کا ثواب لے کر واپس ہوتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

③ ''عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرُّوا بِجَنَازَةٍ فَأَثْنَوْا عَلَیْهَا خَیْرًا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرُّوا بِأُخْرَی فَأَثْنَوْا عَلَیْهَا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ چند صحابہ کرام ایک جنازہ کے قریب سے گزرے تو خیر کے ساتھ اس کا ذکر کیا اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

---

[1] ......''صحیح البخاری''، کتاب الجنائز، باب السرعة بالجنازة، الحدیث: ۱۳۱۵، ج۱، ص۴۴۴، ''صحیح مسلم''، کتاب الجنائز، باب الاسراع بالجنازة، الحدیث: ۵۰۔(۹۴۴) ص۴۷۰.

[2] ......''صحیح البخاری''، کتاب الإیمان، باب اتباع الجنازة من الإیمان، الحدیث: ۴۷، ج۱، ص۲۹، ''صحیح مسلم''، کتاب الجنائز، باب فضل الصلاة علی إلخ، الحدیث: ۵۶۔(۹۴۵) ص۴۷۲.

شَرًّا فَقَالَ وَجَبَتْ فَقَالَ عُمَرُ مَا وَجَبَتْ فَقَالَ هَذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَهَذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ"۔(۱)

ارشاد فرمایا کہ واجب ہوگئی پھر لوگوں کا دوسرے جنازہ پر گزر ہوا تو برائی کے ساتھ اس کا ذکر کیا اس پر حضور نے ارشاد فرمایا واجب ہوگئی۔ حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا (یارسول اللہ) کیا چیز واجب ہوگئی، فرمایا جس میت کا تم لوگوں نے بھلائی کے ساتھ ذکر کیا اس کے لیے جنت واجب ہوگئی اور جس کی تم لوگوں نے برائی کی اس کے لیے دوزخ واجب ہوگئی تم لوگ زمین پر خدائے تعالیٰ کے گواہ ہو۔ (بخاری، مسلم)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث شریف کے تحت فرماتے ہیں کہ:

"مراد ثنائے اہلِ خیر وصلاح وصدق وتقوی بے مدخلیت غرض نفسانی ست کہ آں علامت بودن مردست از اہل جنت والا اگر بعضے از فساق وفجار بغرضے از اغراض یکے از اہل فسق بستایند یا یکے صالحے رانکوہش کنند قطع بداں نتواں کرد۔(۲)

یعنی اہلِ خیر وصلاح اور صدق وتقویٰ والوں کی ایسی تعریف مراد ہے جس میں نفسانی غرض شامل نہ ہو اس لیے کہ ایسی ہی تعریف آدمی کے جنتی ہونے کی نشانی ہے ورنہ اگر بعض فاسق وفاجر کسی غرض سے کسی فاسق کی تعریف کریں یا کسی نیک صالح آدمی کی برائی کریں تو اس کی وجہ سے (جنتی یا جہنمی ہونے کا) یقین نہیں کرسکتے۔ (اشعۃ اللمعات، جلد اول، ص ۶۸۲)

④ **"عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ"۔**(۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ مُردوں کو گالی نہ دو۔ (بخاری)

⑤ **"عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْكُرُوا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ**

حضرتِ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ اپنے مُردوں کی نیکیوں کا چرچا

---

❶ ......"صحيح البخاری"، كتاب الجنائز، باب ثناء الناس على الميت، الحديث: ۱۳۶۷، ج۱، ص۴۶۰، "صحيح مسلم"، كتاب الجنائز، باب فيمن يثنى عليه خيرا إلخ، الحديث: ۶۰-(۹۴۹) ص۴۷۳.

❷ ......"اشعة اللمعات"، كتاب الجنائز، باب المشى بالجنازة والصلاة عليها، الفصل الأول، ج۱، ص۷۲۷.

❸ ......"صحيح البخاری"، كتاب الجنائز، باب ما ينهى من سب إلخ، الحديث: ۱۳۹۳، ج۱، ص۴۷۰.

وَكُفُّوا عَنْ مَسَاوِيهِمْ "۔(۱)

کرواوران کی برائیوں سے چشم پوشی کرو۔ (ابوداود، ترمذی)

حضرت عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث شریف کے تحت فرماتے ہیں کہ :

ایں مخصوص ست بمسلماناں وصالحان وآنکہ آشکارا فسق نکنند وظلم نہ کنند۔(۲) (اشعۃ اللمعات جلد،اول)

یعنی یہ حکم ان نیک مسلمانوں کے ساتھ مخصوص ہے جو علانیہ فسق وظلم نہیں کرتے ہیں۔

⑥ "عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ إِنَّ جَنَازَةً مَرَّتْ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ فَقَامَ الْحَسَنُ وَلَمْ يَقُمْ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ الْحَسَنُ أَلَيْسَ قَدْ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَنَازَةِ يَهُودِيٍّ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ جَلَسَ "۔(۳)

حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک جنازہ حضرت امام حسن بن علی وابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے قریب سے گزرا تو حضرت امام حسن کھڑے ہو گئے اور حضرت ابن عباس نہیں کھڑے ہوئے۔ حضرت امام حسن نے حضرت ابن عباس سے فرمایا کیا حضور علیہ الصلوۃ والسلام ایک یہودی کا جنازہ دیکھ کر کھڑے نہیں ہوئے تھے؟ حضرت ابن عباس نے کہا ہاں لیکن پھر اس کے بعد بیٹھے رہتے تھے (اور کھڑے نہ ہوتے تھے)۔ (نسائی)

اشعۃ اللمعات ترجمۂ مشکوۃ میں اس حدیث کے تحت ہے کہ:

"پس حکم سابق منسوخ شد وایں نسخ درجنازہ یہود باشد یا مطلق واللہ اعلم وظاہر ثانی ست"۔(٤)

یعنی تو پہلا حکم منسوخ ہوگیا اور یہ منسوخ ہونا صرف یہودی جنازہ کے بارے میں ہے یا ہر ایک کے لیے، خدائے تعالیٰ بہتر جانتا ہے لیکن ظاہر یہ ہے کہ سب کے لیے ہے۔

---

①......"سنن أبی داود"، کتاب الأدب، باب فی النهی عن سب الموتی، الحدیث: ٤٩٠٠، ج٤، ص٣٦٠، "سنن الترمذی"، کتاب الجنائز، الحدیث: ١٠٢١، ج٢، ص٣١٢.

②......"اشعة اللمعات"، کتاب الجنائز، باب المشی بالجنازة و الصلاة علیها، الفصل الثانی، ج١، ص٧٣٢.

③......"سنن النسائی"، کتاب الجنائز، باب الرخصة فی ترك القیام، الحدیث: ١٩٢١، ص٣٢٦.

④......"اشعة اللمعات"، کتاب الجنائز، باب المشی بالجنازة و الصلاة علیها، ج١، ص٧٣٤.

فتاویٰ عالمگیری جلد اول مصری ص:۱۵۲ میں ہے:

"لَا يَقُومُ لِلْجَنَازَةِ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ أَنْ يَشْهَدَهَا"۔(۱)

یعنی جنازہ کے لیے نہ کھڑا ہو لیکن اس میں شرکت کا ارادہ ہو تو کھڑا ہو سکتا ہے۔

اور طحطاوی ص:۳۶۷ میں ہے:

"فَهُوَ مَكْرُوهٌ كَمَا فِي الْقُهُسْتَانِي"(۲)

یعنی جنازہ دیکھ کر کھڑا ہونا مکروہ ہے جیسا کہ قہستانی میں ہے۔

* * *

شوہر کا عورت پر حق

ایک عورت نے بارگاہ رسالت علیہ افضل الصلوۃ والتحیۃ میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ! شوہر کا عورت پر کیا حق ہے۔ فرمایا اگر کسی بشر کو لائق ہوتا کہ وہ دوسرے بشر کو سجدہ کرے تو میں عورت کو فرماتا کہ جب شوہر گھر میں آئے اسے سجدہ کرے اس فضیلت کے سبب جو اللہ نے اسے اس پر رکھی ہے۔

(فتاوی رضویہ، ج ۲۲، ص ۴۳۸)

استاد کا شاگرد کو سزا دینا

ضرورت پیش آنے پر بقدر حاجت تنبیہ، اصلاح اور نصیحت کے لئے بلاتفریق اجرت وعدم اجرت استاد کا بدنی سزا دینا اور سرزنش سے کام لینا جائز ہے مگر یہ سزا لکڑی ڈنڈے وغیرہ سے نہیں بلکہ ہاتھ سے ہونی چاہئے اور ایک وقت میں تین مرتبہ سے زائد پٹائی نہ ہونے پائے۔

(فتاوی رضویہ، ج ۲۳، ص ۶۵۳)

---

① ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الصلاة، الفصل الرابع فی حمل الجنازة، ج۱، ص۱۶۲.

② ......"حاشية الطحطاوی علی مراقی الفلاح"، باب احکام الجنائز، فصل فی حملها ودفنها، ص۶۰۷.

دفن میّت

① ’’عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا يَلْحَدُ وَالْآخَرُ لَا يَلْحَدُ فَقَالُوا أَيُّهُمَا جَاءَ أَوَّلًا عَمِلَ عَمَلَهُ فَجَاءَ الَّذِي يَلْحَدُ فَلَحَدَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ‘‘۔ (۱)

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مدینہ شریف میں دو آدمی قبر کھودا کرتے تھے۔ ایک ان میں سے (حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جو) لحد یعنی بغلی کھودتے تھے۔ اور دوسرے (حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جو) بغلی نہیں کھودتے تھے۔ (بلکہ شق یعنی صندوقی قبر بناتے تھے) حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے وصال پر) صحابہ نے آپس میں طے کیا کہ جو ان دونوں میں سے پہلے آئے گا وہ اپنا کام کرے گا۔ تو پہلے وہ صحابی آئے جو لحد کھودا کرتے تھے تو انہوں نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے لیے بغلی قبر تیار کی۔ (شرح السنۃ، مشکوۃ)

② ’’عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ شَهِدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِنَازَةَ رَجُلٍ فَقَالَ يَا عَلِيُّ اسْتَقْبِلْ بِهِ اسْتِقْبَالًا وَقُولُوا جَمِيعًا بِاسْمِ اللَّهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ وَضَعُوهُ لِجَنْبِهِ وَلَا تَكُبُّوهُ لِوَجْهِهِ وَلَا تُلْقُوهُ لِظَهْرِهِ‘‘۔ (۲)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک آدمی کے جنازہ میں شرکت کی تو فرمایا اے علی مردہ کو قبلہ کی جانب متوجہ کرو اور سب لوگ بِاسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ (۳) پڑھو۔ اور اس کو کروٹ پر رکھو۔ منہ کے بل اوندھا نہ کرو اور نہ پیٹھ کے بل چت لٹاؤ۔ (بدائع الصنائع)

---

❶ ...... ’’شرح السنۃ‘‘، كتاب الجنائز، باب اللحد، الحديث: ١٥٠٤، ج٣، ص٢٦٤، ’’مشكاة المصابيح‘‘، كتاب الجنائز، باب دفن الميت، الفصل الثانی، الحديث: ١٧٠٠، ج١، ص٣٢٣.

❷ ...... ’’بدائع الصنائع‘‘، كتاب الصلاة، فصل فی سنة الدفن، ج١، ص٤٧٣.

❸ ...... یعنی خدائے تعالیٰ کے نام سے اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شریعت کے مطابق تجھے قبر میں اتارتا ہوں۔

اس حدیث شریف سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ میت کو داہنی کروٹ پر لٹایا جائے۔ اور یہی صحیح ہے جیسا کہ بہارِ شریعت جلد چہارم ص: ۵۴۵ میں ہے: ''میت کو داہنی کروٹ پر لٹائیں۔''(١)

اور فتاوی عالمگیری جلد اول مصری ص: ۱۵۵ میں ہے: ''وَیُوضَعُ فِی الْقَبْرِ عَلَی جَنْبِهِ الْأَیْمَنِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ کَذَا فِی الْخُلَاصَةِ''۔(٢)

اور درمختار مع ردالمحتار جلد اول، ص: ۶۲۶ میں ہے: '' وَیَنْبَغِی کَوْنُهُ عَلَی شِقِّهِ الْأَیْمَنِ''۔(٣)

اور بحرالرائق جلد ثانی ص: ۱۹۴ میں ہے: ''یَکُونُ عَلَی شِقِّهِ الْأَیْمَنِ''۔(٤)

اور بدائع الصنائع جلد اول، ص: ۳۱۹ میں ہے: ''وَیُوضَعُ عَلَی شِقِّهِ الْأَیْمَنِ مُتَوَجِّهًا إِلَی الْقِبْلَةِ''۔(٥)

اور مراقی الفلاح میں ہے: ''یُوَجَّهُ اِلَی الْقِبْلَةِ''۔(٦)

ان عبارتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ میت کو قبر میں داہنے پہلو پر لٹانا بہتر ہے۔

فتح القدیر جلد ثالث ص: ۹۵ پر ہے:

''إِنَّهُ عَلَیْهِ السَّلَامُ فِی الْقَبْرِ الشَّرِیفِ الْمُکَرَّمِ عَلَی شِقِّهِ الْأَیْمَنِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ''.(٧)

یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عظمت والی قبر شریف میں قبلہ رُو اپنے داہنے پہلو پر (رونق افروز) ہیں۔

اور طحطاوی ص: ۲۶۹ میں ہے:

''وَیُسْنَدُ الْمَیِّتُ مِنْ وَرَائِهِ بِنَحْوِ تُرَابٍ لِئَلَّا یَنْقَلِبَ''۔(٨)

یعنی میت کو کروٹ پر لٹانے میں اس کی پیٹھ کی جانب مٹی وغیرہ کی ٹیک لگادی جائے تاکہ وہ پلٹ نہ جائے۔

---

❶...... ''بہارِ شریعت''، ج١، ص٨٤٤، ''الفتاوی الهندیة''، کتاب الصلاة، ج١، ص ١٦٦.

❷...... ''الفتاوی الهندیة''، کتاب الصلاة، الفصل السادس فی القبر والدفن إلخ، ج١، ص١٦٦.

❸...... ''الدر المختار ورد المحتار''، باب صلاة الجنازة، مطلب فی دفن المیت، ج٣، ص١٦٧.

❹...... ''البحرالرائق''، کتاب الجنائز، فصل السلطان أحق بصلاته، ج٢، ص٣٣٩.

❺...... ''بدائع الصنائع''، کتاب الصلاة، فصل فی سنة الدفن، ج٢، ص٦٣.

❻...... ''مراقی الفلاح''، باب أحکام الجنائز، فصل فی سنة الدفن، ص٣٤٣.

❼...... ''فتح القدیر''، کتاب الحج، باب مسا ئل منثوره، ج٣، ص١٦٩.

❽...... ''حاشیة الطحطاوی''، کتاب الصلاة، باب أحکام الجنائز، فصل فی حملها ودفنها، ص٦٠٩.

③ ''عَنْ سُفْيَانَ التَّمَّار اَنَّهٗ رَاٰى قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَنَّمًا''۔ (١)

حضرت سفیان تمّار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی قبر شریف کو دیکھا جو اُونٹ کے کوہان کی طرح (اُٹھی ہوئی) تھی۔ (بخاری)

④ ''عَنْ جَابِرٍ قَالَ رُشَّ قَبْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الَّذِیْ رَشَّ الْمَاءَ عَلٰى قَبْرِهٖ بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ بِقِرْبَةٍ بَدَاَ مِنْ قِبَلِ رَاْسِهٖ حَتّٰى اِنْتَهٰى اِلٰى رِجْلَيْهِ''۔ (٢)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی قبر شریف پر پانی چھڑکا گیا۔ اور پانی چھڑکنے والے حضرت بلال بن رُباح تھے۔ انہوں نے مشک سے پانی چھڑکا اور سرہانے سے چھڑکنا شروع کیا اور قدموں تک چھڑکا۔ (بیہقی، مشکوۃ)

انتباہ :

(١)...... مستحب یہ ہے کہ سرہانے کی طرف دونوں ہاتھ سے تین بار مٹی ڈالیں۔ پہلی بار **مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ** دوسری بار **وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ** اور تیسری بار **وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى** پڑھیں۔ (٣) (طحطاوی، بہارشریعت)

(٢)...... شجرہ یا عہد نامہ قبر میں رکھنا جائز ہے اور بہتر یہ ہے کہ میت کے منہ کے سامنے قبلہ کی جانب طاق کھود کر اس میں رکھیں۔ (٤) (بہارشریعت)

(٣)...... میت کی پیشانی یا کفن پر عہد نامہ لکھنا بہتر ہے۔ درمختار مع ردالمحتار جلد اول ص: ٦٣٣ میں ہے۔ **''كُتِبَ عَلٰى جَبْهَةِ الْمَيِّتِ اَوْ عِمَامَتِهٖ اَوْ كَفَنِهٖ عَهْدُ نَامَهْ يُرْجٰى اَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لِلْمَيِّتِ''**۔ (٥)

(٤)...... پیشانی پر **بِسْمِ اللّٰہ** شریف یا سینہ پر کلمہ طیبہ لکھنا بھی جائز ہے۔ مگر نہلانے کے بعد کفن پہنانے

---

❶...... ''صحیح البخاری''، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی قبر النبی إلخ، الحدیث: ١٣٩٠، ج١، ص٤٦٩.

❷...... ''سنن البیهقی''، کتاب الجنائز، باب رش الماء علی القبر إلخ، الحدیث: ٦٧٤٢، ج٣، ص٥٧٧، ''مشکاة المصابیح''، باب دفن المیت، الحدیث: ١٧١٠، ج١، ص٣٢٤.

❸...... ''حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح''، کتاب الصلاة، باب أحکام الجنائز، فصل فی حملها ودفنها، ص ٦١١، ''بہارشریعت''، ج١، ص٨٤٥، ''الجوهرة النیرة''، کتاب الصلاة، باب الجنائز، ص ١٤١.

❹...... ''بہارشریعت''، ج١، ص٨٤٨، الدر المختار، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ج٣، ص١٨٥.

❺...... ''الدر المختار ورد المحتار''، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ج٣، ص١٨٥.

سے پہلے کلمہ کی انگلی سے لکھیں روشنائی سے نہ لکھیں۔(۱) (ردالمحتار، جلد اول، ۶۳۴)

(۵)......دفن کے بعد قبر کے سرہانے اذان پڑھنا جائز بلکہ مستحسن ہے۔

(۶)......علماء سادات اور مشائخ کرام کی قبروں پر قبہ یا عمارت بنانا جائز ہے۔ ردالمحتار جلد اول ص: ۶۲۷ میں ہے: **”قِیلَ لَا یُکْرَہُ الْبِنَاءُ إِذَا کَانَ الْمَیِّتُ مِنَ الْمَشَایِخِ وَالْعُلَمَاءِ وَالسَّادَاتِ“**۔(۲)

نیز درمختار، باب الدفن اور طحطاوی ص: ۳۷۰ میں ہے: **”لَا یُرْفَعُ عَلَیْہِ بِنَاءٌ وَقِیلَ لَا بَأْسَ بِہِ وَہُوَ الْمُخْتَارُ“**۔(۳)

(۷)......اولیائے کرام کی اظہارِ عظمت کے لیے ان کے مزارات پر چادر ڈالنا، پھول رکھنا اور ان کے مزارات کے قریب چراغ روشن کرنا جائز ہے۔(۴) (ردالمحتار، عالمگیری، حدیقہ ندیہ)

* * *

تنگ دستی دور کرنے کا وظیفہ

عرض: آمدنی کی قلت اور اہل وعیال کی کثرت، سخت کلفت (یعنی تکلیف) ہے۔

ارشاد: ”یَا مُسَبِّبَ الْأَسْبَاب“ ۵۰۰ بار، اول وآخر ۱۱، ۱۱ بار درود شریف بعد نماز عشاء قبلہ رو باوضو ننگے سر ایسی جگہ کہ جہاں سر اور آسمان کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو، یہاں تک کہ سر پر ٹوپی بھی نہ ہو، پڑھا کرو۔

(ملفوظات اعلی حضرت، حصہ دوم، ص ۲۵۶)

---

❶......”رد المحتار“، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ج٣، ص١٨٦.

❷......”رد المحتار“، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في دفن الميت، ج٣، ص١٧٠.

❸......”الدر المختار“، باب الدفن، ج٣، ص١٦٩-١٧٠، ”حاشية الطحطاوي“، كتاب الصلاة، ص٦١١.

❹......”رد المحتار“، كتاب الحظر والاباحة، فصل في اللبس، ج٩، ص٥٩٩، ”الفتاوى الهندية“، كتاب الكراهية، الباب السادس عشر في زيارة إلخ، ج٥، ص٣٥١، ”الحديقة الندية“، ج٢، ص٦٣٠.

میت پر رونا

① ’’عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَسْمَعُونَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا وَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ أَوْ يَرْحَمُ وَإِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ‘‘(۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ خبردار ہو کر سن لو کہ آنکھ کے آنسو اور دل کے غم کے سبب خدائے تعالیٰ عذاب نہیں فرماتا۔ (اور زبان کی طرف اشارہ کرکے فرمایا) لیکن اس کے سبب عذاب یا رحم فرماتا ہے۔ اور گھر والوں کے رونے کی وجہ سے میت پر عذاب ہوتا ہے۔ (جب کہ اس نے رونے کی وصیت کی ہو یا وہاں رونے کا رواج ہو اور اس نے منع نہ کیا ہو یا یہ مطلب ہے کہ ان کے رونے سے میت کو تکلیف ہوتی ہے)۔ (بخاری، مسلم)

② ’’عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ مَهْمَا كَانَ مِنَ الْعَيْنِ وَ مِنَ الْقَلْبِ فَمِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنَ الرَّحْمَةِ وَمَا كَانَ مِنَ الْيَدِ وَ مِنَ اللِّسَانِ فَمِنَ الشَّيْطَانِ‘‘۔(۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ جو آنسو آنکھ سے ہو اور جو غم سے ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے اور اس کی رحمت کا حصہ ہے اور غم کا جو اظہار ہاتھ اور زبان سے ہو وہ شیطان کی طرف سے ہے۔ (مشکوۃ)

③ ’’عَنْ أَبِيْ مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى لِمَلَائِكَتِهِ قَبَضْتُمْ

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جب کسی مومن بندہ کا بیٹا مرجاتا ہے تو خدائے تعالیٰ ملائکہ

---

❶......’’صحيح البخاری‘‘، كتاب الجنائز، الحديث: ۱۳۰٤، ج۱، ص٤٤۱، ’’صحيح مسلم‘‘، الحديث: ۱۲۔(۹۲٤) ص٤٦۰، ’’مشكاة المصابيح‘‘، الحديث: ۱۷۲٤، ج۱، ص۳۲٦ .

❷......’’مشكاة المصابيح‘‘، كتاب الجنائز، باب البكاء على الميت، الحديث: ۱۷٤۸، ج۱، ص۳۳۱.

وَلَدَ عَبْدِی فَیَقُولُونَ نَعَمْ فَیَقُولُ قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهِ فَیَقُولُونَ نَعَمْ فَیَقُولُ مَاذَا قَالَ عَبْدِی فَیَقُولُونَ حَمِدَکَ وَاسْتَرْجَعَ فَیَقُولُ اللّٰهُ ابْنُوا لِعَبْدِی بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ وَسَمُّوهُ بَیْتَ الْحَمْدِ"۔ (۱)

سے فرماتا ہے کہ تم نے میرے بندہ کے بیٹے کی روح قبض کرلی تو وہ عرض کرتے ہیں ہاں، پھر خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم نے اس کے دل کے میوہ کو توڑ لیا۔ تو وہ عرض کرتے ہیں ہاں۔ پھر خدائے تعالیٰ فرماتا ہے (اس مصیبت پر) میرے بندہ نے کیا کہا؟ تو فرشتے عرض کرتے ہیں کہ تیری تعریف کی اور إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ پڑھا تو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے اس بندہ کے لیے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اس کا نام بیت الحمد رکھو۔ (احمد، ترمذی)

④ "عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يُتَوَفَّى لَهُمَا ثَلَاثَةٌ إِلَّا أَدْخَلَهُمَا اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَوْ اثْنَانِ قَالَ أَوْ اثْنَانِ قَالُوا أَوْ وَاحِدٌ قَالَ أَوْ وَاحِدٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ السِّقْطَ لَيَجُرُّ أُمَّهُ بِسَرَرِهِ إِلَى الْجَنَّةِ إِذَا احْتَسَبَتْهُ"۔ (۲)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جن دو مسلمان یعنی میاں بیوی کے تین بچے مرجائیں تو خدائے تعالیٰ ان دونوں کو اپنے فضل و رحمت سے جنت میں داخل فرمائے گا۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! اگر دو بچے انتقال کرجائیں تو حضور نے فرمایا دو کا بھی یہی اجر ہے۔ پھر صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! اور اگر ایک فوت ہوجائے تو حضور نے فرمایا ایک کا بھی یہی اجر ہے۔ پھر فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے کہ خام حمل جو ساقط ہوجاتا ہے اپنی ماں کو "آنول" (۳) کے ذریعہ جنت کی طرف کھینچے گا۔ جب کہ ماں (اس تکلیف پر) صبر اور ثواب کی طالب ہوئی ہو۔ (احمد، مشکوٰۃ)

⑤ "عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ لَمَّا جَاءَ

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ

---

❶ ......"المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حديث أبي موسى الأشعري، الحديث: ١٩٧٤٦، ج٧، ص١٧١، "سنن الترمذي"، كتاب الجنائز، باب فضل المصيبة إذا احتسب، الحديث: ١٠٢٣، ج٢، ص٣١٣.

❷ ......"المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حديث زيد بن خالد الجهني، الحديث: ٢٢١٥١، ج٨، ص٢٥٤، "مشكاة المصابيح"، كتاب الجنائز، باب البكاء على الميت، الحديث: ١٧٥٤، ج١، ص٣٣٢.

❸ ......"نومولود بچے کی ناف" جو انتڑی یا جھلی کی طرح ہوتی ہے۔

نَعُیُ جعفرٍ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِصْنَعُوا لِآلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَقَدْ اَتَاھُمْ مَا یَشْغَلُھُمْ ''۔(۱)

جب حضرت جعفر کی شہادت کی خبر آئی تو نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جعفر کے گھر والوں کے لیے کھانا تیار کرو اس لیے کہ ان کو وہ مصیبت پہنچی ہے جو انہیں کھانا پکانے سے باز رکھے گی۔ (ترمذی، ابوداود، ابن ماجہ)

اس حدیث کے تحت حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ:

”دریں حدیث دلیل است بر آنکہ مستحب ست خویشاں وہمسائیگان ودوستان راتہیئہ طعام مراہل میت را“۔(۲)

یعنی اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ رشتہ داروں، پڑوسیوں اور دوستوں کو میت کے گھر پکا ہوا کھانا لانا مستحب ہے۔ (اشعۃ اللمعات، جلد اول)

انتباہ:

(۱)......نوحہ یعنی میت کے اوصاف مبالغہ کے ساتھ بیان کر کے آواز سے رونا جس کو بَین کہتے ہیں۔ بالاجماع حرام ہے۔(۳) (بہار شریعت بحوالہ جوھرہ)

(۲)......گریبان پھاڑنا، منہ نوچنا، بال کھولنا، سر پر مٹی ڈالنا، ران پر ہاتھ مارنا اور سینہ کوٹنا سب جاہلیت کے کام ہیں۔ ناجائز اور گناہ ہیں۔(۴) (فتاوی عالمگیری، جلد اول مصری، ص۱۵۷)

(۳)......آواز سے رونا منع ہے اور آواز بلند نہ ہو تو اس کی ممانعت نہیں۔(۵) (بہار شریعت)

(٤)......تعزیت مسنون ہے اور اس کا وقت موت سے تین دن تک ہے اس کے بعد مکروہ ہے، اور اگر کوئی

---

❶......”سنن الترمذی“، کتاب الجنائز، باب الطعام یصنع لأهل المیت، الحدیث: ١٠٠٠، ج٢، ص٣٠٢، ”سنن أبی داود“، کتاب الجنائز، باب صنعة الطعام لأهل المیت، الحدیث: ٣١٣٢، ج٣، ص٢٦١، ”سنن ابن ماجه“، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی الطعام إلخ، الحدیث: ١٦١٠، ج٢، ص٢٧٤.

❷......”اشعة اللمعات“، کتاب الجنائز، باب البکاء علی المیت، الفصل الثانی، ج١، ص٧٥٣.

❸......”بہارِ شریعت“، ج۱، ص۸۵۴، ”الجوهرة النیرة“، کتاب الصلاة، باب الجنائز، ص ١٣٩.

❹......” الفتاوی الهندیة“، کتاب الصلاة، مسائل فی التعزیة، ج١، ص١٦٧.

❺......”بہارِ شریعت“، ج۱، ص۸۵۵، ”الجوهرة النیرة“، کتاب الصلاة، باب الجنائز، ص ١٣٩.

موجود نہ تھا یا علم نہ تھا تو بعد میں حرج نہیں۔(١) (بہارشریعت، بحوالہ ردالمحتار وغیرہ)

(٥)......تعزیت میں یہ کہے کہ خدائے تعالیٰ میت کی مغفرت فرمائے اور اس کو اپنی رحمت میں ڈھانکے اور تم کو صبر کی توفیق دے اور مصیبت پر ثواب عطا فرمائے، یا اسی کے مثل دوسرے جملے کہے۔

(٦)......میت کے گھر صرف پہلے دن کھانا بھیجنا سنت ہے اس کے بعد مکروہ ہے۔(٢)

(بہارشریعت بحوالہ عالمگیری)

(٧)......میت کے گھر والے تیجہ کے دن یا اس کے بعد میت کے ایصالِ ثواب کے لیے فقراء اور مساکین کو کھانا کھلائیں تو بہتر ہے لیکن دوست احباب اور عام مسلمانوں کی دعوت کریں تو ناجائز و بدعت قبیحہ ہے کہ دعوت تو خوشی کے وقت مشروع ہے نہ کہ غم کے وقت۔ فتاویٰ عالمگیری جلد اول مصری ص:١٥٧ میں ہے: **''لَا يُبَاحُ اتِّخَاذُ الضِّيَافَةِ عِنْدَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ كَذَا فِي التَّتَارْخَانِيَّة''**۔(٣)

اور ردالمحتار جلد اول ص:٦٢٩ اور فتح القدیر جلد دوم ص:١٠٢ میں ہے: **''وَيُكْرَهُ اتِّخَاذُ الضِّيَافَةِ مِنَ الطَّعَامِ مِنْ أَهْلِ الْمَيِّتِ لِأَنَّهُ شُرِعَ فِي السُّرُورِ لَا فِي الشُّرُورِ وَهِيَ بِدْعَةٌ مُسْتَقْبَحَةٌ''**۔(٤)

(٨)...... تیجہ وغیرہ کا کھانا اکثر میت کے ترکہ سے کیا جاتا ہے اس میں یہ لحاظ ضروری ہے کہ ورثہ میں نابالغ نہ ہو ورنہ سخت حرام ہے لیکن بالغ اگر اپنے حصہ سے کرے تو حرج نہیں۔(٥) (بہارشریعت بحوالہ خانیہ)

* * *

---

①...... ''بہارِشریعت''، ج١، ص٨٥٢، "رد المحتار"، كتاب الصلاة، مطلب في كراهة إلخ، ج٣، ص١٧٧.

②...... ''بہارِشریعت''، ج١، ص٨٥٤، "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، ج٥، ص ٣٤٤.

③......"الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، مسائل في التعزية، ج١، ص١٦٧.

④......"رد المحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ج٣، ص١٧٥، "فتح القدير"، كتاب الصلاة، باب الجنائز، فصل في الدفن، ج٢، ص ١٥١.

⑤...... ''بہارِشریعت''، ج١، ص٨٥٣، "الفتاوى الخانية"، كتاب الحظر والاباحة، ج٤، ص ٣٦٦.

شہید

①"عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلشَّهِيدِ عِنْدَ اللَّهِ سِتُّ خِصَالٍ يُغْفَرُ لَهُ فِي أَوَّلِ دَفْعَةٍ وَيُرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَيَأْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ وَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ الْيَاقُوتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَيُزَوَّجُ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ زَوْجَةً مِنَ الْحُورِ الْعِينِ وَيُشَفَّعُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَقْرِبَائِهِ"۔(۱)

حضرت مقداد بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ کے تئیں شہید کے لیے چھ باتیں ہیں۔ پہلی ہی مرتبہ یعنی خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی اسے بخشا جائے گا۔ اور اس کا ٹھکانہ جنت میں دکھایا جائے گا۔ عذابِ قبر سے محفوظ رکھا جائے گا۔ بڑی گھبراہٹ سے امن میں رہے گا۔ اس کے سر پر وقار کا ایسا تاج رکھا جائے گا کہ جس کا یاقوت دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہوگا۔ اس کے نکاح میں بڑی بڑی آنکھوں والی بہتر (۷۲) حوریں دی جائیں گی۔ اور اس کے عزیزوں میں سے ستر (۷۰) آدمیوں کے لیے اس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

②"عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُكَفِّرُ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا الدَّيْنَ"۔(۲)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ کی راہ میں قتل کیا جانا قرض کے علاوہ ہر گناہ کو مٹا دیتا ہے۔ (مسلم شریف)

③"عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ اللَّهَ

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جو شخص

---

[1] ......"سنن ابن ماجه"، كتاب الجهاد، باب فضل الشهادة إلخ، الحديث: ٢٧٩٩، ج٣، ص٣٦٠، "سنن الترمذى"، الحديث: ١٦٦٩، ج٣، ص٢٥٠، "مشكاة المصابيح"، الحديث: ٣٨٣٤، ج٢، ص٣٠.

[2] ......"صحيح مسلم"، كتاب الامارة، باب من قتل فى سبيل إلخ، الحديث: ١٢٠-(١٨٨٦) ص١٠٤٧.

الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللَّهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ”۔(۱)

خدائے تعالیٰ سے سچے دل سے شہادت طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اسے شہید کا مرتبہ عطا فرما دیتا ہے۔ اگرچہ وہ اپنے بستر پر مرے۔ (مسلم شریف)

④ “عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهِ نَفْسَهُ مَاتَ عَلَى شُعْبَةٍ مِنْ نِفَاقٍ”(۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ جو شخص مر گیا اور جہاد نہ کیا نہ جہاد کا خیال دل میں لایا تو اس کی موت نفاق کی ایک قسم پر ہوئی۔ (مسلم شریف)

⑤ “عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاهِدُوا الْمُشْرِكِينَ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ وَأَلْسِنَتِكُمْ”۔(۳)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ اپنی جان و مال اور زبانوں کے ذریعہ مشرکین سے جہاد کرو۔ (ابوداود، نسائی)

⑥ “عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلذِّكْرِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرَى مَكَانُهُ فَمَنْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ”۔(٤)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ایک شخص نے حضور کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہا کہ کوئی مالِ غنیمت کے لیے لڑتا ہے، کوئی شہرت و ناموری کے لیے لڑتا ہے اور کوئی اپنی بہادری و شجاعت دکھانے کے لیے لڑتا ہے تو ان میں سے راہِ حق میں لڑنے والا کون ہے؟ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو اس لیے لڑتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دین کا بول بالا ہو تو وہ مجاہد فی سبیل اللہ ہے۔ (بخاری، مسلم)

❁ …… ❁ …… ❁ …… ❁

---

[1] ......”صحیح مسلم“، کتاب الامارة، باب استحباب طلب إلخ، الحدیث: ۱۵۷-(۱۹۰۹) ص۱۰۵۷.

[2] ......”صحیح مسلم“، کتاب الامارة، باب ذم من مات إلخ، الحدیث: ۱۵۸-(۱۹۱۰) ص ۱۰۵۷.

[3] ......”سنن أبی داود“، کتاب الجهاد، باب کراهیة ترک الغزو، الحدیث: ۲۵۰٤، ج۳، ص۱٦، ”سنن النسائی“، کتاب الجهاد، باب وجوب الجهاد، الحدیث: ۳۰۹۳، ص۵۰۳.

[4] ......”صحیح البخاری“، کتاب الجهاد والسیر، باب قاتل لتکون کلمة الله هی العلیا، الحدیث: ۲۸۱۰، ج۲، ص۲٥٦، ”صحیح مسلم“، کتاب الامارة، الحدیث: ۱٤۹-(۱۹۰٤) ص ۱۰۵۵.

قبروں کی زیارت

① ”عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا“۔ (۱)

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ میں نے تم لوگوں کو قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا (اب میں تمھیں اجازت دیتاہوں کہ) ان کی زیارت کرو۔ (مسلم)

② ”عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا فَإِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُ الْآخِرَةَ“۔ (۲)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ میں نے تم لوگوں کو قبروں کی زیارت سے روکا تھا تو اب میں تمھیں اجازت دیتا ہوں کہ انکی زیارت کرو اس لیے کہ قبروں کی زیارت کرنا دنیا سے بیزار کرتا ہے۔ اور آخرت کی یاد دلاتا ہے۔ (ابن ماجہ)

اِنتباہ:

(۱)...... قبروں کی زیارت کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ پائنتی کی جانب سے جا کر میت کے منہ کے سامنے کھڑا ہو اور یہ کہے: ”السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ دَارِ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ أَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ“ پھر تین یا پانچ یا سات یا گیارہ بار درود شریف پڑھے بعدہٗ جس قدر ہو سکے قرآن شریف کی سورتیں اور آیتیں تلاوت کرے مثلاً سورۂ یٰس، سورۂ ملک، چاروں قُل، سورۂ فاتحہ، الٓمّ سے مُفْلِحُوْنَ تک، آیۃ الکرسی اور اٰمَنَ الرَّسُوْلُ وغیرہ پھر آخر میں درود شریف پڑھ کر ایصالِ ثواب کرے اور افضل یہ ہے کہ ایصالِ ثواب میں سب مؤمنین و مؤمنات کو شامل کرے کہ ہر ایک کو پورا پورا ثواب ملے گا اور کسی کے اجر میں کچھ کمی نہ ہوگی۔ (۳) (ردالمحتار)

---

❶......”صحیح مسلم“، کتاب الجنائز، الحدیث: ۱۰۶۔(۹۷۷) ص۴۸۶.

❷......”سنن ابن ماجه“، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی زیارۃ القبور، الحدیث: ۱۵۷۱، ج۲، ص۲۵۲.

❸......”رد المحتار“، کتا الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز، مطلب فی زیارۃ القبور، ج۳، ص۱۷۸۔۱۷۹.

(۲)......اولیائے کرام کے مزارات مقدسہ کی زیارت کے لیے سفر کرنا جائز ہے۔ (۱) (بہار شریعت بحوالہ ردالمحتار)

(۳)......اولیائے کرام کی زیارت کرنا خدائے تعالیٰ سے محبت کی دلیل ہے اور زائرین کو کافر و بدعتی کہنا کھلی ہوئی گمراہی اور بدعقیدگی ہے۔ تفسیر صاوی جلد اول ص: ۲۴۵، آیتِ کریمہ: ﴿ **اِبْتَغُوْٓا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ** ﴾ کے تحت ہے کہ:

”مِنَ الضَّلَالِ الْبَیِّنِ وَالْخُسْرَانِ الظَّاهِرِ تَکْفِیْرُ الْمُسْلِمِیْنَ بِزِیَارَةِ أَوْلِیَاءِ اللّٰهِ زَاعِمِیْنَ أَنَّ زِیَارَتَهُمْ مِنْ عِبَادَةِ غَیْرِ اللّٰهِ کَلَّا بَلْ هِیَ مِنْ جُمْلَةِ الْمَحَبَّةِ فِیْ اللّٰه“۔ (۲)

یعنی اولیاء اللہ کی زیارت کے سبب مسلمانوں کو اس خیال سے کافر کہنا کہ ان کی زیارت عبادتِ غیر اللہ ہے کھلی ہوئی گمراہی اور خسارے کا سبب ہے۔ (اولیاء کی زیارت عبادت غیر اللہ) ہرگز نہیں ہے۔ بلکہ یہ **الحبُّ فِی اللہ** میں سے ہے۔

(٤)......منکراتِ شرعیہ اگر ایام عرس میں پائے جائیں تو ان کی وجہ سے زیارت ترک نہ کرے اس لیے کہ ایسی باتوں سے نیک کام ترک نہیں کیا جاتا بلکہ اسے بُرا جانے اور اصلاح کی جدوجہد کرے۔ جیسا کہ ردالمحتار جلد اول ص: ۶۳۱ میں ہے: **” قَالَ ابْنُ حَجَرٍ فِی فَتَاوِیْهِ وَلَا تُتْرَکُ لِمَا یَحْصُلُ عِنْدَهَا مِنْ مُنْکَرَاتٍ وَمَفَاسِد کَاخْتِلَاطِ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَغَیْرِ ذٰلِکَ لِأَنَّ الْقُرُبَاتِ لَا تُتْرَکُ لِمِثْلِ ذٰلِکَ بَلْ عَلَی الْإِنْسَانِ فِعْلُهَا وَإِنْکَارُ الْبِدَع بَلْ وَإِزَالَتُهَا إِنْ أَمْکَنَ ا هـ. قُلْت وَیُؤَیِّدُ مَا مَرَّ مِنْ عَدَمِ تَرْکِ اتِّبَاعِ الْجِنَازَةِ وَإِنْ کَانَ مَعَهَا نِسَاءٌ وَنَائِحَاتٌ تَأَمَّلْ“۔** (۳)

(٥)......عورتوں کو عزیزوں کی قبروں پر جانا ممنوع ہے اس لیے کہ وہ جزع فزع کریں گی۔

(٦)......اولیائے کرام کے مزاراتِ مقدسہ پر برکت کے لیے حاضر ہونے میں بوڑھی عورتوں کے لیے حرج نہیں اور جوانوں کے لیے ناجائز ہے۔ جیسا کہ ردالمحتار جلد اول ص: ۶۳۱ میں ہے: **” وَالتَّبَرُّک بِزِیَارَةِ قُبُورِ الصَّالِحِینَ فَلَا بَأْسَ إِذَا کُنَّ عَجَائِزَ وَیُکْرَهُ إِذَا کُنَّ شَوَابَّ کَحُضُورِ الْجَمَاعَةِ فِی الْمَسَاجِدِ“۔** (٤)

---

[1] ......”بہارِ شریعت“، ج۱، ص۸۴۸، ”رد المحتار“، کتاب الصلاة، مطلب فی زیارة القبور، ج٣، ص١٧٧.

[2] ......”تفسیر الصاوی“، سورة المائدة، ج١، ص٤٩٧.

[3] ......”رد المحتار“، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فی زیارة القبور، ج٣، ص١٧٨.

[4] ......”رد المحتار“، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فی زیارة القبور، ج٣، ص١٧٨.

اور علامہ طحطاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اسی کے مثل لکھنے کے بعد فرماتے ہیں کہ:

’’حَاصِلُه أَنَّ مَحَلَّ الرُّخْصَةِ لَهُنَّ إِذَا كَانَتِ الزِّيَارَةُ عَلَى وَجْهٍ لَيْسَ فِيهِ فِتْنَةٌ‘‘۔(١)

یعنی حاصل یہ ہے کہ عورتوں کے لیے اجازت صرف اس صورت میں ہے جب کہ زیارت ایسے طریقے پر ہو کہ اس میں کوئی فتنہ نہ ہو۔ (طحطاوی، ص۳۷۶)

اور حضرت صدر الشریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تحریر فرمایا ہے کہ اسلم یہ ہے کہ عورتیں مطلقاً (یعنی جوان ہوں یا بوڑھی سب) منع کی جائیں۔(٢) (بہار شریعت، جلد چہارم ص ۵۴۹)

(۷)......مزاراتِ مقدسہ پر ہاتھ پھیرنا، بوسہ دینا، ان کے سامنے جھکنا اور زمین پر چہرہ ملنا منع ہے اس لیے کہ یہ چیزیں عاداتِ نصاریٰ میں سے ہیں۔ جیسا کہ اشعۃ اللمعات، جلد اول، باب زیارت القبور، ص:۷۱۶ میں ہے: ’’مسح نہ کند قبر را وبوسہ ندہد آنرا ومنخی نہ شود وروئے بہ خاک نہ مالد کہ ایں عادت نصاریٰ ست‘‘۔(٣)

اور فتاویٰ عالمگیری جلد پنجم مصری ص:۳۰۴ میں ہے:

’’وَلَا يُمْسَحُ الْقَبْرَ وَلَا يُقَبِّلُهُ فَإِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَادَةِ النَّصَارَى‘‘۔(٤)

یعنی قبر پر ہاتھ نہ پھیرے اور نہ اسے بوسہ دے اس لیے کہ وہ عاداتِ نصاریٰ میں سے ہے۔

اور فتاویٰ رضویہ جلد چہارم، ص:۸ میں ہے۔ مزارات کو بوسہ نہ دینا چاہیے(٥)۔

(۸)......قبر کو سجدہ(٦) کرنا حرام ہے اور عبادت کی نیت سے ہو تو کفر ہے۔

❁......❁......❁......❁

---

❶......’’حاشية الطحطاوی‘‘، كتاب الصلاة، باب أحكام الجنائز، فصل فی زيارة القبور، ص ٦٢٠.

❷......’’بہارِ شریعت‘‘، ج۱، ص۸۴۹.

❸......’’اشعة اللمعات‘‘، كتاب الجنائز، باب زيارة القبور، الفصل الأول، ج۱، ص۷٦٣.

❹......’’الفتاوی الهندية‘‘، كتاب الكراهية، الباب السادس عشر فی زيارة القبور إلخ، ج٥، ص ٣٥١.

❺......’’الفتاوی الرضوية‘‘، ج۹، ص ٥٢٨.

❻......شرح فقہ اکبر صفحہ نمبر ۲۳۰ میں ہے: ’’**اَلسَّجْدَةُ حَرَامٌ لِغَيْرِهٖ سُبْحَانَه**‘‘ یعنی غیر اللہ کے لیے سجدہ حرام ہے۔ (’’شرح الفقه الأكبر‘‘، ص۱۸۷) اور فتاویٰ عالمگیری جلد پنجم مصری صفحہ نمبر ۲۳۱ میں جواہر الاخلاطی سے ہے۔ ’’**قَالَ الْفَقِيهُ أَبُو جَعْفَرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَإِنْ سَجَدَ لِلسُّلْطَانِ بِنِيَّةِ الْعِبَادَةِ أَوْ لَمْ تَحْضُرْهُ النِّيَّةُ فَقَدْ كَفَرَ**‘‘ یعنی فقیہ ابو جعفر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اگر عبادت کی نیت سے بادشاہ کو سجدہ کیا یا کوئی نیت اس وقت نہ تھی تو کافر ہو گیا۔ (’’الفتاوی الهندية‘‘، كتاب الكراهية، ج٥، ص٣٦٨)

ایصالِ ثواب

① ’’عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ فَأَیُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ الْمَاءُ فَحَفَرَ بِئْرًا وَقَالَ هٰذِهٖ لِأُمِّ سَعْدٍ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤد وَالنِّسَائی‘‘۔(۱) (مشکوۃ، ص ۱۹۹)

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے عرض کیا کہ ام سعد یعنی میری ماں کا انتقال ہوگیا ہے ان کے لیے کون سا صدقہ افضل ہے۔ سرکارِ اقدس نے فرمایا پانی (بہترین صدقہ ہے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے ارشاد کے مطابق) حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کنواں کھدوایا (اور اسے اپنی ماں کی طرف منسوب کرتے ہوئے) کہا یہ کنواں سعد کی ماں کے لیے ہے۔ (یعنی اس کا ثواب ان کی روح کو ملے)۔ (ابوداود، نسائی)

② ’’عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّیَ افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَلَمْ تُوْصِ وَأَظُنُّهَا لَوْ تَکَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ أَفَلَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ‘‘۔(۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص آئے اور انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری ماں کا اچانک انتقال ہوگیا اور وہ کسی بات کی وصیت نہ کرسکی۔ میرا گمان ہے کہ انتقال کے وقت اگر اسے کچھ کہنے سننے کا موقع ملتا تو وہ صدقہ ضرور دیتی تو اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا اس کی رُوح کو ثواب پہنچے گا؟ سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا کہ ہاں پہنچے گا۔ (مسلم، جلد اول، ص ۳۲۴)

علامہ نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث شریف کے تحت فرماتے ہیں کہ:

’’فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ أَنَّ الصَّدَقَةَ عَنِ الْمَیِّتِ

یعنی اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ اگر میت

---

❶ ......”مشکاة المصابیح“، کتاب الزکاة، باب فضل الصدقة، الحدیث: ۱۹۱۲، ج ۱، ص ۳۶۳، ”سنن أبی داود“، کتاب الزکاة، باب فی فضل سقی الماء، الحدیث: ۱۶۸۱، ج ۲، ص ۱۸۰، ”سنن النسائی“، کتاب الوصایا، باب ذکر الاختلاف علی سفیان، الحدیث: ۳۶۶۳، ص ۶۰۰.

❷ ......”صحیح مسلم“، کتاب الزکاة، باب وصول ثواب الصدقة إلخ، الحدیث: ۵۱ـ(۱۰۰٤) ص ۵۰۲.

تَنْفَعُ الْمَيِّتَ وَيَصِلُ ثَوَابُهَا وَهُوَ كَذٰلِكَ بِإِجْمَاعِ الْعُلَمَاءِ"۔(۱)

کی طرف سے صدقہ کیا جائے تو میت کو اس کا فائدہ وثواب پہنچتا ہے۔ اسی پر علماء کا اتفاق ہے۔

(نووی شرح مسلم، جلد اول، ص ۳۲٤)

(ان احادیث کریمہ سے مندرجہ ذیل باتیں واضح طور پر معلوم ہوئیں۔)

(۱)...... میت کے ایصالِ ثواب کے لیے پانی بہترین صدقہ ہے کہ کنواں وغیرہ کھدوا کر اس کا ثواب میت کو بخش دیا جائے۔

(۲)...... میت کو کسی کارِ خیر کا ثواب بخشنا بہتر ہے۔ تفسیر عزیزی پارہ عم ص:۱۱۳ میں ہے: "مردہ در آن حالت مانند غریقی ست که انتظار فریاد رسی می برد وصدقات وادعیه وفاتحه دریں وقت بسیار بکارمی آید وازیں جاست که طوائف بنی آدم تایکسال وعلی الخصوص تایک چلّه بعد موت دریں نوع امداد کوشش تمام می نمایند"۔(۲)

(۳)...... ثواب بخشنے کے الفاظ زبان سے ادا کرنا صحابی کی سنت ہے۔

(٤)...... کھانا یا شیرینی وغیرہ کو سامنے رکھ کر ایصالِ ثواب کرنا جائز ہے اس لیے کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اشارۂ قریب کا لفظ استعمال کرتے ہوئے فرمایا "**هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعْدٍ**" یہ کنواں سعد کی ماں کے لیے ہے۔ یعنی اے اللہ تعالیٰ اس کنوئیں کے پانی کا ثواب میری ماں کو عطا فرما۔ اس سے معلوم ہوا کہ کنواں ان کے سامنے تھا۔

(۵)...... غریب ومسکین کو کھانا وغیرہ دینے سے پہلے بھی ایصالِ ثواب کرنا جائز ہے۔ جیسا کہ صحابی رسول نے کیا کہ کنواں تیار ہونے کے ساتھ ہی انہوں نے ایصالِ ثواب کیا حالانکہ لوگوں کے پانی استعمال کرنے کے بعد ثواب ملے گا۔ اسی طرح اگرچہ غریب ومسکین کو کھانا دینے پر ثواب مرتب ہوگا۔ لیکن اس ثواب کو پہلے ہی سے بخش دینا بھی جائز ہے۔

(٦)...... کسی چیز پر میت کا نام آنے سے وہ چیز حرام نہ ہوگی مثلاً غوث پاک کا بکرا، اور غازی میاں کا مرغا وغیرہ اس لیے کہ ایک جلیل القدر صحابی نے اس کنوئیں کو اپنی مرحومہ ماں کے نام سے منسوب کیا تھا جو آج تک "**بیر اُمّ سعد**" ہی کے نام سے مشہور رہے۔

✤ ...... ✤ ...... ✤ ...... ✤

---

① ......"نووی شرح مسلم"، کتاب الزکاۃ، باب وصول ثواب الصدقة عن المیت إلیه، ج٤، ص٩٠.

② ......"تفسیر عزیزی"، پاره عم، ص ۱۱۳.

کتابُ الزکاۃ

① ’’عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا فَلا زَكَاةَ فِيهِ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ‘‘۔ (۱)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جو شخص مال حاصل کرے تو اس پر اس وقت تک زکوۃ نہیں جب تک کہ اس پر ایک سال نہ گزر جائے۔ (ترمذی)

② ’’عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَلا فِضَّةٍ لا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ صُفِّحَتْ لَهُ صَفَائِحُ مِنْ نَارٍ فَأُحْمِيَ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَيُكْوَى بِهَا جَنْبُهُ وَجَبِينُهُ وَظَهْرُهُ كُلَّمَا بَرَدَتْ أُعِيدَتْ لَهُ‘‘۔ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ جو شخص سونے یا چاندی کے شرعی نصاب کا مالک ہو اور وہ اس کا حق یعنی زکاۃ نہ ادا کرے تو قیامت کے دن اس کے لیے اس سونے اور چاندی کی سلیں بنائی جائیں گی اور انہیں آگ میں تپایا جائے گا۔ پھر ان آتشیں سلوں سے اس کے پہلو، پیشانی اور پیٹھ کو داغا جائے گا اور جب وہ ٹھنڈی ہو جائے گی تو پھر دوزخ کی آگ میں تپا کر داغا جائے گا اور ہمیشہ اسی طرح ہوتا رہے گا۔ (مسلم)

③ ’’عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِيبَتَانِ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِي بِشِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو خدائے تعالیٰ نے مال عطا کیا تو اس نے اس کی زکوۃ نہیں ادا کی تو اس کے مال کو قیامت کے دن گنجے سانپ کی شکل میں تبدیل کر دیا جائے گا جس کے سر پر

---

[1] ......’’سنن الترمذی‘‘، کتاب الزکاۃ، باب لا زکاۃ علی المال إلخ، الحدیث: ۶۳۱، ج۲، ص۱۲۹.

[2] ......’’صحیح مسلم‘‘، کتاب الزکاۃ، باب إثم مانع الزکاۃ، الحدیث: ۲۴-(۹۸۷) ص۴۹۱.

مَالُكَ أَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا ﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ﴾". (۱)

دو چتیاں ہوں گی وہ سانپ اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا پھر وہ سانپ اس کی باچھیں پکڑے گا اور کہے گا کہ میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں اس کے بعد حضور نے (پارہ ۴ رکوع ۹ کی) آیت کریمہ تلاوت کی وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ إلخ یعنی اور جو لوگ بخل کرتے ہیں اس چیز میں جسے خدائے تعالیٰ نے انہیں اپنے فضل سے عطا کی (تو انجام کار) ہرگز اسے اپنے لیے اچھا نہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لیے برا ہے، عنقریب وہ مال کہ جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق ہوگا۔ (بخاری)

④ "عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ كَنْزُ أَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ يَفِرُّ مِنْهُ صَاحِبُهُ وَهُوَ يَطْلُبُهُ حَتّٰى يُلْقِمَهُ أَصَابِعَهُ". (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ تمہارا خزانہ قیامت کے دن ایک گنجا سانپ بنے گا۔ اس کا مالک اس سے بھاگے گا اور وہ سانپ اس کو ڈھونڈتا پھرے گا۔ یہاں تک کہ اس کو پالے گا اور اس کی انگلیوں کو لقمہ بنائے گا۔ (احمد)

⑤ "عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ أَتَتَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي أَيْدِيهِمَا سُوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُمَا أَتُؤَدِّيَانِ زَكَاتَهٗ قَالَتَا لَا فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُحِبَّانِ أَنْ يُسَوِّرَكُمَا اللّٰهُ بِسُوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ قَالَتَا لَا قَالَ فَأَدِّيَا زَكَاتَهٗ". (۳)

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ دو عورتیں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور ان کے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن تھے آپ نے ان سے پوچھا کیا تم ان کی زکوۃ دیتی ہو؟ انہوں نے عرض کیا نہیں آپ نے ان سے فرمایا کیا تم اس بات کو پسند کرتی ہو کہ خدائے تعالیٰ تم کو آگ کے دو کنگن پہنائے؟ انہوں نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا

---

① ……"صحیح البخاری"، کتاب الزکاۃ، باب إثم مانع الزکاۃ، الحدیث: ۱۴۰۳، ج۱، ص۴۷۴.

② ……"المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حدیث أبی هریرة، الحدیث: ۸۹۴۲، ج۳، ص ۳۲۱.

③ ……"سنن الترمذی"، کتاب الزکاۃ، باب ما جاء فی زکاۃ الحلی، الحدیث: ۶۳۷، ج۲، ص۱۳۲.

تو پھر ان کی زکوۃ ادا کیا کرو۔ (ترمذی)

⑥ ”عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُنَا أَنْ نُخْرِجَ الصَّدَقَةَ مِنَ الَّذِى نُعِدُّ لِلْبَيْعِ“۔(۱)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام ہم کو حکم فرمایا کرتے تھے کہ ہم تجارت کے لیے تیار کی جانے والی چیزوں کی زکوۃ نکالا کریں۔ (ابوداود)

⑦ ”عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ عِنْدَنَا كِتَابُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ الصَّدَقَةَ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ“۔(۲)

حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہمارے پاس حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وہ خط موجود ہے جسے حضور نے انہیں بھیجا تھا۔ روای نے کہا کہ حضور نے معاذ بن جبل کو حکم فرمایا تھا کہ وہ گیہوں، جو، انگور اور کھجور کی پیداوار میں (مسلمانوں سے) زکوۃ وصول کریں۔ (شرح السنۃ، مشکوۃ)

انتباہ:

(۱)......زکوۃ کے سلسلہ میں مالکِ نصاب وہ شخص ہے جو ساڑھے باون تولے چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونے کا مالک ہو یا ان میں سے کسی ایک کی قیمت کے سامانِ تجارت کا مالک ہو اور مملوکہ چیزیں حاجتِ اصلیہ سے زائد اور دین سے فارغ ہوں۔(۳)

(۲)......زکوۃ کی ادائیگی میں تاخیر کرنے والا گنہگار مردود الشہادۃ ہے۔(۴)

اور فتاویٰ عالمگیری جلد اول مصری ص:۱۶۰ میں ہے: ”تَجِبُ عَلَى الْفَوْرِ عِنْدَ تَمَامِ الْحَوْلِ حَتّٰى

---

① ......”سنن أبی داود“، کتاب الزکاة، باب العروض إذا کانت إلخ، الحدیث: ۱۵۶۲، ج۲،ص۱۳۶.

② ......”مشکاة المصابیح“، کتاب الزکاة، باب ما یجب فیه الزکاة، الفصل الثانی، الحدیث: ۱۸۰۳، ج۱، ص۳۴۳، ”شرح السنة“، کتاب الزکاة، باب زکاة الثمار وخرصها، ج۳، ص۳۴۴.

③ ......مالک نصاب کی یہ تعریف صرف اموال باطنہ کے لحاظ سے ہے۔۱۲منہ

④ ......”بہارِ شریعت“، ج۱،ص۸۷۴، ”الفتاوی الهندیة“، کتاب الزکاة، ج۱، ص۱۷۰.

یَأْثَمُ بتَأْخِیرِہِ مِنْ غَیْرِ عُذْرٍ''۔(۱)

(۳)......زکوۃ کا روپیہ مردہ کی تجہیز و تکفین یا مسجد و مدرسہ کی تعمیر میں نہیں لگایا جا سکتا۔ جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد اول مصری ص: ۱۷۶ میں ہے: ''**لَا یَجُوزُ أَنْ یَبْنِیَ بِالزَّکَاۃِ الْمَسْجِدَ وَکَذَا الحجِّ وَکُلُّ مَا لَا تَمْلِیکَ فِیهِ وَلَا یَجُوزُ أَنْ یُکَفَّنَ بِهَا مَیِّتٌ وَلَا یُقْضَی بِهَا دَیْنُ الْمَیِّتِ کَذَا فِی التَّبْیِینِ ملخصاً**''۔(۲)

(٤)......مالِ زکوۃ اگر مسجد اور مدرسہ وغیرہ کی تعمیر میں صَرف کرنا چاہیں تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ کسی غریب آدمی کو دے دیں پھر وہ صرف کرے تو ثواب دونوں کو ملے گا۔(۳) (ردالمحتار، بہار شریعت)

(٥)......وہابیہ زمانہ کہ توہین خدا و تنقیص شانِ رسالت کرتے ہیں جن کو اکابر علمائے حرمین طیبین نے بالاتفاق کافر و مرتد فرمایا ہے اگرچہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہیں انہیں زکوۃ دینا حرام اور سخت حرام ہے اور اگر دی تو ہرگز ادا نہ ہوگی۔(٤) (بہار شریعت)

(٦)......گیہوں، جَو، جوار، باجرہ، دھان اور ہر قسم کے غلّے، السی، کسم، اخروٹ، بادام اور ہر قسم کے میوے، روئی، پھول، گنا، خربز، تربز، کھیرا، ککڑی، بینگن اور ہر قسم کی ترکاریاں سب میں عشر واجب ہے۔ تھوڑا پیدا ہو یا زیادہ۔(٥) (عالمگیری، بہار شریعت)

(۷)......جو کھیت بارش یا نہر نالے کے پانی سے سیراب کیا جائے، اس میں عشر یعنی دسواں حصہ واجب ہے۔ اور جس کی آب پاشی چرسے یا ڈول سے ہو اس میں نصف عشر یعنی پیداوار کا بیسواں حصہ واجب ہے۔ اور اگر پانی خرید کر آب پاشی کی جب بھی بیسواں حصہ واجب ہے(٦)۔ (درمختار، ردالمحتار)

---

①......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الزکاة، الباب الأول فی تفسیر الزکاة إلخ، ج۱، ص۱۷۰.

②......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الزکاة، الباب السابع فی المصارف، ج۱، ص۱۸۸.

③......"بہار شریعت"، ج۱، ص۸۹۰، "رد المحتار"، کتاب الزکاة، مطلب فی زکاة ثمن إلخ، ج۳، ص۲۲۷.

④......"بہار شریعت"، ج۱، ص۹۳۳.

⑤......"بہار شریعت"، ج۱، ص۹۱۸، "الفتاوی الهندیة"، کتاب الزکاة، الباب السادس فی زکاة الزرع والثمار، ج۱، ص۱۸۶.

⑥......کنویں اور ٹیوب ویل سے سیراب کرنے کا بھی یہی حکم ہے۔ (تابش)۔ "الدر المختار ورد المحتار"، کتاب الزکاة، باب العشر، ج۳، ص۳۱۶.

(۸)......جس چیز میں عُشر یا نصف عشر واجب ہوا اس میں کل پیداوار کا عشر یا نصف عشر دیا جائے گا۔ کھیتی کے اخراجات یعنی ہل، بیل حفاظت کرنے والے اور کام کرنے والوں کی اُجرت یا بیج وغیرہ کی قیمت ان میں سے کوئی خرچ بھی عشر میں منہا نہیں کیا جائے گا۔(۱) (درمختار، بہارشریعت)

❁......❁......❁......❁

باریک کپڑوں میں عورت کی نماز کا حکم

عرض: عورتوں کی نماز باریک کپڑوں سے ہوتی ہے یا نہیں؟

ارشاد: آزاد عورتوں کو سر سے پاؤں تک تمام بدن کا چھپانا فرض ہے مگر چہرہ یعنی پیشانی سے ٹھوڑی اور ایک کنپٹی سے دوسری کنپٹی تک (جس میں سر کے بالوں یا کان کا کوئی حصہ داخل نہیں نہ ٹھوڑی کے نیچے کا) یہ تو بالاتفاق نماز میں چھپانا فرض نہیں اور گٹوں تک دونوں ہاتھ، ٹخنوں تک دونوں پاؤں، ان میں اختلاف روایات ہے۔ ان کے سوا اگر کسی عضو کا چوتھائی حصہ نماز میں قصدا (یعنی جان بوجھ کر) کھولے اگرچہ ایک آن کو یا بلا قصد بقدر ادائے رکن یعنی تین بار **سبحان اللّٰہ** کہنے کی دیر تک کھلا رہے تو نماز نہ ہوگی۔ (الدر المختار و رد المحتار، کتاب الصلاۃ، مطلب فی النظر إلی وجہ الامرد، ج۲، ص۱۰۰) اور باریک کپڑے جن سے بدن نظر آئے یا رنگت دکھائی دے یا سر کے بالوں کی سیاہی چمکے تو نماز نہ ہوگی۔

(ملفوظاتِ اعلی حضرت رحمہ اللہ، حصہ اول، ص۷۷)

---

① ......"بہارشریعت"، ج۱، ص۹۱۸، "الدر المختار"، کتاب الزکاۃ، باب العشر، ج۳، ص۳۱۷.

صدقۂ فِطر

① ’’عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ‘‘۔ (۱)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلاۃ والسلام نے واجب ٹھہرایا صدقۂ فطر کو غلام، آزاد، مرد، عورت، بچے، اور بوڑھے ہر مسلمان پر، ایک صاع جو یا کھجور، اور حکم فرمایا کہ نماز (عید) کے لیے نکلنے سے پہلے اس کو ادا کیا جائے۔ (بخاری، مسلم)

② ’’عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِي آخِرِ رَمَضَانَ أَخْرِجُوا صَدَقَةَ صَوْمِكُمْ فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ شَعِيرٍ أَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ قَمْحٍ عَلَى كُلِّ حُرٍّ أَوْ مَمْلُوكٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ‘‘۔ (۲)

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رمضان کے آخر میں لوگوں سے فرمایا کہ تم لوگ اپنے روزوں کا صدقہ ادا کرو۔ کیونکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس صدقہ کو ہر مسلمان پر مقرر فرمایا ہے۔ خواہ وہ آزاد ہو یا غلام، مرد ہو یا عورت، چھوٹا ہو یا بڑا، ہر ایک کی طرف سے ایک صاع کھجور یا جَو یا نصف صاع گیہوں۔ (ابوداود، نسائی)

③ ’’عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ أَوْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي صُعَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعٌ مِنْ بُرٍّ أَوْ قَمْحٍ

حضرت عبداللہ بن ثعلبہ یا ثعلبہ بن عبداللہ بن ابوصغیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ ایک صاع گیہوں دو آدمی کی

---

❶ ......’’صحیح البخاری‘‘، کتاب الزکاۃ، باب صدقۃ الفطر إلخ، الحدیث: ۱۵۰۴، ج۱، ص۵۰۷، ’’صحیح مسلم‘‘، کتاب الزکاۃ، باب زکاۃ الفطر إلخ، الحدیث: ۱۳۔(۹۸۴) ص۴۸۹.

❷ ......’’سنن أبی داود‘‘، کتاب الزکاۃ، باب من روی نصف صاع من قمح، الحدیث: ۱۶۲۲، ج۲، ص۱۶۱، ’’سنن النسائی‘‘، کتاب الزکاۃ، باب الحنطۃ، الحدیث: ۱۵۷۷، ص۲۷۵.

عَلٰی کُلِّ اثْنَیْنِ صَغِیْرٍ اَوْ کَبِیْرٍ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی اَمَّا غَنِیُّکُمْ فَیُزَکِّیْہِ اللّٰہُ وَاَمَّا فَقِیْرُکُمْ فَیَرُدُّ عَلَیْہِ اَکْثَرَ مِمَّا اَعْطَاہُ''۔(۱)

طرف سے کافی ہے خواہ وہ بالغ ہو یا نابالغ، آزاد ہوں یا غلام، مرد ہوں یا عورت۔ خدائے تعالیٰ اس کی بدولت تمہارے غنی کو پاک کرتا ہے اور فقیر کو اس سے زیادہ دیتا ہے جتنا کہ اس نے دیا۔ (ابوداود)

④ ''عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَکَاۃَ الْفِطْرِ طُھْرَ الصِّیَامِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَۃً لِلْمَسَاکِیْنِ''۔(۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے صدقۂ فطر اس لیے مقرر فرمایا تاکہ لغو اور بے ہودہ کلام سے روزہ کی طہارت ہوجائے اور دوسری طرف مساکین کے لیے خوراک ہوجائے۔ (ابوداود)

⑤ ''عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُنَادِیًا فِیْ فِجَاجِ مَکَّۃَ اَلَا اِنَّ صَدَقَۃَ الْفِطْرِ وَاجِبَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ صَغِیْرٍ اَوْ کَبِیْرٍ''۔(۳)

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے ایک شخص کو بھیجا کہ مکہ شریف کی گلیوں میں اعلان کردے کہ صدقۂ فطر ہر مسلمان پر واجب ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت، آزاد ہو یا غلام، نابالغ ہو یا بالغ۔ (ترمذی)

انتباہ:

(۱)......صدقۂ فطر مالکِ نصاب پر واجب ہے کہ اپنی طرف سے اور اپنے چھوٹے بچوں کی طرف سے نکالے جب کہ بچہ مالکِ نصاب نہ ہو اور اگر ہو تو بچہ کا صدقہ اسی کے مال سے ادا کیا جائے۔(۴) (درمختار، بہارشریعت)

(۲)......صدقۂ فطر کے مسئلے میں مالکِ نصاب وہ شخص ہے جو ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات

---

① ......"سنن أبی داود"، کتاب الزکاۃ، باب من روی نصف صاع إلخ، الحدیث: ۱۶۱۹، ج۲، ص۱۶۱.

② ......"سنن أبی داود"، کتاب الزکاۃ، الحدیث: ۱۶۰۹، ج۲، ص۱۵۷، "مشکاۃ المصابیح"، الحدیث: ۱۸۱۸، ج۱، ص ۳۴۶.

③ ......"سنن الترمذی"، کتاب الزکاۃ إلخ، باب ما جاء فی صدقۃ الفطر، الحدیث: ۶۷۴، ج۲، ص۱۵۱.

④ ......"الدر المختار ورد المحتار"، باب صدقۃ الفطر، ج۳، ص۳۶۷. "بہارِ شریعت"، ج۱، ص۹۳۶۔

تولہ سونا کا مالک ہو۔ یا ان میں سے کسی ایک کی قیمت کا سامانِ تجارت یا سامان غیر تجارت کا مالک ہو اور مملوکہ چیزیں حاجت اصلیہ سے زائد ہوں۔

(٣)......صدقۂ فطر واجب ہونے کے لیے روزہ رکھنا شرط نہیں، اگر کسی عذر مثلاً سفر، مرض، بڑھاپے کی وجہ سے یا معاذ اللہ بلا عذر روزہ نہ رکھا جب بھی واجب ہے۔[١] (بہار شریعت)

اور جیسا کہ ردالمحتار جلد دوم ص:٦٧ میں ہے: **''تَجِبُ الْفِطْرَةُ وَإِنْ أَفْطَرَ عَامِدًا''**۔ پھر دو سطر کے بعد ہے: **''مَنْ أَفْطَرَ لِكِبَرٍ أَوْ مَرَضٍ أَوْ سَفَرٍ يَلْزَمُهُ صَدَقَةُ الْفِطْرِ''**۔[٢]

(٤)......اگر باپ غریب ہو یا مر گیا ہو تو دادا پر اپنے غریب یتیم پوتے، پوتی کی طرف سے صدقۂ فطر دینا واجب ہے۔ درمختار باب صدقۃ الفطر میں ہے: **''وَالْجَدُّ كَالْأَبِ عِنْدَ فَقْدِهِ أَوْ فَقْرِهِ''**۔[٣]

(٥)......گیہوں، جو، کھجور اور منقّٰی کے علاوہ اگر کسی دوسری چیز سے فطرہ ادا کرنا چاہیں مثلاً چاول، باجرہ اور کوئی غلہ تو آدھے صاع گیہوں یا ایک صاع جو کی قیمت کا لحاظ کرنا ہوگا۔[٤] (بہار شریعت)

(٦)......عید کے دن طلوعِ فجر کے بعد عیدگاہ جانے سے پہلے صدقہ فطر نکالنا مستحب ہے۔ فتاویٰ عالمگیری جلد اول ص:١٨٠ میں ہے: **''وَالْمُسْتَحَبُّ لِلنَّاسِ أَنْ يُخْرِجُوا الْفِطْرَةَ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْخُرُوجِ إِلَى الْمُصَلَّى كَذَا فِي الْجَوْهَرَةِ النَّيِّرَةِ''**۔[٥]

(٧)......ماہِ رمضان اور رمضان سے پیشتر صدقۂ فطر ادا کرنا جائز ہے۔ فتاوی عالمگیری جلد اول مصری ص:١٧٩ میں ہے: **''وَإِنْ قَدَّمُوهَا عَلَى يَوْمِ الْفِطْرِ جَازَ وَلَا تَفْصِيلَ بَيْنَ مُدَّةٍ وَمُدَّةٍ وَهُوَ الصَّحِيحُ''**۔[٦] اور درمختار میں ہے: **''صَحَّ أَدَاؤُهَا إِذَا قَدَّمَهُ عَلَى يَوْمِ الْفِطْرِ أَوْ أَخَّرَهُ''**۔[٧]

---

[1] ......''بہار شریعت''، ج١، ص٩٣٦، ''رد المحتار''، كتاب الزكاة، باب صدقة الفطر، ج٣، ص٣٦٧.

[2] ......''رد المحتار''، كتاب الزكاة، باب صدقة الفطر، ج٣، ص٣٦٧.

[3] ......''الدر المختار''، كتاب الزكاة، باب صدقة الفطر، ج٣، ص٣٦٨.

[4] ......''بہار شریعت''، ج١، ص٩٣٩، ''الدر المختار''، كتاب الزكاة، باب صدقة الفطر، ج٣، ص٣٧٣.

[5] ......''الفتاوى الهندية''، كتاب الزكاة، الباب الثامن فى صدقة الفطر، ج١، ص١٩٢.

[6] ......''الفتاوى الهندية''، كتاب الزكاة، الباب الثامن فى صدقة الفطر، ج١، ص١٩٢.

[7] ......''الدر المختار''، كتاب الزكاة، باب صدقة الفطر، ج٣، ص٣٧٦.

(۸)......صاع کا وزن تین سو اکیاون ۳۵۱ روپیہ بھر ہے یعنی انگریزی سیر سے چار سیر چھ چھٹانک ایک روپیہ بھر۔ اور نصف صاع ایک سو ساڑھے پچھتر روپیہ بھر ہے یعنی دو سیر تین چھٹانک آٹھ آنہ بھر۔ اس لیے کہ صاع وہ پیمانہ ہے جس میں آٹھ رطل اناج آئے۔

شرح وقایہ جلد اول ص:۲۳۹ میں ہے: **''اَلصَّاعُ کَیْلٌ یَسَعُ فِیهِ ثَمَانِیَةَ أَرْطَالٍ''**۔(۱)

اور ایک رطل نصف مَن ہے۔ شامی جلد دوم ص:۷۹ میں ہے: **''وَالرِّطْلُ نِصْفُ مَنٍّ''**۔(۲)

تو صاع وہ پیمانہ ہوا کہ جس میں چار من اناج آئے۔ ''مَن'' کو ''مُد'' بھی کہتے ہیں۔ جیسا کہ ردالمحتار جلد دوم ص:۷۹ پر ہے۔ **''الْمُدُّ وَالْمَنُّ سَوَاءٌ کُلٌّ مِنْهُمَا رُبُعُ صَاعٍ''**۔(۳)

اور مَن جس کو مُد بھی کہتے ہیں چالیس استار کا ہوتا ہے اور ہر استار ساڑھے چار مثقال، تو ہر مَن ایک سو اسی مثقال ہوا۔ شرح وقایہ جلد اول ص:۲۴۰ میں ہے: **''إِنَّ الْمَنَّ أَرْبَعُوْنَ أَسْتَاراً وَالْأَسْتَارُ أَرْبَعَةُ مَثَاقِیلَ وَنِصْفُ مِثْقَالٍ فَالْمَنُّ مِئَةٌ وَّثَمَانُوْنَ مِثْقَالًا''**۔(۴)

تو صاع وہ پیمانہ ہوا کہ جس میں (۴مَن x ۱۸۰ مثقال = ۷۲۰ مثقال) سات سو بیس مثقال اناج آئے۔ پھر اناج ہلکے بھاری ہر طرح کے ہوتے ہیں۔ صاع کی تقدیر میں کس اناج کا اعتبار ہے؟ تو بعض ائمہ نے ماش وعدس یعنی مسور اور اُرد کا اعتبار کیا ہے۔ اور صدر الشریعہ صاحبِ شرح وقایہ نے فرمایا کہ ماش وعدس گیہوں سے بھاری ہوتے ہیں لہذا وہ پیمانہ کہ جس میں آٹھ رطل یعنی ۷۲۰ سات سو بیس مثقال ماش وعدس آئے گا چھوٹا ہوگا اور وہ پیمانہ کہ جس میں ۷۲۰ سات سو بیس مثقال گیہوں آئے بڑا ہوگا۔ لہذا زیادہ احتیاط اس میں ہے کہ گیہوں کا اعتبار کیا جائے۔ صدر الشریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عبارت یہ ہے:

''اَلْمَاشُ أَثْقَلُ مِنَ الحِنطَةِ وَالحِنطَةُ مِنَ الشَّعِیْرِ فَالْمِکْیَالُ الَّذِی یَمْلَأُ بِثَمَانِیَةِ أَرْطَالٍ مِنَ الـمجِ یَمْلَأُ بِأَقَلَّ مِنْ ثَمَانِیَةِ أَرْطَالٍ مِنَ الْحِنْطَةِ الجیدةِ الْمُکْتَنِزَةِ فَالْأَحوطُ فِیهِ أَن یَقدرَ الصَّاع

---

① ......''شرح الوقاية''، كتاب الزكاة، باب صدقة الفطر في البر وغيره، ص ۳۰۰.

② ......''رد المحتار''، كتاب الزكاة، مطلب في تحرير الصاع والمد والمن والرطل، ج۳، ص۳۷۳.

③ ......''رد المحتار''، كتاب الزكاة، مطلب في تحرير الصاع والمد والمن والرطل، ج۳، ص۳۷۳.

④ ......''شرح الوقاية''، كتاب الزكاة، باب صدقة الفطر في البر وغيره، ص ۳۰۱.

بِثَمَانية أَرْطَالٍ مِنَ الْحِنْطة الجيدةِ"(۱) **(شرح وقایه، جلد اول، ص ۲۳۹)**

اور چونکہ گیہوں جَو سے بھاری ہوتا ہے لہذا وہ پیمانہ کہ جس میں آٹھ رطل یعنی سات سو بیس مثقال جَو آئے بڑا ہوگا۔ اسی لیے علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے صاحب شرح وقایہ کی اس احتیاط کو ذکر کر کے فرمایا کہ سب سے زیادہ احتیاط یہ ہے کہ جَو کا اعتبار کیا جائے بلکہ یہ بھی تحریر فرمایا کہ بعض علماء نے حاشیہ زیلعی سے نقل کیا ہے کہ حرم شریف مکہ معظّمہ کے مشائخ موجودین وسابقین کا عمل اور فتوی اسی پر ہے کہ صاع کی تقدیر میں جَو کا اعتبار کیا جائے۔

جیسا کہ ردالمحتار جلد دوم ص:۸۰ پر ہے: **"وَلٰكِنْ عَلَى هَذَا الْأَحْوَطِ تَقْدِيرُهُ بِالشَّعِيرِ وَلِهَذَا نَقَلَ بَعْضُ الْمُحَشِّينَ عَنْ حَاشِيَةِ الزَّيْلَعِيِّ لِلسَّيِّدِ مُحَمَّد أَمِينِ مِيرْغَنِيٍّ أَنَّ الَّذِى عَلَيْهِ مَشَايِخُنَا بِالْحَرَمِ الشَّرِيفِ الْمَكِّيِّ وَمَنْ قَبْلَهُمْ مِنْ مَشَايِخِهِمْ وَبِهِ كَانُوا يُفْتُونَ تَقْدِيرُهُ بِثَمَانِيَةِ أَرْطَالٍ مِنْ الشَّعِيرِ وَلَعَلَّ ذٰلِكَ لِيَحْتَاطُوا فِي الْخُرُوجِ عَنِ الْوَاجِبِ بِيَقِينٍ لِمَا فِي مَبْسُوطِ السَّرَخْسِيِّ مِنْ أَنَّ الْأَخْذَ بِالِاحْتِيَاطِ فِي بَابِ الْعِبَادَاتِ وَاجِبٌ ا ھ فَإِذَا قُدِّرَ بِذٰلِكَ فَهُوَ يَسَعُ ثَمَانِيَةَ أَرْطَالٍ مِنَ الْعَدَسِ وَمِنَ الْحِنْطَةِ وَيَزِيدُ عَلَيْهَا أَلْبَتَّةَ بِخِلَافِ الْعَكْسِ فَلِذَا كَانَ تَقْدِيرُ الصَّاعِ بِالشَّعِيرِ أَحْوَطَ"**۔(۲)

خلاصہ کلام یہ ہے صاع وہ پیمانہ ہے کہ جس میں ۷۲۰ سات سو بیس مثقال جَو آئیں اسی میں سب سے زیادہ احتیاط ہے اور یہی حرم شریف مکہ معظّمہ کے مشائخ کا معمول و مفتی بہ ہے اور مثقال کا وزن ساڑھے چار ماشہ ہے تو صاع وہ پیمانہ ہوا کہ جس میں (۷۲۰ مثقال x ۴$\frac{۱}{۲}$ = ۳۲۴۰) سات سو بیس مثقال یعنی تین ہزار دو سو چالیس ماشے جَو آئیں۔ پھر چونکہ بارہ ماشے کا تولہ ہوا ہے تو صاع وہ پیمانہ ہوا کہ جس میں (۳۲۴۰ ماشے ÷ ۱۲ = ۲۷۰ تولے) تین ہزار دو سو چالیس ماشے یعنی ۲۷۰ تولے جَو آئیں۔ اور چونکہ ایک روپیہ کا وزن سوا گیارہ ماشے ہوتا ہے اس لیے صاع وہ پیمانہ ہوا کہ جس میں (۳۲۴۰ ماشے ÷ ۱۱$\frac{۱}{۴}$ ماشے = ۲۸۸ روپیہ بھر) بتّیس سو چالیس ماشے یعنی دو سو اٹھاسی روپیہ بھر جَو آئیں۔ اور نصف صاع وہ پیمانہ ہوا کہ جس میں ایک سو چوالیس روپیہ بھر سے زیادہ

---

(۱)......"شرح الوقاية"، كتاب الزكاة، باب صدقة الفطر فى البر وغيره، ص ۳۰۰.

(۲)......"رد المحتار"، كتاب الزكاة، مطلب فى مقدار الفطرة بالمد الشامى ، ج۳، ص۳۷۶.

آئے گا۔ پھر چونکہ گیہوں جَو سے بھاری ہوتا ہے تو جس پیمانہ میں ایک سو چالیس روپیہ بھر جَو آئے گا اسی پیمانہ میں گیہوں ایک سو چالیس روپیہ بھر سے زیادہ آئے گا۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا تجربہ کیا تو وہ پیمانہ کہ جس میں ایک سو چالیس روپیہ بھر جَو آئے اسی پیمانہ میں ۱۷۵ $\frac{۱}{۲}$ ایک سو پچھتر روپیہ اٹھنی بھر گیہوں آئے۔ فتاویٰ رضویہ جلد اول لاہوری ص: ۱۴۵ میں ہے کہ فقیر نے ۲۷ رمضان المبارک ۱۳۲۷ھ کو نیم صاع شعیری کا تجربہ کیا جو ٹھیک چار رطل جَو کا پیمانہ تھا اس میں گیہوں برابر ہموار مسطح بھر کر تولے تو ایک سو چالیس روپیہ بھر جَو کی جگہ ایک سو پچھتر روپیہ آٹھ آنہ بھر گیہوں آئے۔(۱) تو نصف صاع گیہوں صدقہ فطر کا وزن ایک سو پچھتر روپیہ آٹھ آنہ بھر ہوا جو انگریزی سیر سے دو سیر تین چھٹانک اور آٹھ آنے بھر ہے اس لیے کہ انگریزی سیر اسی روپیہ بھر ہے یعنی پورے پچھتر تولے کا ہے (منظر الفتاویٰ) اور نئے پیمانے سے نصف صاع گیہوں کا وزن ۲ کلوگرام ۴۶ $\frac{۱۲۳}{۱۶۰}$ گرام یعنی دو کلو اور تقریباً ۴۷ گرام ہوگا کیونکہ اسی روپیہ بھر کا سیر نو سو تینتیس گرام کا ہوتا ہے۔ یہیں سے یہ بات متحقق ہوگئی اعلیٰحضرت فاضل بریلوی رضی اللہ المولیٰ تعالیٰ عنہ کا مسلک غایت احتیاط اور اعلیٰ درجہ تحقیق پر مبنی ہے۔

⁂

عورتوں کا بناؤ سنگار کرنا

عورت کا اپنے شوہر کے لئے گہنا پہننا، بناؤ سنگار کرنا باعث اجر عظیم اور اس کے حق میں نماز نفل سے افضل ہے بعض صالحات کہ خود اور ان کے شوہر دونوں صاحب اولیاء کرام سے تھے ہر شب بعد نماز عشاء پورا سنگار کر کے دلھن بن کر اپنے شوہر کے پاس آتیں اگر انھیں اپنی طرف حاجت پاتیں حاضر رہتیں ورنہ زیور ولباس اتار کر مصلی بچھاتیں اور نماز میں مشغول ہو جاتیں۔ اور دلھن کو سجانا تو سنت قدیمہ اور بہت احادیث سے ثابت ہے بلکہ کنواری لڑکیوں کو زیور ولباس سے آراستہ رکھنا کہ انکی منگنیاں آئیں یہ بھی سنت ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، ج ۲۲، ص ۱۲۶)

---

① ...... ''فتاویٰ رضویہ (مخرجہ)''، ج ۱، ص ۷۹۷۔

سخی اور بخیل

① ''عَـنُ أَبِـی سَـعِیـدٍ قَـالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَـلَّـی الـلّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ لَأَنُ یَتَصَدَّقَ الُمَرُءُ فِـی حَیَـاتِـهِ بِـدِرُهَـمٍ خَیُرٌ لَهُ مِنُ أَنُ یَتَصَدَّقَ بِمِئَةٍ عِنُدَ مَوُتِهِ''۔ (۱)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ انسان کا اپنی زندگی کے ایام میں ایک درہم صدقہ کرنا مرنے کے وقت سو درہم صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔ (ابوداود)

② ''عَنُ أَبِی هُـرَیُرَةَ قَـالَ قَـالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَـلَّـی الـلّٰـهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ السَّخِیُّ قَرِیبٌ مِنُ الـلّٰهِ قَرِیبٌ مِنَ الُجَنَّةِ قَرِیبٌ مِنُ النَّاسِ بَعِیدٌ مِـنَ الـنَّـارِ وَالُبَـخِیـلُ بَعِیدٌ مِنَ اللّٰهِ بَعِیدٌ مِنَ الُـجَـنَّةِ بَـعِیـدٌ مِـنَ الـنَّـاسِ قَـرِیبٌ مِنَ النَّارِ وَلَـجَـاهِـلٌ سَـخِـیٌّ أَحَـبُّ إِلَی اللّٰهِ مِنُ عَابِدٍ بَخِیلٍ''۔ (۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ سخی اللہ تعالیٰ سے قریب ہے جنت سے قریب ہے لوگوں سے قریب ہے اور دوزخ سے دور ہے اور بخیل اللہ تعالیٰ سے دور ہے جنت سے دور ہے لوگوں سے دور ہے اور جہنم سے قریب ہے اور جاہل سخی خدا کے نزدیک عبادت گزار بخیل سے کہیں بہتر ہے۔ (ترمذی)

③ ''عَـنُ أَبِـی بَـکُرِ نِ الـصِّـدِّیـقِ قَـالَ قَـالَ رَسُـولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ لَا یَدُخُلُ الُجَنَّةَ خِبٌّ وَلَا بَخِیلٌ وَلَا مَنَّانٌ''۔ (۳)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ مکار اور بخیل جنت میں داخل نہ ہوں گے اور نہ وہ شخص جو خیرات دے کر احسان جتائے۔ (ترمذی)

④ ''عَنُ أَبِی سَعِیدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور

---

1 ......''سنن أبی داود''، کتاب الوصایا، باب ما جاء فی کراهیة إلخ، الحدیث: ۲۸۶۶، ج۳، ص۱۵۵.

2 ......''سنن الترمذی''، کتاب البر والصلة إلخ، باب ما جاء فی السخاء، الحدیث: ۱۹۶۸، ج۳، ص۳۸۷.

3 ......''سنن الترمذی''، کتاب البر والصلة إلخ، باب ما جاء فی السخاء، الحدیث: ۱۹۷۰، ج۳، ص۳۸۸.

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِی مُؤْمِنٍ اَلْبُخْلُ وَسُوءُ الْخُلُقِ''۔(۱)

علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ مومن میں دو باتیں یعنی بخل اور بد خلقی جمع نہیں ہوتی۔ (ترمذی)

⑤ ''عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ ثَلَاثَةً فِی بَنِی إِسْرَائِيلَ أَبْرَصَ وَأَقْرَعَ وَأَعْمَى فَأَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مَلَكًا فَأَتَى الْأَبْرَصَ فَقَالَ أَیُّ شَیْءٍ أَحَبُّ إِلَيْکَ قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَجِلْدٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّی الَّذِی قَدْ قَذِرَنِی النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ قَذَرُهُ وَأُعْطِیَ لَوْنًا حَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا قَالَ فَأَیُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْکَ قَالَ الْإِبِلُ أَوْ قَالَ الْبَقَرُ شَکَّ إِسْحٰقُ إِلَّا أَنَّ الْأَبْرَصَ أَوِ الْأَقْرَعَ قَالَ أَحَدُهُمَا الْإِبِلُ وَقَالَ الْآخَرُ الْبَقَرُ قَالَ فَأُعْطِیَ نَاقَةً عُشَرَاءَ فَقَالَ بَارَکَ اللّٰهُ لَکَ فِيهَا قَالَ فَأَتَى الْأَقْرَعَ فَقَالَ أَیُّ شَیْءٍ أَحَبُّ إِلَيْکَ قَالَ شَعَرٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّی هَذَا الَّذِی قَدْ قَذِرَنِی النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ قَالَ وَأُعْطِیَ شَعَرًا حَسَنًا قَالَ فَأَیُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْکَ قَالَ الْبَقَرُ فَأُعْطِیَ بَقَرَةً حَامِلًا قَالَ بَارَکَ اللّٰهُ لَکَ فِيهَا قَالَ فَأَتَى الْأَعْمَى فَقَالَ أَیُّ شَیْءٍ أَحَبُّ إِلَيْکَ قَالَ أَنْ يَرُدَّ اللّٰهُ إِلَیَّ بَصَرِی فَأُبْصِرَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ بنی اسرائیل میں تین شخص تھے ایک کوڑھی دوسرا گنجا اور تیسرا اندھا، اللہ تعالیٰ نے ان کا امتحان لینا چاہا اور ان کی طرف ایک فرشتہ کو بھیجا۔ فرشتہ سب سے پہلے کوڑھی کے پاس آیا۔ اور پوچھا تجھے سب سے زیادہ کون سی چیز پسند ہے اس نے کہا اچھا رنگ اور خوبصورت جلد اور اس عیب کا دور ہوجانا جس کے سبب لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ یہ سن کر فرشتے نے اس کے جسم پر ہاتھ پھیرا اور اس کا کوڑھ زائل ہوگیا اور اس کے جسم کا رنگ نکھر گیا اور جلد خوش رنگ ہوگئی اس کے بعد فرشتہ نے کہا تجھ کو کس قسم کا مال پسند ہے؟ اس نے اونٹ کہا یا گائے (حدیث کے راوی حضرت اسحاق کو شک ہے کہ اس نے اونٹ کہا یا گائے) بہرحال کوڑھی اور گنجے میں سے ایک نے اونٹ بتلائے اور دوسرے نے گائیں۔ حضور نے فرمایا کہ اس کی خواہش کے مطابق اس کو حاملہ اونٹنیاں دی گئیں اور فرشتہ نے اس کو یہ دعا دی کہ خدا تیرے لیے ان میں

---

(1) ......"سنن الترمذی"، کتاب البر والصلة إلخ، باب ما جاء فی البخل، الحدیث: ۱۹۶۹، ج۳، ص۳۸۷.

بِـهِ النَّاسَ قَالَ فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللَّهُ إِلَیْهِ بَصَرَهُ قَالَ فَأَیُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَیْکَ قَالَ الْغَنَمُ فَأُعْطِیَ شَاةً وَالِـدًا فَأُنْتِجَ هٰذَانِ وَوَلَّدَ هٰذَا قَالَ فَکَانَ لِهٰذَا وَادٍ مِنَ الْإِبِلِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِنَ الْبَقَرِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِنَ الْغَنَمِ قَالَ ثُمَّ إِنَّهُ أَتَى الْأَبْرَصَ فِی صُورَتِهِ وَهَیْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْکِینٌ قَدِ انْقَطَعَتْ بِیَ الْحِبَالُ فِی سَفَرِی فَلَا بَلَاغَ لِیَ الْیَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بِکَ أَسْأَلُکَ بِالَّذِی أَعْطَاکَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِیرًا أَتَبَلَّغُ عَلَیْهِ فِی سَفَرِی فَقَالَ الْحُقُوقُ کَثِیرَةٌ فَقَالَ لَهُ کَأَنِّی أَعْرِفُکَ أَلَمْ تَکُنْ أَبْرَصَ یَقْذَرُکَ النَّاسُ فَقِیرًا فَأَعْطَاکَ اللَّهُ فَقَالَ إِنَّمَا وَرِثْتُ هٰذَا الْمَالَ کَابِرًا عَنْ کَابِرٍ فَقَالَ إِنْ کُنْتَ کَاذِبًا فَصَیَّرَکَ اللَّهُ إِلَى مَا کُنْتَ قَالَ وَأَتَى الْأَقْرَعَ فِی صُورَتِهِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِهٰذَا وَرَدَّ عَلَیْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَى هٰذَا فَقَالَ إِنْ کُنْتَ کَاذِبًا فَصَیَّرَکَ اللَّهُ إِلَى مَا کُنْتَ قَالَ وَأَتَى الْأَعْمَى فِی صُورَتِهِ وَهَیْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْکِینٌ وَابْنُ سَبِیلٍ انْقَطَعَتْ بِیَ الْحِبَالُ فِی سَفَرِی فَلَا بَلَاغَ لِیَ الْیَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بِکَ أَسْأَلُکَ بِالَّذِی رَدَّ عَلَیْکَ بَصَرَکَ شَاةً أَتَبَلَّغُ بِهَا فِی سَفَرِی فَقَالَ قَدْ کُنْتُ أَعْمَى فَرَدَّ

برکت عطا فرمائے۔ حضور نے فرمایا کہ اس کے بعد فرشتہ گنجے کے پاس آیا اور پوچھا تجھ کو کون سی چیز زیادہ پسند ہے اس نے کہا خوبصورت بال اور اس عیب کا دور ہوجانا جس کے سبب سے لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں یعنی گنجا پن۔ حضور نے فرمایا کہ فرشتہ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اس کا گنجا پن زائل ہوگیا اور خوبصورت بال اسے عطا کیے گئے۔ پھر فرشتہ نے اس سے پوچھا تجھ کو کون سا مال پسند ہے اس نے کہا گائیں، چنانچہ اس کو حاملہ گائیں عطا کردی گئیں اور فرشتہ نے اس کو دعا دی کہ خدا تیرے اس مال میں برکت دے۔ حضور فرماتے ہیں کہ اس کے بعد فرشتہ اندھے کے پاس گیا اور پوچھا تجھ کو کون سی چیز بہت پسند ہے؟ اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ میری بینائی مجھ کو واپس کردے تاکہ میں اپنی آنکھوں سے لوگوں کو دیکھوں۔ حضور فرماتے ہیں کہ فرشتہ نے اس کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرا اور خدا نے اس کی بینائی اس کو مرحمت فرمادی پھر فرشتہ نے اس سے پوچھا کس قسم کا مال تجھ کو پسند ہے؟ اس نے کہا بکریاں چنانچہ اس کو زیادہ بچے دینے والی بکریاں دے دی گئیں۔ پس ان تینوں کے مال میں خدا نے برکت دی اور کوڑھی اور گنجے کے اونٹوں اور گائیوں سے جنگل بھر گئے۔ اور اندھے

اَللّٰهُ اِلَيَّ بَصَرِي فَخُذْ مَا شِئْتَ وَدَعْ مَا شِئْتَ فَوَاللّٰهِ لَا أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ شَيْئًا أَخَذْتَهُ لِلّٰهِ فَقَالَ أَمْسِكْ مَالَكَ فَإِنَّمَا ابْتُلِيتُمْ فَقَدْ رَضِيَ عَنْكَ وَسَخِطَ عَلَى صَاحِبَيْكَ"۔ (1)

کی بکریوں کے ریوڑ وادیوں میں نظر آنے لگے۔ حضور فرماتے ہیں کہ اس کے بعد فرشتہ کوڑھی کی صورت میں اس کوڑھی کے پاس پہنچا؟۔ اور کہا کہ میں ایک مسکین آدمی ہوں، میرا وسیلہ سفر مفقود ہے اب منزل مقصود تک پہنچنا خدا کی مہربانی اور تیری مدد سے ہوسکتا ہے۔ پس میں تجھ سے اس کی ذات کا وسیلہ دے کر جس نے تجھ کو اچھا رنگ اچھی جلد اور مال دیا ہے ایک اونٹ مانگتا ہوں کہ اس کے ذریعہ منزل مقصود تک پہنچ جاؤں۔ کوڑھی نے اس کے جواب میں کہا میرے اوپر بہت سے حقوق ہیں (اتنی گنجائش نہیں ہے کہ میں تیری کچھ مدد کرسکوں) فرشتے نے اس کے جواب میں کہا میں گویا تجھ کو پہچانتا ہوں تو وہی کوڑھی ہے جس سے لوگ نفرت کرتے تھے اور تو فقیر تھا۔ خدا نے تجھے مال دیا۔ کوڑھی نے کہا یہ مال مجھ کو نسلاً بعد نسلٍ اپنے خاندان سے (وراثت) میں ملا ہے۔ فرشتہ نے کہا اگر تو جھوٹا ہے تو خدا تجھ کو پھر ویسا ہی کردے جیسا کہ تو پہلے تھا اس کے بعد حضور نے فرمایا کہ پھر فرشتہ گنجے کی صورت میں اُسی گنجے کے پاس آیا اور اس سے بھی وہی کہا جو کوڑھی سے کہا تھا اور اس نے بھی وہی جواب دیا جو کوڑھی نے جواب دیا تھا تو فرشتے نے کہا اگر تو جھوٹا ہے تو خدا تجھ کو ویسا ہی کردے جیسا کہ تو پہلے تھا۔ پھر حضور نے فرمایا کہ اس کے بعد فرشتہ اندھے کے پاس آیا اور کہا کہ میں ایک مرد مسکین اور مسافر ہوں میرا سامانِ سفر جاتا رہا، بس اب منزل مقصود تک پہنچنا خدا کی عنایت سے پھر تیرے ذریعہ ممکن ہے تو میں تجھ سے اس ذات کا واسطہ دے کر جس نے تجھ کو دوبارہ بینائی بخشی ہے ایک بکری مانگتا ہوں کہ اس کے ذریعہ اپنا سفر پورا کرلوں۔ اندھے نے یہ سن کر کہا بے شک میں اندھا تھا خدا نے میری بینائی مجھ کو واپس بخشی پس تجھ کو جس قدر چاہیے لے جا اور جس قدر تیرا جی چاہے چھوڑ جا۔ قسم ہے خدا کی آج میں تجھ کو تکلیف نہیں دوں گا اس چیز کو واپس کرنے کی جو تو لے گا۔ فرشتے نے یہ سن کر کہا تو اپنا مال اپنے پاس رکھ تم لوگوں کا امتحان لیا گیا تھا۔ خدا تجھ سے راضی اور خوش ہوا۔ اور تیرے ساتھیوں سے خدائے تعالیٰ ناراض ہوا۔ (بخاری، مسلم)

* * *

---

① ......"صحیح البخاری"، کتاب أحادیث الأنبیاء، باب حدیث أبرص وأعمی إلخ، الحدیث: ٣٤٦٤، ج٢، ص٤٦٣، "صحیح مسلم"، کتاب الزهد والرقائق، الحدیث: ١٠-(٢٩٦٤) ص١٥٨٤.

بھیک مانگنا کیسا ہے؟

① ''عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ النَّاسَ حَتّٰى يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ فِي وَجْهِهِ مُضْغَةُ لَحْمٍ۔ (۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ آدمی ہمیشہ لوگوں سے بھیک مانگتا رہے گا یہاں تک کہ قیامت کے دن وہ اس حالت میں آئے گا کہ اس کے منہ پر گوشت کی بوٹی نہ ہوگی۔ یعنی نہایت بے آبرو ہوکر آئے گا۔ (بخاری، مسلم)

② ''عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ فَيَأْتِيَ بِحُزْمَةِ الْحَطَبِ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَبِيعَهَا فَيَكُفَّ اللّٰهُ بِهَا وَجْهَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ أَعْطَوْهُ أَوْ مَنَعُوهُ''۔ (۲)

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص اپنی رسی لے اور لکڑیوں کا ایک گٹھا پیٹھ پر لاد کر لائے اور ان کو بیچے اور اللہ تعالیٰ بھیک مانگنے کی لذت سے اس کے چہرے کو بچائے تو یہ بہتر ہے اس بات سے کہ لوگوں سے بھیک مانگے۔ اور وہ اس کو دیں یا نہ دیں۔ (بخاری)

③ ''عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ يَذْكُرُ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ عَنِ الْمَسْأَلَةِ. اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم منبر پر تشریف فرما تھے۔ صدقہ کا اور بھیک مانگنے سے بچنے کا ذکر کرتے

---

❶...... صحیح بخاری، صحیح مسلم اور مشکوۃ المصابیح میں '' مُزْعَةُ لَحْمٍ '' کے الفاظ ہیں۔

''صحیح البخاری''، کتاب الزکاۃ، باب من سال الناس تکثرا، الحدیث: ١٤٧٤، ج١، ص٤٩٧، ''صحیح مسلم''، کتاب الزکاۃ، باب کراھۃ المسألۃ للناس، الحدیث: ١٠٤۔(١٠٤٠) ص ٥١٨.

❷...... ''صحیح البخاری''، کتاب الزکاۃ، باب الاستعفاف عن المسألۃ، الحدیث: ١٤٧١، ج١، ص٤٩٧.

الْيَدِ السُّفْلَى وَالْيَدُ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ وَالسُّفْلَى هِيَ السَّائِلَةُ"۔(۱)

ہوئے فرمایا کہ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے والا ہاتھ مانگنے والا۔ (بخاری، مسلم)

④ "عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلُ كُدُوحٌ يَكْدَحُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ فَمَنْ شَاءَ أَبْقَى عَلَى وَجْهِهِ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ إِلَّا أَنْ يَسْأَلَ الرَّجُلُ ذَا سُلْطَانٍ أَوْ فِي أَمْرٍ لَا يَجِدُ مِنْهُ بُدًّا"۔(۲) (ابوداود، ترمذی)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ بھیک مانگنا ایک قسم کی خراش ہے کہ آدمی بھیک مانگ کر اپنے منہ کو نوچتا ہے تو جو چاہے اپنے منہ پر اس خراش کو نمایاں کرے اور جو چاہے اس سے اپنا چہرہ محفوظ رکھے۔ ہاں اگر آدمی صاحبِ سلطنت سے اپنا حق مانگے یا ایسے امر میں سوال کرے کہ اس سے چارہ کار نہ ہو تو جائز ہے۔ (ابوداود، ترمذی)

⑤ "عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ أَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا فَإِنَّمَا يَسْأَلُ جَمْرًا فَلْيَسْتَقِلَّ أَوْ لِيَسْتَكْثِرْ"۔(۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جو شخص مال بڑھانے کے لیے لوگوں سے بھیک مانگتا ہے وہ گویا انگارہ مانگتا ہے تو اس کو اختیار ہے کہ بہت مانگے یا کم مانگے۔ (مسلم)

انتباہ :

(۱)......آج کل بہت سے لوگوں نے بھیک مانگنا اپنا پیشہ بنالیا ہے۔ گھر میں ہزاروں روپے ہیں۔ ہل بیل والے ہیں کھیتی کرتے ہیں مگر بھیک مانگنا نہیں چھوڑتے۔ حالانکہ ایسے لوگوں کو بھیک مانگنا حرام ہے۔ اور ان

---

①......"صحیح البخاری"، کتاب الزکاۃ، لا صدقة إلا عن ظهر غنی، الحدیث: ١٤٢٩، ج١، ص٤٨٢، "صحیح مسلم"، کتاب الزکاۃ، باب بیان أن الید العلیا إلخ، الحدیث: ٩٤-(١٠٣٣) ص٥١٥.

②......"سنن أبی داود"، کتاب الزکاۃ، الحدیث: ١٦٣٩، ج٢، ص١٦٨، "سنن الترمذی"، کتاب الزکاۃ إلخ، الحدیث: ٦٨١، ج٢، ص١٥٤، "مشکاۃ المصابیح"، الحدیث: ١٨٤٦، ج١، ص٣٥١.

③......"صحیح مسلم"، کتاب الزکاۃ، باب کراهة المسألة للناس، الحدیث: ١٠٥-(١٠٤١) ص٥١٨.

کو بھیک دینے والے گنہ گار ہوتے ہیں: ”لِأَنَّ اللهَ تَعَالٰی قَالَ فِی الْقُرْآنِ الْمَجِیْدِ ﴿لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾“ (پارہ ٦، رکوع ٥)۔

(۲)......ڈھول، ہارمونیم، سارنگی بجانے والوں اور گانے والوں کو بھیک دینا منع ہے۔

اشعۃ اللمعات جلد دوم ص: ۳۰ میں ہے: ”بناید داد سائلے را کہ طبل زدہ برور ہاسی گردد ومطرب را کہ از ہمہ افحش ست“۔①

(۳)......آج کل اکثر لوگ اندھے، لولے، لنگڑے، اپاہج کو بھیک نہیں دیتے اور گانے والی، جوان نامحرم عورتوں سے گانا سنتے اور انہیں بھیک دیتے ہیں یہ سخت ناجائز اور حرام ہے۔

* * *

أَنَا الْحَقّ یا أَنَا الْاَحَقّ

حضرت حسین منصور **انا الحق** نہیں کہتے تھے بلکہ انا الاحق (میں ہی زیادہ حق دار ہوں)، ابتلائے الٰہی کے لیے سامعین کے فہم کی غلطی تھی۔ ان کی بہن اکابر اولیائے کرام سے تھیں۔ ہر روز اخیر شب میں جنگل کو تشریف لے جاتیں اور عبادتِ الٰہی میں مشغول ہو جاتیں، ایک روز حضرت حسین منصور کی آنکھ کھلی اور بہن کو نہ پایا، شیطان نے شبہہ ڈالا۔ دوسری رات قصداً جاگتے رہے، جب وہ اپنے وقتِ معمول پر اٹھ کر باہر چلیں یہ آہستہ اٹھ کر پیچھے ہو لیے، وہ جنگل میں پہنچیں اور عبادت میں مشغول ہوئیں۔ یہ پیڑوں کی آڑ میں چھپے دیکھتے تھے، قریبِ صبح انہوں نے دیکھا کہ آسمان سے سونے کی زنجیر میں یاقوت کا جام اُترا اور وہ ان کی بہن کے دہن مبارک کے پاس آ گیا۔ انہوں نے پینا شروع کیا، یہ بے چین ہوئے اور چلا کر کہا۔ بہن! تمہیں خدا کی قسم تھوڑا میرے لیے بھی چھوڑ دو۔ انہوں نے صرف ایک جرعہ ان کے لیے چھوڑا جس کے پیتے ہی ان کو ہر شجر و حجر و در و دیوار سے آواز آنے لگی کہ کون اس کا زیادہ احق ہے کہ ہماری راہ میں قتل کیا جائے؟ یہ اس کا جواب دیتے انا الاحق بے شک میں احق ہوں۔ لوگوں نے کچھ سنا اور جو منظور تھا واقع ہوا۔

(فتاوی رضویہ جلد ۲۹ ص ٦٢٧)

---

① ......”اشعة اللمعات“، كتاب الزكاة، باب من لا تحل له المسئلة ومن تحل له، ج۲، ص ۳۱.

کتابُ الصّوم

روزہ

① ”عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَآءِ وَفِي رِوَايَةٍ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ وَفِي رِوَايَةٍ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ“۔ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ جب ماہِ رمضان شروع ہوتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اور شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (بخاری، مسلم)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ:

”کشادہ شدن درہائے آسمان کنایت ست از پیاپیے فرستادن رحمت وصعود اعمال بے مانع واجابت دعاء وکشادہ شدن درہائے بہشت از بذل توفیق وحسن قبول وبستہ شدن درہائے دوزخ از تنزیہ نفوس روزہ داران از آلودگی فواحش و تخلص از بواعث

یعنی آسمان کے دروازے کھول دیئے جانے کا مطلب ہے پے در پے رحمت کا بھیجا جانا، اور بغیر کسی رکاوٹ کے بارگاہِ الٰہی میں اعمال کا پہنچنا اور دعا کا قبول ہونا اور جنت کے دروازے کھول دیئے جانے کا معنی ہے نیک اعمال کی توفیق اور حسنِ قبول عطا فرمانا۔ اور دوزخ کے دروازے بند کیے جانے کا مطلب ہے روزہ داروں کے نفوس کو ممنوعات شرعیہ

---

(۱)......”صحیح البخاری“، کتاب بدء الخلق، باب صفة ابلیس وجنوده، الحدیث: ۳۲۷۷، ج۲، ص۳۹۹، ”صحیح مسلم“، کتاب الصیام، باب فضل شهر رمضان، الحدیث: ۲۔(۱۰۷۹) ص۵۴۳۔

معاصی وقمع شہوات ودر زنجیر کردن شیاطین از بستہ شدن طرف معاصی ووساوس"۔ (۱)

کی آلودگی سے پاک کرنا اور گناہوں پر اُبھارنے والی چیزوں سے نجات پانا اور دل سے لذتوں کے حصول کی خواہش کا توڑنا اور شیاطین کو زنجیروں میں جکڑ دیئے جانے کا معنی ہے بُرے خیالات کے راستوں کا بند ہو جانا۔ (اشعۃ اللمعات، جلد دوم، ص۷۷)

② "عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِیمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِیمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَیْلَةَ الْقَدْرِ إِیمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ"۔ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ایمان کے ساتھ ثواب کی امید سے روزہ رکھے گا تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور جو ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے رمضان کی راتوں میں قیام یعنی عبادت کرے گا تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور جو ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی غرض سے شب قدر میں قیام کرے گا اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (بخاری، مسلم)

③ "عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَیْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّیَاطِینُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ یُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَفُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ یُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَیُنَادِی مُنَادٍ یَا بَاغِیَ الْخَیْرِ أَقْبِلْ وَیَا بَاغِیَ الشَّرِّ أَقْصِرْ وَلِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذٰلِكَ كُلَّ لَیْلَةٍ"۔ (۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ جب ماہِ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیاطین اور سرکش جن قید کر لیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ (پھر رمضان بھر) ان میں سے کوئی دروازہ کھولا نہیں جاتا اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں تو ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور منادی پکارتا ہے کہ اے خیر کے طلب کرنے والے

---

① ......"اشعة اللمعات"، كتاب الصوم، الفصل الأول، ج۲، ص۷۷.

② ......"صحیح البخاری"، كتاب فضل لیلة القدر، الحدیث: ۲۰۱٤، ج۱، ص۶۶۰، "صحیح مسلم"، كتاب صلاة المسافرین وقصرها، باب الترغیب فی قیام إلخ، الحدیث: ۱۷۵-(۷۶۰) ص۳۸۲.

③ ......"سنن الترمذی"، كتاب الصوم، باب ما جاء فی فضل إلخ، الحدیث: ۶۸۲، ج۲، ص۱۵۵، "سنن =

متوجہ ہو اور اے برائی کا ارادہ رکھنے والے برائی سے باز رہ، اور اللہ بہت سے لوگوں کو دوزخ سے آزاد کرتا ہے۔ اور ہر رات ایسا ہوتا ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

④ ”عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُبَارَكٌ فَرَضَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ تُفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَحِيمِ وَتُغَلُّ فِيهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِينِ لِلَّهِ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ“۔ (١)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کہتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ رمضان آیا یہ برکت کا مہینہ ہے اللہ تعالٰی نے اس کے روزے تم پر فرض کیے ہیں۔ اس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور سرکش شیاطین کو طوق پہنائے جاتے ہیں اور اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے۔ جو اس کی برکتوں سے محروم رہا وہ بے شک محروم ہے۔ (احمد، نسائی، مشکوۃ)

⑤ ”عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ أَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيمٌ شَهْرٌ مُبَارَكٌ شَهْرٌ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ جَعَلَ اللَّهُ صِيَامَهُ فَرِيضَةً وَقِيَامَ لَيْلِهِ تَطَوُّعًا مَنْ تَقَرَّبَ فِيهِ بِخَصْلَةٍ مِّنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ أَدَّى فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ وَمَنْ أَدَّى فَرِيضَةً فِيهِ كَانَ كَمَنْ أَدَّى سَبْعِينَ فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ وَشَهْرٌ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے شعبان کے آخر میں وعظ فرمایا۔ اے لوگو تمہارے پاس عظمت والا، برکت والا مہینہ آیا۔ وہ مہینہ جس میں ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے اور اس کے روزے اللہ تعالٰی نے فرض کیے اور اس کی رات میں قیام کرنا (نماز پڑھنا) تطوع یعنی نفل قرار دیا ہے جو اس میں نیکی کا کوئی کام یعنی نفل عبادت کرے تو ایسا ہے جیسے اور مہینہ میں فرض ادا کیا۔ اور جس نے ایک فرض ادا کیا تو ایسا ہے جیسے اور دنوں میں ستر فرض ادا کیے۔ یہ صبر کا

= ابن ماجه“، كتاب الصيام، باب ما جاء فی فضل شهر رمضان، الحديث: ١٦٤٢، ج٢، ص٢٩٦.

❶ ......”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، حديث أبی هريرة، الحديث: ٩٠٠١، ج٣، ص ٣٣١، ”سنن النسائی“، كتاب الصيام، الحديث: ٢١٠٣، ص٣٥٥، ”مشكاة المصابيح“، الحديث: ١٩٦٢، ج١، ص٣٧٢.

يُزَادُ فِيهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ مَنْ فَطَّرَ فِيهِ صَائِمًا كَانَ لَهُ مَغْفِرَةً لِذُنُوبِهِ وَعِتْقَ رَقَبَتِهِ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَجْرِهِ شَيْءٌ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ كُلُّنَا يَجِدُ مَا يُفَطِّرُ بِهِ الصَّائِمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي اللَّهُ هٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰى مُذْقَةِ لَبَنٍ أَوْ تَمْرَةٍ أَوْ شَرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ وَمَنْ أَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللَّهُ مِنْ حَوْضِي شَرْبَةً لَا يَظْمَأُ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ شَهْرٌ أَوَّلُهُ رَحْمَةٌ وَأَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ وَآخِرُهُ عِتْقٌ مِنَ النَّارِ وَمَنْ خَفَّفَ عَنْ مَمْلُوكِهِ فِيهِ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ وَأَعْتَقَهُ مِنَ النَّارِ"۔ (۱)

مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے اور یہ غم خواری کا مہینہ ہے اور اس مہینہ میں مومن کا رزق بڑھایا جاتا ہے جو اس میں روزہ دار کو افطار کرائے اس کے گناہوں کے لیے مغفرت ہے اور اس کی گردن دوزخ سے آزاد کردی جائے گی اور اس میں افطار کرانے والے کو ویسا ہی ثواب ملے گا جیسا روزہ رکھنے والے کو ملے گا بغیر اس کے کہ اس کے ثواب میں کچھ کمی واقع ہو۔ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم میں کا ہر شخص وہ چیز نہیں پاتا جس سے روزہ افطار کرائے۔ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو بھی دے گا جو ایک گھونٹ دودھ یا ایک کھجور یا ایک گھونٹ پانی سے افطار کرائے اور جس نے روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھانا کھلایا اس کو اللہ تعالیٰ میرے حوض سے سیراب کرے گا۔ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ یہاں تک کہ جنت میں داخل ہوجائے۔ یہ وہ مہینہ ہے کہ اس کا ابتدائی حصہ رحمت ہے اور اس کا درمیانی حصہ مغفرت ہے اور اس کا آخری حصہ جہنم سے آزادی ہے۔ اور جو اپنے غلام پر اس مہینہ میں تخفیف کرے یعنی کام لینے میں کمی کردے تو اللہ تعالیٰ اسے بخش دے گا اور جہنم سے آزاد فرمائے گا۔ (بیہقی)

⑥ "عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُغْفَرُ لِأُمَّتِهِ فِي آخِرِ لَيْلَةٍ فِي رَمَضَانَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ قَالَ لَا وَلٰكِنَّ الْعَامِلَ إِنَّمَا يُوَفّٰى أَجْرَهُ إِذَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ رمضان کی اخیر رات میں اس امت کی مغفرت ہوتی ہے عرض کیا گیا وہ شبِ قدر ہے؟ فرمایا نہیں۔ لیکن کام کرنے

---

① ......"شعب الإيمان" للبيهقي، فضائل شهر رمضان، الحديث: ٣٦٠٨، ج٣، ص ٣٠٥.

قَضَى عَمَلَهُ''۔(۱)

والوں کو اس وقت مزدوری پوری دی جاتی ہے جب وہ کام پورا کرلے۔ (احمد)

⑦ ''عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم مَنْ ذَرَعَهُ الْقَیْءُ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ وَمَنْ اسْتَقَاءَ عَمْدًا فَلْيَقْضِ''۔(۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جس شخص کو روزہ کی حالت میں خود بخود قے آجائے اس پر قضا واجب نہیں۔ اور جو قصداً قے کرے اس پر قضا واجب ہے۔ (ترمذی، ابوداود)

⑧ ''عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِی أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ''۔(۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ جو شخص (روزہ رکھ کر) بری بات کہنا اور اس پر عمل کرنا ترک نہ کرے تو خدائے تعالیٰ کو اس کی پرواہ نہیں کہ اس نے کھانا پینا چھوڑ دیا ہے۔ (بخاری)

اس حدیث شریف کے تحت حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ:

''ایں کنایت ست از عدم قبول یعنی مقصود از ایجاب صوم وشرعیت آں ہمیں گرسنگی وتشنگی نیست بلکه کسر شهوت واطفائے نائره نفسانیت است تا نفس از امارگی برآید ومطمئنه گردد۔(۴) (اشعة اللمعات، جلد دوم، ص ۸۵)

یعنی مطلب یہ ہے کہ روزہ قبول نہ ہوگا اس لیے کہ روزہ کے مشروع اور واجب کرنے کا مقصد یہی بھوک اور پیاس نہیں ہے بلکہ لذتوں کی خواہشات کا توڑنا اور خودغرضی کی آگ کو بجھانا مقصود ہے تاکہ نفس خواہشات کی جانب راغب ہونے کی بجائے حکمِ الٰہی پر چلنے والا ہوجائے۔

---

❶......''المسند'' للإمام أحمد بن حنبل، حديث أبی هريرة، الحديث: ۷۹۲۲، ج۳، ص ۱۴۴.

❷......''سنن الترمذی''، كتاب الصوم إلخ، باب ما جاء فيمن استقاء إلخ، الحديث: ۷۲۰، ج۲، ص۱۷۳، ''سنن أبی داود''، كتاب الصوم، باب الصائم يستقی عامدًا، الحديث: ۲۳۸۰، ج۲، ص۴۵۴.

❸......''صحيح البخاری''، كتاب الصوم، باب من لم يدع قول إلخ، الحديث: ۱۹۰۳، ج۱، ص۶۲۸.

❹......''اشعة اللمعات ''، كتاب الصوم، باب تنزيه الصوم، الفصل الأول، ج۲، ص۹۰.

⑨ ''عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ حَمُوْلَةٌ تَأْوِيْ إِلٰى شِبَعٍ فَلْيَصُمْ رَمَضَانَ حَيْثُ أَدْرَكَهُ''۔ (۱)

حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ جس شخص کے پاس ایسی سواری ہو جو آرام سے منزل تک پہنچادے تو اس کو چاہیے کہ روزہ رکھے جہاں بھی رمضان آجائے۔ (ابوداود)

⑩ ''عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْكَعْبِي قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ شَطْرَ الصَّلَاةِ وَالصَّوْمَ عَنِ الْمُسَافِرِ وَعَنِ الْمُرْضِعِ وَالْحُبْلٰى''۔ (۲)

حضرت انس بن مالک کعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے (شرعی) مسافر سے آدھی نماز معاف فرمادی (یعنی مسافر چار رکعت والی فرض نماز دو پڑھے) اور مسافر، دودھ پلانے والی اور حاملہ عورت سے روزہ معاف کردیا (یعنی ان لوگوں کو اجازت ہے کہ اس وقت روزہ نہ رکھیں بعد میں قضا کرلیں)۔ (ابوداود، ترمذی)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ:

''افطار مرضع وحبلی را بر تقدیرے است کہ اگر زیاں کند بچہ را یا نفس ایشاں را''۔ (۳)
(اشعة المعات جلد دوم ص ۹۴)

یعنی دودھ پلانے والی اور حاملہ عورت کو روزہ نہ رکھنے کی رخصت صرف اس صورت میں ہے کہ بچہ کو یا خود اس کو روزہ سے نقصان پہنچے۔ (ورنہ رخصت نہیں ہے)

⑪ ''عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ جس نے رمضان کا روزہ رکھا پھر اس کے بعد چھ روزے شوال کے

---

❶ ......''المسند'' للإمام أحمد بن حنبل، مسند سلمة بن المحبق، الحديث: ١٥٩١٢، ج٥، ص٣٨٩.

❷ ......''سنن أبي داود''، كتاب الصوم، باب اختيار الفطر، الحديث: ٢٤٠٨، ج٢، ص٤٦٦، ''سنن الترمذي''، كتاب الصوم، باب الرخصة في الإفطار للحبلى إلخ، الحديث: ٧١٥، ج٢، ص١٧٠.

❸ ......''اشعة اللمعات''، كتاب الصوم، باب صوم المسافر، الفصل الثاني، ج٢، ص١٠٠.

كَصِيَامِ الدَّهْرِ ''۔(۱)

رکھے تو اس نے گویا ہمیشہ روزہ رکھا۔ (مسلم)

⑫ ''عَنْ أَبِی قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِی قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِی بَعْدَهُ''۔(۲)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ مجھے خدائے تعالیٰ کی رحمت سے امید ہے کہ عرفہ کے دن کا روزہ ایک سال اگلے اور ایک سال پچھلے کا گناہ دور کردے گا۔ (مسلم)

واضح ہو کہ عرفہ کا روزہ میدانِ عرفات میں منع ہے۔(۳) (بہارِ شریعت)

⑬ ''عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ أَرْبَعٌ لَمْ يَكُنْ يَدَعُهُنَّ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيَامَ عَاشُورَاءَ وَالْعَشْرَ وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ''۔(۴)

حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ چار چیزیں ہیں جنہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نہیں چھوڑتے تھے۔ عاشورہ کا روزہ۔ ذی الحجہ کے روزے (ایک سے نو تک) ہر مہینہ کے تین روزے دو رکعتیں فجر کی فرض سے پہلے۔ (نسائی)

⑭ ''عَنْ أَبِی ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَصُمْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ''۔(۵)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اے ابوذر! جب (کسی) مہینہ میں تین دن روزہ رکھنا ہو تو تیرہ چودہ اور پندرہ تاریخ کو (روزہ) رکھو۔ (ترمذی، نسائی)

---

❶......''صحيح مسلم''، كتاب الصيام، باب استحباب صوم ستة إلخ، الحديث: ۲۰۴۔(۱۱۶۴) ص۵۹۲.

❷......''صحيح مسلم''، كتاب الصيام، باب استحباب صيام ثلاثة إلخ، الحديث: ۱۹۶۔(۱۱۶۲) ص۵۸۹.

❸...... ''بہارِ شریعت''، ج۱، ص۱۰۱۰.

❹......''سنن النسائی''، كتاب الصيام، باب كيف يصوم ثلثة أيام إلخ، الحديث: ۲۴۱۳، ص۳۹۵.

❺......''سنن الترمذی''، كتاب الصوم عن رسول الله، باب ما جاء فی صوم ثلاثة أيام إلخ، الحديث: ۷۶۱، ج۲، ص۱۹۳، ''سنن النسائی''، كتاب الصيام، باب الاختلاف على موسى بن طلحة فی الخبر إلخ، الحديث: ۲۴۲۱، ص۳۹۶.

انتباہ :

(۱)......یکم شوال اور ۱۰، ۱۱، ۱۲ ذی الحجہ کو روزہ رکھنا مکروہ تحریمی اور ناجائز ہے۔(۱)

(طحطاوی، ص۳۸۷، درمختار، ردالمحتار، ج۲، ص۸۶)

(۲)......احتلام ہوجانے یا ہمبستری کرنے کے بعد غسل نہ کیا اور اسی حالت میں پورا دن گزار دیا تو وہ نمازوں کے چھوڑ دینے کے سبب سخت گنہ گار ہوگا مگر روزہ ادا ہوجائے گا۔

بحرالرائق جلد دوم ص:۲۷۳ میں ہے: ”**لَوْ أَصْبَحَ جُنُبًا لا يَضُرُّهُ كَذَا فِي الْمُحِيطِ**“۔(۲)

اور فتاویٰ عالمگیری جلد اول مصری ص:۱۸۷ میں ہے: ”**وَمَنْ أَصْبَحَ جُنُبًا أَوِ احْتَلَمَ فِي النَّهَارِ لَمْ يَضُرَّهُ كَذَا فِي مُحِيطِ السَّرَخْسِيِّ**“۔(۳)

(۳)......مریض کو مرض بڑھ جانے یا دیر میں اچھا ہونے یا تندرست کو بیمار ہوجانے کا گمان غالب ہو تو روزہ توڑنے کی اجازت ہے۔ غالب گمان کی تین صورتیں ہیں۔ اس کی ظاہر نشانی پائی جاتی ہے۔ یا اس شخص کا ذاتی تجربہ ہے یا کسی سُنی مسلمان طبیب حاذق مستور الحال یعنی غیر فاسق نے اس کی خبر دی ہو۔ اور اگر نہ کوئی علامت ہو نہ تجربہ، نہ اس قسم کے طبیب نے اسے بتایا بلکہ کسی کافر یا فاسق یا بد مذہب ڈاکٹر یا طبیب کے کہنے سے روزہ توڑ دیا تو کفارہ لازم آئے گا۔(٤) (ردالمحتار، جلد دوم ص۱۲۰، بہار شریعت)

(٤)......جو شخص رمضان میں بلا عذر علانیہ قصداً کھائے تو سلطان اسلام اسے قتل کردے۔(٥)

(شامی، بہار شریعت)

---

① ......”حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح“، کتاب الصوم، فصل فی صفة الصوم وتقسیمه، ص٦٤٠، ”الدر المختار ورد المحتار“، کتاب الصوم، ج٣، ص٣٩١.

② ......”البحر الرائق“، کتاب الصوم، باب ما یفسد وما لا یفسده، ج٢، ص٤٧٦.

③ ......”الفتاوی الهندية“، کتاب الصوم، الباب الثالث فيما يكره للصائم وما لا يكره، ج١، ص٢٠٠.

④ ......”بہارِ شریعت“، ج۱، ص۱۰۰۳، ”رد المحتار“، کتاب الصوم، فصل فی العوارض، ج٣، ص٤٦٣-٤٦٤.

⑤ ......”بہارِ شریعت“، ج۱، ص۹۸۸، ”رد المحتار“، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم وما لا یفسده، مطلب فی الکفارة، ج٣، ص٤٤٩.

(۵)......معتکف کے سوا دوسروں کو مسجدوں میں روزہ افطار کرنا کھانا پینا جائز نہیں۔[1]

(درمختار، فتاوی رضویہ)

لہذا دوسرے لوگ اگر مسجد میں افطار کرنا چاہتے ہیں تو اعتکاف کی نیت کر کے مسجد میں جائیں کچھ ذکر یا درود شریف پڑھنے کے بعد اب کھاپی سکتے ہیں مگر اس صورت میں بھی مسجد کا احترام ضروری ہے۔ آج کل بمبئی وغیرہ کی اکثر مساجد میں بلکہ بعض دیہاتوں میں بھی افطار کے وقت مسجدوں کی بڑی بے حرمتی کرتے ہیں جو ناجائز اور حرام ہے۔ امام اور متولیانِ مسجد کو اس امر پر توجہ کرنا ضروری ہے ورنہ قیامت کے دن ان سے سخت باز پرس ہوگی۔

⁂ ⁂ ⁂ ⁂

بے اذن شوہر گھر سے نکلنے کا وبال

ایک زن (یعنی خاتون) خَثْعَمِیَّہ نے خدمتِ اقدسِ حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی: یارسول اللہ! حضور مجھے سنائیں کہ شوہر کا حق عورت پر کیا ہے کہ میں زَنِ بے شوہر ہوں اس کے ادا کی اپنے میں طاقت دیکھوں تو نکاح کروں ورنہ یوں ہی بیٹھی رہوں۔ فرمایا: تو بیشک شوہر کا حق زوجہ پر یہ ہے کہ عورت کجاوہ پر بیٹھی ہو اور مرد اُسی سواری پر اس سے نزدیکی چاہے تو انکار نہ کرے، اور مرد کا حق عورت پر یہ ہے کہ اس کے بے اجازت کے نفل روزہ نہ رکھے اگر رکھے گی تو عبث (بے کار) بھوکی پیاسی رہی روزہ قبول نہ ہوگا اور گھر سے **بے اِذنِ (یعنی بے اجازتِ) شوہر کہیں نہ جائے اگر جائے گی تو آسمان کے فرشتے، رحمت کے فرشتے، عذاب کے فرشتے سب اس پر لعنت کریں گے جب تک پلٹ کر آئے**۔ یہ ارشاد سن کر ان بی بی نے عرض کی: ٹھیک ٹھیک یہ ہے کہ میں کبھی نکاح نہ کرونگی۔

(مجمع الزّوائد، ج ٤، ص ٥٦٣، حديث ٧٦٣٨، بحوالہ ”پردے کے بارے میں سوال جواب“ ص ۱۳۰)

---

[1] ......”الدر المختار“ ، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ج ٣، ص ٥٠٦، ”الفتاوى الرضوية“، ج ٨، ص ٩٢.

رُویت ہلال

① ’’عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوْا لَهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ لَيْلَةً فَلَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِيْنَ‘‘۔ (۱)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ جب تک چاند نہ دیکھ لو روزہ نہ رکھو۔ اور جب تک چاند نہ دیکھ لو افطار نہ کرو۔ اور اگر ابر یا غبار ہونے کی وجہ سے چاند نظر نہ آئے تو (تیس دن کی) مقدار پوری کرلو۔ اور ایک روایت میں ہے کہ مہینہ کبھی انتیس دن کا ہوتا ہے پس تم جب تک چاند نہ دیکھ لو روزہ نہ رکھو اور اگر تمہارے سامنے ابر یا غبار ہو جائے تو تیس دن کی گنتی پوری کرلو۔ (بخاری، مسلم)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ:

’’قول منجمین نامقبول ونامعتبر ست در شرع واعتماد برآں نہ تواں کرد وآنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واصحاب واتباع رضی اللہ تعالی عنہم وسلف وخلف رحمۃ اللہ تعالی علیہم بداں عمل ننمودہ اند واعتبار نہ کردہ اند‘‘۔ (۲)

یعنی شرع میں نجومیوں کا قول نامقبول وغیر معتبر ہے۔ اس پر بھروسہ نہیں کرسکتے۔ اور حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم، صحابہ کرام وتابعین رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین، نیز سلف وخلف رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم نے اس پر عمل نہیں کیا۔ اور نہ اعتبار فرمایا۔

② ’’عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کہا کہ حضور

---

❶ ......"صحيح البخاري"، كتاب الصوم، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم إذا رأيتم إلخ، الحديث: ١٩٠٦۔ ١٩٠٧، ج١، ص٦٢٩، "صحيح مسلم"، كتاب الصيام، الحديث: ٣۔(١٠٨٠) ص٥٤٣.

❷ ......"اشعة اللمعات"، كتاب الصوم، باب رؤية الهلال، الفصل الأول، ج٢، ص٨٢.

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلاثِينَ''۔[۱]

علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ چاند دیکھ کر روزہ رکھنا شروع کرو اور چاند دیکھ کر افطار کرو۔ اور اگر ابر ہو تو شعبان کی گنتی تیس پوری کرلو۔ (بخاری، مسلم)

③ ''عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْهِلَالَ يَعْنِي هِلَالَ رَمَضَانَ فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا بِلَالُ أَذِّنْ فِي النَّاسِ أَنْ يَصُومُوا غَدًا''۔[۲]

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ ایک اعرابی نے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے رمضان کا چاند دیکھا ہے حضور نے فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، عرض کیا ہاں، فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہے کہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اس نے کہا ہاں حضور نے ارشاد فرمایا اے بلال لوگوں میں اعلان کردو کہ کل روزہ رکھیں۔ (ابوداود، ترمذی، نسائی)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ:

''دریں حدیث دلیل ست برآنکه یك مرد مستور الحال یعنی آنکه فسق او معلوم نه باشد مقبول ست خبروے در ماه رمضان وشرط نیست لفظ شهادت''۔[۳]

یعنی اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ ایک مرد مستور الحال یعنی جس کا فاسق ہونا ظاہر نہ ہو اس کی خبر ماہ رمضان میں مقبول ہے لفظ شہادت کی شرط نہیں۔ (اشعۃ اللمعات، جلد دوم، ص۷۹)

---

[1] ......''صحيح البخاری''، كتاب الصوم، باب قول النبی صلی الله عليه وسلم إذا رأيتم إلخ، الحديث: ۱۹۰۹، ج۱، ص ۶۳۰، ''صحيح مسلم''، كتاب الصيام، الحديث: ۱۸۔(۱۰۸۱) ص۵۴۶.

[2] ......''سنن أبی داود''، كتاب الصوم، باب فی شهادة الواحد علی رؤية هلال رمضان، الحديث: ۲۳۴۰، ج۲، ص ۴۴۰، ''سنن الترمذی''، كتاب الصوم إلخ، باب ما جاء فی الصوم بالشهادة، الحديث: ۶۹۱، ج۲، ص۱۵۹، ''سنن النسائی''، كتاب الصيام، الحديث: ۲۱۱۰، ص۳۵۶.

[3] ......''اشعة اللمعات''، كتاب الصوم، باب رؤية الهلال، الفصل الثانی، ج۲، ص۸۴.

انتباہ:

(۱)......چاند کے ثبوت کی چند صورتیں ہیں۔

اوّل چاند کی خبر:

۲۹ شعبان کو مطلع صاف نہ ہو تو ایک مسلمان مرد یا عورت عادل یا مستور الحال کی خبر سے رمضان المبارک کا چاند ثابت ہو جائے گا اور مطلع صاف ہونے کی صورت میں باوصاف مذکورہ ایک شخص کا آبادی سے باہر کھلے میدان میں یا بلند مکان پر سے دیکھنا کافی ہے ورنہ ایک کثیر جماعت چاہیے جو اپنی آنکھ سے چاند کا دیکھنا بیان کرے باقی گیارہ مہینوں کے چاند کے لیے مطلع صاف نہ ہونے کی صورت میں دو عادلوں کی گواہی ضروری ہے اور مطلع صاف ہونے کی صورت میں اتنی بڑی جماعت درکار ہے جن کا جھوٹ پر متفق ہونا عقلاً مشکل ہو۔

درمختار مع ردالمحتار جلد دوم، ص:۹۳ میں ہے: ”قُبِلَ بِلَا دَعْوَى وَبِلَا لَفْظِ أَشْهَدُ وَبِلَا حُكْمٍ وَمَجْلِسِ قَضَاءٍ لِلصَّوْمِ مَعَ عِلَّةٍ كَغَيْمٍ وَغُبَارٍ خَبَرُ عَدْلٍ أَوْ مَسْتُورٍ لَا فَاسِقٍ اتِّفَاقًا. ملخصاً“۔(۱)

پھر اسی کتاب کے ص:۹۵ پر ہے: ”قُبِلَ بِلَا عِلَّةٍ جَمْعٌ عَظِيمٌ يَقَعُ الْعِلْمُ الشَّرْعِيُّ وَهُوَ غَلَبَةُ الظَّنِّ بِخَبَرِهِمْ وَصَحَّحَ فِي الْأَقْضِيَةِ الِاكْتِفَاءَ بِوَاحِدٍ إنْ جَاءَ مِنْ خَارِجِ الْبَلَدِ أَوْ كَانَ عَلَى مَكَانٍ مُرْتَفِعٍ وَاخْتَارَهُ ظَهِيرُ الدِّينِ“۔(۲)

اور بحر الرائق جلد دوم ص:۲۶۹ میں ہے: ”أَمَّا فِي هِلَالِ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى وَغَيْرِهِمَا مِنَ الْأَهِلَّةِ فَإِنَّهُ لَا يُقْبَلُ فِيهِ إلَّا شَهَادَةُ رَجُلَيْنِ أَوْ رَجُلٍ وَامْرَأَتَيْنِ عُدُولٍ أَحْرَارٍ غَيْرِ مَحْدُودِينَ كَمَا فِي سَائِرِ الْأَحْكَامِ“۔(۳)

دوم شهادة على الشهادة :

یعنی گواہوں نے چاند خود نہ دیکھا بلکہ دیکھنے والوں نے ان کے سامنے گواہی دی اور اپنی گواہی پر انہیں گواہ کیا تو اس طرح بھی چاند کا ثبوت ہو جاتا ہے۔ جب کہ گواہان اصل حاضری سے معذور ہوں۔ اس کا طریقہ یہ

---

①......”الدر المختار و رد المحتار“، كتاب الصوم، مبحث فی صوم يوم الشك، ج٣، ص٤٠٦.

②......”الدر المختار و رد المحتار“، كتاب الصوم، مبحث فی صوم يوم الشك، ج٣، ص٤٠٩.

③......”البحر الرائق“، كتاب الصوم، ج٢، ص٤٧٠.

ہے کہ گواہان اصل میں سے ہر ایک دو آدمیوں میں سے کہیں کہ میری اس گواہی پر گواہ ہو جاؤ کہ میں نے فلاں سنہ کے فلاں مہینہ کا چاند فلاں دن کی شام کو دیکھا۔ پھر ان گواہان فرع میں سے ہر ایک آ کر یوں شہادت دیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ فلاں بن فلاں اور فلاں بن فلاں نے مجھے اپنی اس گواہی پر گواہ کیا کہ انہوں نے فلاں سنہ کے فلاں مہینہ کا چاند فلاں دن کی شام کو دیکھا اور انہوں نے مجھ سے کہا کہ میری اس گواہی پر گواہ ہو جاؤ۔

درمختار مع ردالمحتار جلد چہارم ص:۴۰۹ میں ہے: ''**الشَّهَادَةُ عَلَى الشَّهَادَةِ مَقْبُولَةٌ وَإِنْ كَثُرَتْ اسْتِحْسَانًا**''۔(۱)

اور فتاویٰ عالمگیری جلد سوم مصری ص:۴۱۰ میں ہے: ''**وَيَنْبَغِي أَنْ يَذْكُرَ الْفَرْعُ اسْمَ الشَّاهِدِ الْأَصْلِ وَاسْمَ أَبِيهِ وَجَدِّهِ حَتَّى لَوْ تُرِكَ ذٰلِكَ فَالْقَاضِي لَا يَقْبَلُ شَهَادَتَهُمَا**''۔(۲)

سوم شہادۃ علی القضا:

یعنی کسی دوسرے شہر میں قاضی شرع یا مفتی کے سامنے چاند ہونے پر شہادتیں گزریں اور اس نے ثبوت ہلال کا حکم دیا۔ اس گواہی اور حکم کے وقت دو شاہد عادل دار القضا میں موجود تھے۔ انہوں نے یہاں آ کر مفتی کے سامنے کہا کہ ''ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہمارے سامنے فلاں شہر کے فلاں مفتی کے پاس گواہیاں گزریں کہ فلاں ہلال کی رؤیت فلاں دن کی شام کو ہوئی ہے اور مفتی نے ان گواہیوں پر ثبوتِ ہلال فلاں روز کا حکم دیا تو اس طرح بھی چاند کا ثبوت ہو جاتا ہے۔

جیسا کہ فتاویٰ الامام الغزی ص:۶ اور فتح القدیر جلد دوم ص:۲۴۳ میں ہے: ''**لَوْ شَهِدُوا أَنَّ قَاضِيَ بَلْدَةِ كَذَا شَهِدَ عِنْدَهُ اثْنَانِ بِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ فِي لَيْلَةِ كَذَا وَقَضَى بِشَهَادَتِهِمَا جَازَ لِهٰذَا الْقَاضِي أَنْ يَحْكُمَ بِشَهَادَتِهِمَا لِأَنَّ قَضَاءَ الْقَاضِي حُجَّةٌ وَقَدْ شَهِدُوا بِهِ كَذَا فِي شَرْحِ الْكَنْزِ**''۔(۳)

چہارم استفاضہ :

یعنی جس اسلامی شہر میں مفتی اسلام مرجع عوام و متبع الاحکام ہو کہ روزہ اور عیدین کے احکام اسی کے فتویٰ سے نافذ ہوتے ہوں۔ عوام خود عید و رمضان نہ ٹھہرا لیتے ہوں وہاں سے متعدد جماعتیں آئیں اور سب بیک

---

① ......''الدر المختار و رد المحتار''، کتاب الشهادات، باب الشهادة علی الشهادة، ج۱۱، ص۲۸۵.

② ......''الفتاوی الهندية''، کتاب الشهادات، الباب الحادی عشر فی الشهادة علی الشهادة، ج۳، ص۵۲۴.

③ ......''الفتاوی الإمام الغزی''، ص۶، ''فتح القدير''، کتاب الصوم، فصل فی رؤية الهلال، ج۲، ص۳۱۹.

زبان خبر دیں کہ وہاں فلاں دن چاند دیکھ کر روزہ ہوا یا عید کی گئی تو اس طرح بھی چاند کا ثبوت ہو جاتا ہے۔ لیکن صرف بازاری افواہ اڑ جائے اور کہنے والے کا پتہ نہ ہو۔ پوچھنے پر جواب ملے کہ سنا ہے یا لوگ کہتے ہیں تو ایسی خبر ہرگز استفاضہ نہیں، نیز ایسا شہر کہ جہاں کوئی مفتی اسلام نہ ہو یا ہو مگر نااہل ہو یا محقق اور معتمد ہو۔ مگر وہاں کے عوام جب چاہتے ہیں عید و رمضان خود مقرر کر لیتے ہیں۔ جیسا کہ آج کل عام طور پر ہو رہا ہے۔ تو ایسے شہروں کی شہرت بلکہ تواتر بھی قابلِ قبول نہیں ہے۔⁽¹⁾ (فتاوی رضویہ، جلد چہارم، ص۵۵۳)

اور جیسا کہ درمختار بحث رویت ہلال میں ہے: ''لَوْ اسْتَفَاضَ الْخَبَرُ فِی الْبَلْدَةِ الْأُخْرَی لَزِمَهُمْ عَلَی الصَّحِیحِ مِنَ الْمَذْهَبِ، مُجْتَبَی وَغَیْرُهُ''۔⁽²⁾

اور شامی جلد دوم ص: ۹۷ پر ہے: ''قَالَ الرَّحْمَتِیُّ مَعْنَی الاسْتِفَاضَةِ أَنْ تَأْتِیَ مِنْ تِلْکَ الْبَلْدَةِ جَمَاعَاتٌ مُتَعَدِّدُونَ کُلٌّ مِنْهُمْ یُخْبِرُ عَنْ أَهْلِ تِلْکَ الْبَلْدَةِ أَنَّهُمْ صَامُوا عَنْ رُؤْیَةٍ لَا مُجَرَّدِ الشُّیُوعِ مِنْ غَیْرِ عِلْمٍ بِمَنْ أَشَاعَهُ کَمَا قَدْ تَشِیعُ أَخْبَارٌ یَتَحَدَّثُ سَائِرُ أَهْلِ الْبَلْدَةِ وَلَا یُعْلَمُ مَنْ أَشَاعَهَا کَمَا وَرَدَ أَنَّ فِی آخِرِ الزَّمَانِ یَجْلِسُ الشَّیْطَانُ بَیْنَ الْجَمَاعَةِ فَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَةِ فَیَتَحَدَّثُونَ بِهَا وَیَقُولُونَ لَا نَدْرِی مَنْ قَالَهَا فَمِثْلُ هَذَا لَا یَنْبَغِی أَنْ یُسْمَعَ فَضْلًا عَنْ أَنْ یَثْبُتَ بِهِ حُکْمٌ ا ھ قُلْت وَهُوَ کَلَامٌ حَسَنٌ''۔⁽³⁾

پنجم اکمالِ عدت :

یعنی جب ایک مہینہ کا تیس دن پورا ہو جائے تو دوسرے مہینہ کا چاند ثابت ہو جائے گا لیکن اگر ایک گواہ کی شہادت پر رمضان کا چاند مان لیا گیا اور اس حساب سے تیس دن پورے ہو گئے مگر مطلع صاف ہونے کے باوجود چاند نظر نہیں آیا تو یہ اکمالِ عدت کافی نہیں بلکہ ایک روزہ اور رکھنا پڑے گا۔

درمختار مع ردالمحتار جلد دوم ص: ۹۷ میں ہے: ''بَعْدَ صَوْمِ ثَلَاثِینَ بِقَوْلِ عَدْلَیْنِ حَلَّ الْفِطْرُ وبِقَوْلِ

---

① ......''الفتاوی الرضویة''، ج٤، ص ٤١٤۔ ٤١٥.

② ......''الدر المختار''، کتاب الصوم، مطلب ما قاله السبکی من الاعتماد إلخ، ج٣، ص٤١٣.

③ ......''رد المحتار''، کتاب الصوم، مطلب ما قاله السبکی من الاعتماد إلخ، ج٣، ص٤١٣.

عَدلٍ لا، لٰکِنْ نَقَلَ ابْنُ الْکَمَالِ عَنِ الذَّخِیرَۃِ إنْ غُمَّ ھِلَالُ الْفِطْرِ حَلَّ اتِّفَاقًا. ملخصاً"۔(۱)

(۲)......اگر چاند شرعی طریقہ سے ثابت ہو جائے تو اہلِ مغرب کا دیکھنا اہلِ مشرق کے لیے لازم ہوگا۔

جیسا کہ فتاویٰ الامام الغزی ص:۵ میں ہے: "یَلْزَمُ أَھْلَ الْمَشْرِقِ بِرُؤْیَةِ أَھْلِ الْمَغْرِبِ عَلٰی مَا ھُوَ ظَاھِرُ الرِّوَایَةِ عَلَیْهِ الْفَتْوٰی کَمَا فِی فَتْحِ الْقَدِیْرِ وَالْخُلَاصَةِ"۔(۲)

(۳)......جنتری:

جنتری سے چاند کا ثبوت ہر گز نہ ہوگا۔ درمختار میں ہے: "لَا عِبْرَةَ بِقَوْلِ الْمُؤَقِّتِینَ وَلَوْ عُدُوْلًا عَلَی الْمَذْھَبِ"۔(۳)

اور شامی جلد دوم ص:۹۴ پر ہے: "لَا یُعْتَبَرُ قَوْلُھُمْ بِالْإِجْمَاعِ وَلَا یَجُوْزُ لِلْمُنَجِّمِ أَنْ یَعْمَلَ بِحِسَابِ نَفْسِهٖ"۔(۴)

(۴)......اخبار:

اخبار سے بھی چاند کا ثبوت ہر گز نہ ہوگا اس لیے کہ اخباری خبریں بسا اوقات گپ نکلتی ہیں اور اگر خبر صحیح ہو تو بھی بغیر ثبوت شرعی کے ہر گز قابلِ قبول نہیں۔ "فَإِنَّھُمْ لَمْ یَشْھَدُوْا بِالرُّؤْیَةِ وَلَا عَلٰی شَھَادَةِ غَیْرِھِمْ وَإِنَّمَا حَکَوْا رُؤْیَةَ غَیْرِھِمْ کَذَا فِی فَتْحِ الْقَدِیْرِ"۔(۵) (ردالمحتار، جلد دوم، ص۹۷)

(۵)......خط:

خط سے بھی چاند کا ثبوت نہ ہوگا اس لیے کہ ایک تحریر دوسری تحریر سے مل جاتی ہے۔ لہٰذا اس سے علمِ یقینی حاصل نہ ہوگا۔ درمختار میں ہے: "لَا یُعْمَلُ بِالْخَطِّ"۔(۶) ہدایہ میں ہے: "اَلْخَطُّ یُشْبِهُ الْخَطَّ فَلَا یُعْتَبَرُ"۔(۷)

---

① ......"الدر المختار ورد المحتار"، کتاب الصوم، ج٣، ص٤١٣-٤١٤.

② ......"الفتاوی الإمام الغزی"، ص٥ .

③ ......"الدر المختار"، کتاب الصوم، مطلب لا عبرة بقول الموقتین فی الصوم، ج٣، ص٤٠٨.

④ ......"رد المحتار"، کتاب الصوم، مطلب لا عبرة بقول الموقتین فی الصوم، ج٣، ص٤٠٨.

⑤ ......"رد المحتار"، کتاب الصوم، ج٣، ص٤١٣.

⑥ ......"الدر المختار"، کتاب القضاء، مطلب لا یعمل بالخط، ج٨، ص١٥٢.

⑦ ......"الهدایة"، کتاب الزکاة، باب فیمن یمر علی العاشر، ج١، ص١٠٤.

(٦)......تار اور ٹیلی فون:

تار اور ٹیلیفون بے اعتباری میں خط سے بڑھ کر ہیں اس لیے کہ خط میں کم از کم کاتب کے ہاتھ کی علامت ہوتی ہے، تار و ٹیلیفون میں وہ بھی مفقود، نیز جب گواہ پردے کے پیچھے ہوتا ہے تو گواہی معتبر نہیں ہوتی اس لیے کہ ایک آواز سے دوسری آواز مل جاتی ہے۔ تو تار اور ٹیلی فون کے ذریعہ گواہی کیسے معتبر ہو سکتی ہے۔

فتاویٰ عالمگیری جلد سوم مصری ص: ۳۵۷ میں ہے: ''**لَوْ سَمِعَ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ لَا يَسَعُهُ أَنْ يَشْهَدَ لِاحْتِمَالِ أَنْ يَكُونَ غَيْرُهُ إِذِ النَّغْمَةُ تُشْبِهُ النَّغْمَةَ**''۔[1]

(٧)......ریڈیو اور ٹیلیویژن:

ریڈیو اور ٹیلیویژن میں تار و ٹیلیفون سے زیادہ دشواریاں ہیں اس لیے کہ تار و ٹیلیفون پر سوال و جواب بھی کر سکتے ہیں مگر ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر کچھ بھی نہیں کر سکتے۔

غرضیکہ یہ نئے آلات خبر پہنچانے میں تو کام آ سکتے ہیں لیکن شہادتوں میں معتبر نہیں ہو سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ خط، تار، ٹیلیفون، ریڈیو اور ٹیلی ویژن کی خبروں پر کچہریوں کے مقدموں کا فیصلہ نہیں ہوتا۔ بلکہ گواہوں کو حاضر ہو کر گواہی دینی پڑتی ہے پھر فیصلہ ہوتا ہے۔

تعجب ہے کہ جب دنیوی جھگڑوں میں موجودہ کچہری کا قانون ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے ذریعہ گواہی ماننے کو تیار نہیں تو پھر دینی اُمور میں شریعت کا قانون ان کے ذریعہ گواہی کیوں کر مان سکتا ہے۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی اوپر گزر چکا ہے کہ:

''**فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ**''۔[2] یعنی اگر چاند مشتبہ ہو جائے تو تیس دن کی گنتی پوری کرو۔ (بخاری، مسلم)

مگر افسوس کہ موجودہ زمانہ کے بہت سے مسلمان کہ ان میں اکثر بے نمازی و بے روزہ دار ہوتے ہیں، ٹیلیفون اور ریڈیو وغیرہ کی خبر پر ایک ہنگامہ کھڑا کر کے قیامت برپا کر دیتے ہیں۔

خدائے تعالیٰ ان ناسمجھ مسلمانوں کو اپنے نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے ارشادِ گرامی پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

آمِين بِجَاهِ حَبِيبِهِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ صَلَوَاتُ اللهِ تَعَالَى وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ.

---

[1] ......''الفتاوى الهندية''، كتاب الشهادات، الباب الثانى فى بيان تحمل الشهادة إلخ، ج٣، ص٤٥٢.

[2] ......''صحيح البخارى''، كتاب الصوم، باب قول النبى صلى الله عليه وسلم إذا رأيتم إلخ، الحديث: ١٩٠٧، ج١، ص٦٢٩، ''صحيح مسلم''، كتاب الصيام، الحديث: ١٨-(١٠٨١) ص٥٤٦.

(۸)...... جہاں سلطانِ اسلام اور قاضی شرع کوئی نہ ہو تو شہر کا سب سے بڑا سُنّی صحیح العقیدہ مفتی اس کا قائم مقام ہے اور جہاں کوئی مفتی نہ ہو تو عامہ مومنین کے سامنے چاند کی گواہی دی جائے۔(۱)

(فتاوی رضویہ، جلد چہارم، ص ۵۴۷)

اور حدیقہ ندیہ میں ہے:

’’إِذَا خَلا الزَّمَانُ مِنْ سُلْطَانٍ ذِی كِفَايَةٍ فَالْأُمُورُ مُؤكَلَةٌ إِلَى الْعُلَمَاءِ وَيَلْزَمُ الْأُمَّةَ الْمَرْجُوعُ إِلَيْهِمْ وَيَصِيرُونَ ولاةً فَإِذَا عَسَرَ جَمْعُهُمْ عَلَى وَاحِدٍ اِستَقلّ كلّ قطر بِاتّبَاعِ عُلَمَائِهِ فَإِنْ كَثَرُوْا فَالمُتَّبَع أَعْلَمُهُمْ فَإِنْ اسْتَوَوا أقرع بَيْنَهُمْ‘‘۔(۲)

یعنی جب زمانہ ایسے سلطان سے خالی ہو جو معاملاتِ شرعیہ میں کفایت کر سکے تو سب شرعی کام علماء کے سپرد ہوں گے اور تمام معاملاتِ شرعیہ میں ان کی طرف رجوع کرنا مسلمانوں پر لازم ہوگا۔ وہی علماء قاضی و حاکم سمجھے جائیں گے پھر اگر سب مسلمانوں کا ایک عالم پر اتفاق مشکل ہو تو ہر ضلع کے لوگ اپنے علماء کی اتباع کریں۔ پھر اگر ضلع میں عالم بہت زیادہ ہوں تو جو ان میں سب سے زیادہ احکام شرع جانتا ہو اس کی پیروی ہوگی اور اگر علم میں برابر ہوں تو ان میں قرعہ ڈالا جائے گا۔

(۹)...... بے نمازی، یا نماز پڑھتا ہو مگر ترک جماعت کا عادی ہو، داڑھی منڈھے داڑھی کتروا کر ایک مشت سے کم رکھانے والے یہ سب فاسق معلن ہیں ان کی گواہی شرعاً معتبر نہیں۔ یونہی کافر، بدمذہب، مجنون، نابالغ کی گواہی بھی شرع کے نزدیک قابلِ اعتبار نہیں۔ (عامہ کتب)

(۱۰)...... چاند دیکھ کر اس کی طرف انگلی سے اشارہ کرنا مکروہ ہے اگرچہ دوسرے کو بتانے کے لیے ہو۔(۳)

(بہارِ شریعت، پنجم ص ۶۸۵)

اور جیسا کہ درمختار میں ہے:

’’إِذَا رَأَوُا الْهِلَالَ يُكْرَهُ أَنْ يُشِيرُوا إِلَيْهِ‘‘۔(۴) یعنی چاند دیکھ کر اس کی جانب اشارہ کرنا مکروہ ہے۔

---

① ...... ’’الفتاوی الرضوية‘‘، ج ١٠، ص ٤٠٦.

② ...... ’’الحديقة الندية‘‘، النوع الثالث فی أنواع العلوم الثلاثة إلخ، ج ١، ص ٣٥١.

③ ...... ’’بہارِ شریعت‘‘، ج۱، ص۹۸۰، ’’رد المحتار‘‘، كتاب الصوم، ج ٣، ص ٤١٩.

④ ...... ’’الدر المختار‘‘، كتاب الصوم، مطلب فی اختلاف المطالع، ج ٣، ص ٤١٩.

اور فتاویٰ عالمگیری جلد اول مصری ص: ۱۸۴ میں ہے:

"تُکْرَهُ الْإِشَارَةُ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ كَذَا فِي الظَّهِيرِيَّةِ"۔(۱) یعنی چاند دیکھ کر اشارہ کرنا مکروہ ہے ایسا ہی ظہیریہ میں ہے۔

(۱۱)...... مسلمانوں کو اپنے معاملات میں عربی اسلامی تاریخ وسنہ کا اعتبار کرنا واجب ہے۔ دوسری تاریخ وسنہ کا اعتبار کرنا جائز نہیں۔

جیسا کہ تفسیر کبیر جلد چہارم ص: ۴۴۵ میں ہے: " قَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ الْوَاجِبُ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ بِحُكْمِ هٰذِهِ الْآيَةِ(۲) أَنْ يَعْتَبِرُوْا فِي بُيُوْعِهِمْ وَمَدد دُيُوْنِهِمْ وَأَحْوَالِ زَكَوَاتِهِمْ وَسَائِرِ أَحْكَامِهِمُ السَّنَةَ الْعَرَبِيَّةَ بِالْأَهِلَّةِ وَلَا يَجُوْزُ لَهُمْ اِعْتِبَارُ السَّنَةِ الْعَجَمِيَّةِ وَالرُّوْمِيَّةِ "۔(۳)

* * *

مرد کے ہاتھ سے چوڑیاں پہننا

سوال: عورت اجنبی مَنِہار (یعنی چوڑیاں بیچنے والے) کے ہاتھوں میں اپنا ہاتھ دیکر اس سے چوڑیاں پہن سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: ایسا کرنے والی عورت گنہگار اور جہنم کی سزاوار ہے۔ اگر شوہر ومحارم غیرت نہ کھائیں اور باوجود قدرت نہ روکیں تو وہ بھی "**دیّوث**" اور جہنم کے حقدار ہیں۔ اگر شوہر اپنی زوجہ کو اس حال میں دیکھ لے کہ کسی غیر مرد نے اس کا ہاتھ پکڑا ہوا ہے تو مرنے مارنے کے لیے تیار ہو جائے مگر صد کروڑ افسوس! یہی بیوی جب چوڑیاں پہننے کے لیے غیر مرد کے ہاتھوں میں ہاتھ دے دیتی ہے تو شوہر کا خون بالکل بھی جوش نہیں مارتا! میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے جب مَنِہار کے ہاتھوں چوڑیاں پہننے کے بارے میں حکم شرعی دریافت کیا گیا تو فرمایا: حرام حرام حرام ہے، ہاتھ دکھانا غیر مرد کو حرام ہے، اس کے ہاتھ میں ہاتھ دینا حرام ہے جو مرد اپنی عورتوں کے ساتھ اسے رَوا رکھتے ہیں وہ **دیّوث** ہیں۔ (پردے کے بارے میں سوال جواب، ص۱۸۶)

---

① ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الصوم، الباب الثانی فی رؤیة الهلال، ج۱، ص۱۹۷.

② ...... أی: ﴿ إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا ﴾ (پاره ۱۰، رکوع ۱۱).

③ ......"التفسیر الکبیر"، سورة التوبة، ج۶، ص۴۳.

شب قدر

①''عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ رَمَضَانُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَكُمْ وَفِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حَرُمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرَ كُلَّهُ وَلَا يُحْرَمُ خَيْرَهَا إِلَّا مَحْرُوم''۔[1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب رمضان کا مہینہ شروع ہوا تو حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ مہینہ تم میں آیا ہے۔ اور اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ تو جو شخص اس کی برکتوں سے محروم رہا وہ تمام بھلائیوں سے محروم رہا اور نہیں محروم رکھا جاتا اس کی بھلائیوں سے مگر وہ جو بالکل بے نصیب ہو۔ (ابن ماجہ)

②''عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ''۔[2]

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں شب قدر کو تلاش کرو۔ (بخاری)

③''عَنْ عَائِشَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ عَلِمْتُ أَيُّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا أَقُولُ فِيهَا قَالَ قُولِي اللّٰهُمَّ إِنَّكَ عُفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي''۔[3]

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے حضور علیہ الصلاۃ والسلام سے پوچھا کہ یا رسول اللہ! اگر مجھ کو شبِ قدر معلوم ہو جائے تو میں اس میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا کہ یہ دعا پڑھو۔ ''اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُو تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي''۔[4] (ترمذی)

---

[1] ......''سنن ابن ماجه''، كتاب الصيام، باب ما جاء فی فضل شهر إلخ، الحديث: ١٦٤٤، ج٢، ص٢٩٨.

[2] ......''صحيح البخاری''، كتاب صلاة التراويح، باب تحری ليلة إلخ، الحديث: ٢٠١٧، ج١، ص٦٦١.

[3] ......''سنن الترمذی''، كتاب الدعوات إلخ، باب ما جاء فی عقد إلخ، الحديث: ٣٥٢٤، ج٥، ص٣٠٦.

[4] ......یعنی اے اللہ! تو معاف فرمانے والا ہے معاف کرنا تجھے پسند ہے تو مجھے معاف فرما دے۔

④ ’’عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ‘‘۔ (۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام جس قدر رمضان کے آخری عشرہ میں (طاعت و عبادت کے لیے) کوشش فرماتے تھے، اتنی کسی دوسرے عشرہ میں نہ فرماتے تھے۔ (مسلم)

⑤ ’’عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ نَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي كُبْكُبَةٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ يُصَلُّوْنَ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ قَائِمٍ أَوْ قَاعِدٍ يَذْكُرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدِهِمْ يَعْنِيْ يَوْمَ فِطْرِهِمْ بَاهَى بِهِمْ مَلَائِكَتَهُ فَقَالَ يَا مَلَائِكَتِيْ مَا جَزَاءُ أَجِيْرٍ وَفَّى عَمَلَهُ ؟ قَالُوْا رَبَّنَا جَزَاؤُهُ أَنْ يُوَفَّى أَجْرُهُ قَالَ مَلَائِكَتِيْ عَبِيْدِيْ وَإِمَائِيْ قَضَوْا فَرِيْضَتِيْ عَلَيْهِمْ ثُمَّ خَرَجُوْا يَعِجُّوْنَ إِلَى الدُّعَاءِ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ وَكَرَمِيْ وَعُلُوِّيْ وَارْتِفَاعِ مَكَانِيْ لَأُجِيْبَنَّهُمْ فَيَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ وَبَدَّلْتُ سَيِّئَاتِكُمْ حَسَنَاتٍ قَالَ فَيَرْجِعُوْنَ مَغْفُوْرًا لَّهُمْ‘‘۔ (۲)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جب شبِ قدر آتی ہے تو جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کی جماعت کے ساتھ آتے ہیں اور ہر اس بندہ کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں جو کھڑے ہوکر یا بیٹھ کر خدائے تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہتا ہے پھر جب انہیں عید الفطر کا دن نصیب ہوتا ہے تو خدائے تعالیٰ اپنے ان بندوں پر اپنے فرشتوں کے سامنے اپنی خوشنودی کا اظہار کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ اے میرے فرشتو! اس مزدور کی اجرت کیا ہے جو اپنا کام پورا کردے، فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اے میرے پروردگار اس کی اجرت یہ ہے کہ اسکو پورا معاوضہ دیا جائے۔ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے میرے فرشتو! میرے بندوں اور میری لونڈیوں نے (میرے مقرر کیے ہوئے) فرض کو ادا کردیا اب وہ گھروں سے دعا کے لیے عیدگاہ کی طرف نکلے ہیں۔ قسم ہے اپنی عزت، اپنے جلال، اپنی بخشش ورحمت اپنی عظمت شان اور اپنی رفعت مکان کی کہ میں ان کی دعاؤں کو قبول کروں گا۔ پھر خدائے تعالیٰ فرماتا

---

❶ ......’’صحیح مسلم‘‘، کتاب الاعتکاف، باب الاجتهاد فی العشر إلخ، الحدیث: ۸۔(۱۱۷۵) ص۵۹۹۔

❷ ......’’شعب الإیمان‘‘ للبیهقی، کتاب فی لیلة العیدین ویومهما، الحدیث: ۳۷۱۷، ج۳، ص۳۴۳۔

ہے اے میرے بندو! اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ میں نے تم کو بخش دیا اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں میں تبدیل کردیا۔ فرمایا حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے کہ پس مسلمان واپس ہوتے ہیں۔ عیدگاہ سے اس حال میں کہ ان کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (بیہقی)

⑥ ''عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ وَأَحْيَا لَيْلَهُ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ''۔ (۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو حضور علیہ الصلوۃ والسلام اپنے تہبند کو مضبوط باندھ لیتے (یعنی عبادت میں بہت کوشش فرماتے) راتوں کو جاگتے اور اپنے گھر والوں کو جگاتے۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **شَدَّ مِئْزَرَهُ** کے تحت فرماتے ہیں: ''کنایت ست از اجتہاد در عبادات زیادہ بر عادت یا کنایت از گوشہ گرفتن از زناں''۔ (۲)

(اشعة اللمعات، جلد دوم، ص ۱۱۵)

انتباہ:

بعض جگہ شب قدر میں عشاء کی نماز کے لیے سات بار اذان کہتے ہیں یہ بے اصل ہے جس کا کوئی ثبوت نہیں۔

وہ معزز تھے زمانے میں مسلمان ہو کر
اور ہم خوار ہوئے تارک قرآن ہو کر

* * *

دلھن کے قدموں کا دھوون چھڑکنا کیسا؟

سوال: دُلہن کے پاؤں دھوکر اس کا پانی گھر کے چاروں کونوں میں چھڑکنا کیسا ہے؟

جواب: مستحب ہے۔ چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت علیہ رحمة رب العزّت فرماتے ہیں: دُلہن کو بیاہ کر لائیں تو مستحب ہے کہ اس کے پاؤں دھوکر مکان کے چاروں گوشوں میں چھڑکیں اس سے برکت ہوتی ہے۔ (پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۲۹۵)

---

(1)...... ''صحیح البخاری''، کتاب فضل لیلة القدر، باب العمل فی العشر إلخ، الحدیث: ۲۰۲۴، ج ۱، ص ۶۶۳.

(2)...... ''اشعة اللمعات''، کتاب الصوم، باب لیلة القدر، الفصل الأول، ج ۲، ص ۱۲۳.

اِعتکاف

① ''عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ''۔(۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے تھے یہاں تک کہ (اسی طریقے پر) وصال فرمایا۔ (بخاری، مسلم)

② ''عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَلَمْ يَعْتَكِفْ عَامًا فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ ''۔(۲)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے اور ایک سال اعتکاف نہیں فرمایا تو دوسرے سال بیس دن اعتکاف فرمایا۔ (ترمذی، ابوداود)

رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرنا سنت مؤکدہ ہے۔ جیسا کہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

''اعتکاف در ظاہر مذہب حنفیہ سنت مؤکدہ است از جہت مواظبت رسولِ خدا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم برآں تا انکہ گذشت ازیں عالم''۔(۳)

یعنی ظاہر مذہب حنفیہ میں اعتکاف سنت موکدہ ہے اس لیے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام ہمیشہ اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ اس دنیا سے تشریف لے گئے۔ (اشعۃ اللمعات، جلد دوم، ص۱۱۸)

---

[1] ......"صحيح البخارى"، كتاب الاعتكاف، باب الاعتكاف فى العشر إلخ، الحديث: ٢٠٢٦، ج١، ص٦٦٤، "صحيح مسلم"، كتاب الاعتكاف، الحديث: ٥-(١١٧٢) ص٥٩٨.

[2] ......"سنن الترمذى"، كتاب الصوم إلخ، باب ما جاء فى الاعتكاف إذا خرج منه، الحديث: ٨٠٣، ج٢، ص٢١٢، "سنن أبى داود"، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، الحديث: ٢٤٦٣، ج٢، ص٤٨٨.

[3] ......"اشعة اللمعات"، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ج٢، ص١٢٥.

انتباہ:

(۱)......اعتکاف کی تین قسمیں ہیں:

"**واجب**" کہ اعتکاف کی منّت مانی مثلاً یوں کہا کہ میرا بچہ تندرست ہوگیا تو میں تین دن اعتکاف کروں گا۔ تو بچہ کے تندرست ہونے پر روزہ کے ساتھ تین دن کا اعتکاف واجب ہوگا۔

"**سنت مؤکدہ**" کہ بیسویں رمضان کو سورج ڈوبتے وقت اعتکاف کی نیت سے مسجد میں ہو اور تیسویں رمضان کو غروب کے بعد یا انتیس کو چاند ہونے کے بعد نکلے۔ یہ اعتکاف سنت کفایہ ہے یعنی اگر سب لوگ ترک کریں تو سب سے مطالبہ ہوگا۔ اور ایک نے کرلیا تو سب بری الذمہ ہوگئے۔

ان دونوں کے علاوہ جو اعتکاف کیا جائے وہ "**مستحب**" ہے۔

جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد اول ص: ۱۹۷ میں ہے: "**يَنْقَسِمُ إِلَى وَاجِبٍ وَهُوَ الْمَنْذُورُ تَنْجِيزًا أَوْ تَعْلِيقًا وَإِلَى سُنَّةٍ مُؤَكَّدَةٍ وَهُوَ فِي الْعَشْرِ الْأَخِيرِ مِنْ رَمَضَانَ، وَإِلَى مُسْتَحَبٍّ وَهُوَ مَا سِوَاهُمَا هَكَذَا فِي فَتْحِ الْقَدِيرِ**"۔[1]

(۲)......اعتکاف کرنے والا دنیوی بات نہ کرے، قرآن مجید کی تلاوت کرے۔ حدیث شریف پڑھے اور درود شریف کی کثرت کرے۔ علم دین پڑھنے پڑھانے میں مشغول ہو۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور دیگر انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام اور اولیائے عظام کی سیرت کی کتابیں پڑھے۔

جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد اول مصری ص: ۱۹۸ میں ہے: "**لَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا بِخَيْرٍ وَيُلَازِمُ التِّلَاوَةَ وَالْحَدِيثَ وَالْعِلْمَ وَتَدْرِيسَهُ وَسِيَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ، وَأَخْبَارَ الصَّالِحِينَ كَذَا فِي فَتْحِ الْقَدِيرِ**" ملخصاً۔[2]

(۳)......مستحب اعتکاف کی آسان صورت یہ ہے کہ جب بھی مسجد میں داخل ہوں تو دروازہ پر دخولِ مسجد کی نیت کے ساتھ اعتکاف کی بھی نیت کرلیں جب تک مسجد میں رہیں گے اعتکاف کا بھی ثواب ملے گا۔ نیت کے الفاظ یہ ہیں:

---

❶......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الصوم، الباب السابع فی الاعتکاف، ج۱، ص۲۱۱.

❷......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الصوم، الباب السابع فی الاعتکاف، ج۱، ص۲۱۲.

''بِسْمِ اللہِ دَخَلْتُ وَعَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَنَوَیْتُ سُنَّۃَ الْاِعْتِکَافِ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ''۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے مقدس نام کی برکت کے ساتھ میں داخل ہوا اور اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور میں نے سنت اعتکاف کی نیت کی۔ بارالٰہا! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

* * *

زیارات اولیاء وکرامات اولیاء

☆......کبھی زیارت، اہلِ قبور سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہوتی ہے جیسا کہ قبورِ صالحین کی زیارت کے بارے میں احادیث آئی ہیں۔ (جذب القلوب ترجمہ از فارسی)

☆......**علامہ نابلسی قدس سرہ القدسی نے حدیقہ ندیہ میں فرمایا:** کَرَامَاتُ الاَوْلِیَاءِ بَاقِیَۃٌ بَعْدَ مَوْتِہِمْ أَیْضًا وَمَنْ زَعَمَ خِلَافَ ذٰلِكَ فَھُوَ جَاھِلٌ مُتَعَصِّبٌ وَلَنَا رِسَالَۃٌ فِیْ خُصُوْصِ إِثْبَاتِ الْکَرَامَۃِ بَعْدَ مَوْتِ الْوَلِیِّ ۔آہ مُلَخَّصًا (الحدیقۃُ الندیۃ :أوّلُھم آدم أبو البشر ۲۹۰/۱ نوریہ رضویہ سردار آباد) **یعنی اولیاء کی کرامات بعد انتقال بھی باقی ہیں جو اس کے خلاف زعم کرے وہ جاہل ہٹ دھرم ہے، ہم نے ایک رسالہ خاص اسی امر کے ثبوت میں لکھا ہے۔**

☆......**امام شیخ الاسلام شہاب رملی سے منقول ہوا:** مُعْجِزَاتُ الْاَنْبِیَاءِ وَکَرَامَاتُ الْاَوْلِیَاءِ لَا تَنْقَطِعُ بِمَوْتِہِمْ (فتاوی جمال بن عمر مکی) **یعنی انبیاء کے معجزے اور اولیاء کی کرامتیں ان کے انتقال سے منقطع نہیں ہوتیں۔**

☆......**امام ابن الحاج مدخل میں امام ابو عبد اللہ بن نعمان کی کتاب مستطاب سفینۃ النجاء لاہل الالتجاء فی کرامات الشیخ ابی النجاء سے ناقل:** تَحَقَّقَ لِذَوِی الْبَصَائِرِ وَالْاِعْتِبَارِ زِیَارَۃُ قُبُوْرِ الصَّالِحِیْنَ مَحْبُوْبَۃً لِاَجْلِ التَّبَرُّكِ مَعَ الْاِعْتِبَارِ فَاِنَّ بَرَکَۃَ الصَّالِحِیْنَ جَارِیَۃٌ بَعْدَ مَمَاتِہِمْ کَمَا کَانَتْ فِیْ حَیَاتِہِمْ . (المدخل: فصل فی زیارۃ القبور، دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۹/۱) **یعنی اہل بصیرت واعتبار کے نزدیک محقق ہو چکا ہے کہ قبور صالحین کی زیارت بغرض تحصیل برکت وعبرت محبوب ہے کہ ان کی برکتیں جیسے زندگی میں جاری تھیں بعد وصال بھی جاری ہیں۔**

☆......**امام اجل عبد الوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی میزان الشریعۃ الکبری میں ارشاد فرماتے ہیں:** جَمِیْعُ الْاُمَّۃِ الْمُجْتَھِدِیْنَ یُشَفِّعُوْنَ فِیْ أَتْبَاعِہِمْ وَیُلَاحِظُوْنَھُمْ فِیْ شَدَائِدِھِمْ فِی الدُّنْیَا وَالْبَرْزَخِ وَیَوْمَ الْقِیَامَۃِ حَتّٰی یُجَاوِزَ الصِّرَاطَ۔ (المیزان الکبری مقدمۃ الکتاب مصطفٰی البابی ۹/۱)

تلاوتِ قرآن مجید

① ''عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُکُمْ مَنْ تعلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ''۔(۱)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ تم میں بہترین شخص وہ ہے جس نے قرآن کو سیکھا اور دوسروں کو سکھایا۔ (بخاری)

② ''عَنْ مُعَاذِن الْجُهَنِیِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَعَمِلَ بِمَا فِیهِ أُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ ضَوْءُهُ أَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِی بُیُوتِ الدُّنْیَا لَوْ کَانَتْ فِیکُمْ فَمَا ظَنُّکُمْ بِالَّذِی عَمِلَ بِهَذَا''۔(۲)

حضرت معاذ جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ جو شخص قرآن کو پڑھے اور اس پر عمل کرے تو قیامت کے دن اس کے ماں اور باپ کو ایسا تاج پہنایا جائے گا کہ اس کی روشنی دُنیا کے سورج کی روشنی سے بڑھ کر ہوگی جب کہ سورج کو اتنا قریب فرض کر لیا جائے کہ گویا تمہارے گھروں میں اتر آیا ہے پھر تم سمجھ سکتے ہو کہ جب ماں باپ کا یہ مرتبہ ہوگا تو اس شخص کا کیا درجہ ہوگا جس نے قرآن کریم پر عمل کیا۔ (احمد)

③ ''عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ کِتَابِ اللَّهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا لَا أَقُولُ الم حَرْفٌ أَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِیمٌ حَرْفٌ''۔(۳)

حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ جو شخص کتاب اللہ میں سے ایک حرف پڑھے تو اس کو ہر حرف کے بدلے ایک نیکی ملے گی اور ہر نیکی دس نیکیوں کے برابر ہوگی۔ میں الٓمّٓ کو ایک حرف نہیں کہتا بلکہ الف ایک حرف

---

❶ ......"صحیح البخاری"، کتاب فضائل القرآن، باب خیرکم من إلخ، الحدیث: ۵۰۲۷، ج۳، ص۴۱۰.

❷ ......"سنن أبی داود"، کتاب الوتر، باب فی ثواب قراءة القرآن، الحدیث: ۱۴۵۳، ج۲، ص۱۰۰.

❸ ......"سنن الترمذی"، کتاب فضائل القرآن عن رسول الله، باب ما جاء فیمن قرأ حرفا من القرآن إلخ، =

ہے، لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔ (ترمذی، دارمی)

قرآن میں کل ۳۲۱۲۶۷۰ حروف ہیں تو پورے قرآن کی تلاوت سے ۳۲۱۲۶۷۰ نیکیاں ملیں گی۔

④ ''عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ وَإِلَى جَانِبِهِ حِصَانٌ مَرْبُوطٌ بِشَطَنَيْنِ فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُو وَتَدْنُو وَجَعَلَ فَرَسُهُ يَنْفِرُ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ تِلْكَ السَّكِينَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْآنِ''۔(۱)

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص سورۂ کہف پڑھ رہا تھا اور اس کے قریب ایک جانب دو رسیوں سے گھوڑا بندھا ہوا تھا اس گھوڑے پر ایک ابر چھا گیا اور گھوڑے سے قریب ہوا پھر اور قریب ہوا۔ اور گھوڑے نے اس کو دیکھ کر اچھلنا کودنا شروع کیا جب صبح ہوئی تو اس نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ بیان کیا آپ نے فرمایا یہ سکینہ یعنی رحمت تھی جو قرآن پڑھنے کے سبب نازل ہوئی۔ (بخاری، مسلم)

⑤ ''عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَفَرَسُهُ مَرْبُوطَةٌ عِنْدَهُ إِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ فَسَكَتَتْ فَقَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ فَسَكَتَتِ الْفَرَسُ ثُمَّ قَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَانْصَرَفَ وَكَانَ ابْنُهُ يَحْيَى قَرِيبًا مِنْهَا فَأَشْفَقَ أَنْ تُصِيبَهُ فَلَمَّا اَخَّرَهُ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيهَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيحِ فَلَمَّا أَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اسید بن حضیر نے بیان کیا ہے کہ میں رات کو سورۂ بقرہ پڑھ رہا تھا اور میرا گھوڑا پاس بندھا ہوا تھا یکایک گھوڑا کودنے اُچھلنے لگا میں پڑھتے پڑھتے خاموش ہو گیا تو گھوڑا بھی ٹھہر گیا میں نے پھر پڑھنا شروع کیا گھوڑا پھر اسی طرح اچھلنے کودنے لگا آخر میں نے پڑھنا بند کر دیا اور میرا بیٹا یحییٰ گھوڑے کے قریب سو رہا تھا مجھ کو اندیشہ ہوا کہ کہیں گھوڑا اس کو تکلیف نہ پہنچادے اس خیال سے یحییٰ کو ہٹا کر

= الحدیث: ۲۹۱۹، ج۴، ص۴۱۷، ''سنن الدارمی''، الحدیث: ۳۳۰۸، ج۲، ص۵۲۱.

❶......''صحیح البخاری''، کتاب فضائل القرآن، باب فضل الکھف، الحدیث: ۵۰۱۱، ج۳، ص۴۰۶، ''صحیح مسلم''، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، الحدیث: ۲۴۰۔(۷۹۵) ص۳۹۹.

وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ قَالَ فَأَشْفَقْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنْ تَطَأَ يَحْيٰى وَكَانَ مِنْهَا قَرِيبًا فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَانْصَرَفْتُ إِلَيْهِ وَرَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيهَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيحِ فَخَرَجَت حَتّٰى لَا أَرَاهَا قَالَ وَتَدْرِي مَا ذَاكَ قَالَ لَا قَالَ تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ دَنَتْ لِصَوْتِكَ وَلَوْ قَرَأْتَ لَأَصْبَحَت يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْهَا لَا تَتَوَارٰى مِنْهُمْ"۔ (۱)

جب آسمان کی طرف سر اٹھایا تو اچانک دیکھا کہ کوئی چیز سائبان کی طرح ہے جس میں چراغوں جیسی چمکتی ہوئی چیزیں ہیں۔ جب صبح ہوئی تو اس واقعہ کو میں نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے بیان کیا آپ نے فرمایا اے ابن حضیر تلاوت کرتے رہو۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ! میرا بیٹا یحیٰی قریب تھا مجھ کو اندیشہ ہوا کہ کہیں گھوڑا اس کو کچل نہ دے۔ اس لیے میں یحیٰی کی طرف چلا گیا اور آسمان کی طرف سر اٹھایا تو کوئی چیز سائبان کی طرح نظر آئی جس میں چراغوں کی طرح چیزیں تھیں۔ پھر میں نے باہر نکل کر دیکھا تو کچھ بھی نہ تھا۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا تم جانتے ہو وہ کیا تھا؟ میں نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا وہ فرشتے تھے جو تیری قرات کو سننے آئے تھے۔ اگر تو برابر پڑھتا رہتا تو صبح کو لوگ فرشتوں کو دیکھتے اور فرشتے ان کی نظروں سے نہ چھپتے۔ (بخاری، مسلم)

⑥ "عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ كَيْفَ تَقْرَأُ فِي الصَّلَاةِ فَقَرَأَ أُمَّ الْقُرْآنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا أُنْزِلَتْ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ وَلَا فِي الزَّبُورِ وَلَا فِي الْقُرْآنِ مِثْلُهَا"۔ (۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والسلام نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت فرمایا کہ تم نماز میں کیا پڑھتے ہو تو انہوں نے سورۂ فاتحہ کی تلاوت کی۔ تو حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ توراۃ، انجیل اور زبور (یہاں تک کہ) قرآن میں اس کے مثل (کوئی دوسری سورۃ) نہیں نازل ہوئی۔ (ترمذی)

⑦ "عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام

---

[1] ......"صحيح البخاری"، كتاب فضائل القرآن، باب نزول السكينة إلخ، الحديث: ٥٠١٨، ج٣، ص٤٠٨.

[2] ......"سنن الترمذی"، الحديث: ٢٨٨٤، ج٤، ص٤٠٠، مشكاة المصابيح، ح:٢١٤٢، ج١، ص٤٠٣.

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا وَقَلْبُ الْقُرْآنِ يٰسٓ وَمَنْ قَرَأَ يٰسٓ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِقِرَاءَتِهَا قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ"۔(۱)

نے فرمایا کہ ہر چیز کا دل ہے اور قرآن کا دل سورۂ یٰس ہے۔ پس جو شخص سورۂ یٰس کو پڑھے اس کے لیے دس قرآن پڑھنے کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ (ترمذی، دارمی)

⑧ "عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ يٰسٓ فِي صَدْرِ النَّهَارِ قُضِيَتْ حَوَائِجُهُ"۔(۲)

حضرت عطاء بن رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ مجھ کو معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دن کے شروع حصہ میں جو شخص سورۂ یٰس کو پڑھے تو اس کی حاجتیں پوری کردی جاتی ہیں۔ (دارمی)

⑨ "عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ الْمُزَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ يٰسٓ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ فَاقْرَءُوْهَا عِنْدَ مَوْتَاكُمْ"۔(۳)

حضرت معقل بن یسار مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جس شخص نے محض خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے سورۂ یٰس کو پڑھا تو اس کے اگلے گناہ معاف کیے جاتے ہیں تو اس سورۃ کو تم لوگ اپنے مُردوں کے پاس پڑھا کرو۔ (بیہقی)

⑩ "عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِكُلِّ شَيْءٍ عَرُوسٌ وَعَرُوسُ الْقُرْآنِ الرَّحْمٰنُ"۔(۴)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ہر چیز کی ایک زینت ہے اور قرآن پاک کی زینت سورۂ رحمٰن ہے۔ (بیہقی)

⑪ "عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور

---

①……"سنن الترمذی"، کتاب فضائل القرآن عن رسول الله، باب ما جاء فی فضل یس، الحدیث: ۲۸۹۶، ج۴، ص۴۰۶، "سنن الدارمی"، کتاب ومن کتاب فضائل القرآن، الحدیث: ۳۴۱۶، ج۲، ص۵۴۸.

②……"سنن الدارمی"، باب فی فضل یس، الحدیث: ۳۴۱۸، ج۲، ص۵۴۹.

③……"شعب الإيمان" للبیهقی، کتاب ذکر سورة یس، باب من قرء إلخ، الحدیث: ۲۴۵۸، ج۲، ص۴۷۹.

④……"شعب الإيمان" للبیهقی، کتاب تخصیص سور منها بالذکر، الحدیث: ۲۴۹۴، ج۲، ص۴۹۰.

صَلَّـى الـلّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ فِي لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْآنِ قَالُوا وَكَيْفَ يَقْرَأُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ يَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ''۔(۱)

علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص رات کے وقت تہائی قرآن نہیں پڑھ سکتا۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! تہائی قرآن کیسے پڑھا جائے؟ آپ نے فرمایا (پوری سورۃ) قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَد تہائی قرآن کے برابر ہے۔ (مسلم، بخاری عن ابی سعد رضی اللہ عنہ)

⑫ ''عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنَ الْإِبِلِ فِي عُقُلِهَا''۔(۲) (بخاری، مسلم)

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا کہ قرآن کے ساتھ اعتنا کرو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اپنی رسی سے اونٹ نکل جانے کی بہ نسبت قرآن سینہ سے جلد نکل جاتا ہے۔

⑬ ''عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ امْرِءٍ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ثُمَّ يَنْسَاهُ إِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَجْذَمَ''۔(۳)

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ جو شخص قرآن مجید پڑھے اور پھر اس کو بھول جائے وہ قیامت کے دن خدا سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے اعضاء جذام(٤) کے سبب گل گئے ہوں گے۔ (ابوداود، دارمی)

اِنتباہ:

(۱)...... بیرونِ نماز کسی سورت کے شروع سے تلاوت کی ابتداء کرتے وقت أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھنا مستحب اور بسم اللہ پڑھنا سنت ہے اور درمیان سورت سے تلاوت کی ابتداء کرتے وقت أَعُوذُ

---

❶......"سنن الترمذی"، عن أبی أیوب، کتاب فضائل، الحدیث: ٢٩٠٥، ج٤، ص٤١٠.

❷......"صحیح البخاری"، باب استذکار القرآن وتعاهده، الحدیث: ٥٠٣٣، ج٣، ص٤١٢، "صحیح مسلم"، کتاب صلاة المسافرین إلخ، باب الأمر بتعهد القرآن، الحدیث: ٢٣١-(٧٩١) ص٣٩٧.

❸......"سنن أبی داود"، کتاب الصلاة، باب التشدید فیمن حفظ القرآن ثم نسیه، الحدیث: ١٤٧٤، ج٢، ص١٠٧، "سنن الدارمی"، ومن کتاب فضائل القرآن، الحدیث: ٣٣٤٠، ج٢، ص٥٢٩.

❹......مردیکه بیفتد اعضائے او بعلت جزام که علّتے مشهور است۔ ("اشعة اللمعات"، ج٢، ص١٦٣)

باللہ اور بِسْمِ اللّٰہ پڑھنا مستحب ہے۔[1] (بہارشریعت)

(۲)......سورۂ توبہ کی ابتداء میں أَعُوْذُ بِاللہ پڑھنے کا نیا طریقہ جو آج کل کے حافظوں نے نکالا ہے بے اصل ہے۔ اور یہ جو مشہور ہے کہ سورۂ توبہ کے کسی حصہ سے تلاوت کی ابتداء کرتے وقت بِسْمِ اللہ نہ پڑھے یہ محض غلط ہے۔[2] (بہارشریعت، جلد سوم، ص ۳۰۹)

(۳)......بعض جگہ ''لَقَدْ جَاءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِنْ أَنْفُسِکُمْ'' سے خارج نماز تلاوت کی ابتداء کرتے ہیں مگر اس کے شروع میں بِسْمِ اللہ نہیں پڑھتے۔ حالانکہ اس آیت کے شروع میں بھی اَعُوْذُ ـــــ اور بِسْمِ اللہ پڑھنا مستحب ہے اسی طرح قُل میں پنج آیت پڑھتے وقت ''وَإِلٰهُکُمْ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ'' یا ''إِنَّ رَحْمَةَ اللہِ قَرِیْبٌ'' یا ''مَاکَانَ مُحَمَّدٌ'' سے تلاوت کی ابتداء کرتے ہیں تو تعوذ و تسمیہ نہیں پڑھتے ایسا ہرگز نہ چاہیے۔

(٤)......مجمع میں سب لوگ بلند آواز سے قرآن پڑھیں یہ حرام ہے اکثر تیجوں میں سب بلند آواز سے پڑھتے ہیں۔ یہ حرام ہے اگر چند شخص پڑھنے والے ہوں تو حکم ہے کہ آہستہ پڑھیں۔[3] (بہارشریعت جلد سوم ص ۳۱۰)

اور درمختار مع ردالمحتار جلد اول ص: ۳۸۳ میں ہے: ''یَجِبُ الاستِمَاعُ لِلْقِرَاءَةِ مُطْلَقًا لِأَنَّ الْعِبْرَةَ لِعُمُومِ اللَّفْظِ''۔[4]

(۵)...... پورے قرآن مجید کا حفظ کرنا فرض کفایہ ہے اور سورۂ فاتحہ اور ایک دوسری چھوٹی سورت یا اس کی مثل مثلاً تین چھوٹی آیتیں یا ایک بڑی آیت کا حفظ کرنا واجب عین ہے۔[5] (بہارشریعت، جلد سوم، ص ۳۰۵)

اور درمختار میں ہے: ''حِفْظُ جَمِیعِ الْقُرْآنِ فَرْضُ کِفَایَةٍ وَحِفْظُ فَاتِحَةِ الْکِتَابِ وَسُورَةٍ وَاجِبٌ عَلَی کُلِّ مُسْلِمٍ'' ملخصاً۔[6]

---

[1] ......''بہارشریعت''، ج۱، ص۵۵۰.

[2] ......''بہارشریعت''، ج۱، ص۵۵۱.

[3] ......''بہارشریعت''، ج۱، ص۵۵۲.

[4] ......''الدر المختار ورد المحتار''، کتاب الصلاة، فروع فی القراءة خارج الصلاة، ج۲، ص۳۲۸.

[5] ......''بہارشریعت''، ج۱، ص۵۴۵۔۵۴۶، ''الدر المختار''، کتاب الصلاة، فصل فی القراءة، ج۲، ص۳۱۵ .

[6] ......''الدر المختار''، کتاب الصلاة، مطلب فی الفرق بین فرض العین وفرض الکفایة، ج۲، ص۳۱۵.

(٦)......ث س ش ص، ت ط، ذ ز ض ظ، ا ء ع ،ح ہ، ق ک، د ض، ج ز، ان حرفوں میں صحیح امتیاز رکھیں ورنہ معنی فاسد ہونے کی صورت میں نماز نہ ہوگی۔(١) (بہار شریعت)

(٧)......جولوگ ح، ط، ع، ص وغیرہ کے صحیح تلفظ پر قدرت نہ رکھتے ہوں انہیں لازم ہے کہ تصحیح حروف کے لیے حتی الامکان کوشش جاری رکھیں ورنہ نماز نہ ہوگی۔

جیسا کہ فتاویٰ رضویہ، جلد سوم، ص: ۹۵، اور شامی جلد اول ص: ۴۰۹ میں ہے: **”مَنْ لَا یَقْدِرُ عَلَی التَّلَفُّظِ بِحَرْفٍ مِنَ الْحُرُوفِ کَالرَّهْمَنِ الرَّهِیمِ وَالشَّیْتَانِ الرَّجِیمِ، نَأْبُدُ وَإِیَّاکَ نَسْتَئِینُ، السِّرَاتَ، أَنُأَمْتَ، فَکُلُّ ذٰلِکَ حُکْمُهُ مَا مَرَّ مِنْ بَذْلِ الْجُهْدِ دَائِمًا وَإِلَّا فَلَا تَصِحُّ الصَّلَاةُ بِهِ“ ملخصاً۔**(٢)

(٨)......دیہاتوں میں مکتب کے اکثر مدرسین کو دیکھا گیا ہے کہ وہ پورے قرآن میں ذ ز ظ کو ج، ق کو ک، ش کو س اور غ کو گ پڑھاتے ہیں یہ سخت گناہ ہے۔ اور بعض تو بلا وضو قرآن مجید کو ہاتھ لگاتے ہیں جو سخت ناجائز وحرام ہے۔ **کَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی:** ﴿لَا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ﴾ (پارہ ٢٧، سورہ واقعہ)۔

(٩)......آج کل اکثر حافظ اس طرح قرآن مجید پڑھتے ہیں کہ **یَعْلَمُوْنَ تَعْلَمُوْنَ** کے سوا کسی لفظ کا پتہ نہیں چلتا۔ نہ تصحیح حروف ہوتی ہے۔ بلکہ جلدی میں لفظ کے لفظ کھا جاتے ہیں۔ اور اس پر فخر ہوتا ہے کہ فلاں اس قدر جلد پڑھتا ہے حالانکہ اس طرح قرآن مجید پڑھنا سخت حرام ہے۔(٣) (بہار شریعت، جلد سوم، ص ٣٠٦)

(١٠)......اوقات مکروہ یعنی طلوع وغروب کے وقت اور دوپہر میں تلاوت قرآن مجید بلا کراہت جائز ہے لیکن نہ کرے تو بہتر ہے۔ بہار شریعت جلد سوم ص: ٢٣٠ میں ہے: ”ان اوقات میں تلاوتِ قرآن مجید بہتر نہیں۔ بہتر یہی ہے کہ ذکر و درود شریف میں مشغول رہے۔“(٤)

اور بحر الرائق جلد اول ص: ۲۵۱ میں ”البغیہ“ کا یہ قول: **”الصَّلَاةُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ**

---

① ...... ”بہارشریعت“، ج١، ص۵۵۷.

② ......”رد المحتار“، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ج٢، ص٣٩٦، ”الفتاوى الرضوية“، ج٦، ص٢٥٥.

③ ...... ”بہارشریعت“، ج١، ص۵۴۷.

④ ...... ”بہارشریعت“، ج١، ص۴۵۵، ”الدر المختار“، كتاب الصلاة، ج٢، ص٤٤.

فِی الْأَوْقَاتِ الَّتِی تُکْرَہُ فِیهَا الصَّلَاةُ وَالدُّعَاءُ وَالتَّسْبِیحُ أَفْضَلُ مِنْ قِرَاءَ ةِ الْقُرْآنِ'' نقل کر کے لکھتے ہیں: ''وَلَعَلَّهُ لِأَنَّ الْقِرَاءَ ةَ رُکْنُ الصَّلَاةِ وَهِیَ مَکْرُوهَةٌ فَالْأَوْلَی تَرْکُ مَا کَانَ رُکْنًا لَهَا''۔(۱)

اور ردالمحتار جلد اول ص: ۲۶۲ میں صاحب بحر کے قول ''فَالْأَوْلَی'' کے تحت ہے: ''فَالْأَوْلَی أَيْ فَالْأَفْضَلُ لِیُوَافِقَ کَلَامَ الْبُغْیَةِ فَإِنَّ مفادَہُ أَنَّهُ لَا کَرَاهَةَ أَصْلًا لِأَنَّ تَرْکَ الْفَاضِلِ لَا کَرَاهَةَ فِیهِ''۔(۲)

مغز قرآں، جان ایماں، روح دیں
ہست حب رحمۃ للعٰلمین

* * *

عورت کا درزی کو ناپ دینا کیسا...؟

سوال: اسلامی بہن کا اپنے کپڑے کی سلائی کے لیے نامحرم درزی کو اپنے بدن کے ذریعے ناپ دینا کیسا ہے؟

جواب: حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ درزی بھی سخت گنہگار اور عذاب نار کا حقدار ہے۔ کیوں کہ بغیر نگاہیں جمائے اور بدن پر ہاتھ لگائے بغیر ناپ نہیں لیا جا سکتا۔ ممکن ہو تو اسلامی بہن ہی سے کپڑے سلوائے، یہ نہ ہو سکے تو پھر گھر کی خاتون ناپ لے اور کوئی محرم جا کر درزی کو سلوانے کے لیے دے آئے۔ اسلامی بہن بات بات پر گھر سے باہر نہ دوڑتی پھرے۔ صرف شرعی مصلحت کی صورت میں پردے کی تمام قیودات کے ساتھ باہر نکلے۔ (پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۲۸۳)

باریک دوپٹا پھاڑ دیا

ایک مرتبہ اُمُّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت سراپا غیرت میں ان کے بھائی حضرت سیدنا عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی سیدتنا حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حاضر ہوئیں انہوں نے باریک دوپٹا اوڑھ رکھا تھا، حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس دوپٹے کو پھاڑ دیا اور انہیں موٹا دوپٹا اُڑھا دیا۔

(مؤطأ إمام مالك، ج۲، ص ۴۱۰، حديث ۱۷۳۹)

---

(1)......"البحر الرائق"، كتاب الصلاة، ج۱، ص۴۳۷.

(2)......"رد المحتار"، كتاب الصلاة، مطلب يشترط العلم بدخول الوقت، ج۲، ص۴۴.

کتاب الحج

① ’’عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَقَامَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ أَفِي كُلِّ عَامٍ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ قَالَ لَوْ قُلْتُهَا نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَوْ وَجَبَتْ لَمْ تَعْمَلُوْا بِهَا وَلَمْ تَسْتَطِيْعُوْا وَالْحَجُّ مَرَّةٌ فَمَنْ زَادَ فَتَطَوُّعٌ‘‘۔ (١)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ اے لوگو! خدا نے تم پر حج فرض کیا ہے۔ اقرع بن حابس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہر سال حج فرض ہے؟ فرمایا اگر میں ہاں کر دوں تو ہر سال حج فرض ہو جائے اور اگر ہر سال فرض ہو جائے تو تم اسے ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ اس لیے حج پوری زندگی میں صرف ایک مرتبہ فرض ہے اور جو شخص اس سے زیادہ کرے وہ نفل ہے۔ (احمد، نسائی، دارمی، مشکوۃ)

معلوم ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احکام شرعیہ پر اختیار کلی رکھتے ہیں کہ اگر چاہتے تو ہر سال حج کرنا فرض فرما دیتے۔

② ’’عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ فَلْيَتَعَجَّلْ‘‘۔ (٢)

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ جو شخص حج کا ارادہ کرے تو پھر جلد اس کو پورا کرے۔ (ابوداود، دارمی)

---

❶ ……"المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند عبد الله بن العباس، الحديث: ٢٦٤٢، ج١، ص٦٢٣، "سنن النسائی"، باب وجوب الحج، الحديث: ٢٦١٧، ص٤٣٢، "سنن الدارمی"، كتاب المناسك، الحديث: ١٧٨٨، ج٢، ص٤٦، "مشكاة المصابيح"، الحديث: ٢٥٢٠، ج١، ص٤٦٩.

❷ ……"سنن أبی داود"، كتاب المناسك، باب التجارة فی الحج، الحديث: ١٧٣٢، ج٢، ص١٩٧، "سنن الدارمی"، كتاب ومن كتاب المناسك، من أراد الحج فليتعجل، الحديث: ١٧٨٤، ج٢، ص٤٥.

③ ''عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ (۱) وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُورَةِ ثَوَابٌ إِلَّا الْجَنَّةُ''۔ (۲)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ حج اور عمرہ کو یکے بعد دیگرے ادا کرو (یعنی قران کا احرام باندھو یا بالفعل دونوں کو متصلاً کرو) اس لیے کہ یہ دونوں افلاس اور گناہوں کو اس طرح دور کر دیتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے چاندی اور سونے کی میل کو دور کر دیتی ہے۔ اور حج مقبول کا بدلہ صرف جنت ہے۔ (ترمذی، نسائی)

④ ''عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا أَوْ غَازِيًا ثُمَّ مَاتَ فِي طَرِيقِهِ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَجْرَ الْغَازِيِّ وَالْحَاجِّ وَالْمُعْتَمِرِ''۔ (۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ جو شخص حج یا عمرہ یا جہاد کے ارادہ سے نکلا اور پھر راستہ ہی میں مر گیا تو اللہ تعالیٰ اس کے حق میں ہمیشہ کے لیے مجاہد، حاجی اور عمرہ کرنے والے کا ثواب لکھ دیتا ہے۔ (بیہقی، مشکوۃ)

⑤ ''عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً''۔ (٤)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا کہ رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے۔

⑥ ''عَنْ أَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ

حضرت ابو رزین عقیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں

---

① ......هو يحتمل الفقر الظاهر بحصول غنى اليد والفقر الباطن بحصول غنى القلب. (مرقاة المفاتيح، ح: ٢٥٢٤ ج٥، ص٣٩٨)

② ......''سنن الترمذی''، كتاب الحج عن رسول الله، باب ما جاء فی ثواب الحج والعمرة، الحديث: ٨١٠، ج٣، ص٢١٨، ''سنن النسائی''، كتاب مناسك الحج، الحديث: ٢٦٢٨، ص٤٣٣.

③ ......''شعب الإيمان'' للبيهقی، كتاب فضل الحج والعمرة، من خرج إلخ، الحديث: ٤١٠٠، ج٣، ص٤٧٤، ''مشكاة المصابيح''، كتاب المناسك، الفصل الثالث، الحديث: ٢٥٣٩، ج١، ص٤٧٢.

④ ...... ''مشكاة المصابيح''، كتاب المناسك، الفصل الأول، الحديث: ٢٥٠٩، ج١، ص٤٦٨.

أَبِی شَیْخٌ کَبِیرٌ لَا یَسْتَطِیعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَلَا الظَّعْنَ قَالَ حُجَّ عَنْ أَبِیکَ وَاعْتَمِرْ''۔(۱) (ترمذی، ابوداود)

حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ! میرا بوڑھا باپ اتنا کمزور ہے کہ حج وعمرہ کی طاقت نہیں رکھتا اور نہ سواری پر سفر کرنے کی اس میں قوت ہے آپ نے فرمایا تو اپنے باپ کی طرف سے حج وعمرہ کرلے۔

⑦ ''عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَتَی رَجُلٌ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُخْتِی نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ وَإِنَّهَا مَاتَتْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ کَانَ عَلَیْهَا دَیْنٌ أَکُنْتَ قَاضِیَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاقْضِ دَیْنَ اللّٰهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِالْقَضَاءِ''۔(۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی خدمت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ میری بہن نے حج کی نذر مانی تھی (اور نذر پوری کرنے سے پہلے) وہ مرگئی۔ آپ نے فرمایا اگر اس پر قرض ہوتا تو کیا اس کو ادا کرتا؟ اس نے عرض کیا ہاں، آپ نے فرمایا تو پھر خدائے تعالیٰ کا قرض بھی ادا کر کہ اس کا ادا کرنا زیادہ ضروری ہے۔ (بخاری، مسلم)

⑧ ''عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرَنَّ امْرَأَةٌ إِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ''۔(۳) (بخاری، مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ عورت بغیر محرم کے ہرگز سفر نہ کرے (چاہے وہ حج ہی کا سفر کیوں نہ ہو)۔

⑨ ''عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَکَ زَادًا وَرَاحِلَةً تُبَلِّغُهُ إِلَی بَیْتِ اللّٰهِ وَلَمْ یَحُجَّ فَلاعَلَیْهِ أَنْ یَمُوتَ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جو شخص زادِ راہ اور بیت اللہ شریف تک پہنچا دینے والی سواری کے مصارف کا

---

❶......''سنن الترمذی''، کتاب الحج عن رسول الله، باب ما جاء فی الحج عن الشیخ الکبیر والمیت، الحدیث: ۹۳۱، ج۲، ص۲۷۲، ''سنن أبی داود''، کتاب المناسك، باب الرجل یحج عن غیره، الحدیث: ۱۸۱۰، ج۲، ص۲۳۲.

❷......''صحیح البخاری''، کتاب الإیمان والنذور، باب من مات وعلیه نذر، الحدیث: ۶۶۹۹، ج۴، ص۳۰۲.

❸......''صحیح البخاری''، کتاب الجهاد والسیر، الحدیث: ۳۰۰۶، ج۲، ص۳۱۱.

يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا وَذٰلِكَ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُولُ: ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا﴾ (پاره ٤، رکوع ١)۔(١)

(ترمذی)

مالک ہو اور پھر اس نے حج نہیں کیا تو اس کے یہودی یا نصرانی ہو کر مرنے میں کوئی فرق نہیں اور یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا﴾

یعنی خدائے تعالیٰ کے لیے بیت اللہ کا حج کرنا لوگوں پر فرض ہے جب کہ حج کے تمام ضروری مصارف کا مالک ہو۔

انتباہ :

(١)......دکھاوے کے لیے حج کرنا اور مال حرام سے حج کو جانا حرام ہے۔(٢)
(درمختار، ردالمحتار، بہار شریعت، ج٦ ص٧١٩)

(٢)......حج کرنے کے لیے بھی تصویر اور فوٹو کھنچانا جائز نہیں خواہ حج فرض ہو یا نفل۔ اس لیے کہ گناہ سے بچنا کسی نیکی کے اکتساب سے اہم واعظم ہے۔

جیسا کہ فتاویٰ رضویہ جلد سوم ص: ٧٢٩ پر اشباہ سے ہے: ''اِعْتِنَاءُ الشَّرْعِ بِالْمَنْهِيَّاتِ أَشَدُّ مِنْ اِعْتِنَائِهِ بِالْمَأْمُورَاتِ''۔(٣)

(٣)......عورت کو مکہ شریف تک جانے میں تین روز یا زیادہ کا راستہ ہو تو اس کے ہمراہ شوہر یا محرم ہونا ضروری ہے خواہ وہ جوان عورت ہو یا بوڑھی۔ محرم سے مراد وہ مرد ہے کہ جس سے ہمیشہ کے لیے اس عورت کا نکاح حرام ہے۔ خواہ نسبت کی وجہ سے نکاح حرام ہو جیسے باپ، بیٹا، اور بھائی وغیرہ یا دودھ کے رشتہ سے نکاح کی حرمت ہو جیسے رضاعی بھائی باپ بیٹا وغیرہ یا سسرالی رشتہ سے حرمت آئی ہو جیسے خسر، شوہر کا بیٹا وغیرہ۔(٤) (بہار شریعت)

(٤)......شوہر یا محرم جس کے ساتھ عورت سفر کر سکتی ہے اس کا عاقل بالغ غیر فاسق ہونا شرط ہے۔ مجنون یا نابالغ یا فاسق کے ساتھ نہیں جا سکتی۔(٥) (عالمگیری، درمختار، بہار شریعت)

---

❶......"سنن الترمذی"، کتاب الحج إلخ، باب ما جاء فی التغلیظ فی إلخ، الحدیث: ٨١٢، ج٢ ص٢١٩.

❷......''بہارِ شریعت''، ج١، ص١٠٣٦، "الدر المختار ورد المحتار"، مطلب فیمن حج بمال إلخ، ج٣، ص٥١٩.

❸......"الفتاوی الرضویة"، ج٨، ص٤٠٦.

❹......''بہارِ شریعت''، ج١، ص١٠٤٤.

❺......''بہارِ شریعت''، ج١، ص١٠٤٤، "الدر المختار"، کتاب الحج، ج٣، ص ٥٣١-٥٣٢.

(۵)......عورت کو بغیر محرم یا شوہر کے حج کے لیے جانا حرام ہے اگر حج کرے گی تو ہو جائے گا مگر ہر قدم پر گناہ لکھا جائے گا۔(۱) (فتاوی رضویہ، جلد چہارم، ص ۶۹۱)

بعض عورتیں بغیر محرم اپنے پیر یا کسی بوڑھے آدمی کے ساتھ حج کو جاتی ہیں یہ بھی ناجائز و حرام ہے۔

(۶)......عورت کے ساتھ شوہر اور محرم نہ ہو تو اس پر واجب نہیں کہ حج کے جانے کے لیے نکاح کرے۔(۲) (بہار شریعت)

(۷)......اگر حج کے مصارف کا مالک ہو اور احباب کے لیے تحفہ و تحائف لانے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تب بھی حج کو جانا فرض ہے۔ اس کی وجہ سے حج نہ کرنا حرام ہے۔(۳) (بہار شریعت)

(۸)......سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضۂ انور کی حاضری اور بیت اللہ شریف نیز دیگر مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کے بعد حاجیوں کو چاہیے تو یہ تھا کہ اپنے عزیز و اقارب میں مذہبی رنگ پیدا کرتے مگر افسوس کہ ایسا کرنے کے بجائے وہاں سے ریڈیو لا کر اپنے عزیز و اقارب کو دیتے ہیں جس سے وہ اکثر اوقات گانا بجانا سن کر گناہ کماتے رہتے ہیں۔ اور ساتھ ہی ریڈیو لانے والے حاجی کا نامۂ اعمال بھی سیاہ ہوتا رہتا ہے۔ **اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ تَعَالٰی قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی:** ﴿ **تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی ۪ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ** ﴾ (پارہ ٦، رکوع ٥)

(۸)......جس نے پاک مال، پاک کمائی، پاک نیت سے حج کیا اور اس میں لڑائی جھگڑا نیز ہر قسم کے گناہ و نافرمانی سے بچا پھر حج کے بعد فوراً مر گیا اتنی مہلت نہ ملی کہ جو حقوق اللہ یا حقوق العباد اس کے ذمے تھے انہیں ادا کرتا یا ادا کرنے کی فکر کرتا۔ تو حج قبول ہونے کی صورت میں امید قوی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے تمام حقوق کو معاف فرما دے اور حقوق العباد کو اپنے ذمۂ کرم پر لے کر حق والوں کو قیامت کے دن راضی کرے اور خصومت سے نجات بخشے۔(۴) (اعجب الامداد للامام احمد رضا)

---

① ......"الفتاوی الرضویة"، ج ١٠، ص ٧٠٦۔ ٧٠٧.

② ......"بہارِ شریعت"، ج ۱، ص ۱۰۴۵، "الجوهرة النيرة"، كتاب الحج، ص ١٩٣.

③ ......"بہارِ شریعت"، ج ۱، ص ۱۰۴۰، "رد المحتار"، كتاب الحج، مطلب فيمن حج بمال إلخ، ج ٣، ص ٥٢٨.

④ ......"أعجب الإمداد فی مكفرات حقوق العباد"، ص ٢٧.

اور اگر حج کے بعد زندہ رہا اور حتی الامکان حقوق کا تدارک کرلیا یعنی سالہائے گزشتہ کی مابقی زکوۃ ادا کر دی چھوٹی ہوئی نماز اور روزہ کی قضا کی، جس کا حق مار لیا تھا اس کو یا مرنے کے بعد اس کے وارثین کو دے دیا، جسے تکلیف پہنچائی تھی معاف کرالیا جو صاحب حق نہ رہا اس کی طرف سے صدقہ کر دیا۔ اگر حقوق اللہ اور حقوق العباد میں سے ادا کرتے کرتے کچھ رہ گیا تو موت کے وقت اپنے مال میں سے ان کی ادائیگی کی وصیت کر گیا۔ خلاصہ یہ کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد میں سے چھٹکارے کی ہر ممکن کوشش کی تو اس کے لیے بخشش کی اور زیادہ امید ہے۔(۱) (اعجب الامداد)

ہاں اگر حج کے بعد قدرت ہونے کے باوجود ان امور سے غفلت برتی انہیں ادا نہ کیا تو یہ سب گناہ از سرِ نو اس کے ذمہ ہوں گے اس لیے کہ حقوق اللہ وحقوق العباد تو باقی ہی تھے ان کی ادائیگی میں تاخیر کرنا پھر تازہ گناہ ہوا جس کے ازالہ کے لیے وہ حج کافی نہ ہوگا۔ اس لیے کہ حج گزرے گناہوں یعنی وقت پر نماز وروزہ وغیرہ ادا نہ کرنے کی تقصیر کو دھوتا ہے۔ حج سے قضا شدہ نماز اور روزہ ہرگز نہیں معاف(۲) ہوتے اور نہ آئندہ کے لیے پروانۂ آزادی ملتا ہے بلکہ مقبول(۳) حج کی نشانی ہی یہ ہے کہ حاجی پہلے سے اچھا ہو کر واپس ہو۔(۴) (اعجب الامداد)

آج کل بہت سے حضرات برسہا برس حقوق اللہ یعنی نماز وروزہ اور زکاۃ وغیرہ نہیں ادا کرتے نیز حقوق العباد کی

---

① ......”أعجب الإمداد فی مكفرات حقوق العباد“، ص٢٨.

② ......ردالمحتار جلد دوم ص:۲۶۱ میں اس مسئلہ پر بحث کے بعد فرمایا کہ:” وَالْحَاصِلُ أَنَّ تَأْخِيرَ الدَّيْنِ وَغَيْرِهِ وَتَأْخِيرَ نَحْوِ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مِنْ حُقُوقِهِ تَعَالَى فَيَسْقُطُ إِثْمُ التَّأْخِيرِ فَقَطْ عَمَّا مَضَى دُونَ الْأَصْلِ وَدُونَ التَّأْخِيرِ الْمُسْتَقْبَلِ قَالَ فِي الْبَحْرِ فَلَيْسَ مَعْنَى التَّكْفِيرِ كَمَا يَتَوَهَّمُهُ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ أَنَّ الدَّيْنَ يَسْقُطُ عَنْهُ وَكَذَا قَضَاءُ الصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ وَ الزَّكَاةِ إِذْ لَمْ يَقُلْ أَحَدٌ بِذَلِكَ“ پھر ص:۲۶۲ پر فرمایا ”وَالْحَاصِلُ كَمَا فِي الْبَحْرِ أَنَّ الْمَسْأَلَةَ ظَنِّيَّةٌ فَلا يُقْطَعُ بِتَكْفِيرِ الْحَجِّ لِلْكَبَائِرِ مِنْ حُقُوقِهِ تَعَالَى فَضْلًا عَنْ حُقُوقِ الْعِبَادِ “۔

(”رد المحتار“، كتاب الحج، مطلب فی تكفير الحج الكبائر، ج٤، ص٥٨_٥٩)

③ ......اشعۃ اللمعات جلد دوم ص:۳۰۲ میں ہے:” گفته اند نشان حج مبرور آن ست که بهتر از انکه رفته است برگردد بیاید راغب در آخرت وزاہد در دینا وبمعاصی عود نه کند“ ۱۲منہ

(”اشعة اللمعات“، كتاب المناسك ،الفصل الأول، ج٢، ص٣٢٠)

④ ......”أعجب الإمداد فی مكفرات حقوق العباد“، ص٢٩.

کچھ پروانہیں کرتے، کسی کا قتل کرتے ہیں، کسی کی زمین غصب کر لیتے ہیں۔ کسی کا مال چراتے ہیں کسی کا روپیہ لے لیتے ہیں اور کسی کو ستاتے ہیں۔ پھر حج کر آتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارا سب گناہ معاف ہو گیا نہ اب چھوٹی ہوئی قضا نمازیں پڑھنی ہیں نہ بندوں کے حقوق معاف کرانا ہے یہ ان کی سخت غلط فہمی ہے۔

مولیٰ تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کما حقہ ادا کریں۔

”آمِیْن بِجَاهِ حَبِیْبِهٖ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ تَعَالٰی وَسَلَامُهٗ عَلَیْهِ وَعَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ“

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے، کعبہ کا کعبہ دیکھو

❁……❁……❁……❁

بی بی فاطمہ کے کفن کا بھی پردہ...!

سوال: کہتے ہیں، بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ان کے کفن پر کسی غیر مرد کی نظر پڑنا بھی پسند نہیں تھا!

جواب: بے شک! سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے وصال ظاہری کے بعد خاتون جنت، شہزادی کونین، حضرت سیدتنا فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر غم مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا اس قدر غلبہ ہوا کہ آپ کے لبوں کی مسکراہٹ ہی ختم ہو گئی! اپنے وصال سے قبل صرف ایک ہی بار مسکراتی دیکھی گئیں۔ اس کا واقعہ کچھ یوں ہے: حضرت سیدتنا خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ تشویش تھی کہ عمر بھر تو غیر مردوں کی نظروں سے خود کو بچائے رکھا ہے اب کہیں بعد وفات میری کفن پوش لاش ہی پر لوگوں کی نظر نہ پڑ جائے! ایک موقع پر حضرت سیدتنا اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا: میں نے حبشہ میں دیکھا ہے کہ جنازے پر درخت کی شاخیں باندھ کر ایک ڈولی کی سی صورت بنا کر اس پر پردہ ڈال دیتے ہیں۔ پھر انہوں نے کھجور کی شاخیں منگوا کر انہیں جوڑ کر اس پر کپڑا تان کر سیدہ خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دکھایا۔ آپ بہت خوش ہوئیں اور لبوں پر مسکراہٹ آ گئی۔ بس یہی ایک مسکراہٹ تھی جو سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے وصال ظاہری کے بعد دیکھی گئی۔

(پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۲۰۰، جذب القلوب مترجم، ص ۲۳۱)

مدینہ طیبہ کی حاضری

① ''عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ زَارَ قَبْرِی وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِی ''۔ (1) (دار قطنی، بیہقی)

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ جو شخص میری قبر کی زیارت کرے اس کے لیے میری شفاعت واجب ہے۔

② ''عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَاءَ نِی زَائِرًا لَا تَعْمَلُهُ حَاجَةٌ إِلا زِيَارَتِی كَانَ حَقًّا عَلَیَّ أَنْ أَكُونَ لَهُ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. ''۔ (2)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ جو میری زیارت کے لیے آیا، سوائے میری زیارت کے اور کسی حاجت کے لیے نہ آیا تو مجھ پر حق ہے کہ قیامت کے دن اس کا شفیع بنوں۔ (دار قطنی، طبرانی)

'' اَللّٰهُمَّ (3) ارْزُقْنَا شَفَاعَةَ حَبِيْبِکَ الْمُصْطَفٰی وَنَبِيِّکَ الْمُجْتَبٰی عَلَيْهِ التَّحِيَّةُ وَالثَّنَا ''

③ ''عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِی بَعْدَ وَفَاتِی كَانَ كَمَنْ زَارَنِی فِی حَيَاتِی''۔ (4)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ جس نے حج کیا اور میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی تو ایسا ہے جیسے میری حیات (دنیوی) میں زیارت سے مشرف ہوا۔ (دار قطنی، طبرانی)

---

[1] ......''سنن الدار قطنی''، کتاب الحج، باب المواقیت، الحدیث: ۲٦٦۹، ج۲، ص ۳۵۱، ''شعب الإیمان'' للبیهقی، کتاب فضل الحج والعمرة، الحدیث: ٤١٥٩، ج۳، ص ٤۹۰.

[2] ......''المعجم الأوسط'' للطبرانی، من اسمه عبدان، الحدیث: ٤٥٤٦، ج۳، ص ۲٦٦.

[3] ......اے اللہ! اپنے حبیب مصطفیٰ و نبی مجتبیٰ علیه التحیة والثناء کی شفاعت ہمیں عطا فرما۔ ۱۲ منہ

[4] ......''سنن الدار قطنی''، کتاب الحج، باب المواقیت، الحدیث: ۲٦٦۷، ج۲، ص ۳۵۱،=

انتباہ:

(۱)......زیارتِ اقدس قریب بواجب ہے۔[1] (فتاوی رضویہ، بہارشریعت)

(۲)......حج کے لیے جانا اور سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضۂ انور کی زیارت نہ کرنا بدبختی کی علامت ہے۔

۞......۞......۞......۞

ہر حال میں پردہ

حضرت سیدتنا اُمّ خلاد رضی اللہ تعالی عنہا کا بیٹا جنگ میں شہید ہوگیا۔ آپ رضی اللہ تعالی عنہا ان کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے نقاب ڈالے باپردہ بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم میں حاضر ہوئیں، اس پر کسی نے حیرت سے کہا: اس وقت بھی آپ نے نقاب ڈال رکھا ہے! کہنے لگیں: **میں نے بیٹا ضرور کھویا ہے، حیا نہیں کھوئی۔**

(سنن أبی داود، ج۳، ص ۹ حدیث ۲۴۸۸)

نظر کی حفاظت کی فضیلت

تاجدار مدینہ، قرار قلب وسینہ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کا فرمان فرحت نشان ہے: جو مسلمان کسی عورت کی خوبیوں کی طرف پہلی بار نظر کرے (یعنی بلا قصد) پھر اپنی آنکھ نیچی کرلے اللہ عزوجل اُسے ایسی عبادت عطا فرمائے گا، جس کی وہ لذت پائے گا۔

(مسند إمام أحمد بن حنبل، ج۸ ص ۲۹۹ حدیث ۲۲۳۴۱)

="المعجم الأوسط" للطبرانی، من اسمه جعفر، الحدیث: ۳۳۷۶، ج۲، ص۳۰۶.

[1]......"بہارِشریعت"، ج۱، ص۱۲۲۱، "الفتاوی الرضویة"، ج۱۰، ص ۷۶۳.

انبیائے کِرام زندہ ہیں

① ”عَنْ أَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَی الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِیَاءِ فَنَبِیُّ اللّٰهِ حَیٌّ یُرْزَقُ“۔[1]

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے زمین پر انبیائے کرام علیہم السلام کے جسموں کو کھانا حرام فرمادیا ہے لہذا اللہ کے نبی زندہ ہیں۔ رزق دیئے جاتے ہیں۔ (رواہ ابن ماجہ، مشکوۃ ص ۱۲۱)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ:

”پیغمبر خدا زنده است به حقیقت حیات دنیاوی“۔[2]

یعنی خدائے تعالیٰ کے نبی دنیوی زندگی کی حقیقت کے ساتھ زندہ ہیں۔ (اشعۃ اللمعات، جلد اول ص ٦٧٥)

اور حضرت مُلا علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ:

”لَا فَرْقَ لَهُمْ فِی الْحَالَیْنِ وَلِذَا قِیْلَ أَوْلِیَاءُ اللهِ لَا یَمُوْتُوْنَ وَلٰكِنْ یَنْتَقِلُوْنَ مِنْ دَارٍ إِلَی دَارٍ“۔[3]

یعنی انبیائے کرام کی دنیوی اور بعد وصال کی زندگی میں کوئی فرق نہیں۔ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ اولیائے کرام مرتے نہیں بلکہ ایک دار سے دوسرے دار کی طرف منتقل ہو جاتے ہیں۔ (مرقاۃ جلد دوم مطبوعہ بمبئی ص ۲۱۲)

② ”عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَی

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ

---

[1] ......”سنن ابن ماجه“، كتاب ماجاء فی الجنائز، باب ذكر وفاته إلخ، الحديث: ١٦٣٧، ج٢، ص ٢٩١، ”مشكاة المصابيح“، كتاب الصلاة، باب الجمعة، الفصل الثالث، الحديث: ١٣٦٦، ج١، ص ٢٦٥.

[2] ......”اشعة اللمعات“، كتاب الصلاة، باب الجمعة، الفصل الثالث، ج١، ص ٦١٥.

[3] ......”مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح“، كتاب الصلاة، الحديث: ١٣٦٦، ج٣، ص ٤٥٩.

الْأَرْضِ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ"۔(۱)

نے انبیائے کرام علیہم السلام کے جسموں کو زمین پر (کھانا) حرام فرمادیا ہے۔

(رواہ ابوداود، والنسائی، والدارمی، والبیہقی، وابن ماجہ کلہم عن اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، مشکوۃ ص ۱۲۰)

حضرت مُلّا علی قاری رضی عنہ ربّہ الباری اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ:

"إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ فِي قُبُورِهِمْ أَحْيَاءٌ"۔(۲)

یعنی انبیائے کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ (مرقاۃ، جلد دوم ص ۲۰۹)

اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اسی حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں کہ:

"حیات انبیاء متفق علیه است هیچ کس را درو ے خلافے نیست حیات جسمانی دنیاوی حقیقی نه حیات معنوی روحانی چنانکه شهدا راست"۔(۳)

یعنی انبیائے کرام علیہم السلام زندہ ہیں اور ان کی زندگی سب مانتے آئے ہیں۔ کسی کو اس میں اختلاف نہیں ہے۔ ان کی زندگی جسمانی حقیقی دنیاوی ہے۔ شہیدوں کی طرح صرف معنوی اور روحانی نہیں ہے۔ (اشعۃ اللمعات، جلد اول ص ۵۷۴)

انتباہ:

(۱)......انبیائے کرام علیہم السلام بعد وفات دنیوی زندگی کی حقیقت کے ساتھ زندہ رہتے ہیں اسی لیے شبِ معراج جب سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت المقدس پہنچے تو انبیائے کرام علیہم السلام کو وہاں نماز پڑھائی۔ اگر انبیائے

---

①......"سنن أبی داود"، کتاب الصلاة، باب فضل يوم الجمعة إلخ، الحديث: ١٠٤٧، ج١، ص٣٩١، "سنن النسائی"، کتاب الجمعة، باب إكثار الصلاة على النبی، الحديث: ١٣٧١، ص٢٣٧، "سنن الدارمی"، کتاب الصلاة، باب فی فضل يوم الجمعة، الحديث: ١٥٧٢، ج١، ص٤٤٥، "شعب الإيمان" للبيهقی، كتاب فضل الصلاة إلخ، الحديث: ٣٠٢٩، ج٣، ص١٠٩، "سنن ابن ماجه"، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، الحديث: ١٦٣٦، ج٢، ص٢٩٠، كلهم عن أوس بن أوس رضی الله تعالى عنه، "مشكاة المصابيح"، كتاب الصلاة، الحديث: ١٣٦١، ج١، ص٢٦٥.

②......"مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح"، كتاب الصلاة، الحديث: ١٣٦١، ج٣، ص ٤٥٢-٤٥٤.

③......"اشعة اللمعات"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، الفصل الثانی، ج١، ص٦١٣.

کرام علیہم السلام بعد وفات زندہ نہ ہوتے تو بیت المقدس میں نماز پڑھنے کے لیے کیسے آتے۔

(۲)......انبیائے کرام علیہم السلام کی زندگی جسمانی حقیقی دنیوی ہے۔ شہیدوں کی طرح صرف معنوی اور رُوحانی نہیں ہے اسی لیے انبیائے کرام علیہم السلام کا ترکہ نہیں تقسیم کیا جاتا اور نہ ان کی بیویاں دوسرے سے نکاح کر سکتی ہیں۔ اور شہیدوں کا ترکہ تقسیم ہوتا ہے اور ان کی بیویاں عدت گزارنے کے بعد دوسرے سے نکاح کر سکتی ہیں۔

(۳)......انبیائے کرام علیہم السلام کی زندگی برزخی نہیں بلکہ دنیوی ہے بس فرق صرف یہ ہے کہ ہم جیسے لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل ہیں۔

جیسا کہ حضرت شیخ حسن بن عمار شرنبلالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی مشہور کتاب ''**نورالایضاح**'' کی شرح ''**مراقی الفلاح**'' میں فرماتے ہیں:

''وَمِمَّا هُوَ مُقَرَّرٌ عِنْدَ الْمُحَقِّقِيْنَ أَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ يُرْزَقُ مُمَتَّعٌ بِجَمِيْعِ الْمَلاذِّ وَالْعِبَادَاتِ غَيْرَ أَنَّهُ حجب عَنْ أَبْصَارِ الْقَاصِرِيْنَ عَنْ شَرِيْفِ الْمقَامَاتِ''۔ ①

یعنی یہ بات اربابِ تحقیق علماء کے نزدیک ثابت ہے کہ سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (حقیقی دنیوی زندگی کے ساتھ) زندہ ہیں۔ ان پر روزی پیش کی جاتی ہے تمام لذت والی چیزوں کا مزا اور عبادتوں کا سرور پاتے ہیں۔ لیکن جو لوگ کہ بلند درجوں تک پہنچنے سے قاصر ہیں ان کی نگاہوں سے اوجھل ہیں۔ (مع طحطاوی مصری ص ۴۴۷)

اور نسیم الریاض شرح شفا قاضی عیاض جلد اول، ص: ۱۹۶ میں ہے:

''اَلْاَنْبِيَاءُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ أَحْيَاءٌ فِي قُبُوْرِهِمْ حَيَاةً حَقِيْقَةً''۔ ②

یعنی انبیائے کرام علیہم السلام حقیقی زندگی کے ساتھ اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔

اور مرقاۃ شرح مشکوۃ جلد اول ص: ۲۸۴ میں ہے:

''إِنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ يُرْزَقُ

یعنی بے شک حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باحیات ہیں

---

① ......"مراقی الفلاح شرح نور الإیضاح"، کتاب الحج، باب زیارة النبی صلی الله علیه وسلم، ص ٤٣٠.

② ......"نسیم الریاض شرح شفا القاضی عیاض"، ج ١، ص ١٧٤.

وَيُسْتَمَدُّ مِنْهُ الْمَدَدُ الْمُطْلَقُ"۔(1)

انہیں روزی پیش کی جاتی ہے اور ان سے ہر قسم کی مدد طلب کی جاتی ہے۔

اور حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے مکتوب **سلوک أقرب السبل بالتوجه إلى سيد الرسل مع أخبار الأخيار** مطبوعہ رحیمیہ دیوبند ص ۱۶۱ میں فرمایا کہ:

"باچندیں اختلاف و کثرت مذاہب کہ در علمائے امت ست یک کس رادریں مسئلہ خلافے نیست کہ آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بحقیقتِ حیات بے شائبہ مجاز و توہم تاویل دائم و باقی ست وبراعمال اُمت حاضرو ناظر و مرطالبان حقیقت راو متوجہان آں حضرت رامضیض و مربی"۔

یعنی علمائے امت میں اتنے اختلافات و کثرت مذاہب کے باوجود کسی شخص کو اس مسئلہ میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حیاتِ (دنیوی) کی حقیقت کے ساتھ قائم اور باقی ہیں۔ اس حیات نبوی میں مجاز کی آمیزش اور تاویل کا وہم نہیں ہے اور امت کے اعمال پر حاضر و ناظر ہیں۔ نیز طالبانِ حقیقت کے لیے اور ان لوگوں کے لیے کہ آنحضرت کی جانب توجہ رکھتے ہیں حضور ان کو فیض بخشنے والے اور ان کے مربی ہیں۔

(٤)...... پارہ ۲۳ آخری رکوع کی آیت کریمہ **"إِنَّكَ مَيِّتٌ"** میں جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے موت آنا ذکر فرمایا تو اس سے مراد اس عالم دنیا سے منتقل ہونا ہے اور ان احادیث کریمہ میں حیات سے بعد وصال کی حقیقی زندگی مراد ہے۔

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
میری چشم عالم سے چھپ جانے والے

(اعلیٰ حضرت بریلوی)

⁂ ⁂ ⁂ ⁂

---

1 ......"مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح"، كتاب المناسك، الحديث: ٢٧٥٦، ج٥، ص٦٣٢.

کتابُ البیوع

حلال روزی

① ’’عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَلَبُ کَسْبِ الْحَلالِ فَرِیْضَۃٌ بَعْدَ الْفَرِیْضَۃِ‘‘۔(۱)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ (شریعت کے دیگر) فرائض کے بعد حلال روزی حاصل کرنا فرض ہے۔ (بیہقی، مشکوۃ)

② ’’عَنْ أَبِی بَکْرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ جَسَدٌ غُذِّیَ بِالْحَرَامِ‘‘۔(۲)

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس بدن کو حرام غذا دی گئی وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔ (بیہقی، مشکوۃ)

③ ’’عَنْ أَبِی ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَأْتِی عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یُبَالِی الْمَرْءُ مَا أَخَذَ مِنْہُ أَمِنَ الْحَلالِ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ‘‘۔(۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا جب کہ کوئی اس بات کی پروانہ کرے گا کہ اس نے جو مال حاصل کیا وہ حلال ہے یا حرام۔ (بخاری شریف)

---

❶ ......’’شعب الإیمان‘‘ للبیہقی، الحدیث: ۸۷۴۱، ج۶، ص۴۲۰، ’’مشکاۃ المصابیح‘‘، کتاب البیوع، الحدیث: ۲۷۸۱، ج۱، ص۵۱۷.

❷ ......’’مشکاۃ المصابیح‘‘، کتاب البیوع، باب الکسب وطلب الحلال، الفصل الثالث، الحدیث: ۲۷۸۷، ج۱، ص۵۱۷.

❸ ......’’صحیح البخاری‘‘، کتاب البیوع، باب من لم یبال حیث کسب إلخ، الحدیث: ۲۰۵۹، ج۲، ص۷.

انتباہ :

(۱)......چکی والے گیہوں وغیرہ پیسنے کے بعد فی کلوتیس چالیس گرام آٹا ''جرتی'' کہہ کرنکال لیتے ہیں یہ ناجائز وحرام ہے اس لیے کہ اتنی مقدار میں آٹا نہیں جلتا۔ ثبوت یہ ہے کہ چکی والے کے پاس دس پانچ کلوآٹا روزانہ فاضل بچ جاتا ہے۔

اور اگر چکی والے کچھ پیسا اور اپنے پیسے ہوئے میں سے کچھ آٹا اجرت ٹھہرادیں تو یہ بھی ناجائز اس لیے کہ قفیز طحان ہے۔ بہارِ شریعت جلد چہاردہم ص: ۱۴۱ میں ہے۔ اجارہ پر کام کرایا اور یہ قرار پایا کہ اسی میں سے اتنا تم اجرت لے لینا یہ اجارہ فاسد ہے مثلاً کپڑا بننے کے لیے سوت دیا اور کہہ دیا کہ آدھا کپڑا اجرت میں لے لینا یا غلہ اٹھا کر لاؤ اس میں سے دو سیر مزدوری لے لینا، یا چکی چلانے کے لیے بیل لیے اور جو آٹا پیسا جائے گا اس میں سے اتنا اجرت میں دیا جائے گا (یا کھیت کٹوایا اور اسی میں سے اجرت دینا طے کیا) یہ سب صورتیں ناجائز(۱) ہیں۔ ملخصاً۔(۲)

ہاں پیسہ اور کچھ گیہوں یا باجرہ وغیرہ اجرت مقرر کریں تو جائز ہے۔ بہارِ شریعت میں ہے کہ جائز ہونے کی صورت یہ ہے کہ جو کچھ اجرت میں دینا ہے اس کو پہلے ہی سے علیحدہ کر دے کہ یہ تمہاری اجرت ہے۔ مثلاً سوت کو دو حصہ کر کے ایک حصہ کی نسبت کہا کہ اس کا کپڑا بُن دو اور دوسرا دیا کہ یہ تمہاری مزدوری ہے یا غلّہ اٹھانے والے کو اسی غلہ میں سے نکال کر دے دیا کہ یہ تیری مزدوری ہے اور یہ غلہ فلاں جگہ پہنچا دے (جیسا کہ) بھاڑ والے پہلے ہی اپنی بھنائی نکال کر باقی کو بھونتے ہیں۔(۳)

(۲)......بعض لوگ اس طرح کھیت کٹواتے ہیں کہ ہم فی بیگھہ یا ہر روز چار سیر دھان مزدوری دیں گے مگر

---

❶......درمختار میں ہے: ''**لَوْ دَفَعَ غَزْلًا لِآخَرَ لِيَنْسِجَهُ لَهُ بِنِصْفِهِ أَوْ اسْتَأْجَرَ بَغْلًا لِيَحْمِلَ طَعَامَهُ بِبَعْضِهِ أَوْ ثَوْرًا لِيَطْحَنَ بُرَّهُ بِبَعْضِ دَقِيقِهِ فَسَدَتْ فِي الْكُلِّ لِأَنَّهُ اسْتَأْجَرَهُ بِجُزْءٍ مِنْ عَمَلِهِ وَالْأَصْلُ فِي ذٰلِكَ نَهْيُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَفِيزِ الطَّحَّانِ**''۔(''الدر المختار''، کتاب الاجارة، ج۹، ص۹۷) اور فتاوی عالمگیری جلد چہارم مصری ص: ۴۲۹ میں ہے: ''**لَا تَصِحُّ إِجَارَةُ الرَّحَى لِيَطْحَنَ بُرَّهُ بِبَعْضِ دَقِيقِهِ كَذَا فِي شَرْحِ أَبِي الْمَكَارِمِ**'' ۱۲ منہ۔(''الفتاوی الهندية''، کتاب الاجارة، الباب الرابع عشر، ج٤، ص٤٤٥)

❷......''بہارِ شریعت''، ج۳، ص۱۴۹۔ ❸......''بہارِ شریعت''، ج۳، ص۱۴۹۔

یہ نہیں ٹھہراتے کہ ہم تمہارے کام کیے ہوئے میں سے دیں گے۔ اب خواہ اسی کام کیے ہوئے میں سے دیں کوئی حرج(۱) نہیں۔

(۳)...... کپڑا سلنے کے لیے دیا تو درزی نے اس میں سے کاٹ لیا۔ روئی کاتنے کے لیے دی تو کاتنے والے نے روئی نکال لی، کپڑا بننے کے لیے دیا تو بننے والے نے سوت نکال لیا اور بھرنے کے لیے دیا تو بھرنے والوں نے سوت نکال لیا یہ سب ناجائز و حرام ہے۔

افسوس کہ یہ باتیں علانیہ کھلے طور پر مسلمانوں میں اس طرح رائج ہوگئی ہیں کہ اب لوگوں کو احساس ہی نہیں ہوتا کہ ہم حرام روزی سے اپنا پیٹ بھر کر اپنی عاقبت برباد کر رہے ہیں بلکہ عوام تو عوام بعض خواص بھی اس طرح حرام روزی حاصل کرنے میں بے باک نظر آتے ہیں۔ **اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ تَعَالٰی۔**

کرو مہربانی تم اہل زمین پر
خدا مہربان ہوگا عرش بریں پر

⁂

چار فرامین مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم

(۱) نیکی کی راہ دکھانے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔ (۲) اگر اللہ عزوجل تمہارے ذریعے کسی ایک شخص کو ہدایت عطا فرمائے تو یہ تمہارے لیے اس سے اچھا ہے کہ تمہارے پاس سرخ اونٹ ہوں۔ (۳) بے شک اللہ عزوجل، اس کے فرشتے، آسمان اور زمین کی مخلوق یہاں تک کہ چیونٹیاں اپنے سوراخوں میں اور مچھلیاں (پانی میں) لوگوں کو نیکی سکھانے والے پر ''صلوۃ'' بھیجتے ہیں۔ مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں: اللہ عزوجل کی ''صلوۃ'' سے اس کی خاص رحمت اور مخلوق کی ''صلوۃ'' سے خصوصی دعائے رحمت مراد ہے۔ (۴) بہترین صدقہ یہ ہے کہ مسلمان آدمی علم حاصل کرے پھر اپنے مسلمان بھائی کو سکھائے۔

(سنن ابن ماجه، ج ۱، ص ۱۵۸، حدیث ۲۴۳)

---

❶...... درمختار کتاب الاجارہ میں ہے: "وَالْحِیلَةُ أَنْ یَفْرِزَ الْأَجْرَ أَوَّلًا أَوْ یُسَمِّیَ قَفِیزًا بِلَا تَعْیِینٍ ثُمَّ یُعْطِیَهُ قَفِیزًا مِنْهُ فَیَجُوزُ". ۱۲ منه. ("الدر المختار"، کتاب الاجارة، ج۹، ص۹۷)

اچھا تاجر

① ''عَنْ أَبِی سَعِیدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الْأَمِینُ مَعَ النَّبِیِّینَ وَالصِّدِّیقِینَ وَالشُّهَدَاءِ''۔[1] (ترمذی)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہت سچے اور دیانت دار تاجر (کا حشر) نبیوں، صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔ (علیہم السلام ورضی اللہ تعالیٰ عنہم)

② ''عَنْ عُبَیْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِیهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التُّجَّارُ یُحْشَرُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فُجَّارًا إِلَّا مَنِ اتَّقٰی وَبَرَّ وَصَدَقَ''۔[2]

حضرت عبید بن رفاعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ قیامت کے دن (بددیانت) تاجروں کا حشر نافرمانوں کے ساتھ ہوگا مگر جو تاجر خدائے تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے حرام سے بچے، جھوٹی قسم نہ کھائے اور سچ بولے (تو اس کا حشر فاجروں کے ساتھ نہیں ہوگا)

(ترمذی، ابن ماجہ)

③ ''عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ مَنْ بَاعَ عَیْبًا لَمْ یُبَیِّنْهُ لَمْ یَزَلْ فِی مَقْتِ اللّٰهِ وَلَمْ تَزَلِ الْمَلَائِکَةُ تَلْعَنُهُ''۔[3]

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص عیب دار چیز بیچے اور اس کے عیب کو ظاہر نہ کرے وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے غضب میں رہے گا۔ اور فرشتے اس پر لعنت کرتے رہیں گے۔ (ابن ماجہ)

---

❶...... ''سنن الترمذی''، کتاب البیوع عن رسول اللہ، باب ما جاء فی التجار وتسمیة النبی صلی اللہ علیہ وسلم، الحدیث: ۱۲۱۳، ج۳، ص۵۔

❷...... ''سنن الترمذی''، کتاب البیوع عن رسول اللہ، باب ماجاء فی التجار وتسمیة النبی صلی اللہ علیہ وسلم، الحدیث: ۱۲۱۴، ج۳، ص۵، ''سنن ابن ماجہ''، الحدیث: ۲۱۴۶، ج۳، ص۱۰۔

❸...... ''سنن ابن ماجہ''، کتاب التجارات، باب من باع عیبا فلیبینہ، الحدیث: ۲۲۴۷، ج۳، ص۵۹۔

انتباہ:

(۱)...... مردار کی چربی کو بیچنا یا اس سے کسی قسم کا نفع اٹھانا جائز نہیں۔ نہ اسے چراغ میں جلا سکتے ہیں۔ نہ چمڑا پکانے کے کام میں لا سکتے ہیں۔(۱) **(شامی جلد۴ ص۱۲۰، بہارشریعت، جلد۱۱، ص۷۸ ۵)**

(۲)...... مردار کے چمڑے کو بھی بیچنا باطل ہے۔ جو پکایا ہوا نہ ہو اور دباغت کر لی ہو تو بیچنا جائز ہے اور اس کو کام میں لانا بھی جائز ہے۔(۲) **(درمختار، بہارشریعت)**

دباغت کی تین صورتیں ہیں، کھارے نمک وغیرہ کسی دوا سے پکایا جائے یا فقط دھوپ یا ہوا میں سکھا لیا جائے کہ تمام رطوبت خشک ہو کر بدبو جاتی رہے۔(۳) **(بہارشریعت)**

(۳)...... کافر حربی کے ہاتھ مردار کی چربی اور چمڑا بیچنا جائز ہے۔(۴) **(بہارشریعت بحوالہ ردالمحتار)**

(٤)...... بعض لوگ گائے بکری بٹائی پر دیتے ہیں کہ جتنے بچے پیدا ہوں گے دونوں نصف نصف لیں گے یہ اجارہ فاسد اور ناجائز ہے۔ بچے اسی کے ہیں جس کی گائے اور بکری ہے دوسرے کو صرف اس کے کام کی واجبی اجرت ملے گی۔(۵) **(بہارشریعت، ج۱۴، ص۲۲۱۹)**

اور جیسا کہ شامی جلد سوم ص:۳۶۱ میں ہے: **"إِذَا دَفَعَ الْبَقَرَةَ بِالْعَلَفِ لِيَكُونَ الْحَادِثُ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ فَمَا حَدَثَ فَهُوَ لِصَاحِبِ الْبَقَرَةِ وَلِلْآخَرِ مِثْلُ عَلَفِهِ وَأَجْرُ مِثْلِهِ تَتَارْخَانِيَّةٌ "۔**(٦)

اسی طرح فتاویٰ عالمگیری جلد چہارم مصری ص:۴۳۰ میں بھی ہے۔(۷)

(۵)...... کسی کو مرغی دی کہ جتنے انڈے دے گی دونوں نصف نصف تقسیم کر لیں گے یہ اجارہ بھی فاسد اور

---

❶...... "بہارِشریعت"، ج۲، ص۷۰۸، "رد المحتار"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج۷، ص۲٦۷.

❷...... "بہارِشریعت"، ج۲، ص۷۰۷، "الدر المختار"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج۷، ص۲٦٥.

❸...... "بہارِشریعت"، ج۱، ص۴۰۲، "الدر المختار ورد المحتار"، کتاب الطہارة، ج۱، ص۳۹۳۔۳۹٥.

❹...... "بہارِشریعت"، ج۲، ص۷۷۵، "رد المحتار"، کتاب البیوع، باب الربا، ج۷، ص٤٤۲.

❺...... "بہارِشریعت"، ج۳، ص۱۵۱، "الفتاوی الهندية"، کتاب الشرکة، الباب الخامس فی الشرکة الفاسدة، ج۲، ص۳۳٥.

❻......"رد المحتار"، کتاب الشرکة، مطلب یرجح القیاس، ج٦، ص٤۹۹.

❼......"الفتاوی الهندية"، کتاب الشرکة، الباب الخامس فی الشرکة الفاسدة، ج۲، ص۳۳٥.

نا جائز ہے۔ انڈے اسی کے ہیں جس کی مرغی ہے۔[1]

(فتاوی عالمگیری مصری، جلد۴، ص ۴۳۰، بہارشریعت، جلد۱۴، ص ۱۴۳)

(٦)......کسی چیز کی قیمت زیادہ مانگنا پھراس سے کم مانگنا پھراس سے کم پر دے دینا جائز ہے۔ یہ جھوٹ میں داخل نہیں ہے۔

(٧)......تالابوں، جھیلوں کا مچھلیوں کے شکار کے لیے ٹھیکہ دینا جیسا کہ ہندوستان میں رائج ہے نا جائز ہے۔[2] (بہارشریعت، جلد ۱۱، ص ۸۷)

اور جیسا کہ درمختار باب البیع الفاسد میں ہے۔ **"وَلَمْ تَجُزْ إجَارَةُ بِرْكَةٍ لِيُصَادُ مِنْهَا السَّمَكُ"**۔[3]

❁......❁......❁......❁

محرم کی قسمیں

سوال: محارم میں کون کون سے لوگ شامل ہیں؟

جواب: محارم میں تین قسم کے افراد داخل ہیں: (۱) نسب کی بنا پر جن سے ہمیشہ کے لیے نکاح حرام ہو۔ (۲) رضاعت یعنی دودھ کے رشتے کی بنا پر جن سے نکاح حرام ہو۔ (۳) مصاہرت یعنی سسرالی رشتے کی وجہ سے جن سے نکاح حرام ہو جیسے سسر کے لیے بہو یا ساس کے لیے داماد۔ مصاہرت کو یوں بھی سمجھا جا سکتا ہے کہ عورت جس مرد سے نکاح کرتی ہے تو اس مرد کے اصول وفروع (اصول سے مراد باپ دادا پردادا اوپر تک اور فروع سے مراد اولاد در اولاد در اولاد نیچے تک ہے) اس پر ہمیشہ کے لیے حرام ہو جاتے ہیں۔ یونہی شوہر پر اپنی بیوی کے اصول وفروع بھی ہمیشہ کے لیے حرام ہو جاتے ہیں نیز زنا اور دواعی زنا (یعنی زنا کی طرف دعوت دینے والے امور مثلاً شہوت کے ساتھ جسم کو بلا حائل چھونے یا بوسہ لینے) کے ذریعے مرد وعورت پر یہی احکام ثابت ہوں گے یعنی حرمت مصاہرت ثابت ہو جائے گی۔ نسبی محارم کے سوا دونوں طرح کے محارم سے پردہ واجب بھی نہیں اور منع بھی نہیں، خصوصاً جب عورت جوان ہو یا فتنے کا خوف ہو تو پردہ کرے۔ (پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۴۴)

---

① ......"بہارِشریعت"، ج۳، ص۱۵۱، "الفتاوی الهندية"، كتاب الشركة، الباب الخامس فی الشركة الفاسدة، ج۲، ص ۳۳۵.

② ......"بہارِشریعت"، ج۲، ص۱۵۱، "الدر المختار"، كتاب البيوع، باب البيع الفاسد، ج۷، ص۲٤٨.

③ ......"الدر المختار"، كتاب البيوع، مطلب فی حكم إيجار البرك للاصطياد، ج۷، ص۲٤٩.

سُود کا بیان

① ”عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكِلَ الرِّبَا وَمُؤْكِلَهُ وَكَاتِبَهُ وَشَاهِدَيْهِ وَقَالَ هُمْ سَوَاءٌ“۔(١)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے سود لینے والوں، سود دینے والوں، سودی دستاویز لکھنے والوں اور اس کے گواہوں پر لعنت فرمائی ہے۔ اور فرمایا کہ وہ سب (گناہ میں) برابر کے شریک ہیں۔ (مسلم شریف)

② ”عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ غَسِيلِ الْمَلَائِكَةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْهَم رِبًا يَأْكُلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَعْلَمُ أَشَدُّ مِنْ سِتَّةٍ وَثَلَاثِينَ زَنْيَةً“۔(٢)

حضرت عبداللہ بن حنظلہ غسیل الملائکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ سود کا ایک درہم جسے آدمی جان بوجھ کر کھائے اس کا گناہ چھتیس بار زنا کرنے سے زیادہ ہے۔ (احمد، دار قطنی، مشکوۃ)

③ ”عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرِّبَا سَبْعُونَ جُزْءً أَيْسَرُهَا أَنْ يَنْكِحَ الرَّجُلُ أُمَّهُ“۔(٣)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ سود (کا گناہ) ایسے ستّر گناہوں کے برابر ہے جن میں سب سے کم درجہ کا گناہ یہ ہے کہ مرد اپنی ماں سے زنا کرے۔ (ابن ماجہ، بیہقی)

④ ”عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْرَضَ أَحَدُكُمْ قَرْضًا فَأَهْدَى إِلَيْهِ أَوْ حَمَلَهُ عَلَى الدَّابَّةِ فَلَا يَرْكَبْهُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ جو شخص کسی کو قرض دے اور پھر قرض لینے والا اس کے پاس کوئی ہدیہ اور تحفہ بھیجے

---

❶ ......”صحيح مسلم“، كتاب المساقاة، باب لعن آكل الربا ومؤكله، الحديث: ١٠٦ـ(١٥٩٨) ص٨٦٢.

❷ ......”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، الحديث: ٢٢٠١٦، ج ٨، ص٢٢٣، ”سنن الدار قطنى“، الحديث: ٢٨١٩، ج٣، ص١٩، ”مشكاة المصابيح“، الحديث: ٢٨٢٥، ج١، ص٥٢٤.

❸ ......”سنن ابن ماجه“، كتاب التجارات، باب التغليظ فى الربا، الحديث: ٢٢٧٤، ج٣، ص٧٢، ”شعب الإيمان“ للبيهقى، الحديث: ٥٥٢١، ج٤، ص٣٩٤.

وَلا يَقْبَلُهَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ جَرَى بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ قَبْلَ ذٰلِكَ"۔(۱)

یا سواری کے لیے کوئی جانور پیش کرے تو اس سواری پر سوار نہ ہو اور اس کا ہدیہ اور تحفہ قبول نہ کرے البتہ قرض دینے سے پہلے آپس میں اس قسم کا معاملہ ہوتا رہا ہو تو کوئی حرج نہیں۔ (ابن ماجہ، بیہقی)

حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث شریف کی شرح میں فرماتے ہیں کہ:

"ہر قرضے کہ بکشد سودے را پس آں ربوا است"۔(۲)

یعنی ہر وہ قرض کہ جس سے نفع حاصل ہو سود ہے۔ (اشعۃ اللمعات، جلد سوم ص ۲۵)

انتباہ:

(۱)......سود حرام قطعی ہے اس کی حرمت کا منکر کافر ہے حرام سمجھ کر سود لینے والا فاسق مردود الشہادت ہے۔(۳) (بہار شریعت)

(۲)......عقد فاسد کے ذریعہ کافر حربی کا مال حاصل کرنا ممنوع نہیں یعنی جو عقد مابین دو مسلمان ممنوع ہے اگر کافر حربی کے ساتھ کیا جائے تو منع نہیں مگر شرط یہ ہے کہ وہ عقد مسلم کے لیے مفید ہو۔ مثلاً ایک روپیہ کے بدلے میں دو روپیہ خریدے یا اس کے ہاتھ مردار کو بیچ ڈالا کہ اس طریقہ پر مسلمان سے روپیہ حاصل کرنا شرع کے خلاف اور حرام ہے اور کافر سے حاصل کرنا جائز ہے۔(٤) (شامی، بہار شریعت، ج ۱۱، ص ۱۵۳)

(۳)...... ہندوستان اگرچہ دار الاسلام ہے اس کو دار الحرب کہنا صحیح نہیں مگر یہاں کے کفار یقیناً نہ تو ذمی ہیں نہ مستامن کیونکہ ذمی یا مستامن کے لیے بادشاہ اسلام کا ذمہ اور امن دینا ضروری ہے لہذا یہاں کے کفار کے اموال عقودِ فاسدہ کے ذریعہ حاصل کیے جاسکتے ہیں جب کہ بدعہدی نہ ہو۔(۵) (بہار شریعت، جلد ۱۱ ص ۱۵۳)

---

❶......"سنن ابن ماجه"، كتاب الصدقات، باب القرض، الحديث: ۲٤۳۲، ج۳، ص ۱٥٤.

❷......"اشعة اللمعات"، كتاب البيوع، باب الربوا، الفصل الثالث، ج۳، ص ۲٥.

❸......"بہارِ شریعت"، ج۲، ص ۷٦۸.

❹......"بہارِ شریعت"، ج۲، ص ۷۷۵، "رد المحتار"، كتاب البيوع، مطلب فی استقراض الدراهم عددا، ج۷، ص ٤٤۲.

❺......"بہارِ شریعت"، ج۲، ص ۷۷٦.

(٤)...... ہندوستانی کفار کا مال چوری، ڈاکہ، مکاری اور فریب سے حاصل کرنا جائز نہیں۔

(٥)...... انڈیا گورنمنٹ کی طرف سے جگہ جگہ جو بلاک قائم ہیں وہاں سے روپیہ وغیرہ زائد رقم دینے کی شرط پر بلاضرورت لانا اور انہیں نفع دینا منع ہے۔

(٦)...... بینک خواہ انڈیا (غیر مسلم حکومت) کا ہو یا کسی کافر حربی کا اس کا نفع شرعاً سود نہیں اسی طرح انڈیا گورنمنٹ یا کافری حربی کے مسلم ملازمین کو فنڈ کا جو نفع ملتا ہے وہ بھی سود نہیں۔ البتہ مسلم بینک کا نفع سود ہے۔

فتاویٰ عزیزیہ جلد اول ص: ۳۹ پر ہے: ”گرفتن سود از حربیاں بایں وجہ حلال است کہ مال حربی مباح ست اگر در ضمن آں نقص عہد نہ باشد وحربی چوں خود بخود بدہد بلاشبہ حلال خواہد بود“۔

✾ …… ✾ …… ✾ …… ✾

تجدید نکاح کا طریقہ

تجدید نکاح کا معنیٰ ہے: ”نئے مَہر سے نیا نکاح کرنا“۔ اس کے لئے لوگوں اکٹھا کرنا ضروری نہیں۔ نکاح نام ہے ایجاب وقبول کا۔ ہاں بوقت نکاح بطور گواہ کم از کم دو مرد مسلمان یا ایک مرد مسلمان اور دو مسلمان عورتوں کا حاضر ہونا لازمی ہے۔ خطبہ نکاح شرط نہیں بلکہ مستحب ہے۔ خطبہ یاد نہ ہو تو **أَعُوذُ بِاللّٰہ** اور **بِسْمِ اللّٰہ** شریف کے بعد سورۂ فاتحہ بھی پڑھ سکتے ہیں۔ کم از کم دس درہم یعنی دو تولہ ساڑھے سات ماشہ چاندی (موجودہ وزن کے حساب سے 30 گرام 618 ملی گرام چاندی) یا اس کی رقم مہر واجب ہے۔ مثلاً آپ نے پاکستانی 786 روپے ادھار مہر کی نیت کر لی ہے (مگر یہ دیکھ لیجئے کہ مہر مقرر کرتے وقت مذکورہ چاندی کی قیمت 786 پاکستانی روپے سے زائد تو نہیں) تو اب مذکورہ گواہوں کی موجودگی میں آپ ”ایجاب“ کیجئے یعنی عورت سے کہیے: ”میں نے 786 پاکستانی روپے مہر کے بدلے آپ سے نکاح کیا“۔ عورت کہے: ”میں نے قبول کیا“۔ نکاح ہو گیا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ عورت ہی خطبہ یا سورۂ فاتحہ پڑھ کر ”ایجاب“ کرے اور مرد کہے: ”میں نے قبول کیا“، نکاح ہو گیا۔ بعد نکاح اگر عورت چاہے تو مہر معاف بھی کر سکتی ہے۔ مگر مرد بلا حاجت شرعی عورت سے مہر معاف کرنے کا سوال نہ کرے۔

(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۶۲۲)

رہن اور بیع سلم

① ’’عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِینَۃَ وَھُمْ یُسْلِفُوْنَ فِی الثِّمَارِ السَّنَۃَ وَالسَّنَتَیْنِ وَالثَّلاثَ فَقَالَ مَنْ أَسْلَفَ فِی شَیْءٍ فَلْیُسْلِفْ فِی کَیْلٍ مَعْلُوْمٍ وَوَزْنٍ مَعْلُوْمٍ إِلٰی أَجَلٍ مَعْلُوْمٍ‘‘۔ (۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم مدینہ طیبہ میں تشریف لائے مدینہ کے لوگ پھلوں میں سال دوسال اور تین سال کی (پیشگی) بیع کیا کرتے تھے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس طرح کی بیع کرے اسے چاہیے کہ معین پیمانہ معین وزن اور معین مدت کے ساتھ کرے۔ (بخاری، مسلم)

② ’’عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیِّبِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَغْلَقُ الرَّھْنُ الرَّھْنَ مِنْ صَاحِبِہِ الَّذِیْ رَھَنَہُ لَہُ غُنْمُہُ وَعَلَیْہِ غُرْمُہُ‘‘۔ (۲)

حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی چیز کو رہن کردینے سے رہن کرنے والے کی ملکیت ختم نہیں ہوجاتی اس کے منافع کا حق دار راہن (۳) ہے اور (چیز ضائع ہوجائے تو) مرتہن (۴) تاوان کا ذمہ دار ہے۔ (مشکوۃ)

انتباہ :

(۱)...... بیع سلم یعنی ایسی خرید وفروخت کہ جس میں قیمت نقد اور مال ادھار ہو جائز ہے۔ مثلاً زید نے

---

❶...... ”صحیح البخاری“، کتاب السلم، الحدیث: ۲۲۵۳، ج۲، ص۵۹، ”صحیح مسلم“، کتاب المساقاۃ، الحدیث: ۱۲۷۔(۱۶۰۴) ص۸۶۷، ”مشکاۃ المصابیح“، الحدیث: ۲۸۸۳، ج۱، ص۵۳۳.

❷...... ”مشکاۃ المصابیح“، کتاب البیوع، باب السلم والرہن، الحدیث: ۲۸۸۷، ج۱، ص۵۳۴.

❸...... راہن جو دوسرے کے پاس کوئی چیز رکھے۔ ۱۲

❹...... مرتہن جس کے پاس کوئی چیز رہن رکھی جائے۔ ۱۲

فصل تیار ہونے سے پہلے بکر سے کہا کہ آپ سو روپیہ ہمیں دے دیجئے ہم فی روپیہ چار کلو گیہوں آپ کو فلاں تاریخ میں دے دیں گے۔ تو خواہ اس وقت یا ادائیگی کے وقت بازار کا بھاؤ فی روپیہ تین کلو ہو زید پر فی روپیہ چار کلو گیہوں دینا واجب ہوگا اس لیے کہ یہ بیع شرعاً جائز ہے بہ شرطیکہ مسلم فیہ (۱) کی جنس بیان کردی جائے کہ گیہوں دے گا یا جو۔ اور اس کی نوع بیان کردی جائے کہ فلاں نام کا گیہوں دے گا اور یہ بھی بیان کرنا ضروری ہے کہ وہ گیہوں اعلیٰ ہوگا یا اوسط یا ادنیٰ۔ نیز یہ بھی بتانا ضروری ہے کہ گیہوں کتنا دے گا؟ کس تاریخ میں دے گا اور کس جگہ دے گا اور بھی کچھ شرطیں ہیں جن کی تفصیلات بہارِ شریعت وغیرہ سے معلوم کریں۔

(۲)......کھیت رہن رکھنے کا جو عام رواج ہے کہ کسی شخص کو کچھ روپیہ دے کر اس کا کھیت اس شرط پر رہن رکھتے ہیں کہ ہم کھیت سے نفع حاصل کرتے رہیں گے اور گورنمنٹی لگان دیتے رہیں گے۔ پھر جب تم روپیہ ادا کرو گے تو ہم کھیت واپس کردیں گے یہ ناجائز ہے۔ اس لیے کہ قرض دے کر نفع حاصل کرنا سود ہے حرام ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

''كُلُّ قَرْضٍ جَرَّ نَفْعًا فَهُوَ رِبًا''۔ یعنی قرض سے جو نفع حاصل ہو وہ سود ہے۔

البتہ کافر حربی کا کھیت اس طرح لے سکتا ہے اس لیے کہ عقود فاسدہ کے ذریعہ ان کا مال لینا جائز ہے۔

(۳)......بعض لوگ کھیت اس طرح رہن رکھتے ہیں کہ مرتہن کھیت کو جوتے بوئے فائدہ حاصل کرے۔ اور کھیت کا دس پانچ روپیہ سال کرایہ مقرر کردیتے ہیں اور طے یہ پاتا ہے کہ وہ رقم زرِ قرض سے مجرا ہوتی رہے گی جب کل رقم ادا ہوجائے گی تو کھیت واپس ہوجائے گا۔ اس صورت میں بظاہر کوئی قباحت نہیں معلوم ہوتی اگرچہ کرایہ واجبی اجرت سے کم طے پایا ہو اس لیے کہ یہ صورت اجارہ میں داخل ہے یعنی اتنے زمانہ کے لیے کھیت کرایہ پر دیا اور کرایہ پیشگی لے لیا۔(۲) (بہارِ شریعت، جلد ہفدہم ص ۳۹)

* * *

---

① ......مسلم فیہ۔ جس چیز کو فروخت کیا گیا ۱۲۔

② ......''بہارِ شریعت''، حصہ ہفدہم، باب رہن کا بیان، ص۳۹.

قرضدار کو مُہلت دینا

①''عَنْ أَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ عَنْهُ أَنْجَاهُ اللَّهُ مِنْ كُرَبِ یَوْمِ الْقِیَامَةِ''۔ (۱)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص قرضدار کو مہلت دے یا قرض معاف کردے تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن کی سختیوں سے محفوظ رکھے گا۔ (مسلم شریف)

②''عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ عَلٰی رَجُلٍ حَقٌّ فَمَنْ أَخَّرَهُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ یَوْمٍ صَدَقَةٌ''۔ (۲)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ جس کا کسی شخص پر کوئی حق ہو وہ اسے مہلت دے تو اسے ہر دن کے عوض صدقہ کا ثواب ملے گا۔ (احمد، مشکوۃ)

③''عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَیْنِهٖ حَتّٰی یُقْضٰی عَنْهُ''۔ (۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ مومن کی جان اپنے قرض کے سبب معلق رہتی ہے جب تک کہ اس کا قرض ادا نہ کردیا جائے۔

④''عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

---

❶...... ''صحیح مسلم''، کتاب المساقاة، باب فضل أنظار المعسر، الحدیث: ۳۲۔ (۱۵٦۳) ص۸٤۵، ''مشکاة المصابیح''، کتاب البیوع، باب الأفلاس والأنظار، الحدیث: ۲۹۰۳، ج۱، ص۵۳۷.

❷...... ''المسند'' للإمام أحمد بن حنبل، حدیث عمران بن حصین، الحدیث: ۱۹۹۹۷، ج۷، ص۲۲٤، ''مشکاة المصابیح''، کتاب البیوع، باب الأفلاس والأنظار، الحدیث: ۲۹۲۷، ج۱، ص۵٤۱.

❸...... ''سنن الترمذی''، کتاب الجنائز عن رسول الله، باب ما جاء عن النبی صلی الله علیه وسلم إلخ، الحدیث: ۱۰۸۱، ج۲، ص۳٤۱.

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یُغْفَرُ لِلشَّہِیْدِ کُلُّ ذَنْبٍ اِلَّا الدَّیْنَ"۔ (۱)

ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ شہید کے سب گناہ بخش دیئے جاتے ہیں سوائے قرض کے۔

(مسلم شریف)

* * *

کافر کو مسلمان کرنے کا طریقہ

کافر کو مسلمان کرنے کے لئے پہلے اسے اس کے باطل مذہب سے توبہ کروائی جائے مثلاً مسلمان ہونے کا خواہش مند کرسچین ہے، تو اس سے کہئے: کہو، ''میں کرسچین مذہب سے توبہ کرتا ہوں'' جب وہ یہ کہہ لے پھر اسے کلمہ طیبہ یا کلمہ شہادت پڑھائیے اگر عربی نہیں جانتا تو جو بھی زبان سمجھتا ہو اسی زبان میں ترجمہ بھی کہلوا لیجئے اگر وہ عربی کلمہ نہیں پڑھ پا رہا تو اسی کی زبان میں اس سے **شہادتین** کا اقرار با آواز کروا لیجئے یعنی وہ کہہ دے کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں، محمد صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم اللہ عزوجل کے رسول ہیں۔ اس طرح سے وہ شخص مسلمان ہو جائے گا۔

(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص۵۵۱)

پاؤں دھونے کی حکمتیں

پاؤں سب سے زیادہ دُھول آلود ہوتے ہیں۔ پہلے پہل INFECTION پاؤں کی انگلیوں کے درمیانی حصہ سے شروع ہوتا ہے۔ وضو میں پاؤں دھونے سے گرد و غبار اور جراثیم بہ جاتے ہیں اور بچے کھچے جراثیم پاؤں کی انگلیوں کے خلال سے نکل جاتے ہیں۔ **لھذا وضو میں سنت کے مطابق پاؤں دھونے سے نیند کی کمی، دماغی خشکی، گھبراہٹ اور مایوسی (DEPRESSION) جیسے پریشان کن امراض دور ہوتے ہیں۔**

(نماز کے احکام، ص۸٦)

---

(۱) ……"صحیح مسلم"، کتاب الامارۃ، باب من قتل فی سبیل اللہ کفرت إلخ، الحدیث: ۱۱۹-(۱۸۸٦) ص۱۰۴٦.

زمین پر ناجائز قبضہ

① ’’عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ خُسِفَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى سَبْعِ أَرَضِيْنَ‘‘۔ (١)

حضرت سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جو شخص دوسرے کی زمین کا کچھ حصہ ناحق دبا لے تو اسے قیامت کے دن سات زمینوں کی (تہ) تک دھنسایا جائے گا۔ (بخاری شریف)

② ’’عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا فَإِنَّهُ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ أَرَضِيْنَ‘‘۔ (٢)

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ جو شخص کسی کی بالشت بھر زمین ظلم سے حاصل کرے گا اسے قیامت کے دن سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔ (مسلم، بخاری)

③ ’’عَنْ أَبِي حُرَّةَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عَمِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا لَا تَظْلِمُوْا اَلا لَا يَحِلُّ مَالُ امْرِءٍ اِلَّا بِطِيْبِ نَفْسٍ مِنْهُ‘‘۔ (٣)

حضرت ابوحرہ رقاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ خبردار! (کسی پر) ظلم نہ کرنا (اور) کان کھول کر سن لو کہ کسی شخص کا مال (تمہارے لیے) حلال نہیں ہوسکتا مگر وہ خوشی دل سے راضی ہو جائے۔ (بیہقی)

* * *

---

❶ ……’’صحیح البخاری‘‘، کتاب المظالم والغضب، الحدیث: ٢٤٥٤، ج٢، ص١٢٩.

❷ ……’’صحیح مسلم‘‘، کتاب المساقاۃ، باب تحریم الظلم إلخ، الحدیث: ١٤٠ ـ (١٦١٠) ص٨٧٠، ’’صحیح البخاری‘‘، کتاب بدء الخلق، باب ما جاء فی سبع إلخ، الحدیث: ٣١٩٨، ج٢، ص٣٧٧.

❸ ……’’السنن الکبری‘‘ للبیهقی، کتاب الغصب، باب لا یملك إلخ، الحدیث: ١١٥٤٥، ج٦، ص١٦٦.

کتابُ النکاح

① ’’عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَ ةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ‘‘۔(١)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ اے نوجوانو! تم میں سے جو شخص نکاح کی استطاعت رکھتا ہے وہ نکاح کرے کہ یہ (اجنبی عورت کی طرف سے) نگاہ کو روکنے والا، شرمگاہ کی حفاظت کرنے والا ہے اور جس میں نکاح کی استطاعت نہ ہو وہ روزے رکھے اس لیے کہ روزہ شہوت کو توڑتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

② ’’عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا كُلُّهَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ‘‘۔(٢)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا کہ ساری دنیا ایک متاعِ زندگی ہے اور دنیا کی بہترین متاع نیک عورت ہے۔ (مسلم)

③ ’’عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَرَ لِلْمُتَحَابَّيْنِ مِثْلَ النِّكَاحِ‘‘۔(٣)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ رشتۂ نکاح کے سوا (اور کوئی رشتہ) دیکھنے میں نہیں آیا جو دو اجنبی آدمیوں کے درمیان اتنی گہری محبت پیدا کردے۔ (ابن ماجہ)

---

❶...... ”صحیح البخاری“، کتاب النکاح، باب من لم یستطع إلخ، الحدیث: ٥٠٦٦، ج٣، ص٤٢٢، ”صحیح مسلم“، کتاب النکاح، باب استحباب النکاح لمن إلخ، الحدیث: ٣۔(١٤٠٠) ص٧٢٤.

❷...... ”صحیح مسلم“، کتاب الرضاع، باب خیر متاع الدنیا إلخ، الحدیث: ٥٩۔(١٤٦٧) ص٧٧٤.

❸...... ”سنن ابن ماجه“، کتاب النکاح، باب ما جاء فی فضل النکاح، الحدیث: ١٨٤٧، ج٢، ص٤٠٧، ”مشکاة المصابیح“، کتاب النکاح، الفصل الثالث، الحدیث: ٣٠٩٣، ج١، ص٥٧٠.

انتباہ:

(۱)...... جو شخص مہر ونفقہ کی قدرت رکھتا ہو اس کے نکاح کرنے کی تفصیل یہ ہے کہ اگر اسے یقین ہو کہ بحالتِ تجرد وہ زنا کی معصیت میں مبتلا ہو جائے گا تو نکاح کرنا فرض ہے اور اگر اس کا یقین نہیں بلکہ صرف اندیشہ ہے تو نکاح کرنا واجب ہے اور شہوت کا بہت زیادہ غلبہ نہ ہو تو نکاح کرنا سنت مؤکدہ ہے اور اگر اس بات کا اندیشہ ہے کہ نکاح کرے گا تو نان ونفقہ نہ دے سکے گا یا نکاح کے بعد جو فرائض متعلقہ ہیں انہیں پورا نہ کر سکے گا تو نکاح کرنا مکروہ ہے اور اگر ان باتوں کا اندیشہ ہی نہیں بلکہ یقین ہو تو نکاح کرنا حرام ہے۔ (۱)

(درمختار، ردالمحتار، بہارشریعت)

(۲)...... بعض لوگ بیوہ عورتوں کا نکاح کرنا خاندان کے لیے عار سمجھتے ہیں یہ سخت ناجائز وگناہ ہے۔

(۳)...... مرتد ومرتدہ کا نکاح کسی سے صحیح نہیں ہو سکتا نہ مسلمان سے نہ کافر سے نہ مرتدہ ومرتد سے۔ (۲)

(بہارشریعت بحوالہ درمختار)

اور جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد اول مصری ص: ۲۶۳ میں ہے:

''لَا یَجُوزُ لِلْمُرْتَدِّ أَنْ یَتَزَوَّجَ مُرْتَدَّةً وَلَا مُسْلِمَةً وَلَا کَافِرَةً أَصْلِیَّةً وَکَذٰلِکَ لَا یَجُوزُ نِکَاحُ الْمُرْتَدَّةِ مَعَ أَحَدٍ، کَذَا فِی الْمَبْسُوطِ''۔ (۳)	یعنی مرتدہ مسلمہ اور کافرہ اصلیہ سے مرتد کا نکاح کرنا جائز نہیں۔ اور ایسا ہی مرتدہ کا نکاح کسی سے جائز نہیں ہے۔ ایسا ہی مبسوط میں ہے۔

(٤)...... وہابیوں، دیوبندیوں، رافضیوں، نیچریوں، وغیرہ بد دینوں کے ساتھ رشتہ نکاح قائم کرنا اہل سنت کے لیے ہرگز جائز نہیں۔

(۵)...... پورے ہندوستان میں عام طور پر جو رائج ہے کہ عورت یا ولی سے ایک شخص اذن لے کر آتا ہے جسے وکیل کہتے ہیں وہ نکاح پڑھانے والے سے کہہ دیتا ہے کہ میں فلاں کا وکیل ہوں آپ کو اجازت دیتا ہوں کہ نکاح پڑھا دیجئے۔ یہ طریقہ محض غلط ہے۔ وکیل کو یہ اختیار نہیں کہ اس کام کے لیے دوسرے کو وکیل بنا دے

---

① ...... ''بہارِ شریعت''، ج۲، ص۴۔۵، ''الدر المختار و رد المحتار''، کتاب النکاح، ج٤، ص۷۲۔۷۳ .

② ...... ''بہارِ شریعت''، ج۲، ص۳۱.

③ ...... ''الفتاوی الهندیة''، کتاب النکاح، القسم السابع المحرمات بالشرك، ج۱، ص۲۸۲ .

اگر ایسا کیا گیا تو نکاح فضولی ہوا (عورت کی) اجازت پر موقوف رہے گا اجازت سے پہلے مرد و عورت ہر ایک کو توڑ دینے کا اختیار حاصل ہے۔ لہذا یوں چاہیے کہ جو نکاح پڑھائے وہ خود عورت یا اس کے ولی کا وکیل بنے۔[1] (بہار شریعت)

یا پھر عورت کا وکیل اس بات کی بھی اجازت حاصل کرے کہ وہ نکاح پڑھانے کے لیے دوسرے کو وکیل بنا سکتا ہے۔

(٦)......بعض لوگ ایجاب و قبول کے الفاظ بہت آہستہ بولتے ہیں اگر اس قدر آہستہ بولے کہ حاضرین میں سے دو آدمیوں نے بھی ایجاب و قبول کے الفاظ نہ سنے تو نکاح نہ ہوا۔

(٧)......نکاح سے پہلے لڑکی اور لڑکا کو کلمۂ طیبہ اور ایمان مجمل و مفصل پڑھانا جیسا کہ رائج ہے بہتر ہے۔

(٨)......خطبۂ نکاح ایجاب و قبول سے پہلے پڑھنا مستحب ہے۔

* * *

جمعہ کی امامت کا اہم مسئلہ

ایک بہت ضروری امر جس کی طرف عوام کی بالکل توجہ نہیں وہ یہ ہے کہ جمعہ کو اور نمازوں کی طرح سمجھ رکھا ہے کہ جس نے چاہا نیا جُمُعہ قائم کر لیا اور جس نے چاہا پڑھا دیا یہ ناجائز ہے اس لئے جُمُعہ قائم کرنا بادشاہِ اسلام یا اس کے نائب کا کام ہے۔ اور جہاں اسلامی سلطنت نہ ہو وہاں جو سب سے بڑا فقیہ (عالم) سنی صحیح العقیدہ ہو۔ وہ احکام شرعیہ جاری کرنے میں سلطان اسلام کا قائم مقام ہے لہذا وہی جمعہ قائم کرے، بغیر اس کی اجازت کے جمعہ نہیں ہو سکتا اور یہ بھی نہ ہو تو عام لوگ جس کو امام بنائیں۔ عالم کے ہوتے ہوئے عوام بطور خود کسی کو امام نہیں بنا سکتے نہ یہ ہو سکتا ہے کہ دو چار شخص کسی کو امام مقرر کر لیں ایسا جمعہ کہیں ثابت نہیں۔ (نماز کے احکام، ص۴۳۳)

---

❶ ...... ''بہارِ شریعت''، ج۲، ص۱۵۔

خطبۂ نکاح

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِيْنُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْهُ فَلَا هَادِىَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ. أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىْ تَسَاءَلُوْنَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا. يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوْتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ. يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا. يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا. صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِىُّ الْعَظِيْمُ. وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِىُّ الْكَرِيْمُ. وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.

⁂

صاحب بہار شریعت کا ارشاد

حضرت صدر الشریعہ مولینا محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں، قبولیت دعاء کی ساعتوں کے بارے میں دو قول قوی ہیں (۱) امام کے خطبہ کے لئے بیٹھنے سے ختم نماز تک (۲) جمعہ کی پچھلی ساعت۔

(نماز کے احکام، ص۴۱۰)

جمعہ کے معنی

مفسر شہیر حکیم الأمت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنان فرماتے ہیں چونکہ اس دن میں تمام مخلوقات وجود میں مجتمع (اکٹھی) ہوئی کہ تکمیل خلق اسی دن ہوئی نیز حضرت سیدنا آدم صفی اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کی مٹی اسی دن جمع ہوئی نیز اس دن میں لوگ جمع ہو کر نماز جمعہ ادا کرتے ہیں۔ ان وجوہ سے اسے **جُمُعہ** کہتے ہیں۔ اسلام سے پہلے اہل عرب اسے **عروبہ** کہتے تھے۔

(مرآۃ المناجیح، ج ۲، ص ۳۱۷)

دُعا بعد نکاح

أَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلَّفْتَ بَيْنَ سَيِّدِنَا آدَمَ وَحَوَّآءَ عَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ. أَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلَّفْتَ بَيْنَ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَسَارَةَ عَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ. أَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلَّفْتَ بَيْنَ سَيِّدِنَا يُوْسُفَ وَزُلَيْخَآ عَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ. أَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلَّفْتَ بَيْنَ سَيِّدِنَا سُلَيْمَانَ وَبِلْقِيْسَ عَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ. أَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلَّفْتَ بَيْنَ سَيِّدِنَا مُوْسٰى وَصَفُوْرَاءَ عَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ. أَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلَّفْتَ بَيْنَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَدِيْجَةِ الْكُبْرٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا. أَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلَّفْتَ بَيْنَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَائِشَةَ الصِّدِّيْقَةِ وَسَائِرِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُنَّ. أَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلَّفْتَ بَيْنَ سَيِّدِنَا عَلِيِّ الْمُرْتَضٰى وَفَاطِمَةَ الزَّهْرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا. آمِيْنَ. آمِيْنَ. آمِيْنَ. بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

❖ …… ❖ …… ❖ …… ❖

غائبانہ نماز جنازہ

میت کا سامنے ہونا ضروری ہے، غائبانہ نماز جنازہ نہیں ہوسکتی۔

(الدر المختار ورد المحتار، ج۳، ص ۱۲۳)

توبہ کے تین رکن ہیں

صدر الافاضل حضرت علامہ سید محمد نعیم الدین مرادآبادی علیہ رحمۃ الھادی فرماتے ہیں، ”توبہ کے تین رکن ہیں: (۱) اعتراف جرم (۲) ندامت (۳) عزم ترک۔ اگر گناہ قابل تلافی ہے تو اس کی تلافی بھی لازم۔ مثلاً تارک صلوۃ (یعنی نماز ترک کردینے والے) کی توبہ کے لئے نمازوں کی قضا بھی لازم ہے۔

(خزائن العرفان، ص۱۲ ارضا اکیڈمی بمبئی)

مہر کا بیان

① ”عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ الشُّرُوْطِ أَنْ تُوَفُّوْا بِهٖ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوْجَ“۔[1]

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ (نکاح کی) شرطوں میں سے جس شرط کا پورا کرنا تمہارے لیے سب سے زیادہ اہم ہے وہ وہی شرط ہے جس کے ذریعہ تم نے عورتوں کی شرمگاہوں کو اپنے لیے حلال کیا ہے۔ (یعنی دین مہر)۔ (بخاری، مسلم)

② ”عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ كَمْ كَانَ صَدَاقُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ كَانَ صَدَاقُهٗ لِأَزْوَاجِهٖ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ أُوْقِيَّةً وَنَشٌّ قَالَتْ أَتَدْرِي مَا النَّشُّ؟ قُلْتُ لَا قَالَتْ نِصْفُ أُوْقِيَّةٍ فَتِلْكَ خَمْسُ مِئَةِ دِرْهَمٍ“۔[2]

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کا مہر کتنا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ حضور کا مہر آپ کی (اکثر) بیویوں کے لیے بارہ اوقیہ اور ایک نش تھا۔ پھر حضرت عائشہ نے فرمایا جانتے ہو نش کیا ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ نصف اوقیہ۔ تو سب مل کر پانچ سو درہم ہوئے۔ (مسلم)

ایک اوقیہ چالیس درہم کا اور ایک نش بیس درہم کا ہوتا ہے، لہذا بارہ اوقیہ اور ایک نش کا ۵۰۰ درہم ہوا۔ تفصیل یہ ہے ۱۲ اوقیہ × ۴۰ درہم = ۴۸۰ درہم + ۲۰ درہم = ۵۰۰ درہم پھر ایک درہم ساڑھے تین ماشہ کا ہوتا ہے تو پانچ سو درہم کا ساڑھے سترہ سو ماشہ (۵۰۰ درہم × ۳½ ماشہ = ۱۷۵۰ ماشہ) اور بارہ ماشہ کا تولہ ہوتا ہے تو ساڑھے سترہ

---

[1] ......”صحيح البخاری“، كتاب الشروط، باب الشروط فی المهرعند عقدة النكاح، الحديث: ۲۷۲۱، ج۲، ص ۲۲۰، ”صحيح مسلم“، كتاب النكاح، الحديث: ۶۳۔(۱۴۱۸) ص۷۳۶.

[2] ......”صحيح مسلم“، كتاب النكاح، باب الصداق إلخ، الحديث: ۷۸۔(۱۴۲۶) ص ۷۴۰، ”مشكاة المصابيح“، كتاب النكاح، باب الصداق، الفصل الأول، الحديث: ۳۲۰۳، ج۱، ص۵۸۸.

سو ماشہ کا ایک سو پینتالیس تولہ دس ماشہ ہوا (۱۷۵۰ ماشہ ÷ ۱۲ ماشہ = ۱۴۵ تولہ ۱۰ ماشہ) جس کی قیمت فی تولہ پانچ روپیہ کے حساب سے تقریباً سوا سات سو روپیہ ہوا۔ خلاصہ یہ ہے کہ چاندی کے مذکورہ بھاؤ اور سکۂ رائج الوقت کے حساب سے حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی (اکثر) بیویوں کا مہر تقریباً سوا سات سو روپیہ تھا۔

❁ …… ❁ …… ❁ …… ❁

مسح کی حکمتیں

سر اور گردن کے درمیان ''حبل الورید'' یعنی شہ رگ واقع ہے اس کا تعلق ریڑھ کی ہڈی، حرام مغز اور جسم کے تمام تر جوڑوں سے ہے۔ جب وضو کرنے والا گردن کا مسح کرتا ہے تو ہاتھوں کے ذریعے برقی رو نکل کر شہ رگ میں ذخیرہ ہو جاتی ہے اور ریڑھ کی ہڈی سے ہوتی ہوئی جسم کے تمام اَعصابی نظام میں پھیل جاتی ہے اور اس سے اَعصابی نظام کو توانائی حاصل ہوتی ہے۔

(نماز کے احکام، ص۸۴)

قیامت اور حشر کا فرق

عرض: قیامت اور حشر کا فرق، قیامت وہ ہے جس میں سب موجودات فنا کیے جائیں گئے اور حشر میں پھر از سرِ نو (یعنی نئے سرے سے) پیدا کیے جائیں گئے۔ اگر برزخ کا زمانہ قیامت ہے تو بعدِ قیامت حشر تک کے زمانے کا کوئی نام ہے یا نہیں اور قیامت کے کتنے عرصے کے بعد حشر ہوگا؟

ارشاد: وہ ''ساعت'' ہے، کبھی اسے قیامت بھی کہتے ہیں ورنہ قیامت و حشر ایک ہیں۔ ساعت وہ حشر کے درمیان جو زمانہ ہے اسے مَا بین النَّفْخَتَین (یعنی دو صور پھونکے جانے کا درمیانی زمانہ) کہتے ہیں۔ حشر چالیس برس بعد ہوگا۔

(الجامع لأحکام القران للقرطبی، سورۃ مؤمنون، تحت الایۃ، ۱۰۰، ج۶، ص۱۱۳)

مہر فاطمہ (رضی اللہ تعالی عنہا)

حضرت سیدہ فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالی عنہا کا مہر چار سو درہم یعنی ایک سو ساڑھے سولہ تولہ چاندی تھی جس کی قیمت فی تولہ پانچ روپیہ کے حساب سے پانچ سو ساڑھے بیاسی روپیہ ہوئی۔

مرقاۃ شرح مشکوۃ جلد سوم ص: ۴۴۷ میں ہے:

”نَقَلَ ابْنُ الْهُمَامِ أَنَّ صَدَاقَ فَاطِمَةَ كَانَ أَرْبَعَ مِئَةِ دِرْهَمٍ“۔(۱)

یعنی امام ابن الہمام صاحبِ فتح القدیر نے نقل فرمایا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کا مہر چار سو درہم تھا۔

اور حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا کہ: ”مہر فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالی عنہا چہار صد درہم بود“ ملخصاً۔(۲) (اشعۃ اللمعات، جلد ثالث، ص۱۳۷)

اِنتباہ :

(۱)......مہر کم سے کم یعنی ابتدائی مہر دس درہم ہے۔ درمختار باب المہر میں ہے: ”أَقَلُّهُ عَشَرَةُ دَرَاهِم“ یعنی مہر کی مقدار کم از کم دس درہم (۲ تولہ ۱۱ ماشہ چاندی) ہے۔(۳)

جس کی قیمت پانچ روپیہ فی تولہ کے حساب سے چودہ روپیہ اٹھاون پیسہ ہوئی۔ اور اگر چاندی کا بھاؤ چھ روپیہ ہو جائے تو دس درہم کا ساڑھے سترہ روپیہ ہو جائے گا، خلاصہ یہ کہ چاندی کے نرخ کی کمی بیشی پر روپیہ سے ابتدائی مہر کی مقدار کی کمی بیشی ہوتی رہے گی۔ لہذا اس گرانی کے زمانہ میں مہر کی کم سے کم مقدار تین روپیہ ساڑھے دس آنہ سمجھنا غلطی ہے۔

(۲)......زیادتی کی جانب مہر کی کوئی مقدار معین نہیں ہزار دس ہزار بلکہ چالیس پچاس ہزار اور اس سے زیادہ مہر مقرر کرسکتے ہیں لیکن بہت زیادہ مہر باندھنا بہتر نہیں۔

---

① ......”مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح“، کتاب النکاح، الحدیث: ۳۳۰۴، ج۶، ص ۳۵۹۔۳۶۰.

② ......”اشعۃ اللمعات“، ج۳، ص ۱۳۷.

③ ......”الدر المختار“، کتاب النکاح، باب المہر، ج۴، ص ۲۲۰.

(٣)......مہر کی تین قسمیں ہیں۔ (١) معجّل (٢) مؤجل (٣) مطلق۔ مہر معجّل وہ مہر ہے کہ خلوت سے پہلے دینا قرار پایا ہو۔ اور مؤجّل وہ مہر ہے کہ جس کی ادائیگی کے لیے کوئی میعاد مقرر ہو۔ اور مطلق وہ مہر ہے کہ نہ خلوت سے پہلے دینا قرار پایا ہو اور نہ کوئی میعاد مقرر ہو اور یہی ہمارے ہندوستان میں عام طور سے رائج ہے۔

(٤)......مہر معجّل وصول کرنے کے لیے عورت اپنے کو شوہر سے روک سکتی ہے اور مؤجل میں میعاد پوری ہونے کے بعد روک سکتی ہے پہلے نہیں روک سکتی۔ اور مہر مطلق وصول کرنے کے لیے کبھی نہیں روک سکتی۔

(٥)......ہندوستان میں عام دستور ہے کہ عورت جب مرنے لگتی ہے تو اس سے مہر معاف کراتے ہیں حالانکہ مرض الموت میں معافی دیگر ورثہ کی اجازت کے بغیر معتبر نہیں (١) یعنی بیوی نے معاف بھی کر دیا تو ایسی حالت میں ورثہ کی اجازت کے بغیر معاف نہیں ہوگا۔

* * *

دیسی مرغی کے فوائد

دیسی مرغی کا گوشت پیٹ کے درد کے لئے مفید ہے، اس سے قوت حافظہ بھی بڑھتی ہے۔ آج کل مجرمانہ ذہن کے لوگ چھوٹی چھوٹی فارمی مرغیوں اور فارمی مرغی کے انڈوں کو رنگ لگا کر دیسی کی طرح بنا دیتے ہیں۔ دیسی مرغی کی ایک پہچان یہ بھی ہے کہ اس کا پیٹ قدرے پتلا ہوتا ہے اور وزن بھی بہت زیادہ نہیں ہوتا۔ (گھریلو علاج، ج١٠٨)

کانٹا نکالنے کا طریقه

اگر جسم میں کہیں کانٹا پیوست ہو گیا ہو اور نہ نکلتا ہو تو انڈے کی سفیدی میں تھوڑی سی پھٹکری ملا کر اس جگہ باندھ دیجئے۔ ان شاء اللہ عز وجل تھوڑی دیر میں نکل آئے گا۔ (گھریلو علاج، ج٩٨)

---

❶......درمختار باب المہر کی عبارت "صَحَّ حَطُّهَا" کے تحت ردالمحتار میں ہے۔ وَلَا بُدَّ مِنْ رِضَاهَا وَأَنْ لَا تَكُونَ مَرِيضَةً مَرَضَ الْمَوْتِ. ملخصاً۔

("الدر المختار ورد المحتار"، كتاب النكاح، مطلب في حط المهر إلخ، ج٤، ص٢٣٩۔٢٤٠)

اور فتاوی عالمگیری جلد اول مصری ص٢٩٣ میں ہے۔ لَا بُدَّ فِي صِحَّةِ حَطِّهَا مِنَ الرِّضَا حَتَّى لَوْ كَانَتْ مُكْرَهَةً لَمْ يَصِحَّ وَمِنْ أَنْ لَا تَكُونَ مَرِيضَةً مَرَضَ الْمَوْتِ هَكَذَا فِي الْبَحْرِ الرَّائِقِ. ١٢ منه.

("الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الفصل السابع في الزيادة إلخ، ج١، ص٣١٣)

دعوتِ ولیمہ

① ”عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ“۔ (١)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ ولیمہ کرو اگرچہ ایک ہی بکری کا ہو۔ (بخاری، مسلم)

② ”عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ يُدْعَى لَهَا الْأَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ“۔ (٢)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ سب سے برا کھانا ولیمہ کا وہ کھانا ہے جس کے لیے صرف مالدار لوگ بلائے جائیں اور غریب محتاج لوگوں کو نہ پوچھا جائے۔ (بخاری، مسلم)

③ ”عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دُعِيَ فَلَمْ يُجِبْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَمَنْ دَخَلَ عَلَى غَيْرِ دَعْوَةٍ دَخَلَ سَارِقًا وَخَرَجَ مُغِيْرًا“۔ (٣)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ جس شخص کو کھانے کی دعوت دی جائے اور وہ (بے وجہ شرعی) دعوت قبول نہ کرے تو اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔ اور جو بغیر دعوت کے پہنچ جائے تو وہ چور کی طرح گیا اور ڈاکو بن کر نکلا۔ (ابوداود)

❁ …… ❁ …… ❁ …… ❁

---

❶ ......”صحيح البخاری“، كتاب المناقب، باب الصفرة للمتزوج، الحديث: ٥١٥٣، ج٣، ص٤٤٨، ”صحيح مسلم“، كتاب النكاح، باب الصداق وجواز كونه إلخ، الحديث: ٨٠-(١٤٢٧)ص٧٤١.

❷ ......”صحيح البخاری“، كتاب النكاح، باب من ترك الدعوة إلخ، الحديث: ٥١٧٧، ج٣، ص٤٥٥، ”صحيح مسلم“، كتاب النكاح، باب الأمر بإجابة الداعی إلخ، الحديث: ١٠٧-(١٤٣٢) ص٧٤٩.

❸ ......”سنن أبی داود“، كتاب الأطعمة، باب ماجاء فی إجابة الدعوة، الحديث: ٣٧٤١، ج٣، ص٤٧٩.

میاں بیوی کا باہمی برتاؤ

① ”عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ آمِرٌ أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا“۔(۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ اللہ کے سوا کسی (دوسرے) کو سجدہ کرے تو عورت کو ضرور حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے (لیکن چونکہ غیر خدا کو سجدہ حرام ہے اس لیے ایک عورت اپنے شوہر کو سجدہ تو نہیں کرسکتی البتہ اس کے لیے شوہر کی اطاعت کا حکم ضرور ہے)۔ (ترمذی)

② ”عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ“۔(۲)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ جو عورت اس حال میں انتقال کرے کہ اس کا شوہر اس سے راضی اور خوش ہو تو وہ عورت جنتی ہے۔ (ترمذی)

③ ”عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ“۔(۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا مسلمانوں میں کامل الایمان وہ شخص ہے جو اپنے اخلاق میں سب سے اچھا ہو اور تم میں سب سے زیادہ بہتر وہ لوگ ہیں جو اپنی بیویوں کے لیے سب سے بہتر ہوں۔ (ترمذی)

---

[1] ......”سنن الترمذی“، کتاب الرضاع، باب ما جاء فی حق الزوج إلخ، الحدیث: ۱۱۶۲، ج۲، ص۳۸۶، ”مشکاۃ المصابیح“، کتاب النکاح، باب عشرۃ النساء، الحدیث: ۳۲۵۵، ج۱، ص۵۹۷.

[2] ......”سنن الترمذی“، کتاب الرضاع، باب ماجاء فی حق الزوج إلخ، الحدیث: ۱۱۶٤، ج۲، ص۳۸۶.

[3] ......”سنن الترمذی“، کتاب الرضاع، باب ماجاء فی حق الزوج إلخ، الحدیث: ۱۱٦۵، ج۲، ص۳۸۶.

④ ''عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْقُشَيْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا حَقُّ زَوْجَةِ أَحَدِنَا عَلَيْهِ قَالَ أَنْ تُطْعِمَهَا إِذَا طَعِمْتَ وَتَكْسُوهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ وَلَا تَضْرِبُ الْوَجْهَ وَلَا تُقَبِّحْ وَلَا تَهْجُرْ إِلَّا فِي الْبَيْتِ''۔ (۱)

حضرت حکیم بن معاویہ قشیری رضی اللہ تعالی عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم میں سے کسی کی بیوی کا اس پر کیا حق ہے؟ فرمایا کہ جب تم کھاؤ تو اسے کھلاؤ اور جب تم پہنو تو اسے پہناؤ اور (اگر کسی خلافِ شرع بات پر سزا دینی ہو تو) اس کے منہ پر نہ مارو، اور اسے برا نہ کہو اور اسے نہ چھوڑو مگر گھر میں۔ (ابوداود، مشکوۃ)

⑤ ''عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَتْ عِنْدَ الرَّجُلِ امْرَأَتَانِ فَلَمْ يَعْدِلْ بَيْنَهُمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَشِقُّهُ سَاقِطٌ''۔ (۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ جس شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان کے درمیان عدل و انصاف نہ کرے تو قیامت کے دن اس حال میں اُٹھے گا کہ اس کے جسم کا ایک دھڑ الگ ہو گیا ہوگا۔ (مشکوۃ)

* * *

مختلف اعمال کے سبب نجات

نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آج رات میں نے ایک **عجیب خواب** دیکھا:

(۱)......ایک شخص پر عذاب قبر چھا گیا لیکن اس کے **وضو** (کی نیکی) نے اسے بچالیا۔

(۲)......ایک شخص کو شیاطین نے گھیر لیا لیکن **ذکر اللہ عزوجل** (کرنے کی نیکی) نے اسے بچالیا۔

(۳)......ایک شخص کو اس کا اعمال نامہ الٹے ہاتھ میں دیا جانے لگا تو اس کا **خوف خدا عزوجل** آ گیا اور اس کا نامہ اعمال سیدھے ہاتھ میں دے دیا گیا۔

(٤)......ایک شخص کی نیکیوں کا وزن ہلکا رہا مگر اس کی **سخاوت** آ گئی اور نیکیوں کا وزن بڑھ گیا۔

(''شرح الصدور''، ص۱۸۲، ''فیضان سنت''، جلد اول، ص۸۸۸)

---

❶......''سنن أبی داود''، کتاب النکاح، باب فی حق المراة علی زوجها، الحدیث: ۲۱٤۲، ج۲، ص۳۵۵، ''مشکاة المصابیح''، کتاب النکاح، باب عشرة النساء، الحدیث: ۳۲۵۹، ج۱، ص۵۹۸.

❷......''مشکاة المصابیح''، کتاب النکاح، باب القسم، الفصل الثانی، الحدیث: ۳۲۳٦، ج۱، ص۵۹۳.

پردے کی باتیں

① ''عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا ثُمَّ قُدِّرَ أَنْ يَكُوْنَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِيْ ذٰلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا''۔ (1)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص جب اپنی بیوی کے ساتھ ہمبستری کرنا چاہے تو یہ دعا پڑھے ''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا'' یعنی اے اللہ تو ہم کو شیطان سے بچا اور جو اولاد ہمیں عطا ہو اسے بھی شیطان سے بچا۔ پھر اگر عورت مرد کے درمیان اسی صحبت میں لڑکا پیدا ہونا مقدر ہو گیا (یعنی حمل قرار پا گیا) تو شیطان اس لڑکے کو کبھی ضرر نہیں پہنچائے گا۔ (ابوداود، مشکوۃ)

② ''عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُوْحِيَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوْا حَرْثَكُمُ الآية أَقْبِلْ وَأَدْبِرْ وَاتَّقِ الدُّبُرَ وَالْحَيْضَةَ''۔ (2)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام پر یہ آیتِ کریمہ جو نازل کی گئی۔ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ إلخ یعنی تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں تم اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو آؤ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آگے سے آؤ اور پیچھے سے آؤ لیکن پیچھے کے مقام میں صحبت کرنے سے بچو اور حالتِ حیض (میں ہمبستری) سے پرہیز کرو۔ (ترمذی)

③ ''عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

---

[1] ......"سنن أبی داود"، کتاب النکاح، باب فی جامع النکاح، الحدیث: ۲۱۶۱، ج۲، ص۳۶۲، "مشکاة المصابیح"، کتاب الدعوات، باب الدعوات فی الأوقات، الفصل الأول، الحدیث: ۲۴۱۶، ج۱، ص۴۵۱.

[2] ......"سنن الترمذی"، کتاب تفسیر القران، باب ومن سورة البقرة، الحدیث: ۲۹۹۱، ج۴، ص۴۵۹.

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰہَ لَا یَسْتَحْیِیْ مِنَ الْحَقِّ لَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِیْ أَدْبَارِهِنَّ"۔(۱)

ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حق بات (کے اظہار) سے شرم نہیں فرماتا تم لوگ عورتوں کے پیچھے کے مقام میں صحبت نہ کرو۔ (احمد، ترمذی)

④ "عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَنْظُرُ اللّٰہُ إِلٰی رَجُلٍ أَتٰی رَجُلًا أَوِ امْرَأَةً فِی الدُّبُرِ"۔(۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو رحمت کی نظر سے نہیں دیکھے گا جو مرد یا عورت کے ساتھ اس کے پیچھے کے مقام میں صحبت کرے۔ (ترمذی، مشکوۃ)

⑤ "عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَلْعُوْنٌ مَنْ أَتٰی امْرَأَتَهُ فِیْ دُبُرِهَا"۔(۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ جو شخص اپنی بیوی سے اس کے پیچھے کے مقام میں صحبت کرے وہ ملعون ہے۔ (احمد)

⁂

مسافر بننے کیلئے شرط

سفر کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ جہاں سے چلا وہاں سے تین دن کی راہ (یعنی تقریبا 92 کلومیٹر) کا ارادہ ہو اور اگر دو دن کی راہ (یعنی 92 کلومیٹر سے کم) کے ارادہ سے نکلا وہاں پہنچ کر دوسری جگہ کا ارادہ ہوا کہ وہ بھی تین دن (92 کلومیٹر) سے کم کا راستہ ہے یونہی ساری دنیا گھوم کر آئے مسافر نہیں۔ (الدر المختار، ج۲، ص ۲۰۹)

یہ بھی شرط ہے کہ تین دن کی راہ کے سفر کا متصل ارادہ ہو، اگر یوں ارادہ کیا کہ مثلا دو دن کی راہ پر پہنچ کر کچھ کام کرنا ہے وہ کر کے پھر ایک دن کی راہ جاؤں گا تو یہ تین دن کی راہ کا متصل ارادہ نہ ہوا مسافر نہ ہوا۔ (نماز کے احکام، ص۳۰۳)

---

❶......"المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حدیث خزیمة بن ثابت، الحدیث: ۲۱۹۲٤، ج۸، ص۲۰۱، "سنن الترمذی"، کتاب الرضاع، باب ما جاء فی کراهیة إلخ، الحدیث: ۱۱٦۷، ج۲، ص۳۸۷.

❷......"سنن الترمذی"، کتاب الرضاع، باب ما جاء فی کراهیة إلخ، الحدیث: ۱۱٦۸، ج۲، ص۳۸۸، "مشکاة المصابیح"، کتاب النکاح، باب المباشرة، الحدیث: ۳۱۹۵، ج۱، ص۵۸٦.

❸......"المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند أبی هریرة، الحدیث: ۱۰۲۱۰، ج۳، ص۵۲۲.

دیکھنا جائز نہیں

① ’’عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ فَإِذَا خَرَجَتْ اسْتَشْرَفَهَا الشَّیْطَانُ‘‘۔ (۱)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ عورت عورت ہے یعنی پردہ میں رکھنے کی چیز ہے جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اس عورت کو گھورتا ہے یعنی کسی اجنبی عورت کو دیکھنا شیطانی کام ہے۔ (ترمذی)

② ’’عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَیْمُوْنَةَ إِذْ أَقْبَلَ ابْنُ أُمِّ مَکْتُوْمٍ فَدَخَلَ عَلَیْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ احْتَجِبَا مِنْهُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَلَیْسَ هُوَ أَعْمٰی لَا یُبْصِرُنَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَفَعَمْیَاوَانِ أَنْتُمَا أَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهِ؟‘‘۔ (۲)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ میں اور حضرت میمونہ حضور کی خدمت میں حاضر تھیں کہ (ایک نابینا صحابی) حضرت ابنِ ام مکتوم رضی اللہ تعالی عنہ سامنے سے حضور کی خدمت میں آرہے تھے تو سرکار نے (ہم دونوں سے) فرمایا کہ پردہ کرلو (حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ) میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا وہ نابینا نہیں ہیں؟ وہ ہمیں نہیں دیکھ سکیں گے۔ حضور نے فرمایا کیا تم دونوں بھی نابینا ہو کیا تم انہیں نہیں دیکھوگی۔ (احمد، ترمذی، ابوداود)

یعنی مرد کے لیے جس طرح اجنبی عورت کو دیکھنا ناجائز ہے اسی طرح عورت کے لیے اجنبی مرد کو دیکھنا بھی جائز نہیں۔

---

❶......’’سنن الترمذی‘‘، کتاب الرضاع، الحدیث: ١١٧٦، ج٢، ص٣٩٢.

❷......’’المسند‘‘ للإمام أحمد بن حنبل، حدیث أم سلمة زوج إلخ، الحدیث: ٢٦٥٩٩، ج١٠، ص١٨٣، ’’سنن الترمذی‘‘، کتاب الأدب، باب ما جاء فی احتجاب النساء إلخ، الحدیث: ٢٧٨٧، ج٤، ص٣٥٦، ’’سنن أبی داود‘‘، کتاب اللباس، باب فی قوله عزوجل وقل للمومنات إلخ، الحدیث: ٤١١٢، ج٤، ص٨٧ ، ’’مشکاة المصابیح‘‘، کتاب النکاح، الحدیث: ٣١١٦، ج١، ص٥٧٣.

③ ''عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظَرِ الْفُجَاءَةِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَصْرِفَ بَصَرِي''۔ (١)

حضرت جریر بن عبداللہ نے فرمایا کہ میں نے حضور علیہ الصلاۃ والسلام سے (کسی عورت پر) اچانک نظر پڑ جانے کے متعلق پوچھا تو حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے مجھے نظر پھیر لینے کا حکم فرمایا۔ (مسلم)

④ ''عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّ لَكَ الْأُولَى وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ''۔ (٢)

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے فرمایا کہ اے علی! (اجنبی عورت پر) ایک نگاہ کے بعد دوسری نگاہ مت ڈالو کہ اچانک پڑ جانے والی پہلی نگاہ تمہارے لیے معاف ہے دوبارہ دیکھنا جائز نہیں۔ (ترمذی)

⑤ ''عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَرْأَةَ تُقْبِلُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ وَتُدْبِرُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ إِذَا أَحَدُكُمْ أَعْجَبَتْهُ الْمَرْأَةُ فَوَقَعَتْ فِي قَلْبِهِ فَلْيَعْمِدْ إِلَى امْرَأَتِهِ فَلْيُوَاقِعْهَا فَإِنَّ ذٰلِكَ يَرُدُّ مَا فِي نَفْسِهِ''۔ (٣)

حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ عورت شیطان کی صورت میں آگے آتی ہے اور شیطان کی شکل میں پیچھے جاتی ہے جب تم میں سے کسی کو غیر عورت اچھی معلوم ہو پھر اس کا خیال دل میں جم جائے تو وہ اپنی بیوی کے پاس چلا جائے اور اس سے ہمبستری کر لے اس لیے کہ ایسا کرنا اس کے دل کے شہوانی خیال کو دور کر دے گا۔ (مسلم شریف)

* * *

---

❶ ......''صحيح مسلم''، كتاب الأداب، باب نظر الفجاءة، الحديث: ٤٥-(٢١٥٩) ص ١١٩٠.

❷ ......''سنن الترمذي''، كتاب الأدب، باب ماجاء في نظرة الفجاءة، الحديث: ٢٧٨٦، ج٤، ص٣٥٦.

❸ ......''صحيح مسلم''، كتاب النكاح، باب ندب من رأى إلخ، الحديث: ٩-(١٤٠٣) ص٧٢٦، ''مشكاة المصابيح''، كتاب النكاح، باب النظر إلى المخطوبة إلخ، الحديث: ٣١٠٥، ج١، ص٥٧٢.

اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی

①''عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَ لَا لَا يَبِيتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَأَةٍ ثَيِّبٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ نَاكِحًا أَوْ ذَا مَحْرَمٍ''۔ (۱)

حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ خبردار! کوئی مرد کسی ثیّبہ یعنی شادی شدہ عورت کے پاس رات نہ گزارے مگر صرف اس حالت میں کہ وہ مرد یا تو اس عورت کا شوہر ہو یا اس کا محرم۔ (مسلم شریف)

②''عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ''۔ (۲)

حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ کوئی مرد کسی اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہیں جمع ہوتا لیکن اس حال میں کہ وہاں دو کے علاوہ تیسرا شیطان بھی ہوتا ہے۔ (ترمذی)

③''عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالدُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَرَأَيْتَ الْحَمْوَ قَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ''۔ (۳)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ تم (غیر) عورتوں کے پاس جانے سے بچو، ایک انصاری نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر وہ عورت کا دیور ہو تو فرمایا دیور تو موت ہے یعنی وہ اور بھی خطرناک ہے۔ (مسلم)

④''عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مَعَ إِحْدَى نِسَائِهِ فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام اپنی ایک بیوی کے ہمراہ

---

①......"صحیح مسلم"، کتاب السلام، باب تحریم الخلوة بالأجنبیة إلخ، الحدیث: ۱۹۔(۲۱۷۲) ص۱۱۹۶.

②......"سنن الترمذی"، کتاب الرضاع، باب ما جاء فی کراهیة إلخ، الحدیث: ۱۱۷۴، ج۲، ص۳۹۱.

③......"صحیح مسلم"، کتاب السلام، باب تحریم الخلوة بالاجنبیة إلخ، الحدیث: ۲۰۔(۲۱۷۲) ص۱۱۹۶.

فَدَعَاهُ فَجَاءَ فَقَالَ يَا فُلَانُ هَذِهِ زَوْجَتِي فُلَانَةُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ كُنْتُ أَظُنُّ بِهِ فَلَمْ أَكُنْ أَظُنُّ بِکَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ"۔ [1]

تھے اتنے میں ایک شخص سامنے سے گزرا حضور نے اس کو بلا کر فرمایا اے فلاں! سن لے کہ یہ عورت میری فلاں بیوی ہے۔ وہ شخص بولا یا رسول اللہ! جب میں کسی اور کے ساتھ بدگمانی نہیں کرتا تو معاذ اللہ آپ کے ساتھ بدگمانی کروں گا۔ سرکارِ اقدس نے فرمایا بات دراصل یہ ہے کہ شیطان انسان کے بدن کے اندر خون کی نالیوں میں دوڑتا پھرتا ہے۔ اس لیے یہ اندیشہ کچھ بعید نہیں کہ وہ تیرے دل میں وسوسہ ڈال دے کہ رسولِ خدا ایک اجنبی عورت کے ساتھ ہیں۔ (مسلم)

* * * *

تنگدستی کے سبب ہلاکت....!

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطان بحر و بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: "لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ دین دار کو اپنا دین بچانے کیلئے ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ اور ایک غار سے دوسری غار کی طرف بھاگنا پڑے گا تو جب ایسا زمانہ ہوگا تو روزی اللہ عزوجل کی ناراضگی ہی سے حاصل کی جائے گی، پھر جب ایسا زمانہ آجائے گا تو آدمی اپنے بیوی بچوں کے ہاتھوں ہلاک ہوگا، اگر اس کے بیوی بچے نہ ہوں تو وہ اپنے والدین کے ہاتھوں ہلاک ہوگا، اگر اس کے والدین نہ ہوئے تو وہ رشتہ داروں اور پڑوسیوں کے ہاتھوں ہلاک ہوگا۔"

صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کیسے؟ فرمایا کہ: "وہ اسے اس کی تنگ دستی پر عار دلائیں گے تو وہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے والے کاموں میں مصروف کردے گا۔"

(الترغیب والترہیب، کتاب الادب، باب فی العزلۃ لمن لایامن۔۔۔الخ، رقم ۱۶، ج ۳، ص ۲۹۹)

---

[1] ......"صحیح مسلم"، کتاب السلام، باب بیان أنه یستحب إلخ، الحدیث: ۲۳۔(۲۱۷۴) ص۱۱۹۷.

زنا، لواطت

①"عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَزْنِی الزَّانِی حِینَ یَزْنِی وَهُوَ مُؤْمِنٌ"۔ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ زنا کرنے والا جس وقت زنا کرتا ہے (اس وقت) مومن نہیں رہتا یعنی مومن کی صفات سے محروم ہوجاتا ہے۔ (بخاری شریف)

②"عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ مَا مِنْ قَوْمٍ یَظْهَرُ فِیهِمُ الزِّنَا إِلَّا أُخِذُوا بِالسَّنَةِ وَمَا مِنْ قَوْمٍ یَظْهَرُ فِیهِمُ الرِّشَا إِلَّا أُخِذُوا بِالرُّعْبِ"۔ (۲)

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے حضور علیہ الصلاۃ والسلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس قوم میں زنا پھیل جاتا ہے وہ قوم قحط سالی میں ضرور مبتلا کی جاتی ہے اور جس قوم میں رشوت عام ہوتی ہے وہ (اپنے دشمن کے) خوف و ہراس میں مبتلا رہتی ہے۔ (احمد، مشکوۃ)

③"عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا زَنَی بِامْرَأَةٍ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجُلِدَ الْحَدُّ ثُمَّ أُخْبِرَ أَنَّهُ مُحْصَنٌ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ"۔ (۳)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے ایک عورت سے زنا کیا تو حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے اسے کوڑے لگوائے پھر خبر دی گئی وہ محصن (یعنی شادی شدہ) ہے تو حضور نے اسے سنگسار کرادیا یعنی لوگوں نے پتھروں سے مار مار کر اسے ہلاک کردیا۔ (ابوداود)

④"عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدْتُمُوهُ یَعْمَلُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ جس شخص کو تم (حضرت)

---

❶......"صحيح البخاری"، كتاب المظالم والغضب، الحديث: ٢٤٧٥، ج٢، ص١٣٧.

❷......"المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حديث عمرو بن العاص عن النبي صلى الله عليه وسلم، الحديث: ١٧٨٣٩، ج٦، ص٢٤٥، "مشكاة المصابيح"، كتاب الحدود، الحديث: ٣٥٨٢، ج١، ص٦٥٦.

❸......"سنن أبی داود"، كتاب الحدود، باب رجم ماعز بن مالك، الحديث: ٤٤٣٨، ج٤، ص٢٠١.

عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ"۔(۱)

لوط علیہ السلام کی قوم کا عمل کرتے ہوئے پاؤ تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کردو۔ (ترمذی)

⑤ "عَنْ اِبْنِ عَبّاسٍ وَأَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُول اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَلْعُوْنٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ رَوَاهُ رَزِيْن وَفِىْ رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَلِيًا اَحُرَ قَهُمَا وَاَبَابَكْرٍ هَدَمَ عَلَيْهِمَا حَائِطاً"۔(۲)

حضرت ابن عباس و ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ جو شخص قومِ لوط کا عمل کرے وہ ملعون ہے۔ (رزین) اور انہیں کی ایک روایت میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فعلِ بد کرنے والے اور کرانے والے دونوں کو جلا دیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے ان دونوں پر دیوار گرادی۔

اِنتباہ:

(۱)...... یہاں اگر حکومت اسلامیہ ہوتی تو زانی کو سو کوڑے مارے جاتے یا سنگسار کیا جاتا یعنی اس قدر پتھر مارا جاتا کہ وہ مرجاتا مگر اس حال میں زانی اور زانیہ کے لیے یہ حکم ہے کہ مسلمان ان کا پورے طور پر بائیکاٹ کریں ان کے ساتھ کھانا پینا، اُٹھنا، بیٹھنا، سلام وکلام اور ہر قسم کے اسلامی تعلقات ختم کردیں تاوقتیکہ توبہ کرکے وہ اپنے گناہ سے باز نہ آجائیں۔ اگر مسلمان ایسا نہیں کریں گے تو وہ بھی گنہ گار ہوں گے۔

(۲)......لواطت کرنے والے جسمانی طور پر بھی سخت سزا کے مستحق ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے انہیں جلا دیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے ان پر دیوار گرادی اور ایک روایت کے مطابق حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے حکم دیا کہ انہیں قتل کردو۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ فعل نہایت خبیث ہے بلکہ زنا سے بھی بدتر ہے۔

زمانۂ موجودہ میں لواطت کرنے والے اور کرانے والے کے متعلق یہ حکم ہے کہ مسلمان ان سے پورے طور پر قطع تعلق کریں اور اس خبیث فعل سے باز آجانے کے لیے ان پر اپنی طاقت بھر اتنی سختی کریں کہ وہ اپنے اس گندے خلافِ فطرت فعل سے باز آجائیں اگر مسلمان اپنی غفلت سے کام لے کر خاموشی اختیار کریں گے تو گنہ گار ہوں گے۔

❁......❁......❁......❁

---

❶......"سنن الترمذی"، کتاب الحدود، باب ما جاء فی حد اللوطی، الحدیث: ۱۴۶۱، ج۳، ص۱۳۷.

❷......"مشکاۃ المصابیح"، کتاب الحدود، الحدیث: ۳۵۸۳۔ ۳۵۸۴، ج۱، ص۶۵۶۔۶۵۷.

کتابُ الطّلاق

① ''عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبْغَضُ الْحَلَالِ إِلَی اللّٰهِ الطَّلَاقُ''۔ (١)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ تمام حلال چیزوں میں خدائے تعالیٰ کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ چیز طلاق ہے۔ (ابوداود)

② ''عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَیُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا فِی غَیْرِ مَا بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَیْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ''۔ (٢)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ جو عورت بغیر کسی عذرِ مقبول کے شوہر سے طلاق مانگے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔ (ترمذی، ابوداود)

③ ''عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِیْدٍ قَالَ أُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثَ تَطْلِیْقَاتٍ جَمِیْعًا فَقَامَ غَضْبَانَ ثُمَّ قَالَ أَیُلْعَبُ بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنَا بَیْنَ أَظْهُرِكُمْ''۔ (٣)

حضرت محمود بن لبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو خبر دی گئی کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں اکٹھی دی ہیں یہ سنتے ہی حضور غضب ناک ہو کر کھڑے ہوگئے پھر فرمایا کیا اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ساتھ کھیل کیا جاتا ہے حالانکہ میں تمہارے اندر موجود ہوں۔ (نسائی)

معلوم ہوا کہ یکبارگی تین طلاقیں دینی حرام ہیں۔ مرقاۃ میں اسی حدیث کے تحت ہے: ''اَلْحَدِیْثُ یَدُلُّ عَلَی أَنَّ التَّطْلِیْقَ بِالثَّلَاثِ حَرَامٌ لِأَنَّهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَصِیْرُ غَضْبَانَ إِلَّا

---

❶......''سنن أبی داود''، کتاب الطلاق، باب کراهية الطلاق، الحديث: ٢١٧٨، ج٢، ص٣٧٠.

❷......''سنن الترمذی''، کتاب الطلاق واللعان إلخ، باب ما جاء فی المختلعات، الحديث: ١١٩١، ج٢، ص٤٠٢، ''سنن أبی داود''، کتاب الطلاق، باب فی الخلع، الحديث: ٢٢٢٦، ج٢، ص٣٩٠.

❸......''سنن النسائی''، کتاب الطلاق، باب الثلاث المجموعة وما فيه إلخ، الحديث: ٣٣٩٨، ص٥٥٤.

بِمَعْصِيَةٍ اھ''.(۱)

④ ''عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ تْ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي كُنْتُ عِندَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي فَتَزَوَّجْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَمَا مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَقَالَ أَتُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ؟ فَقَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَا حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ''۔(۲) (بخاری، مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رفاعہ قرظی کی بیوی نے حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں رفاعہ کے پاس تھی تو انہوں نے مجھے طلاق دی پھر میری طلاق قطعی کردی یعنی مجھے تین طلاقیں دے دیں۔ اس کے بعد میں نے عبدالرحمٰن بن زبیر (۳) سے نکاح کرلیا اور نہیں ہے ان کا (عضو) مگر کپڑے کے دامن کی طرح نرم (یعنی وہ ہمبستری کی قدرت نہیں رکھتے) تو حضور نے فرمایا کہ تم لوٹ کر رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہو؟ انہوں نے عرض کیا ہاں، حضور نے ارشاد فرمایا کہ تم اس وقت تک ان کی طرف لوٹ کر نہیں جاسکتی ہو جب تک کہ عبدالرحمٰن سے تم اور تم سے وہ جنسی حظ نہ حاصل کرلیں۔ (بخاری، مسلم)

انتباہ :

(۱)...... طلاق کی تین قسمیں ہیں۔ رجعی، بائن اور مغلّظہ۔ طلاق رجعی کا مطلب یہ ہے کہ شوہر عدت کے اندر رجعت کرسکتا ہے خواہ عورت راضی ہو یا نہ ہو۔ اور بعد عدت عورت کی مرضی سے نکاح کرسکتا ہے۔ حلالہ کی ضرورت نہیں۔ اور طلاق بائن کا مطلب یہ ہے کہ عورت کی مرضی سے شوہر عدت کے اندر نکاح کرسکتا ہے۔ اور عدت کے بعد بھی حلالہ کی ضرورت نہیں۔ اور طلاق مغلّظہ کا مطلب یہ ہے عورت بغیر حلالہ شوہر اول کے لیے جائز(۴) نہ ہوگی۔

(۲)...... حلالہ کی صورت یہ ہے کہ اگر عورت مدخولہ ہے تو عدت پوری ہونے کے بعد دوسرے سے نکاح کرے اور یہ دوسرا شوہر اس سے وطی بھی کرے اب دوسرے شوہر کی موت یا طلاق کے بعد عدت پوری ہونے پر

---

①...... "مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح"، كتاب النكاح، الحديث: ۳۲۹۲، ج۶، ص ۴۳۵-۴۳۶.

②...... "صحيح البخاري"، كتاب الشهادات، باب شهادة المختبي، الحديث: ۲۶۳۹، ج۲، ص۱۸۹، "صحيح مسلم"، كتاب النكاح، باب لاتحل المطلقة ثلاثا إلخ، الحديث: ۱۱۱-(۱۴۳۳) ص ۷۵۰.

③...... بفتح الزاء المنقوطة و كسر الباء الموحدة على وزن الامير -۱۲ منه

④...... رجعی، بائن اور طلاق مغلّظہ کی صورتیں بہارِ شریعت (حصہ ۸) سے معلوم کریں۔ ۱۲ منہ

پہلے شوہر سے نکاح کر سکتی ہے۔ اور اگر عورت مدخولہ نہیں ہے تو پہلے شوہر کے طلاق دینے کے فوراً بعد دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے اس لیے کہ غیر مدخولہ کے لیے عدت نہیں۔(۱) (عالمگیری، بہار شریعت وغیرہ)

حدیث شریف میں حلالہ کرنے والے اور حلالہ کرانے والے پر جو لعنت آئی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ایجاب وقبول میں حلالہ کی شرط لگائی جائے۔ اور اگر ایجاب وقبول میں حلالہ کی شرط نہ لگائی جائے تو کوئی قباحت نہیں بلکہ اگر بھلائی کی نیت ہو تو مستحق اجر ہے۔

درمختار مع ردالمحتار جلد۲، ص:۵۵۹ میں ہے:

”لُعِنَ الْمُحَلِّلُ وَالْمُحَلَّلُ لَہُ بِشَرْطِ التَّحْلِیلِ کَتَزَوَّجْتُکِ عَلَی أَنْ أُحَلِّلَکِ أَمَّا إِذَا أَضْمَرَ ذٰلِکَ لَا یُکْرَہُ وَکَانَ الرَّجُلُ مَأْجُورًا لِقَصْدِ الْإِصْلَاحِ“۔(۲)

یعنی حلالہ کرنے والے اور حلالہ کرانے والے پر اس صورت میں لعنت کی گئی ہے جب کہ ایجاب وقبول میں حلالہ کی شرط لگائی جائے۔ مثلاً مرد عورت سے یوں کہے کہ میں نے تجھ سے نکاح کیا اس بات پر کہ تو شوہر اوّل کے لیے حلال ہو جائے لیکن اگر حلالہ کی نیت دل میں ہو (اور ایجاب وقبول میں حلالہ کی شرط کا ذکر نہ آئے) تو اس میں کوئی قباحت وکراہت نہیں بلکہ اگر اصلاح کی نیت سے ہو تو موجب اجر ہے۔

(۳)......طلاق دینا جائز ہے لیکن بغیر وجہ شرعی ممنوع ہے۔

(٤)......وجہ شرعی ہو تو طلاق دینا مباح ہے بلکہ اگر عورت شوہر کو یا دوسروں کو تکلیف دیتی ہو یا نماز نہ پڑھتی ہو تو طلاق دینا مستحب ہے۔(۳) (بہار شریعت)

(۵)......اگر شوہر نامرد ہے یا اس پر کسی نے جادو کر دیا ہو کہ ہمبستری نہیں کر پاتا اور اس کے ازالہ کی بھی کوئی صورت نظر نہیں آتی تو ان صورتوں میں طلاق دینا واجب ہے۔ اگر طلاق نہیں دے گا تو گنہ گار ہوگا۔(٤)
(بہار شریعت بحوالہ درمختار وغیرہ)

* * * *

---

①...... ”بہار شریعت“، ج۲، ص۱۷۷، ”الفتاوی الھندیۃ“، کتاب الطلاق، فصل فیما تحل بہ المطلقۃ وما یتصل بہ، ج۱، ص٤۷۳.

②...... ”الدر المختار ورد المحتار“، کتاب الطلاق، مطلب فی حیلۃ إسقاط عدۃ المحلل، ج٥، ص٥۱.

③...... ”بہار شریعت“، ج۲، ص۱۱۰.

④...... ”بہار شریعت“، ج۲، ص۱۱۰، ”الدر المختار“، کتاب الطلاق، ج٤، ص٤۱٤۔٤۱۷ وغیرہ.

عدّت

① ''عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ نُفِسَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَجَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَتْهُ أَنْ تَنْكِحَ فَأَذِنَ لَهَا فَنَكَحَتْ''۔ (۱)

حضرت مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ سُبیعہ اسلمیہ کو شوہر کے انتقال کے کچھ عرصہ بعد بچہ تولد ہوا تو حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور نکاح کی اجازت طلب کی۔ حضور نے ان کو اجازت دے دی تو انہوں نے نکاح کرلیا۔

(بخاری شریف)

معلوم ہوا کہ بیوہ حاملہ کی عدت وضع حمل ہے۔ جیسا کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اسی حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ ''عدت حاملِ وضع حمل ست''۔ (۲)

(اشعۃ اللمعات، جلد سوم ص ۱۸۴)

اور بیوہ اگر حاملہ نہ ہو تو اس کی عدت چار مہینہ دس دن ہے۔ جیسا کہ پارہ ۲۔ رکوع ۱۴ میں ہے: ﴿وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَیَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا یَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا﴾۔

اور طلاق والی عورت اگر حاملہ ہو تو اس کی عدت بھی وضع حمل ہے۔ جیسا کہ پارہ ۲۸۔ رکوع ۱۷ میں ہے: ﴿وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾۔

اور طلاق والی مدخولہ عورت اگر آئسہ یعنی پچپن سالہ یا نابالغہ ہو تو اس کی عدت تین ماہ ہے۔ جیسا کہ پارہ ۲۸ سورۂ طلاق میں ہے: ﴿وَالّٰٓـِٔیْ یَىٕسْنَ مِنَ الْمَحِیْضِ مِنْ نِّسَآىٕكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ وَّالّٰٓـِٔیْ لَمْ یَحِضْنَ﴾۔

اور طلاق والی مدخولہ عورت اگر حاملہ نابالغہ یا پچپن سالہ نہ ہو یعنی حیض والی ہو تو اس کی عدت تین حیض ہے۔ خواہ یہ تین حیض تین ماہ یا تین سال یا اس سے زیادہ میں آئیں کَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَالْمُطَلَّقٰتُ

---

① ......''صحیح البخاری''، کتاب الطلاق، باب وأولات الأحمال إلخ، الحدیث: ۵۳۲۰، ج۳، ص۵۰۳.

② ......''اشعۃ اللمعات''، کتاب النکاح، باب العدۃ، الفصل الأول، ج۳، ص۱۸۴.

یَتَرَبَّصۡنَ بِاَنۡفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوۡٓءٍ ﴾۔ (پارہ ۲، رکوع ۱۲)

اورطلاق والی غیر مدخولہ عورت کے لیے کوئی عدت نہیں جیسا کہ پارہ ۲۲ رکوع ۳ میں ہے: ﴿ اِذَا نَكَحۡتُمُ الۡمُؤۡمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقۡتُمُوۡهُنَّ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ تَمَسُّوۡهُنَّ فَمَا لَكُمۡ عَلَيۡهِنَّ مِنۡ عِدَّةٍ ﴾۔

انتباہ:

عوام میں جو مشہور ہے کہ طلاق والی عورت کی عدت تین مہینہ تیرہ دن ہے تو یہ بالکل غلط اور بے بنیاد ہے جس کی شریعت میں کوئی اصل نہیں۔

* * *

عورت کا اجنبی کے گھر ملازمت کرنا کیسا؟

سوال: کیا عورت اجنبی کے گھر ملازمت کرسکتی ہے؟

جواب: پانچ شرطوں کے ساتھ اجازت ہے چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین وملت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں یہاں پانچ شرطیں ہیں:

(۱)......کپڑے باریک نہ ہوں، جن سے سر کے بال یا کلائی وغیرہ ستر کا کوئی حصہ چمکے۔

(۲)......کپڑے تنگ وچست نہ ہوں جو بدن کی ہیئات (یعنی سینے کا ابھار یا پنڈلی وغیرہ کی گولائی وغیرہ) ظاہر کریں۔

(۳)......بالوں یا گلے یا پیٹ یا کلائی یا پنڈلی کا کوئی حصہ ظاہر نہ ہوتا ہو۔

(٤)......کبھی نامحرم کے ساتھ خفیف (یعنی معمولی سی) دیر کے لیے بھی تنہائی نہ ہوتی ہو۔

(٥)......اوس کے وہاں رہنے یا باہر آنے جانے میں کوئی مظنہ فتنہ (فتنہ کا گمان) نہ ہو۔ یہ پانچوں شرطیں اگر جمع ہیں تو حرج نہیں اور ان میں ایک بھی کم ہے تو (ملازمت وغیرہ) حرام۔ (فتاوی رضویہ ج۲۲، ص۲۴۸)

لمحۂ فکریہ

جہالت وبے باکی کا دور ہے مذکورہ پانچ شرائط پر عمل فی زمانہ مشکل ترین ہے، آج کل دفاتر وغیرہ میں مرد وعورت معاذ اللہ عزوجل اکٹھے کام کرتے ہیں اور یوں ان دونوں کیلئے بے پردگی، بے تکلفی اور بدنگاہی سے بچنا قریب بہ ناممکن ہے لہذا عورت کو چاہیے کہ گھر اور دفتر وغیرہ میں نوکری کے بجائے کوئی گھریلو کسب اختیار کیا جائے۔

(پردے کے بارے میں سوال جواب، ص۱۶۰)

حلال اور حرام جانور

① ’’عَنْ جَابِرٍ قَالَ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِى يَوْمَ خَيْبَرَ الْحُمُرَ الْإِنْسِيَّةَ وَلُحُومَ الْبِغَالِ وَكُلَّ ذِى نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَكُلَّ ذِى مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ‘‘۔(١)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے گھریلو گدھوں، خچروں، درندوں اور پنجہ سے شکار کرنے والے پرندوں کے گوشت کو خیبر کے دن حرام قرار دیا۔ (ترمذی)

② ’’عَنْ سَفِيْنَةَ قَالَ أَكَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ حُبَارَى‘‘۔(٢)

حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سرخاب کا گوشت کھایا ہے۔ (ابوداود)

③ ’’عَنْ أَبِى مُوسَى قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ لَحْمَ الدَّجَاجِ‘‘۔(٣)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسولِ کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کو مرغ کا گوشت تناول فرماتے ہوئے دیکھا ہے۔ (بخاری، مسلم)

④ ’’عَنْ أَبِىْ قَتَادَةَ أَنَّهُ رَأَى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَعَقَرَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ قَالَ مَعَنَا رِجْلُهُ فَأَخَذَهَا فَأَكَلَهَا‘‘۔(٤)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے نیل گائے دیکھا تو شکار کیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارے پاس اس کے گوشت کا کچھ حصہ ہے؟ عرض کیا ہاں، اس کی

---

[1] ......’’سنن الترمذی‘‘، کتاب الأطعمة، باب ماجاء فی کراھیة إلخ، الحدیث: ١٤٨٣، ج٣، ص١٥٢.

[2] ......’’سنن أبی داود‘‘، کتاب الأطعمة، باب فی أکل لحم الحباری، الحدیث: ٣٧٩٧، ج٣، ص٤٩٦.

[3] ......’’صحیح البخاری‘‘، الحدیث: ٥٥١٧، ج٣، ص٥٦٣، ’’مشکاة المصابیح‘‘، کتاب الصید والذبائح، الحدیث: ٤١١٢، ج٢، ص٨٠.

[4] ......’’صحیح البخاری‘‘، کتاب الجهاد والسیر، الحدیث: ٢٨٥٤، ج٢، ص٢٦٩، ’’صحیح مسلم‘‘، کتاب =

ران ہے، حضور نے اس کو قبول فرمایا اور کھایا۔ (بخاری، مسلم)

⑤ ’’عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُحِلَّتْ لَنَا مَيْتَتَانِ وَدَمَانِ الْمَيْتَتَانِ الْحُوْتُ وَالْجَرَادُ وَالدَّمَانِ الْكَبِدُ وَالطِّحَالُ‘‘۔ (١)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے لیے دو مردار جانور اور دو خون حلال کیے گئے ہیں۔ مردار جانور تو مچھلی اور ٹڈی ہیں اور دو خون کلیجی اور تلی ہیں۔ (احمد، ابن ماجہ، مشکوۃ)

⑥ ’’عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَلْقَاهُ الْبَحْرُ وَجَزَرَ عَنْهُ الْمَاءُ فَكُلُوْهُ وَمَا مَاتَ فِيْهِ وَطَفَا فَلَا تَأْكُلُوْه‘‘۔ (٢)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا کہ دریا نے جس مچھلی کو باہر پھینک دیا اسے کھاؤ اور جو پانی میں مر کر تیرنے لگے اسے نہ کھاؤ۔ (ابوداود، ابن ماجہ)

⑦ ’’عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا أَعْلَمُهُ اِلَّا رَفَعَ الْحَدِيْثَ إِنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ وَقَالَ مَنْ تَرَكَهُنَّ خَشْيَةَ ثَائِرٍ فَلَيْسَ مِنَّا‘‘۔ (٣)

حضرت عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سانپوں کو مار ڈالنے کا حکم فرمایا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو شخص اس ڈر سے نہ مارے کہ دوسرے سانپ اس سے بدلہ لیں گے تو ہمارے طریقے پر نہیں ہے۔ (شرح السنۃ، مشکوۃ)

= الحج، باب تحريم الصيد للمحرم، الحديث: ٦٣-(١١٩٦) ص٦١٣.

❶......"المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند عبد الله بن عمر بن خطاب، الحديث: ٥٧٢٧، ج٢، ص٤١٥، "سنن ابن ماجه"، كتاب الأطعمة، باب الكبد والطحال، الحديث: ٣٣١٤، ج٤، ص٣٢، "مشكاة المصابيح"، كتاب الصيد والذبائح، باب مايحل أكله إلخ، الحديث: ٤١٣٢، ج٢، ص٨٤.

❷......"سنن أبی داود"، كتا ب الأطعمة، باب فی أكل الطافی من السمك، الحديث: ٣٨١٥، ج٣، ص٥٠٢، "سنن ابن ماجه"، كتاب الصيد، الحديث: ٣٢٤٧، ج٣، ص٥٨٨.

❸......"شرح السنة"، كتاب الطب والرقى، باب قتل الحيات، الحديث: ٣١٥٨، ج٦، ص٢٨٥، "مشكاة المصابيح"، كتاب الصيد والذبائح، باب ما يحل أكله وما يحرم، الحديث: ٤١٣٨، ج٢، ص٨٥.

⑧ ''عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ وَزَغًا فِی أَوَّلِ ضَرْبَةٍ کُتِبَتْ لَهُ مِئَةُ حَسَنَةٍ وَفِی الثَّانِیَةِ دُوْنَ ذٰلِکَ وَفِی الثَّالِثَةِ دُوْنَ ذٰلِکَ''۔ (١)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ جو شخص گرگٹ یا چھپکلی کو پہلی ضرب میں مارے اس کے نامۂ اعمال میں سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دوسری میں اس سے کم اور تیسری میں اس سے بھی کم۔ (مسلم شریف)

انتباہ :

(۱)......غُرَابُ الْأَبْقَع یعنی وہ کوّا جو مردار کھاتا ہے حرام ہے درمختار میں ہے: لَا یَحِلُّ الْغُرَابُ الْأَبْقَعُ الَّذِی یَأْکُلُ الْجِیَفَ لِأَنَّهُ مُلْحَقٌ بِالْخَبَائِثِ۔

اور مہوکا کہ یہ کوّے کی طرح ایک جانور ہوتا ہے حلال ہے۔ (٢) (ردالمحتار)

(۲)......مچھلی کے علاوہ پانی کے سب جانور حرام ہیں۔ جیسے کچھوا، مگر مچھ، وغیرہ۔

(۳)......جھینگا کے مچھلی ہونے میں اختلاف ہے لہذا اس سے بچنا بہتر ہے۔ (٣) (بہار شریعت)

(٤)......پانی میں کوئی ایسی چیز ڈال دی کہ جس سے مچھلی مرگئی اور یہ معلوم ہے کہ اس چیز کے ڈالنے سے مری ہے تو وہ مچھلی حلال ہے۔ (٤) (درمختار)

(۵)......خرگوش جو بلی کی طرح ایک تیز رفتار جانور ہوتا ہے حلال ہے، ہدایہ صفحہ ۴۲۵ میں ہے: ''لَا بَأْسَ بِأَکْلِ الْأَرْنَبِ لِأَنَّ النَّبِیَّ عَلَیْهِ السَّلَامُ أَکَلَ مِنْهُ حِینَ أُهْدِیَ إِلَیْهِ مَشْوِیًّا وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ بِالْأَکْلِ مِنْهُ''۔ (٥)

❋......❋......❋......❋

---

❶......''صحیح مسلم''، کتاب السلام، باب استحباب قتل الوزغ، الحدیث: ١٤٧۔(٢٢٤٠) ص ١٢٣٠.

❷......''الدر المختار ورد المحتار''، کتاب الذبائح، ج٩، ص٥٠٩.

❸......''بہارِ شریعت''، حصہ پانزدہم، ص١٢٦.

❹......''الدر المختار''، کتاب الذبائح، ج٩، ص٥١٢.

❺......''الهدایة''، کتاب الذبائح، فصل فیمایحل أکله وما لایحل، ج٢، ص٣٥٢.

شکار اور ذبح

① ''عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ أَحَدُنَا أَصَابَ صَيْدًا وَلَيْسَ مَعَهُ سِكِّيْنٌ أَيَذْبَحُ بِالْمَرْوَةِ وَشِقَّةِ الْعَصَا؟ فَقَالَ أَمْرِرِ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ''۔(۱)

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کا کیا خیال ہے؟ اگر ہم میں سے کسی کو شکار مل جائے اور اس کے پاس چھری نہ ہو تو کیا وہ پتھر اور لاٹھی کی کھپچی سے اس کو ذبح کرسکتا ہے؟ حضور نے فرمایا اللہ کا نام لے کر جس چیز سے چاہو خون بہاؤ۔ (ذبح کا حق ادا ہو جائے گا)۔ (ابوداود، نسائی، مشکوۃ)

② ''عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَّمْتَ مِنْ كَلْبٍ أَوْ بَازٍ ثُمَّ أَرْسَلْتَهُ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكَ عَلَيْكَ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلَ قَالَ إِذَا قَتَلَهُ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ شَيْئًا فَإِنَّمَا أَمْسَكَهُ عَلَيْكَ''۔(۲)

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ جس کتے یا باز کو تم نے سکھایا ہو اور پھر اللہ تعالی کا نام لے کر اس کو شکار پر چھوڑو تو جس جانور کو وہ تمہارے لیے پکڑ رکھے (اور خود نہ کھائے) تو اس کو تم کھالو۔ میں نے عرض کیا اگرچہ وہ شکار کو مار ڈالے حضور نے فرمایا جب شکار کو مار ڈالے اور خود اس میں سے کچھ نہ کھائے تو شکار کو اس نے تیرے لیے پکڑ رکھا ہے۔ (ابوداود، مشکوۃ)

③ ''عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا إِلَّا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ جو شخص مویشی کی حفاظت

---

❶......"سنن أبی داود"، کتاب الضحایا، باب فی الذبیحة با لمروة، الحدیث: ٢٨٢٤، ج٣، ص١٣٦، "سنن النسائی"، کتاب الضحایا، باب إباحة الذبح بالعود، الحدیث: ٤٤٠٨، ص٧١٤، "مشکاة المصابیح"، کتاب الصید والذبائح، الفصل الثانی، الحدیث: ٤٠٨١، ج٢، ص٧٦.

❷......"سنن أبی داود"، کتاب الصید، باب فی الصید، الحدیث: ٢٨٥١، ج٣، ص١٤٨، "مشکاة المصابیح"، کتاب الصید والذبائح، الفصل الثانی، الحدیث: ٤٠٨٣، ج٢، ص٧٦.

كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ صَيْدٍ أَوْ زَرْعٍ انْتَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ"۔ (۱)

یا شکار کرنے یا کھیت کی نگہبانی کے مقاصد کے علاوہ صرف شوق کے لیے کتا پالے تو روزانہ ایک قیراط کی مقدار میں اس کا ثواب کم ہوگا۔ (بخاری، مسلم)

④ "عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ عُصْفُورًا فَمَا فَوْقَهَا بِغَيْرِ حَقِّهَا سَأَلَهُ اللّٰهُ عَنْ قَتْلِهِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا حَقُّهَا؟ قَالَ اَنْ يَذْبَحَهَا فَيَأْكُلُهَا وَلَا يَقْطَعُ رَأْسَهَا فَيَرْمِي بِهَا"۔ (۲)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ جو شخص چڑیا یا اس سے بڑے پرندے کو ناحق مارے تو خدائے تعالیٰ اس کے متعلق بھی باز پرس کرے گا۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! پرندوں کا حق کیا ہے؟ فرمایا انہیں ذبح کرے تو کھائے نہ یہ کہ سر کاٹ کر پھینک دے۔ (احمد، نسائی، مشکوۃ)

⑤ "عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالُوْا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ هُنَا أَقْوَامًا حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِشِرْكٍ يَأْتُونَنَا بِلُحْمَانٍ لَا نَدْرِي أَيَذْكُرُونَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا أَمْ لَا قَالَ اذْكُرُوا أَنْتُمْ اسْمَ اللّٰهِ وَكُلُوا"۔ (۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہاں کچھ قومیں رہتی ہیں جن کے شرک کا زمانہ بہت قریب ہے (یعنی نو مسلم ہیں) وہ لوگ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں اور ہم نہیں جانتے کہ ذبح کے وقت وہ خدائے تعالیٰ کا نام لیتے ہیں یا نہیں۔ حضور نے فرمایا کہ تم بسم اللہ کہو اور کھاؤ۔ (بخاری)

---

① ......"صحيح البخاري"، كتاب بدء الخلق، باب إذا وقع الذباب إلخ، الحديث: ٣٣٢٤، ج٢، ص٤٠٩، "صحيح مسلم"، كتاب المساقاة، باب الأمر بقتل الكلاب إلخ، الحديث: ٥٨-(١٥٧٥) ص٨٥٠.

② ......"المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند عبدالله بن عمرو بن العاص، الحديث: ٦٥٦٢، ج٢، ص٥٦٧، "سنن النسائي"، كتاب الضحايا، باب من قتل عصفورا بغير حقها، الحديث: ٤٤٥٢، ص٧٢٠، "مشكاة المصابيح"، كتاب الصيد والذبائح، الحديث: ٤٠٩٤، ج٢، ص٧٧.

③ ......"صحيح البخاري"، كتاب البيوع، باب من لم ير الوساوس إلخ، الحديث: ٢٠٥٧، ج٢، ص٧.

⑥ ’’عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ فَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ‘‘۔ [1]

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جب (جانور) ذبح کرنا چاہو تو ٹھیک سے ذبح کرو۔ اپنی چھُری کو تیز کرلو اور ذبیحہ کو تکلیف نہ پہنچاؤ۔ (مسلم)

اِنتباہ :

(۱)......ذبح میں چار رگیں کاٹی جاتی ہیں۔ ’’حلقوم‘‘ جس میں سانس آتی جاتی ہے۔ ’’مری‘‘ جس سے کھانا پانی اترتا ہے، ان دونوں کے اغل بغل اور دو رگیں ہوتی ہیں جن میں خون کی روانی ہوتی ہے۔ ان کو ’’ودجین‘‘ کہتے ہیں۔ [2] (درمختار، بہارشریعت)

(۲)......چار رگوں میں سے تین کٹ گئیں یا ہر ایک کا اکثر حصہ کٹ گیا تو ذبیحہ حلال ہے۔

(۳)......مشرک اور وہابی مرتد دہریہ نیچری کا ذبیحہ حرام و مردار ہے۔

(٤)......ہندو نے کہا کہ یہ مسلمان کا ذبیحہ ہے تو اس کا کھانا جائز نہیں۔ اور اگر یہ کہا کہ میں مسلمان سے خرید کر لایا ہوں تو اس کا کھانا جائز ہے۔ درمختار میں ہے: ’’أَصْلُهُ أَنَّ خَبَرَ الْكَافِرِ مَقْبُولٌ بِالْإِجْمَاعِ فِي الْمُعَامَلَاتِ لَا فِي الدِّيَانَاتِ۔‘‘ [3]

(۵)......ذبح کرنے میں قصداً **بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ أَكْبَرُ** نہ کہا تو جانور حرام ہے اور بھول کر ایسا ہوا تو حلال ہے۔ [4] (ہدایہ، جلد چہارم ص ۴۱۹، بہارشریعت)

(٦)......اس طرح ذبح کرنا کہ چھری حرام مغز تک پہنچ جائے یا سر کٹ کر جدا ہو جائے مکروہ ہے۔ مگر وہ ذبیحہ کھایا جائے گا یعنی کراہت اس فعل میں ہے نہ کہ ذبیحہ میں۔ [5] (ہدایہ، بہارشریعت)

---

[1]......’’صحيح مسلم‘‘، كتاب الصيد إلخ، باب الأمر باحسان إلخ، الحديث: ٥٧۔ (١٩٥٥) ص ١٠٨٠.

[2]......’’بہارِشریعت‘‘، حصہ پانزدہم، ص۱۱۵، ’’الدر المختار‘‘، باب الذبائح، ج٩، ص ٤٩١-٤٩٣.

[3]......’’الدر المختار‘‘، كتاب الحظر والإباحة، ج٩، ص٥٦٩.

[4]......’’بہارِشریعت‘‘، حصہ پانزدہم، ص۱۱۹، ’’الهداية‘‘، باب الذبائح، ج٢، ص٣٤٧.

[5]......’’بہارِشریعت‘‘، حصہ پانزدہم، ص۱۱۸، ’’الهداية‘‘، باب الذبائح، ج٢، ص٣٥٠.

(۷)......بکری اور بھینس وغیرہ میں بائیس چیزیں ناجائز ہیں: ۱۔ اوجھڑی، ۲۔ آنتیں، ۳۔ مثانہ، ۴۔ خصیے، ۵۔ ذکر یعنی علامت نر، ۶۔ فرج یعنی علامت مادہ، ۷۔ پاخانہ کا مقام، ۸۔ رگوں کا خون، ۹۔ گوشت کا خون جو ذبح کے بعد گوشت میں نکلتا ہے، ۱۰۔ دل کا خون، ۱۱۔ جگر کا خون، ۱۲۔ طحال کا خون، ۱۳۔ پتہ، ۱۴۔ پت یعنی وہ زرد پانی جو کہ پتہ میں ہوتا ہے، ۱۵۔ غدود، ۱۶۔ حرام مغز، ۱۷۔ گردن کے دو پٹھے جو شانوں تک کھنچے رہتے ہیں، ۱۸۔ ناک کی رطوبت، ۱۹۔ نطفہ خواہ نر کی منی مادہ میں پائی جائے یا خود اس جانور کی منی ہو، ۲۰۔ وہ خون جو رحم میں نطفہ سے بنتا ہے، ۲۱۔ وہ گوشت کا ٹکڑا جو رحم میں نطفہ سے بنتا ہے چاہے اعضا بنے ہوں یا نہ بنے ہوں، ۲۲۔ بچہ تام الخلقت یعنی جو رحم میں پورا جانور بن گیا اور مردہ نکلا یا بغیر ذبح مر گیا۔

(۸)......اولیائے کرام کی نذر و نیاز کے جانور کا گوشت جائز ہے جب کہ **بِسْمِ اللهِ اللهُ أَكْبَر** کہہ کر ذبح کیا گیا ہو جیسا کہ تفسیرات احمدیہ ص ۴۲ پارہ دوم کی آیت کریمہ: ﴿**وَمَآ أُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ**﴾ کے تحت ہے: **''اَلْبَقَرَةُ الْمَنْذُوْرَةُ لِلْأَوْلِيَاءِ كَمَا هُوَ الرَّسْمُ فِيْ زَمَانِنَا حَلَالٌ طَيِّبٌ لِأَنَّهٗ لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ غَيْرِ اللهِ عَلَيْهَا وَقْتَ الذبح وَإِنْ كَانُوْا يَنْذُرُوْنَهَا لَهٗ''**۔ (۱)

(۹)......شکاری جانور کا کیا ہوا شکار مندرجہ ذیل شرطوں کے ساتھ جائز ہے۔ **اول**۔ شکاری جانور مسلمان کا ہو اور سکھایا ہوا ہو۔ **دوم**۔ اس نے شکار کو زخم لگا کر مارا ہو دبوچ کر نہ مارا ہو۔ **سوم**۔ شکاری جانور **بِسْمِ اللهِ اللهُ أَكْبَر** کہہ کر چھوڑا گیا ہو۔ **چہارم**۔ اگر شکار کے مرنے سے پہلے شکاری اس کے پاس پہنچا تو اس نے **بِسْمِ اللهِ اللهُ أَكْبَر** کہہ کر اسے ذبح کیا ہو۔ ان شرطوں میں سے اگر کوئی شرط نہ پائی گئی تو جانور حلال نہ ہوگا۔ (۲)

(خزائن العرفان)

(۱۰)......سکھائے ہوئے شکاری جانور کی پہچان یہ ہے کہ اگر شکار پر چھوڑا جائے تو چھٹ جائے اور روکا جائے تو رک جائے اور شکار کیے ہوئے جانور کو مالک کے لیے چھوڑ رکھے اس میں سے کچھ نہ کھائے۔ تفسیر جلالین ص: ۹۳ میں ہے: **عَلَامَتُهَا أَنْ تُسْتَرْسَلَ إِذَا أُرْسِلَتْ وَتُنْزَجَرَ إِذَا زُجِرَتْ وَتُمْسِكَ الصَّيْدَ وَلَا تَأْكُلَ مِنْهُ**۔ (۳)

---

❶......''التفسيرات الأحمدية''، سورة البقرة، ص ٤٥.

❷......''خزائن العرفان''، ص١٩٤.

❸......'' التفسير الجلالين''، پاره ٦، سورة المائدة، ص٩٥.

(۱۱)......بندوق یا غلیل کا کیا ہوا شکار اگر مرجائے تو حرام ہے۔(۱) (ردالمحتار، بہارشریعت) اور فتاوی قاضی خاں میں ہے۔ **لَا يَحِلُّ صَيْدُ البندَقَةِ وَالحَجرِ اھ**(۲)

(۱۲)......جو شکار شوقیہ محض بغرض تفریح ہو، بندوق غلیل کا ہو خواہ مچھلی کا روزانہ ہو خواہ کبھی کبھی مطلقاً بالاتفاق حرام ہے۔ درمختار، کتاب الصید میں ہے۔ **هُوَ مُبَاحٌ إِلَّا لِلتَّلَهِّي كَمَا هُوَ ظَاهِرٌ** "۔(۳)

(۱۳)......بعض لوگ مچھلیوں کے شکار میں زندہ مچھلی یا زندہ مینڈک کی کانٹے میں پرو دیتے ہیں اور اس سے بڑی مچھلی پھنساتے ہیں ایسا کرنا منع ہے۔ کہ اس سے جانور کو ایذا دینا ہے۔ اسی طرح زندہ گھنیسا (کیچوا) کانٹے میں پروکر شکار کرتے ہیں یہ بھی منع ہے۔(۴) (بہارشریعت، جلد ہفدہم ص۲۷۳۰)

(۱۴)......بعض لوگ قصاب کے پیشہ کو مکروہ سمجھتے ہیں حالانکہ اس کی کراہت کا قول کسی سے منقول نہیں۔(۵) (بہارشریعت بحوالہ ردالمحتار)

❁ …… ❁ …… ❁ …… ❁

سردرد کا ثواب

حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، منزہ عن العیوب صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "مومن کا سردرد اور وہ کانٹا جو اسے چبھتا ہے یا اسے جو چیز تکلیف دیتی ہے اس کے عوض اللہ عزوجل قیامت کے دن اس کا درجہ بلند فرمائے گا اور اس کے گناہ مٹادے گا۔ (شعب الایمان، باب فی الصبر علی المصائب، رقم ۹۸۷۵، ج۷، ص۱۶۸)

---

❶......"بہار شریعت"، حصہ ہفدہم، ص۲۷، "رد المحتار"، ج۱۰، ص۴۹.

❷......"الفتاوی القاضی خان"، کتاب الصید والذبایح، ج۲، ص ۳۳۸.

❸......"الدر المختار"، کتاب الصید، ج۱۰، ص۵۳.

❹......"بہارِ شریعت"، حصہ ہفدہم، ص۳۰.

❺......"بہارِ شریعت"، حصہ ہفدہم، ص۱۸.

قربانی

① ''عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا هٰذِهِ الْأَضَاحِيُّ قَالَ سُنَّةُ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالُوا فَمَا لَنَا فِيهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ قَالُوا فَالصُّوفُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ مِنَ الصُّوفِ حَسَنَةٌ''۔ (۱)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! یہ قربانیاں کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا یہ تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا اس سے ہم کو ثواب ملے گا۔؟ فرمایا ہر بال کے بدلے ایک نیکی ہے عرض کیا اور اون یا رسول اللہ! تو آپ نے فرمایا کہ اون کے ہر بال میں بھی ایک نیکی ملے گی۔ (احمد، ابن ماجہ)

② ''عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَمِلَ ابْنُ آدَمَ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ أَحَبَّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ إِهْرَاقِ الدَّمِ وَإِنَّهُ لَيَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقُرُونِهَا وَأَشْعَارِهَا وَأَظْلَافِهَا وَإِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللّٰهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ بِالْأَرْضِ''۔ (۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ قربانی کے ایام میں ابن آدم کا کوئی عمل خدائے تعالیٰ کے نزدیک خون بہانے (یعنی قربانی کرنے) سے زیادہ پیارا نہیں اور وہ جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں، بالوں، کھروں کے ساتھ آئے گا اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے قبل خدائے تعالیٰ کے نزدیک مقامِ قبول میں پہنچ جاتا ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

---

[1] ......''المسند'' أحمد بن حنبل، حديث زيد بن أرقم، الحديث: ١٩٣٠٣، ج٧، ص٧٨، ''سنن ابن ماجه''، كتاب الأضاحی، باب ثواب الأضحية، الحديث: ٣١٢٧، ج٣، ص٥٣١.

[2] ......''سنن الترمذی''، كتاب الأضاحی، باب ما جاء فی فضل الأضحية، الحديث: ٤١٩٨، ج٣، ص١٦٢، ''سنن ابن ماجه''، كتاب الأضاحی، الحديث: ٣١٢٦، ج٣، ص٥٣٠.

③ ”عَنْ حَنَشٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ مَا هٰذَا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَانِي أَنْ أُضَحِّيَ عَنْهُ فَأَنَا أُضَحِّي عَنْهُ“۔ (۱)

حضرت حنش رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ تعالی وجہہ کو دو دنبے ذبح کرتے ہوئے دیکھا میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے مجھے وصیت فرمائی ہے کہ میں حضور کی جانب سے قربانی کیا کروں تو میں (دوسرا دنبہ حضور کی جانب سے) قربانی کر رہا ہوں۔ (ابوداود)

④ ”عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدَ سَعَةً وَلَمْ يُضَحِّ فَلَا يَقْرُبَنَّ مُصَلَّانَا“۔ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ جس میں وسعت ہو اور قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عیدگاہ کے قریب ہرگز نہ آئے۔ (ابن ماجہ)

⑤ ”عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمْ هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُضَحِّيَ فَلْيُمْسِكْ عَنْ شَعْرِهِ وَأَظْفَارِهِ“۔ (۳)

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جب تم بقرعید کا چاند دیکھو اور تم میں کا کوئی قربانی کرنا چاہے تو اس کو چاہیے کہ بال منڈانے، ترشوانے اور ناخن کٹوانے سے رکا رہے۔ (مسلم)

اِنتباہ :

(۱)......قربانی کے مسئلے میں صاحبِ نصاب وہ شخص ہے جو ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا کا مالک ہو یا ان میں سے کسی ایک کی قیمت کا سامانِ تجارت یا سامانِ غیر تجارت کا مالک ہو اور مملوکہ چیزیں حاجت اصلیہ سے زائد ہوں۔

(۲)......جو مالکِ نصاب اپنے نام سے ایک بار قربانی کر چکا ہے اور دوسرے سال بھی وہ صاحبِ نصاب ہے تو پھر اس پر اپنے نام سے قربانی واجب ہے اور یہی حکم ہر سال کا ہے۔

---

❶......”سنن أبی داود“، کتاب الضحایا، باب الأضحیة عن المیت، الحدیث: ۲۷۹۰، ج۳، ص۱۲۴.

❷......”سنن ابن ماجه“، کتاب الأضاحی، باب الأضاحی واجبة أم لا، الحدیث: ۳۱۲۳، ج۳، ص۵۲۹.

❸......”صحیح مسلم“، کتاب الأضاحی، باب النهی من دخل إلخ، الحدیث: ۴۱-(۱۹۷۷) ص۱۰۹۲.

حدیث میں ہے۔ ’’**إِنَّ عَلَى كُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُضْحِيَّةً**‘‘۔(۱) (ترمذی)

(۳)......اگر کوئی صاحبِ نصاب اپنی طرف سے قربانی کرنے کے بجائے دوسرے کی طرف سے کردے اور اپنے نام سے نہ کرے تو سخت گنہ گار ہوگا لہذا اگر دوسرے کی طرف سے بھی کرنا چاہتا ہے تو اس کے لیے ایک دوسری قربانی کا انتظام کرے۔

(٤)......بعض لوگوں کا جو یہ خیال ہے کہ ’’اپنی طرف سے زندگی میں صرف ایک بار قربانی واجب ہے‘‘ شرعاً غلط اور بے بنیاد ہے اس لیے کہ مالکِ نصاب پر ہر سال اپنے نام سے قربانی واجب ہے۔

(٥)......دیہات میں دسویں ذی الحجہ کو طلوعِ صبح صادق کے بعد ہی سے قربانی کرنا جائز ہے لیکن مستحب یہ ہے کہ سورج نکلنے کے بعد کرے۔ فتاوی عالمگیری جلد پنجم مصری ص ۲۶۰ میں ہے: ’’**وَالْوَقْتُ الْمُسْتَحَبُّ لِلتَّضْحِيَةِ فِي حَقِّ أَهْلِ السَّوَادِ بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ**‘‘۔(۲)

(٦)......شہر میں نماز عید سے پہلے قربانی کرنا جائز نہیں۔(۳) (بہار شریعت)

(٧)......شہری آدمی کو قربانی کا جانور دیہات میں بھیج کر نماز عید سے پہلے قربانی کرا کے گوشت کو شہر میں منگا لینا جائز ہے۔ درمختار مع ردالمحتار جلد پنجم ص ۲۰۹ میں ہے۔ ’’**حِيلَةُ مِصْرِيٍّ أَرَادَ التَّعْجِيلَ أَنْ يُخْرِجَهَا لِخَارِجِ الْمِصْرِ فَيُضَحِّي بِهَا إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ**‘‘۔(٤)

(٨)......قربانی کا چمڑا یا گوشت یا اس میں کی کوئی چیز قصاب یا ذبح کرنے والے کو اجرت میں دینا جائز نہیں۔ درمختار میں ہے: ’’**لَا يُعْطَى أَجْرُ الْجَزَّارِ مِنْهَا**‘‘۔(٥)

(٩)......قربانی کا گوشت کافر کو دینا جائز نہیں۔(٦)

---

❶......’’سنن الترمذی‘‘، کتاب الأضاحی، باب الأذان فی أذن المولود، الحدیث: ۱۵۲۳، ج۳، ص۱۷۵.

❷......’’الفتاوی الهندیة‘‘، کتاب الأضحیة، الباب الثالث فی وقت الأضحیة، ج۵، ص۲۹۵.

❸......’’بہارِ شریعت‘‘، حصہ پانزدہم، ص۱۳۷.

❹......’’الدر المختار ورد المحتار‘‘، کتاب الأضحیة، ج۹، ص۵۲۹.

❺......’’الدر المختار‘‘، کتاب الأضحیة، ج۹، ص۵۴۳ .

❻......’’بہارشریعت‘‘، حصہ پانزدہم، ص۱۴۴.

(۱۰)......قربانی کے جانور کو بائیں پہلو پر اس طرح لٹائیں کہ اس کا منہ قبلہ کی طرف ہو اور اپنا داہنا پاؤں اس کے پہلو پر رکھیں اور ذبح سے پہلے یہ دعا پڑھیں۔

’’ **إِنِّی وَجَّهْتُ وَجْهِی لِلَّذِی فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِیفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِکِینَ إِنَّ صَلَاتِی وَنُسُکِی وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِی لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِینَ لَا شَرِیکَ لَهُ وَبِذٰلِکَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِینَ** پھر **أَللّٰهُمَّ مِنْکَ وَلَکَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ أَکْبَرُ** ‘‘ پڑھتے ہوئے تیز چھری سے ذبح کریں۔ قربانی اپنی طرف سے ہو تو ذبح کے بعد یہ دعا پڑھیں۔ ’’ **أَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِکَ إِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَحَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ** ‘‘ اور اگر دوسرے کی طرف سے ذبح کرتا ہے تو مِنِّیْ کی جگہ مِنْ کے بعد اس کا نام لے۔[1]

❁……❁……❁……❁

کیا پردہ ضروری نہیں؟

سوال: ’’آج کل پردہ ضروری نہیں‘‘ ایسا کہنا کیسا ہے؟

جواب: اس طرح کے کلمات کہنا انتہائی حماقت و جہالت اور نہایت ہی سخت بات ہے اس طرح کے کلمات سے مطلقاً پردہ کی فرضیت کے انکار کا اظہار ہوتا ہے اور سرے سے پردے کی فرضیت ہی کا انکار کفر ہے البتہ پردہ کی فرضیت کا قائل ہے مگر پردے کی کسی خاص نوعیت (یعنی مخصوص طرز) کا انکار کرتا ہے جس کا تعلق ضروریاتِ دین سے نہیں تو پھر حکم کفر نہیں لیکن یہ کسی مسلمان سے متصور نہیں کہ وہ مطلقاً پردے کی فرضیت کا انکار کرے۔

مخلوط تعلیم

سوال: مخلوط تعلیم (Co-Education) کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: بالغان کی مخلوط تعلیم کا سلسلہ سراسر ناجائز و حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے کیونکہ اس میں شرعی پردہ کے تقاضے پورے نہیں ہوتے۔

---

❶...... ’’بہار شریعت‘‘، حصہ پانزدہم، ص۱۵۰۔

عقیقہ

①’’عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةٌ فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا‘‘۔ (۱)

حضرت سلمان بن عامر ضبی رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ میں نے حضور علیہ الصلاۃ والسلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ لڑکے (کی پیدائش) کے ساتھ عقیقہ ہے لہذا اس کی جانب سے جانور ذبح کرو۔ (بخاری شریف)

②’’عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ كَبْشًا كَبْشًا رَوَاهُ أَبُو دَاودَ وَعِنْدَ النَّسَائِيِّ كَبْشَيْنِ كَبْشَيْنِ‘‘۔ (۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے حضرت امام حسن وامام حسین رضی اللہ تعالی عنہما کا عقیقہ ایک ایک مینڈھے سے کیا۔ (ابوداود) اور امام نسائی کی روایت میں دو دو مینڈھے کا ذکر ہے۔

③’’عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وُلِدَ لَهُ وَلَدٌ فَأَحَبَّ أَنْ يَنْسُكَ عَنْهُ فَلْيَنْسُكْ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَيْنِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ‘‘۔ (۳)

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالی عنہما اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا (حضرت عبداللہ) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ جس شخص کے کوئی اولاد پیدا ہوئی پھر اس نے اس کی طرف سے جانور ذبح کرنا چاہا تو وہ لڑکے کی جانب سے دو بکری اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ذبح کرے۔ (ابوداود)

اِنتباہ :

(۱)......عقیقہ کے لیے ساتواں دن بہتر ہے اور ساتویں دن نہ کرسکے تو جب چاہے کرسکتا ہے سنت ادا

---

[1] ......’’صحيح البخارى‘‘، كتاب العقيقة، باب إماطة الأذى إلخ، الحديث: ٥٤٧٢، ج٣، ص٥٤٧.

[2] ......’’سنن أبى داود‘‘، كتاب الضحايا، باب فى العقيقة، الحديث: ٢٨٤١، ج٣، ص١٤٣.

[3] ......’’سنن أبى داود‘‘، كتاب الضحايا، باب فى العقيقة، الحديث: ٢٨٤٢، ج٣، ص١٤٣.

ہو جائے گی۔(۱)

(۲)......لڑکے کے عقیقہ میں دو بکرے اور لڑکی کے عقیقہ میں ایک بکری ذبح کی جائے یعنی لڑکے میں نر جانور اور لڑکی میں مادہ مناسب ہے لیکن اگر لڑکے کے عقیقہ میں بکریاں اور لڑکی کے عقیقہ میں بکرا ذبح کیا جب بھی حرج نہیں۔(۲) (بہارشریعت)

(۳)......قربانی کی طرح عقیقہ میں بھی بکرا اور بکری کی عمر ایک سال ہونا ضروری ہے۔(۳) (بہارشریعت)

(٤)......عوام میں جو مشہور ہے کہ ''عقیقہ کا گوشت بچہ کے ماں باپ، دادا دادی اور نانا نانی نہ کھائیں'' یہ غلط ہے۔ اس کا کوئی ثبوت نہیں۔(٤) (بہارشریعت)

(۵)......عقیقہ کے جانور کو ذبح کرنے کے لیے بائیں پہلو پر اس طرح لٹائیں کہ اس کا منہ قبلہ کی طرف ہو اور ذبح سے پہلے یہ دعا پڑھے۔ ''**أَللّٰهُمَّ هٰذِهِ الْعَقِيْقَةُ لِابْنِيْ فُلَانٍ دَمُهَا بِدَمِهٖ وَلَحْمُهَا بِلَحْمِهٖ وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهٖ وَجِلْدُهَا بِجِلْدِهٖ وَشَعْرُهَا بِشَعْرِهٖ أَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا فِدَاءً لِابْنِيْ مِنَ النَّارِ إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيْفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ. إِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ** پھر **أَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ أَكْبَرُ**'' کہہ کر ذبح کرے۔ اگر اپنا لڑکا ہو تو دعا میں **لِابْنِيْ** کے بعد فُلان کی جگہ اپنے لڑکے کا نام لے۔ اور اگر اپنی لڑکی ہو **لِابْنِيْ** کی جگہ **لِابْنَتِيْ** کہہ کر لڑکی کا نام لے۔ اور اگر دوسرے کا لڑکا ہو تو **ابْنِيْ فلان** کی جگہ لڑکے کا نام ولدیت کے ساتھ لے اور لڑکے کے عقیقہ میں **دَمُهَا بِدَمِهٖ وَلَحْمُهَا بِلَحْمِهٖ** وغیرہ مذکر کی ضمیر کے ساتھ پڑھا جائے گا اور لڑکی کے عقیقہ میں **دَمُهَا بِدَمِهَا وَلَحْمُهَا بِلَحْمِهَا** وغیرہ مؤنث کی ضمیر کے ساتھ پڑھا جائے گا۔

* * *

---

① ...... ''بہارشریعت''، حصہ پانزدہم، ص۱۵۴.

② ...... ''بہارشریعت''، حصہ پانزدہم، ص۱۵۴.

③ ...... ''بہارشریعت''، حصہ پانزدہم، ص۱۵۵.

④ ...... ''بہارشریعت''، حصہ پانزدہم، ص۱۵۵.

اچھے بُرے نام

①''عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَبَّ أَسْمَائِكُمْ إِلَى اللَّهِ عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ''۔ (۱)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ کے نزدیک تمہارے ناموں میں بہترین نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہے۔ (مسلم)

②'' عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَسْمَائِكُمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِكُمْ فَأَحْسِنُوا أَسْمَائَكُمْ''۔ (۲)

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ قیامت کے دن تم کو تمہارے نام اور تمہارے باپوں کے نام سے پکارا جائے گا۔ لہٰذا اپنے نام اچھے رکھو۔ (احمد، ابوداود)

③'' عَنْ أَبِي وَهْبِ نِ الْجُشَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ ''۔ (۳)

حضرت ابووہب جشمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا کہ انبیاء کے ناموں پر نام رکھو۔ (ابوداود)

④''عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوْا بِاسْمِيْ''۔ (٤)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھو۔ (بخاری، مسلم)

---

❶......''صحيح مسلم''، كتاب الأداب، باب النهى عن التكنى إلخ، الحديث: ٢-(٢١٣٢) ص١١٧٨.

❷......''المسند'' أحمد بن حنبل، حديث أبى الدرداء، الحديث: ٢١٧٥١، ج٨، ص١٦٢، ''سنن أبى داود''، كتاب الأدب، باب فى تغيير الأسماء، الحديث: ٤٩٤٨، ج٤، ص٣٧٤.

❸......''سنن أبى داود''، كتاب الأدب، باب فى تغيير الأسماء، الحديث: ٤٩٥٠، ج٤، ص٣٧٤.

❹......''صحيح البخارى''، كتاب المناقب، الحديث: ٣٥٣٧، ج ٢، ص٤٨٥، ''صحيح مسلم''، كتاب الأداب، باب النهى عن التكنى بأبى القاسم إلخ، الحديث: ٤-(٢١٣٣) ص١١٧٨.

⑤ ''عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وُلِدَ لَهُ ثَلاثَةُ أَوْلَادٍ فَلَمْ يُسَمِّ أَحَدًا مِنْهُمْ مُحَمَّدًا فَقَدْ جَهِلَ''۔ (۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جس شخص کے تین بیٹے پیدا ہوں اور وہ ان میں سے کسی کا نام بھی محمد نہ رکھے تو وہ بالیقین (ایمان وعشق) کے تقاضے سے جاہل ہے۔ (طبرانی کبیر)

⑥ ''عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُغَيِّرُ الاسْمَ الْقَبِيحَ''۔ (۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم برے نام کو (اچھے نام سے) بدل دیا کرتے تھے۔ (ترمذی)

⑦ ''عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ بِنْتًا لِعُمَرَ يُقَالُ لَهُ عَاصِيَةُ فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيلَةَ''۔ (۳)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت فاروق اعظم کی ایک صاحبزادی تھیں جن کا نام عاصیہ تھا رسولِ کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے ان کا نام بدل کر جمیلہ رکھ دیا۔ (مسلم)

انتباہ :

(۱)......جس کا نام عبدالرحمٰن، عبدالخالق، عبدالمعبود، عبدالقدوس، یا عبدالقیوم ہو اسے رحمٰن، خالق، معبود، قدوس، قیوم کہنا حرام ہے اس لیے کہ ان کا اطلاق غیر اللہ پر ناجائز ہے۔ ہاں اگر عبدالرحیم، عبدالکریم، عبدالعزیز کے قسم کا نام ہو تو رحیم، کریم اور عزیز کہہ سکتے ہیں اس لیے کہ ان کا اطلاق غیر اللہ پر جائز ہے۔

(۲)......عبدالمصطفٰے، عبدالرسول، عبدالنبی نام رکھنا جائز ہے کہ اس نسبت کی شرافت مقصود ہے اور عبودیت کے حقیقی معنی یہاں مقصود نہیں ہیں۔ رہی عبد کی اضافت غیر اللہ کی طرف تو یہ قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔ (٤) (بہار شریعت)

---

① ......''المعجم الكبير'' للطبراني، القاسم أبو عبد الرحمن عن واثلة، الحديث: ٢٢٧، ج٢٢، ص٩٤.

② ......''سنن الترمذي''، كتاب الأدب إلخ، باب ماجاء في تغيير الأسماء، الحديث: ٢٨٤٨، ج٤، ص٣٨٢.

③ ......''صحيح مسلم''، كتاب الأداب، باب استحباب تغيير إلخ، الحديث: ١٥-(٢١٣٩) ص ١١٨١.

④ ......''بہارِ شریعت''، حصہ شانزدہم، (١٦) ص ٢٤٧.

(۳)......غلام محمد، غلام علی، غلام حسن، غلام حسین وغیرہ جن میں انبیاء، صحابہ یا اولیائے کرام کے نام کی طرف غلام کی اضافت کر کے نام رکھا جائے جائز ہے۔ اسی طرح محمد بخش، نبی بخش، پیر بخش، علی بخش، حسین بخش وغیرہ جن میں کسی نبی یا ولی کے نام کے ساتھ بخش کا لفظ ملایا گیا ہو جائز ہے۔(۱) (بہار شریعت)

(٤)......محمد نبی، احمد نبی، محمد رسول، رسول اللہ، نبی اللہ یا نبی الزمان نام رکھنا حرام ہے کہ ان میں حقیقۃً ادعائے نبوت نہ ہونا مسلّم ورنہ خالص کفر ہوتا۔ مگر صورتِ ادّعا ضرور ہے اور وہ یقیناً حرام ہے۔(۲)

(احکام شریعت، بہار شریعت)

(۵)......انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام اور اولیائے عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی بیویوں اور لڑکیوں نیز صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کا مبارک سنجیدہ اور پروقار نام چھوڑ کر آج کل لوگوں نے بازاری عورتوں کے بھڑک دار نام پر اپنی لڑکیوں کا نام رکھنا اختیار کر لیا ہے۔ جیسے نجمہ، ثریا، مشتری اور پروین وغیرہ۔ ایسا ہرگز نہ چاہیے۔

* * *

دو محبوب قطرے اور دو قدم

حضرت سیدنا ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ عزوجل کے نزدیک کوئی شے دو قطروں اور دو قدموں سے زیادہ پسندیدہ نہیں، وہ دو قطرے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں ان میں سے ایک اللہ عزوجل کے خوف سے بہنے والے آنسو کا قطرہ اور دوسرا راہ خدا عزوجل میں بہایا جانے والا خون کا قطرہ۔ اور وہ دو قدم جو اللہ عزوجل کو پسند ہیں ان میں سے ایک اللہ عزوجل کی راہ میں چلنے والا قدم اور دوسرا اللہ عزوجل کے فرائض میں سے کسی فرض کی ادائیگی کیلئے چلنے والا قدم ہے۔''

(ترمذی، کتاب فضائل الجہاد، باب ماجاء فی فضل المرابط، رقم ۱٦٧۵، ج ۳، ص ۲۵۳)

---

❶......''بہارِ شریعت''، حصہ ۱٦، ص ۲۴٧، ''الحدیقة الندیة شرح طریقة المحمدیه''، ج ۲، ص ۲٧۹.

❷......''بہارِ شریعت''، حصہ ۱٦، ص ۲۴۸. ''احکام شریعت''، حصہ اول، ص ۹۰۔

کھانے کا بیان

① ''عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ أَنْ لَا يُذْكَرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ''۔ (۱)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ جس کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھا جائے اس کھانے کو شیطان اپنے لیے حلال سمجھتا ہے۔ (مسلم)

② ''عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِينِهِ وَإِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ''۔ (۲)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی شخص کچھ کھانا چاہے تو داہنے ہاتھ سے کھائے اور جب کوئی چیز پینا چاہے تو داہنے ہاتھ سے پیئے۔ (مسلم شریف)

③ ''عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْكُلَنَّ أَحَدُكُمْ بِشِمَالِهِ وَلَا يَشْرَبَنَّ بِهَا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِهَا''۔ (۳)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ کوئی شخص نہ بائیں ہاتھ سے کچھ کھائے اور نہ کچھ پیئے۔ اس لیے کہ بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا اور پیتا ہے۔ (مسلم شریف)

چائے اور بیڑی سگریٹ بھی بائیں ہاتھ سے نہیں پینا چاہیے۔

④ ''عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ''۔ (٤)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام حلوا اور شہد پسند فرماتے تھے۔ (بخاری شریف)

---

❶...... ''صحیح مسلم''، کتاب الأشربة، باب أداب الطعام إلخ، الحدیث: ۱۰۲ ـ (۲۰۱۷) ص۱۱۱٦.

❷...... ''صحیح مسلم''، کتاب الأشربة، باب أداب الطعام إلخ، الحدیث: ۱۰۵ ـ (۲۰۲۰) ص۱۱۱۷.

❸...... ''صحیح مسلم''، کتاب الأشربة، باب أداب الطعام إلخ، الحدیث: ۱۰٦ ـ (۲۰۲۰) ص۱۱۱۷.

❹...... ''صحیح البخاری''، کتاب الأطعمة، باب الحلواء والعسل، الحدیث: ۵٤۳۱، ج۳، ص۵۳٦.

اس حدیث کے تحت حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ:

"حلوا بمد وقصر اطلاق کرده نمی شود مگر برانچه ساخته باشند آنرا بصنعت وجامع باشد میاں چربی وشیرینی کذا فی مجمع البحار"۔(۱) (اشعۃ اللمعات، جلد سوم ص ۴۹۱)

یعنی حلوا صرف اس کو کہا جاتا ہے کہ جو مخصوص طریقہ سے بنایا جاتا ہے اور میٹھا و چربی کا مجموعہ ہوتا ہے اسی طرح مجمع البحار میں ہے۔ (لہذا حلوا کا ترجمہ محض شیرینی کرنا صحیح نہیں ہے)۔

⑤ "عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِی إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَامْقُلُوهُ فَإِنَّ فِی أَحَدِ جَنَاحَیْهِ دَاءً وَفِی الْآخَرِ شِفَاءً فَإِنَّهُ یَتَّقِی بِجَنَاحِهِ الَّذِی فِیهِ الدَّاءُ فَلْیَغْمِسْهُ كُلَّهُ"۔(۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ جب کھانے میں مکھی گر جائے تو اسے غوطہ دے دو (اور پھینک دو) کیونکہ اس کے ایک بازو میں بیماری ہے۔ اور دوسرے میں شفا ہے اور اسی بازو سے اپنے کو بچاتی ہے جس میں بیماری ہے (تو وہ کھانے میں پہلے پڑ جاتا ہے) لہذا اسے پوری ڈبو دو۔ (ابوداود)

⑥ "عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ مَا عَابَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ إِنِ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ"۔(۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے کبھی کسی کھانے کو عیب نہیں لگایا (یعنی برا نہیں کہا) اگر خواہش ہوتی تو کھا لیتے اور خواہش نہ ہوتی تو چھوڑ دیتے۔ (بخاری)

⑦ "عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَنَسِیَ أَنْ یَذْكُرَ اللّٰهَ عَلَی طَعَامِهِ فَلْیَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ أَوَّلَهُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کھانا کھائے اور کھانے پر اللہ کا نام لینا بھول جائے تو

---

① ......"اشعۃ اللمعات"، کتاب الأطعمۃ، الفصل الأول، ج۳، ص۵۲۲۔

② ......"سنن أبی داود"، کتاب الأطعمۃ، باب فی الذباب یقع فی الطعام، الحدیث: ۳۸۴۴، ج۳، ص۵۱۱۔

③ ......"صحیح البخاری"، کتاب الأطعمۃ، الحدیث: ۵۴۰۹، ج۳، ص۵۳۱۔

وَ آخِرَہٗ"۔(۱)

اس کو چاہیے کہ درمیان ہی میں یہ دعا پڑھ لے۔(ترمذی)

⑧"عَنْ أَبِی سَعِیدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِہٖ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِینَ"۔(۲)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام جب کھانے سے فارغ ہوتے تو یہ دعا پڑھتے۔"اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِینَ"(۳)۔ (ترمذی، ابوداود)

انتباہ:

بعض دسترخوانوں پر اشعار لکھے رہتے ہیں ان کا بچھانا اور ان پر کھانا منع ہے۔(٤)

(بہار شریعت، جلد سوم ص ۳۸۷)

⁂ …… ⁂ …… ⁂ …… ⁂

اپنے آپ کو رضائے الٰہی کیلئے وقف کرنے کی فضیلت

حضرت سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو دنیا سے کٹ کر اللہ عزوجل کی بارگاہ میں آجائے اللہ عزوجل اس کے ہر کام میں کفایت فرمائے گا اور اسے ایسی جگہ سے رزق عطا فرمائے گا جس کا اسے گمان بھی نہ ہوگا۔ اور جو اللہ عزوجل سے کٹ کر دنیا کی طرف آئے گا۔ اللہ عزوجل اسے دنیا کے سپرد کر دے گا۔" (مجمع الزوائد، کتاب الزہد، باب ما جاء فی العزلۃ، رقم ۱۸۱۸۹، ج ۱۰، ص ۵۴۶)

---

①......"سنن الترمذی"، کتاب الأطعمة، باب ما جاء فی تسمية إلخ، الحديث: ١٨٦٥، ج٣، ص٣٣٩.

②......"سنن الترمذی"، كتاب الدعوات، الحديث: ٣٤٦٨، ج٥، ص٢٨٤، "سنن أبی داود"، كتاب الأطعمة، باب ما يقول الرجل إذا طعم، الحديث: ٣٨٥٠، ج٣، ص٥١٣.

③......یعنی اللہ تعالی کا شکر ہے جس نے ہمیں کھلایا، سیراب کیا اور مسلمان بنایا۔۱۲ منہ

④......"بہارِ شریعت"، حصہ ۱۶، ص ۶۳.

پینے کا بیان

①''عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَشْرَبُوا وَاحِدًا كَشُرْبِ الْبَعِيرِ وَلٰكِنِ اشْرَبُوا مَثْنٰى وَثُلَاثَ وَسَمُّوا إِذَا أَنْتُمْ شَرِبْتُمْ وَاحْمَدُوا إِذَا أَنْتُمْ رَفَعْتُمْ''۔ (۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ اونٹ کی طرح ایک سانس میں کوئی چیز نہ پیو۔ بلکہ دو دو تین تین مرتبہ میں پیو۔ اور جب پیو بِسْمِ اللّٰہ کہہ لو اور جب منہ سے ہٹاؤ تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہو۔ (ترمذی)

②''عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ فِي رِوَايَةٍ وَيَقُولُ إِنَّهُ أَرْوٰى وَأَبْرَأُ وَأَمْرَأُ''۔ (۲)

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام پینے میں تین بار سانس لیتے تھے۔ اور امام مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ حضور فرماتے تھے اس طرح پینے میں زیادہ سیرابی ہوتی ہے اور صحت کے لیے مفید و خوش گوار (بھی) ہے۔ (مشکوۃ)

③''عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ أَوْ يُنْفَخَ فِيهِ''۔ (۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے برتن میں سانس لینے اور پھونکنے سے منع فرمایا۔ (ابوداود)

---

❶......"سنن الترمذی"، كتاب الأشربة، باب ما جاء فی التنفس فی الإناء، الحديث: ١٨٩٢، ج٣، ص٣٥٢.

❷......"صحيح البخاری"، كتاب الأشربة، باب الشرب بنفسين أو ثلاثة، الحديث: ٥٦٣١، ج٣، ص٥٩٣، "صحيح مسلم"، كتاب الأشربة، باب كراهة التفس فی نفس الإناء إلخ، الحديث: ١٢٣۔ (٢٠٢٨) ص١١٢٠، "مشكاة المصابيح"، كتاب الأطعمة، باب الأشربة، الفصل الأول، الحديث: ٤٢٦٣، ج٢، ص١٠٥.

❸......"سنن أبی داود"، كتاب الأشربة، باب فی النفخ فی الشراب إلخ، الحديث: ٣٧٢٨، ج٣، ص٤٧٤.

④"عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَی أَنْ یَشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا"۔ (۱)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے کھڑے ہوکر پینے سے منع فرمایا۔ (مسلم شریف)

⑤"عن أَبی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَشْرَبَنَّ أَحَدٌ مِنْکُمْ قَائِمًا فَمَنْ نَسِیَ فَلْیَسْتَقِئْ"۔ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ کھڑے ہوکر ہرگز کوئی شخص نہ پیئے اور جو بھول کر ایسا کر گزرے تو وہ قے کردے۔ (مشکوۃ)

حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اسی حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ:

"چوں حکم نسیان ایں ست در عمد بطریق اولی خواہد بود"۔ (۳) (اشعة اللمعات، جلد سوم ص ۵۲۲)

یعنی جب بھول کر پینے میں قے کرنے کا حکم ہے تو قصداً پینے میں بدرجۂ اولیٰ یہ حکم ہوگا۔

* * *

بینائی تیز کرنے والی چیزیں

حضرت سیدنا امام شافعی علیہ رحمة القوی فرماتے ہیں: چار چیزیں آنکھوں کی (بینائی کی) تقویت کا باعث ہیں: (۱) قبلہ رخ بیٹھنا (۲) سوتے وقت سرمہ لگانا (۳) سبزے کی طرف نظر کرنا اور (۴) لباس کا پاک وصاف رکھنا۔ (احیاء العلوم، ج۲ ص ۲۷ دار صادر بیروت) **سبحن اللہ عزوجل!** سیدنا امام شافعی علیہ رحمة القوی کے ارشاد کے مطابق سبزے کا نظارہ بھی نگاہوں کی تیزی کا باعث ہے۔ سبز رنگ کی تو کیا ہی بات ہے! ایک روایت کے مطابق سبز سبز گنبد والے آقا مکی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو تمام رنگوں میں سبز رنگ سب سے پیارا تھا۔

(المعجم الأوسط للطبرانی، ج٦ ص ٦٩ حدیث ٨٠٢٧ دار الکتب العلمیه بیروت)

---

① ......"صحیح مسلم"، کتاب الأشربة، باب کراهیة الشرب قائما، الحدیث: ۱۱۳۔(۲۰۲٤) ص۱۱۱۹.

② ......"مشکاة المصابیح"، کتاب الأطعمة، باب الأشربة، الفصل الأول، الحدیث: ٤٢٦٧، ج۲، ص۱۰۵.

③ ......"اشعة اللمعات"، کتاب الأطعمة، باب الأشربة، الفصل الأول، ج۳، ص ۵۵۷.

لباس

① ''عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَسُوا الثِّيَابَ الْبِيضَ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ''۔ (۱)	حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ سفید کپڑے پہنا کرو اس لیے کہ وہ بہت پاکیزہ اور پسندیدہ ہے۔ (احمد، مشکوۃ)
② ''عن عُبَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْعَمَائِمِ فَإِنَّهَا سِيْمَاءُ الْمَلَائِكَةِ وَارْخُوْهَا خَلْفَ ظُهُوْرِكُمْ''۔ (۲)	حضرت عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ عمامہ ضرور باندھا کرو کہ یہ فرشتوں کا نشان ہے۔ اور اس (کے شملہ) کو پیٹھ کے پیچھے لٹکا لو۔ (بیہقی، مشکوۃ)
③ ''عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَبِسَ قَمِيصًا بَدَأَ بِمَيَامِنِه''۔ (۳)	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام جب کرتا پہنتے تو داہنی جانب سے شروع فرماتے۔ (ترمذی)
④ ''عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِزْرَةُ الْمُؤْمِنِ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ فِيْمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ. مَا أَسْفَلَ مِنْ	حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ مومن کا تہبند آدھی پنڈلیوں تک ہے اور آدھی پنڈلی اور ٹخنوں کے درمیان ہو جب بھی کوئی حرج نہیں۔

---

❶ ......''المسند'' للإمام أحمد بن حنبل، حديث سمرة بن جندب، الحديث: ۲۰۱۷٤، ج۷، ص ۲٦۰، ''مشكاة المصابيح''، كتاب اللباس، الفصل الثاني، الحديث: ٤۳۳۷، ج۲، ص۱۱٦.

❷ ......'' شعب الإيمان'' للبيهقي، الحديث: ٦۲٦۲، ج٥، ص۱۷٦، ''مشكاة المصابيح''، الحديث: ٤۳۷۱، ج۲، ص ۱۲۱.

❸ ......''سنن الترمذي''، كتاب اللباس إلخ، باب ما جاء في القمص، الحديث: ۱۷٦۲، ج۳، ص۲۹۷.

ذٰلِکَ فَفِی النَّارِ قَالَ ذٰلِکَ ثَلاثَ مَرَّاتٍ وَلا یَنْظُرُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ إِلٰی مَنْ جَرَّ إِزَارَہُ بَطَرًا''۔(۱)

جو (کپڑا) ٹخنے سے نیچے ہو وہ آگ میں ہے۔ حضور نے اس جملہ کو تین بار فرمایا اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر نہیں فرمائے گا جو تہبند (یا پاجامہ) کو تکبر سے گھسیٹتا چلے۔ (ابوداود)

⑤ ''عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ أَبِیہِ عَنْ جَدِّہِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ أَنْ یرَی أَثَر نِعْمَتِہِ عَلَی عَبْدِہِ''۔(۲)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے دادا نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند ہے کہ اس کی نعمت کا اثر بندہ (کے لباس اور وضع سے) ظاہر ہو۔ (ترمذی)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ:

''ازیں جا معلوم می شود کہ پوشیدن نعمت و کتمان آں روا نیست و گویا موجب کفرانِ نعمت ست''۔(۳)

یعنی یہاں سے معلوم ہوا کہ نعمت کو پوشیدہ کرنا اور چھپانا جائز نہیں اور گویا نعمت کی ناشکری کا سبب ہے۔ (اشعۃ اللمعات، جلد سوم ص ۵۴۸)

⑥ ''عَنْ عَائِشَۃَ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِی بَکْرٍ دَخَلَتْ عَلٰی رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہَا ثِیَابٌ رِقَاقٌ فَأَعْرَضَ عَنْہَا وَقَالَ یَا أَسْمَاءُ إِنَّ الْمَرْأَۃَ إِذَا بَلَغَتْ الْمَحِیضَ لَنْ یَصْلُحَ أَنْ یُرٰی مِنْہَا إِلَّا ہٰذَا وَہٰذَا وَأَشَارَ إِلٰی وَجْہِہِ وَکَفَّیْہِ''۔(٤)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ اسماء بنت ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) باریک کپڑے پہن کر حضور کے سامنے آئیں۔ حضور نے ان کی جانب سے منہ پھیر لیا اور فرمایا اے اسماء! عورت جب بالغ ہو جائے تو اس کے بدن کا کوئی حصہ ہرگز نہ دکھائی دینا چاہیے سوائے اس کے اور اس کے۔ اور اشارہ

---

❶......''سنن أبي داود''، الحديث: ٤٠٩٣، ج٤، ص٨٢، مشكاة المصابيح، الحديث: ٤٣٣١، ج٢، ص ١١٥.

❷......''سنن الترمذي''، كتاب الأدب، باب ما جاء أن الله تعالى إلخ، الحديث: ٢٨٢٨، ج٤، ص٣٧٤.

❸......''اشعۃاللمعات''، كتاب اللباس، الفصل الثاني، ج٣، ص ٥٨٦.

❹......''سنن أبي داود''، كتاب اللباس، باب فيما تبدي المرأة من زينتها، الحديث: ٤١٠٤، ج٤، ص٨٥، ''مشكاة المصابيح''، كتاب اللباس، الفصل الأول، الحديث: ٤٣٧٢، ج٢، ص١٢١.

فرمایا اپنے منہ اور ہتھیلیوں کی جانب۔ (ابوداود، مشکوۃ)

⑦ ’’عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبِى عَلْقَمَةَ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ دَخَلَتْ حَفْصَةُ بِنْت عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَلَى عَائِشَةَ وَعَلَيْهَا خِمَارٌ رَقِيقٌ فَشَقَّتْهُ عَائِشَةُ وَكَسَتْهَا خِمَارًا كَثِيفًا‘‘۔[1]

حضرت علقمہ بن ابو علقمہ اپنی ماں سے روایت کرتے ہیں کہ حفصہ بنت عبدالرحمٰن حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس باریک دوپٹہ اوڑھ کر آئیں تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے ان کا دوپٹہ پھاڑ دیا اور موٹا دوپٹہ اڑھا دیا۔ (مالک، مشکوۃ)

انتباہ:

آج کل عورتیں بہت باریک اور چست کپڑا پہننے لگی ہیں جس سے بدن کے اکثر اعضاء ظاہر ہوتے ہیں عورتوں کو ایسا کپڑا پہننا حرام ہے۔ آج کل مرد بھی اسٹبل وغیرہ کا ہلکا تہبند پہننے لگے ہیں جس سے بدن کی رنگت جھلکتی ہیں اور ستر نہیں ہوتا مردوں کو بھی ایسا تہبند حرام ہے۔ بعض لوگ اسی کو پہن کر نماز بھی پڑھتے ہیں ان کی نماز نہیں ہوتی۔ اس لیے کہ ستر عورت نماز میں فرض ہے اور بعض لوگ دھوتی باندھتے ہیں۔ دھوتی باندھنا ہندؤوں کا طریقہ ہے اور اس سے ستر بھی نہیں ہوتا کہ چلنے میں ران کا پچھلا حصہ کھل جاتا ہے مسلمانوں کو اس سے بچنا ضروری ہے اور نیکر جانگھیا پہننا کہ جس سے گھٹنا کھلا رہتا ہے حرام ہے۔

* * *

پیلیا (یرقان) کے دو علاج

(۱)...... بھنے ہوئے چنوں پر اول آخر ایک بار درود شریف کے ساتھ سورۃ الفلق اور سورۃ الناس ایک ایک بار یا تین تین بار پڑھ کر دم کر دیجئے اور تھوڑے تھوڑے کھاتے رہئے۔

(۲)...... گنے کو رات شبنم میں رکھ دیجئے اور صبح استعمال کر لیجئے۔

(گھریلو علاج، ص۶۱)

---

[1] ......"موطأ" للإمام مالك، كتاب الجامع، باب ما يكره للنساء إلخ، الحديث: ١٧٣٩، ج٢، ص ٤١٠، "مشكاة المصابيح"، كتاب اللباس، الفصل الثالث، الحديث: ٤٣٧٥، ج٢، ص ١٢١.

جوتا پہننا

①''عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ أَكْثِرُوا مِنَ النِّعَالِ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَا انْتَعَلَ''۔[1]

حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ ہم حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے ساتھ ایک سفر میں تھے تو حضور نے فرمایا کہ جوتے بکثرت استعمال کرو اس لیے کہ آدمی جب تک جوتا پہنے رہتا ہے وہ سوار (کی طرح) ہے۔ (ابوداود)

②''عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيُمْنَى وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ''۔[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ جب جوتا پہنے تو پہلے داہنے پاؤں میں پہنے اور جب اتارے تو پہلے بائیں پاؤں کا اتارے۔ (بخاری، مسلم)

③''عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا أَنْ نَحْتَفِيَ أَحْيَانًا''۔[3]

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام ہم کو حکم فرماتے تھے کہ کبھی کبھی ہم ننگے پاؤں رہیں۔ (ابوداود)

④''عَنْ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قِيلَ لِعَائِشَةَ إِنَّ امْرَأَةً تَلْبَسُ النَّعْلَ قَالَتْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَةَ مِنَ النِّسَاءِ''۔[4]

حضرت ابوملیکہ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ کسی نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہا کہ ایک عورت (مردانہ) جوتا پہنتی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور نے مردانی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (ابوداود)

* * * *

---

[1] ......"سنن أبی داود"، کتاب اللباس، باب فی الانتعال، الحدیث: ٤١٣٣، ج٤، ص٩٤.

[2] ......"صحیح البخاری"، کتاب اللباس، باب ینزع نعله الیسری، الحدیث: ٥٨٥٥، ج٤، ص٦٥، "صحیح مسلم"، کتاب اللباس والزینة، باب استحباب لبس النعل إلخ، الحدیث: ٦٧-(٢٠٩٧) ص١١٦١.

[3] ......"سنن أبی داود"، کتاب الترجل، الحدیث: ٤١٦٠، ج٤، ص١٠٢.

[4] ......"سنن أبی داود"، کتاب اللباس، باب فی لباس النساء، الحدیث: ٤٠٩٩، ج٤، ص٨٤.

انگوٹھی

① ''عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَی عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ''۔(۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے (مردوں کو) سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا۔ (مسلم شریف)

نووی شرح مسلم جلد ثانی ص: ۱۹۵ میں ہے:

''أَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَی إِبَاحَةِ خَاتَمِ الذَّهَبِ لِلنِّسَاءِ وَأَجْمَعُوْا عَلَی تَحْرِیْمِهِ عَلَی الرِّجَالِ''۔(۲)

یعنی مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ عورتوں کے لیے سونے کی انگوٹھی جائز ہے اور مردوں کے لیے حرام ہے۔

اور اشعۃ اللمعات، جلد سوم، ص: ۵۵۹ میں ہے:

''کہ حرمت خاتم ذہب در حق رجال ست اما نساء را حرام نیست''۔(۳)

یعنی سونے کی انگوٹھی کی حرمت مردوں کے لیے ہے لیکن عورتوں کے لیے حرام نہیں ہے۔

② ''عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَأَی خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فِی یَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَهُ فَطَرَحَهُ فَقَالَ یَعْمِدُ أَحَدُکُمْ إِلَی جَمْرَةٍ مِنْ نَارٍ فَیَجْعَلُهَا فِی یَدِهِ فَقِیلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خُذْ خَاتَمَکَ انْتَفِعْ بِهِ قَالَ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو اسے اتار کر پھینک دیا ور فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص جہنم کے انگارے کا ارادہ کرتا ہے یہاں تک کہ اس کو اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے۔ جب حضور تشریف لے گئے تو کسی نے اس

---

[1] ...... "صحیح مسلم"، کتاب اللباس والزینة، باب تحریم خاتم إلخ، الحدیث: ۵۱،(۲۰۸۹) ص۱۱۵۷.

[2] ...... "شرح صحیح مسلم" للنووی، کتاب اللباس والزینة، باب تحریم خاتم الذهب إلخ، ج۷، ص۶۵.

[3] ...... "اشعة اللمعات"، کتاب اللباس، باب الخاتم، الفصل الأول، ج۳، ص ۵۹۸.

لَا وَاللّٰهِ لَا آخُذُهُ أَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"۔ (۱)

شخص سے کہا کہ اپنی انگوٹھی اٹھا لو کسی اور کام میں لانا۔ انہوں نے کہا خدا کی قسم میں اسے کبھی نہ لوں گا جب کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھینک دی ہے۔ (مسلم شریف)

③ "عَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ عَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ شَبَهٍ مَا لِي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ الْأَصْنَامِ فَطَرَحَهُ ثُمَّ جَاءَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ حَدِيدٍ فَقَالَ مَا لِي أَرَى عَلَيْكَ حِلْيَةَ أَهْلِ النَّارِ فَطَرَحَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ أَتَّخِذُهُ؟ قَالَ مِنْ وَرِقٍ وَلَا تُتِمَّهُ مِثْقَالاً"۔ (۲)

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے ایک شخص سے فرمایا جو پیتل کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھا کہ کیا بات ہے کہ تجھ سے بتوں کی بُو آتی ہے۔ انہوں نے وہ انگوٹھی پھینک دی پھر لوہے کی انگوٹھی پہن کر آئے۔ حضور نے فرمایا کیا بات ہے کہ میں دیکھتا ہوں تم جہنمیوں کا زیور پہنے ہوئے ہو؟ اس شخص نے وہ انگوٹھی بھی پھینک دی۔ پھر عرض کیا یارسول اللہ! کس چیز کی انگوٹھی بنواؤں؟ فرمایا چاندی کی بناؤ اور ایک مثقال پورا نہ کرو یعنی وزن میں پورا ساڑھے چار ماشہ نہ ہو بلکہ کچھ کم ہو۔ (ترمذی)

انتباہ:

مردوں کو ایک سے زیادہ انگوٹھی پہننا یا چھلے پہننا یا ایک سے زائد نگینے والی انگوٹھی پہننا اگرچہ چاندی کی ہو ناجائز ہے۔ (۳) (بہارِ شریعت)

* * *

---

① ......"صحيح مسلم"، كتاب اللباس والزينة، باب تحريم خاتم إلخ، الحديث: ٥٢-(٢٠٩٠) ص١١٥٧.

② ......"سنن الترمذي"، كتاب اللباس، باب ما جاء في الخاتم الحديد، الحديث: ١٧٩٢، ج٣، ص٣٠٥.

③ ......"بہارِ شریعت"، حصہ شانزدہم، (۱۶) ص ۷۱.

حجامت

① ''عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ اَلْخِتَانُ وَالاسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِیْمُ الْأَظْفَارِ وَنَتْفُ الْإِبْطِ''۔(۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ پانچ چیزیں فطرت سے ہیں۔ (یعنی انبیائے سابقین علیہم السلام کی سنت ہیں) ختنہ کرنا، موئے زیرناف مونڈنا، مونچھیں کتروانا، ناخن ترشوانا، اور بغل کے بال اکھیڑنا۔ (بخاری، مسلم)

② ''عَنْ أَنَسٍ قَالَ وُقِّتَ لَنَا فِی قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِیْمِ الْأَظْفَارِ وَنَتْفِ الْإِبِطِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ أَنْ لَا نَتْرُکَ أَکْثَرَ مِنْ أَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً''۔(۲)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مونچھیں کاٹنے، بال تراشنے، بغل کے بال اکھیڑنے، اور موئے زیرناف مونڈنے میں ہمارے لیے یہ وقت مقرر کیا گیا ہے کہ ہم چالیس دن سے زیادہ نہ چھوڑیں یعنی چالیس دن کے اندر ہی اندر ان کاموں کو ضرور کرلیں۔ (مسلم شریف)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ:

''باید از چہل روز نہ گزردو اگر کمتر ازاں کنند افضل ست، و گفتہ اند کہ آنحضرت قص شارب وتقلیم اظفار در جمعہ می کرد، و حلق عانہ در بست روز ونتف الابط در چہل روز''۔(۳) (اشعة اللمعات، جلد سوم ص ۵۶۹)

یعنی چالیس روز سے زیادہ نہیں گزرنا چاہیے اور اگر اس سے کم میں کرے تو افضل ہے۔ اور بیان کیا گیا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مونچھ اور ناخن ہر جمعہ کو کاٹتے تھے اور ہر بیس روز پر موئے زیر ناف مونڈتے تھے۔ اور ہر چالیس روز بعد بغل کے بال اکھاڑتے تھے۔

---

① ......''صحیح البخاری''، کتاب اللباس، باب تقلیم الأظفار، الحدیث: ۵۸۹۱، ج۴، ص۷۵، ''صحیح مسلم''، کتاب الطھارة، باب خصال الفطرة، الحدیث: ۵۰۔(۲۵۷) ص۱۵۳۔

② ......''صحیح مسلم''، کتاب الطھارة، باب خصال الفطرة، الحدیث: ۵۱۔(۲۵۸) ص۱۵۳۔

③ ......''اشعة اللمعات''، کتاب اللباس، باب الترجل، الفصل الأول، ج۳، ص ۶۰۹۔

③ ’’عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰی رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَحْلِقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا‘‘۔ (۱)

حضرت علی کرم اللہ تعالی وجہہ نے فرمایا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے عورت کو سر منڈانے سے منع فرمایا۔
(نسائی، مشکوۃ)

انتباہ :

(۱)......ناخن تراشنے میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے یہ ترتیب مروی ہے کہ داہنے ہاتھ کی کلمہ کی انگلی سے شروع کرے اور چھوٹی انگلی پر ختم کرے پھر بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے شروع کرکے انگوٹھے پر ختم کرے پھر داہنے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن تراشے۔ (۲) (بہار شریعت)

(۲)......آج کل عورتیں سر کے بال کٹا کر لونڈوں کی شکل اختیار کرنے لگی ہیں یہ سخت ناجائز و گناہ ہے۔ حضور سرکار دوعالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ **العیاذ باللہ تعالی۔**

(۳)......سنت یہ ہے کہ مرد پورے سر کے بال منڈائے یا بڑھائے اور مانگ نکالے۔ فتاوی عالمگیری مصری جلد۵ ص:۳۱۲ میں ہے: ’’فِی رَوْضَةِ الزندویستی أَنَّ السُّنَّةَ فِی شَعْرِ الرَّأْسِ إِمَّا الْفَرْقُ وَإِمَّا الْحَلْقُ وَذَكَرَ الطَّحْطَاوِیُّ الْحَلْقُ سُنَّةٌ وَنَسَبَ ذٰلِکَ إِلَی الْعُلَمَاءِ الثَّلَاثَةِ كَذَا فِی التَّتَارْخَانِیَّة‘‘۔ (۳)

اور سید الفقہاء ملا جیون رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے لکھا ہے کہ **حَلْقُ الرَّأْسِ وَقَصْرُهُ مَسْنُوْنٌ لِلرِّجَالِ عَلَی سَبِیْلِ التَّخْیِیْرِ ‘‘۔** (٤) (تفسیرات احمدیہ ص۳۱)

❁ …… ❁ …… ❁ …… ❁

---

❶......’’سنن النسائی‘‘، کتاب الزینة، باب النهی عن حلق المراة رأسها، الحدیث: ۵۰۵۹، ص۸۰۹، ’’مشکاة المصابیح‘‘، کتاب اللباس، باب الترجل، الفصل الثالث، الحدیث: ٤٤٨٥، ج۲، ص۱۳۷.

❷...... ’’**بہارِشریعت**‘‘، حصہ شانزدہم، (۱٦) ص۲۲٦، ’’الدر المختار‘‘، کتاب الحظر والإباحة، ج۹، ص ٦۷۰.

❸......’’الفتاوی الهندیة‘‘، کتاب الکراهیة، الباب التاسع عشر فی الختان إلخ، ج۵، ص۳۵۷.

❹......’’التفسیرات الأحمدیة‘‘، ص ۳۱.

داڑھی، مونچھ

① ’’عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ أَوْفِرُوا اللِّحَى وَأَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَفِيْ رِوَايَةِ اَنْهِكُو الشَّوارِبَ واعفُوا اللِّحَى‘‘۔ (۱)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ مشرکین کی مخالفت کرو (اس طرح کہ) داڑھیوں کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو کتراؤ اور ایک روایت میں ہے مونچھوں کو خوب کم کرو اور داڑھیوں کو بڑھاؤ۔ (بخاری، مسلم)

② ’’عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَأْخُذْ مِنْ شَارِبِهِ فَلَيْسَ مِنَّا‘‘۔ (۲)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا جو اپنی مونچھ نہ کاٹے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (یعنی ہمارے طریقے کے خلاف ہے)۔ (ترمذی، نسائی)

③ ’’عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُزُّوا الشَّوَارِبَ وَأَرْخُوا اللِّحَى خَالِفُوا الْمَجُوسَ‘‘۔ (۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ مونچھیں کٹاؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ (اس طرح) مجوسیوں کی مخالفت کرو۔ (مسلم شریف)

ضروری انتباہ:

(۱)......آج کل مسلمانوں نے داڑھی میں طرح طرح کا فیشن نکال رکھا ہے۔ اکثر لوگ بالکل صفایا

---

❶......’’صحیح البخاری‘‘، کتاب اللباس، باب تقليم الأظفار، الحديث: ۵۸۹۳، ج٤، ص۷۵، ’’صحیح مسلم‘‘، کتاب الطهارة، باب خصال الفطرة، الحديث: ٥٤۔(۲۵۹) ص١٥٤.

❷......’’سنن الترمذی‘‘، کتاب الأدب، باب ماجاء فی قص الشارب، الحديث: ۲۷۷۰، ج٤، ص۳٤۹، ’’سنن النسائی‘‘، کتاب الطهارة، باب قص الشارب، الحديث: ۱۳ ص۱۱.

❸......’’صحیح مسلم‘‘، کتاب الطهارة، باب خصال الفطرة، الحديث: ۵۵۔(۲٦۰) ص١٥٤.

کرادیتے ہیں۔ کچھ لوگ صرف ٹھوڑی پر ذراسی رکھتے ہیں۔ بعض لوگ ایک دوانگل داڑھی رکھتے ہیں اوراپنے کو متبع شریعت سمجھتے ہیں، حالانکہ داڑھی کا بالکل صفایا کرانے والے اور داڑھی کو ایک مشت سے کم رکھنے والے دونوں شریعت کی نظر میں یکساں ہیں۔ بہارِ شریعت جلد شانزدہم ص: ۱۹۷ میں ہے۔ داڑھی بڑھانا سنن انبیائے سابقین سے ہے۔ مونڈانا یا ایک مشت سے کم کرانا حرام ہے۔ (۱)

اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اشعۃ اللمعات جلد اول، ص: ۲۱۲ میں فرماتے ہیں کہ:

"حلق کردن لحیه حرام ست وروش افرنج وهنود وجوالقیان ست که ایشان را قلندریه گویند و گذاشتن آن بقدر قبضه واجب ست وآنکه آن را سنت گویند بمعنی طریقه مسلوک در دین ست، یا بجهت آنکه ثبوت آن بسنت ست چنانکه نماز عید راسنت گفته اند"۔ (۲)

یعنی داڑھی منڈانا حرام ہے اور انگریزوں، ہندوؤں اور قلندریوں کا طریقہ ہے۔ اور داڑھی کو ایک مشت تک چھوڑ دینا واجب ہے اور جن فقہاء نے ایک مشت داڑھی رکھنے کو سنت قرار دیا تو وہ اس وجہ سے نہیں کہ ان کے نزدیک واجب نہیں بلکہ اس وجہ سے کہ یا تو یہاں سنت سے مراد دین کا چالو راستہ ہے یا اس وجہ سے کہ ایک مشت کا وجوب حدیث شریف سے ثابت ہے جیسا کہ نماز عید کو مسنون فرمایا (حالانکہ نماز عید واجب ہے)۔

اور درمختار مع ردالمحتار جلد دوم ص ۱۱۶، ردالمحتار جلد دوم ص ۱۱۷، بحرالرائق جلد دوم ص: ۲۸۰، فتح القدیر جلد دوم ص: ۲۷۰ اور طحطاوی ص: ۴۱۱ میں ہے:

"وَاللَّفْظُ لِلطَّحْطَاوِي اَلْأَخْذُ مِنَ اللِّحْيَةِ وَهُوَ دُوْنَ ذٰلِكَ (أَيِ الْقَدْرُ الْمَسْنُوْنُ وَهُوَ الْقُبْضَةُ) كَمَا يَفْعَلُهُ بَعْضُ الْمَغَارِبَةِ، وَمُخَنَّثَةُ الرِّجَالِ لَمْ يُبِحْهُ أَحَدٌ، وَأَخْذُ كُلِّهَا فِعْلُ

یعنی داڑھی جب کہ ایک مشت سے کم ہو تو اس کو کاٹنا جس طرح کہ بعض مغربی اور زنانے زنخے کرتے ہیں کسی کے نزدیک حلال نہیں اور کل داڑھی کا صفایا کرنا یہ کام تو ہندوستان کے یہودیوں اور ایران

---

① ...... "بہارِ شریعت"، حصہ شانزدہم، (۱۶) ص ۲۲۸، "الدر المختار"، كتاب الحظر والإباحة، ج٩، ص ٦٧١.

② ...... "اشعة اللمعات"، كتاب الطهارة، باب السواك، الفصل الأول، ج١، ص٢٢٨.

يَهُودِ الْهِندِ وَمَجُوسِ الْأَعَاجِمِ"۔(۱) کے مجوسیوں کا ہے۔

(۲)......حدِ شرع یعنی ایک مشت سے کچھ زائد داڑھی رکھنا جائز ہے لیکن ہمارے آئمہ و جمہور علماء کے نزدیک اس کا طول فاحش کہ جو حدِ تناسب سے خارج اور باعث انگشت نمائی ہو مکروہ و ناپسندیدہ ہے۔(۲) (لمعة الضحى)

❁......❁......❁......❁

مسواک کے 14 مدنی پھول

(1) مسواک کی موٹائی چھنگلیا یعنی چھوٹی انگلی کے برابر ہو۔ (2) مسواک ایک بالشت سے زیادہ لمبی نہ ہو ورنہ اس پر شیطان بیٹھتا ہے۔ (3) مسواک کے ریشے نرم ہوں کہ سخت ریشے دانتوں اور مسوڑوں کے درمیان خلاء (GAP) کا باعث بنتے ہیں۔ (4) مسواک تازہ ہو تو خوب ورنہ کچھ دیر پانی کے گلاس میں بھگو کر نرم کر لیجئے۔ (5) مسواک کے ریشے روزانہ کاٹتے رہئے کہ ریشے اس وقت تک کار آمد رہتے ہیں جب تک ان میں تلخی باقی رہے۔ (6) دانتوں کی چوڑائی میں مسواک کیجئے۔ (7) جب بھی مسواک کرنا ہو کم از کم تین بار کیجئے۔ (8) ہر بار دھو لیجئے۔ (9) مسواک سیدھے ہاتھ میں اس طرح لیجئے کہ چھنگلیا اس کے نیچے اور بیچ کی تین انگلیاں اوپر اور انگوٹھا سرے پر ہو (10) پہلے سیدھی طرف کے اوپر کے دانتوں پر پھر الٹی طرف کے اوپر کے دانتوں پر پھر سیدھی طرف نیچے پھر الٹی طرف نیچے مسواک کیجئے۔ (11) چت لیٹ کر مسواک کرنے سے تلی بڑھ جانے اور (12) مٹھی باندھ کر کرنے سے بواسیر ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ (13) مسواک وضو کی سنت قبلیہ ہے البتہ سنت مؤکدہ اسی وقت ہے جبکہ منہ میں بد بو ہو۔ (14) **مستعمل** (یعنی استعمال شدہ) مسواک کے ریشے نیز جب مسواک نا قابل استعمال ہو جائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ آلہ ادائے سنت ہے، کسی جگہ احتیاط سے رکھ دیجئے یا دفن کر دیجئے یا گہرے سمندر میں پتھر باندھ کر ڈال دیجئے۔ مسواک یا مقدس اوراق وغیرہ کنارے پر ڈال دینے سے بہ کر واپس آ جانے کا امکان رہتا ہے۔ گہرے سمندر میں ڈالتے وقت بھی مقدس اوراق کے تھیلے یا بوری میں دو ایک جگہ شگاف یعنی چیرے وغیرہ ضرور ڈالئے تا کہ پانی اندر آ جائے اور تہ میں بٹھا دے۔

(گھریلو علاج، ص ٦٧ ملخصا)

---

❶......"الدر المختار ورد المحتار"، كتاب الصوم، مطلب فی الأخذ من اللحية، ج۳، ص٤٥٦، "البحر الرائق"، كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم وما لايفسده، ج۲، ص٤٩٠، "فتح القدير"، كتاب الصوم، باب ما يوجب القضاء والكفارة، ج۲، ص٣٥٢، "حاشية الطحطاوی علی مراقی الفلاح"، كتاب الصوم، باب مايفسد الصوم ويو جب القضاء، ص٦٨١.

❷......"الفتاوی الرضوية"، ج٢٢، ص٦٥٥.

خضاب

① ''عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَیِّرُوا الشَّیْبَ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْیَهُودِ''۔(۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ بڑھاپے کو بدل ڈالو یعنی خضاب لگاؤ اور یہودیوں کے ساتھ مشابہت نہ کرو۔ (ترمذی)

② ''عَنْ أَبِی ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا غُیِّرَ بِهِ الشَّیْبُ الْحِنَّاءُ وَالْکَتَمُ''۔(۲)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ سب سے اچھی چیز جس سے سفید بالوں کا رنگ بدلا جائے مہندی اور کتم ہے یعنی مہندی لگائی جائے یا کتم۔ (ابوداود)

③ ''عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَکُونُ قَوْمٌ فِی آخِرِ الزَّمَانِ یَخْضِبُونَ بِهٰذَا السَّوَادِ کَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا یَجِدُونَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ''۔(۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخر زمانہ میں کچھ لوگ ہوں گے جو کالا خضاب استعمال کریں گے جیسے کبوتر کے پوٹے۔ وہ لوگ جنت کی خوشبو نہیں پائیں گے۔ (ابوداود، نسائی، مشکوۃ)

* * *

---

①...... "سنن الترمذی"، کتاب اللباس، باب ما جاء فی الخضاب، الحدیث: ١٧٥٨، ج٣، ص٢٩١.

②...... "سنن أبی داود"، کتاب الترجل، باب فی الخضاب، الحدیث: ٤٢٠٥، ج٤، ص١١٦.

③...... "سنن أبی داود"، کتاب الترجل، باب ما جاء فی خضاب السواد، الحدیث: ٤٢١٢، ج٤، ص١١٧، "سنن النسائی"، کتاب الزینة، باب النهی عن الخضاب بالسواد، الحدیث: ٥٠٨٥، ص٨١٢، "مشکاة المصابیح"، کتاب اللباس، باب الترجل، الفصل الثانی، الحدیث: ٤٤٥٢، ج٢، ص١٣٢.

سونا، لیٹنا

① ’’عَنْ جَابِرٍ قال نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلَى ظَهْرِهِ‘‘۔ (۱)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے پاؤں پر پاؤں رکھنے سے منع فرمایا ہے جب کہ چت لیٹا ہو۔ (مسلم شریف)

یہ ممانعت اس وقت ہے جب کہ ایک پاؤں کھڑا ہو کہ اس طرح بے ستری کا اندیشہ ہے اور اگر پاؤں کو پھیلا کر ایک کو دوسرے پر رکھے تو کوئی حرج نہیں۔ (۲) (بہار شریعت)

② ’’عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مُضْطَجِعًا عَلَى بَطْنِهِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ ضَجْعَةٌ لَا يُحِبُّهَا اللَّهُ‘‘۔ (۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے ایک شخص کو پیٹ کے بل لیٹے ہوئے دیکھا فرمایا اس طرح لیٹنے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا۔ (ترمذی)

③ ’’عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنَامَ الرَّجُلُ عَلَى سَطْحٍ لَيْسَ بِمَحْجُورٍ عَلَيْهِ‘‘۔ (٤)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے ایسی چھت پر سونے سے منع فرمایا کہ جس پر گرنے سے کوئی روک نہ ہو۔ (ترمذی)

انتباہ :

(۱)...... مستحب یہ ہے کہ با طہارت سوئے اور کچھ دیر دہنی کروٹ پر داہنے ہاتھ کو رخسار کے نیچے رکھ کر قبلہ رو سوئے پھر اس کے بعد بائیں کروٹ پر۔

---

❶...... ’’صحیح مسلم‘‘، کتاب اللباس والزینة، الحدیث: ٧٢۔(٢٠٩٩) ص ١١٦٢.

❷...... ’’بہارِ شریعت‘‘، حصہ شانزدہم، (١٦) ص ٧٧.

❸...... ’’سنن الترمذی‘‘، کتاب الأدب، باب ما جاء فی کراهیة إلخ، الحدیث: ٢٧٧٧، ج ٤، ص ٣٥٢.

❹...... ’’سنن الترمذی‘‘، کتاب الأدب، با ب ما جاء فی الفصاحة إلخ، الحدیث: ٢٨٦٣، ج ٤، ص ٣٨٨.

(۲)...... جب لڑکی اور لڑکے کی عمر دس سال ہو تو انہیں الگ الگ سلانا چاہیے۔

(۳)...... میاں بیوی جب ایک چارپائی پر سوئیں تو دس برس کے بچہ کو اپنے ساتھ نہ سلائیں۔

(٤)...... دن کے ابتدائی حصہ میں سونا یا مغرب و عشاء کے درمیان سونا مکروہ ہے۔(۱) (بہار شریعت)

(۵)...... ہندو پاکستان میں شمال یعنی اتر جانب پاؤں پھیلا کر سونا بلا شبہ جائز ہے اسے ناجائز سمجھنا غلطی ہے۔

(٦)...... جب سو کر اُٹھے تو یہ دعا پڑھے: ’’ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَ اِلَیْهِ النُّشُوْرُ ‘‘۔(۲) (بہار شریعت)

* * *

ہاضمہ کا مَن بھاتا علاج

کالی مرچ، کالا زیرہ اور نمک باریک پیس کر ایک بوتل میں محفوظ کر لیجئے، تربوز پر چھڑک کر استعمال کیجئے۔ اس طرح تربوز کی لذّت میں بھی اضافہ ہو جائے گا اور وہ ہاضمہ کی بہترین دواء ثابت ہو گا اور بھوک بھی چمک اٹھے گی۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن روایت نقل کرتے ہیں ’’کھانے سے پہلے تربوز کھانا پیٹ کو خوب دھو دیتا ہے اور بیماری کو جڑ سے ختم کر دیتا ہے۔‘‘ (فتاوی رضویہ، ج۵ ص۴۴۲)

تربوز کا سبز رنگ جتنا گہرا ہو گا اتنا ہی ان شاء اللّٰہ عزوجل اندر سے لال اور میٹھا نکلے گا۔ کہتے ہیں: تربوز پر ہلکا سا ہاتھ مارنے پر مدّ ہم سی آواز آنا اس کے عمدہ اور پکے ہونے کی علامت ہے۔

(گھریلو علاج، ص۸۷، بتصرف)

کان کے درد کے دو علاج

(1) خالص شہد یا تلسی کے تیل کے چند قطرے کان میں ٹپکانے سے ان شاء اللّٰہ عزّوجل کان کے درد میں راحت ملیگی۔

(2) ادرک کے رس کا ایک قطرہ کان میں ٹپکانے سے درد و کسک ان شاء اللّٰہ عزوجل دور ہوں گے۔

(گھریلو علاج، ص۸۴)

---

① ...... ’’بہارِ شریعت‘‘، حصہ شانزدہم، (۱٦) ص۷۹.

② ...... ’’بہارِ شریعت‘‘، حصہ شانزدہم، (۱٦) ص۷۹.

خواب

①''عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءً مِنَ النُّبُوَّةِ''۔(١)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا کہ اچھا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ (بخاری، مسلم)

②''عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ''۔(٢)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ اچھا خواب خدائے تعالیٰ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی جانب سے۔ (بخاری، مسلم)

③''عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ فِي صُوْرَتِي''۔(٣) (بخاری، مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جس نے خواب میں مجھ کو دیکھا اس نے (واقعی) مجھ ہی کو دیکھا اس لیے کہ شیطان میری صورت نہیں اختیار کرسکتا۔

④''عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نبی کریم

---

❶......''صحیح البخاری''، کتاب التعبیر، الحدیث: ٦٩٨٣، ج٤، ص٤٠٢، ''صحیح مسلم''، کتاب الرؤیا، الحدیث: ٧۔(٢٢٦٤) ص١٢٤٣، مشکاة المصابیح، الحدیث: ٤٦٠٨، ج٢، ص١٥٦.

❷......''صحیح البخاری''، کتاب التعبیر، باب الرؤیا الصالحة إلخ، الحدیث: ٦٩٨٦، ج٤، ص٤٠٣، ''صحیح مسلم''، کتاب الرؤیا، الحدیث: ٢۔(٢٢٦١) ص١٢٤١.

❸......''صحیح البخاری''، کتاب العلم، باب إثم من کذب علی النبی صلی الله علیه وسلم، الحدیث: ١١٠، ج١، ص٥٧، ''صحیح مسلم''، کتاب الرؤیا، باب قول النبی صلی الله علیه وسلم من رآنی فی المنام إلخ، الحدیث: ١٠۔(٢٢٦٦) ص١٢٤٤.

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَأْسِي قُطِعَ قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِذَا لَعِبَ الشَّيْطَانُ بِأَحَدِكُمْ فِي مَنَامِهِ فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ ''۔ (۱)

علیہ الصلاۃ والتسلیم کی خدمت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا (یارسول اللہ!) میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میرا سر کاٹ ڈالا گیا ہے۔ حضور علیہ الصلاۃ والسلام یہ سن کر مسکرائے اور فرمایا جب خواب میں شیطان کسی کے ساتھ کھیلے تو وہ اس خواب کو لوگوں سے بیان نہ کرے۔ (مسلم شریف)

⑤ ''عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ ''۔ (۲)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ تم میں سے جو کوئی برا خواب دیکھے تو اس کو چاہیے کہ بائیں جانب تین بار تھوک دے اور تین بار شیطان سے خدائے تعالیٰ کی پناہ مانگے اور جس کروٹ پر پہلے تھا اسے بدل دے۔ (مسلم شریف)

* * *

رات کا کھانا کھانے کا فائدہ

میٹھے میٹھے آقا مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمان صحت نشان ہے: رات کا کھانا نہ چھوڑو چاہے ایک مٹھی کھجور ہی کیوں نہ ہو کیونکہ رات کا کھانا ترک کرنا آدمی کو ضعیف کر دیتا ہے۔

(سنن ابن ماجه، ج٤ ص ٥٠ حديث ٣٣٥٥)

نیند سے جاگ کر پڑھئے اور مدد الٰھی حاص کیجئے

یَا مُقْتَدِر 20 بار جو نیند سے بیدار ہو کر پڑھ لیا کرے گا اس کے ہر کام میں مدد الٰہی عزوجل شامل رہے گی۔

(گھریلو علاج، ص ۲۸)

---

① ......''صحيح مسلم''، كتاب الرؤيا، باب لايخبر بتلعب إلخ، الحديث: ١٦ـ(٢٢٦٨) ص١٢٤٦.

② ......''صحيح مسلم''، كتاب الرؤيا، الحديث: ٥ـ(٢٢٦٢) ص١٢٤٢.

فال گوئی

①''عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتَى عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً''۔(۱)

حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جو شخص کاہن اور نجومی کے پاس جا کر کچھ دریافت کرے اس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں کی جائیں گی۔ (مسلم شریف)

②''عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتَى كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ فَقَدْ بَرِءَ مِمَّا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ''۔(۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ جو شخص کاہن اور جوتشی کے پاس جائے اور اس کے بیان کو سچا جانے تو وہ قرآن اور دین اسلام سے الگ ہو گیا۔ (احمد، ابوداود)

③''عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ أُنَاسٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكُهَّانِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمْ لَيْسُوا بِشَيْءٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ أَحْيَانًا بِالشَّيْءِ يَكُونُ حَقًّا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقُرُّهَا

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کچھ لوگوں نے رسولِ کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم سے کاہنوں کی بابت پوچھا (کہ ان کی باتیں قابلِ اعتماد ہیں یا نہیں) حضور نے فرمایا وہ بالکل (قابلِ اعتماد) نہیں ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! بعض وقت وہ ایسی خبر دیتے ہیں جو سچ ہو جاتی ہیں۔ حضور نے فرمایا وہ کلمۂ حق ہے جس کو (فرشتوں سے) شیطان

---

(1)......"صحيح مسلم"، كتاب السلام، باب تحريم الكهانة إلخ، الحديث: ١٢٥-(٢٢٣٠) ص١٢٢٥.

(2)......"المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند أبى هريرة رضى الله تعالى عنه، الحديث: ٩٥٤١، ج٤، ص٤١٩، "سنن أبى داود"، كتاب الطب، باب فى الكهان، الحديث: ٣٩٠٤، ج٤، ص٢٠.

فِی أُذُنِ وَلِیِّهٖ قَرَّ الدَّجَاجَةِ فَیَخْلِطُونَ فِیهَا أَکْثَرَ مِنْ مِئَةِ کَذْبَةٍ"۔[1]

اچک لیتا ہے۔ اور اپنے دوست کاہن کے کان میں اس طرح ڈال دیتا ہے جس طرح ایک مرغی دوسری مرغی کے کان میں آواز پہنچاتی ہے پھر وہ کاہن اس کلمۂ حق میں سو سے زیادہ جھوٹی باتیں ملا دیتے ہیں۔ (بخاری، مسلم)

⁂ …… ⁂ …… ⁂ …… ⁂

سیر و تفریح کرنا کیسا؟

سوال: کیا سیر و تفریح کرنا شرعاً منع ہے؟ یعنی اس طرح کے پل وغیرہ تفریحاً دیکھ سکتے ہیں؟

جواب: اگر ممنوعات شرعیہ نہ ہوں تو اس طرح کے نظارے اگرچہ شرعاً مباح ہیں۔ مگر بزرگان دین رحمہم اللہ تعالی فرماتے ہیں: ''آنکھوں کو مباح خوشنما نظاروں کے دیکھنے سے بچاؤ اور ان کو قید میں رکھو اگر ان کو آزاد رکھو گے تو پھر یہ حرام کی طرف دیکھنے کا بھی مطالبہ کریں گی۔ امام اہلسنت رحمۃ اللہ تعالی حدائق بخشش شریف میں فرماتے ہیں:

پھول کیا دیکھوں میری آنکھوں میں ـــ دشت طیبہ کے خار پھرتے ہیں

انوکھا حاجی

ایک صاحب جو زبردست عاشق رسول صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم تھے۔ حج سے جب واپس وطن لوٹے تو انہوں نے اپنی آنکھوں پر پٹی باندھی ہوئی تھی، لوگ سمجھے ان کی آنکھوں میں کوئی تکلیف ہوگی، انہوں نے وضو کرتے ہوئے منہ دھوتے وقت پٹی کھولدی پھر فوراً باندھ لی۔ یہ دیکھ کر لوگوں نے اصرار کر کے اس کا سبب پوچھا، آبدیدہ ہو کر فرمایا: میں مدینہ منورہ کی بہاریں دیکھ کر آیا ہوں اب یہاں کی کوئی شے دیکھنے کو میرا دل نہیں چاہتا۔ لہذا آنکھوں پر پٹی باندھ لی ہے۔

صحرائے مدینہ کے جب دیکھ لیے جلوے ـــ گلشن کے نظارے سب بیکار نظر آئے

اللہ عزوجل سے غافل کرنے والے مقامات

آج کل تفریح گاہوں پر عموماً مردوں اور عورتوں کا اختلاط ہوتا ہے۔ طرح طرح کے کھیل تماشے اور میلے ہوتے ہیں۔ عام طور پر وہاں فکر آخرت سے متعلق کوئی بات نہیں ہوتی لہذا اس طرح کی تفریح گاہوں سے اجتناب ہی کرنا چاہیے مسلمان کو ہر اس کام اور مقام سے بچنا چاہیے جو اللہ عزوجل کی یاد سے غافل کرے۔ حضرت سیدنا داود علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام دعا فرماتے۔ یا اللہ عزوجل اگر میرے قدم ایسی مجالس کی طرف اٹھیں جو تیری یاد سے غافل کرنے والی ہوں تو میرے پاؤں توڑ دے۔ امام اہلسنت رحمۃ اللہ تعالی علیہ بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم میں عرض کرتے ہیں:

دل ہے وہ دل جو تری یاد سے معمور رہا ـــ سر ہے وہ سر جو ترے قدموں پہ قربان گیا

---

[1] ......"صحیح البخاری"، کتاب الأدب، باب قول الرجل للشيء إلخ، الحدیث: ۶۲۱۳، ج۴، ص۱۵۹، "صحیح مسلم"، کتاب السلام، باب تحریم الکهانة إلخ، الحدیث: ۱۲۳-(۲۲۲۸) ص۱۲۲۴.

چھینک، جماہی

① ’’عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَطَسَ غَطّٰی وَجْهَهُ بِیَدِهِ أَوْ ثَوْبِهِ وَغَضَّ بِهَا صَوْتَهُ‘‘۔[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام کو جب چھینک آتی تو منہ کو ہاتھ یا کپڑے سے چھپا لیتے اور آواز کو پست کرتے۔ (ترمذی)

② ’’عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْیَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلْیَقُلْ لَهُ أَخُوهُ أَوْ صَاحِبُهُ یَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَإِذَا قَالَ لَهُ یَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَلْیَقُلْ یَهْدِیكُمُ اللّٰهُ وَیُصْلِحُ بَالَكُمْ‘‘۔[2]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ جب کسی کو چھینک آئے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے اور اس کا بھائی یا ساتھ والا یَرْحَمُکَ اللّٰہُ کہے جب یَرْحَمُکَ اللّٰہُ کہہ لے تو چھینکنے والا اس کے جواب میں یہ کہے یَهْدِیکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ. (بخاری)

③ ’’عَنْ أَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْیُمْسِكْ بِیَدِهِ عَلٰی فَمِهِ فَإِنَّ الشَّیْطَانَ یَدْخُلُ‘‘۔[3]

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ جب کسی کو جماہی آئے تو اپنا ہاتھ منہ پر رکھ لے کیونکہ شیطان منہ میں گھس جاتا ہے۔ (مسلم شریف)

انتباہ:

(۱)...... انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام جماہی سے محفوظ ہیں اس لیے کہ اس میں شیطانی مداخلت ہے اس کے روکنے کی بہتر ترکیب یہ ہے کہ جب جماہی آنے والی ہو تو دل میں خیال کرے کہ انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام

---

[1] ......"سنن الترمذی"، کتاب الأدب، باب ما جاء فی خفض إلخ، الحدیث: ۲۷۵۴، ج۴، ص۳۴۳.

[2] ......"صحیح البخاری"، کتاب الأدب، باب إذا عطس کیف یشمت، الحدیث: ۶۲۲۴، ج۴، ص۱۶۲.

[3] ......"صحیح مسلم"، الحدیث: ۵۷-(۲۹۹۵) ص۱۵۹۷، مشکاة المصابیح، ح۴۷۳۷، ج۲، ص۱۷۸ .

اس سے محفوظ ہیں۔ فوراً رُک جائے گی۔① (بہارشریعت، شامی، جلد اول ص ۳۳۶)

(۲)...... اگر چھینکنے والا **اَلحَمدُ لِلّٰہِ** کہے تو سننے والے پر فوراً اس طرح جواب دینا واجب ہے کہ وہ سُن لے۔

(۳)...... بعض لوگ چھینک کو بدفالی خیال کرتے ہیں مثلاً کسی کام کے لیے جارہا ہے اور کسی کو چھینک آ گئی تو سمجھتے ہیں وہ کام انجام نہیں پائے گا۔ یہ جہالت ہے اس لیے کہ بدفالی کوئی چیز نہیں بلکہ ایسے موقع پر چھینک آنا اور اس پر ذکرِ الٰہی کرنا نیک فالی ہے۔

✿ ...... ✿ ...... ✿ ...... ✿

نو ۹ شیاطین کے نام وکام

حضرت علامہ ابن حجر عسقلانی قدس سرہ الربانی نقل کرتے ہیں، امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ شیطان کی اولاد نو ہیں۔

(۱) زلیتون (۲) وثین (۳) لقوس (۴) اعوان (۵) ہفاف (۶) مرۃ (۷) مسوط (۸) داسم (۹) ولھان

زلیتون: بازاروں میں مقرر ہے، اور وہاں اپنا جھنڈا گاڑے رہتا ہے۔

وثین: لوگوں کو ناگہانی آفات میں مبتلاء کرنے کے لئے مقرر ہے۔

لقوس: آتش پرستوں پر مقرر ہے۔

اعوان: حکمرانوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

ھفاف: شرابیوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

مرۃ: گانے باجے، بجانے والوں پر مقرر ہے۔

مسوط: افواہیں عام کرنے پر مقرر ہے۔ وہ لوگوں کی زبانوں پر افواہیں جاری کروا دیتا ہے، اور اصل حقیقت سے لوگ بے خبر رہتے ہیں۔

داسم: گھروں میں مقرر ہے۔ اگر صاحب خانہ گھر میں داخل ہوکر نہ سلام کرے اور نہ بسم اللہ پڑھ کر قدم اندر رکھے، تو یہ ان گھر والوں کو آپس میں لڑوا دیتا ہے، حتی کہ طلاق یا خلع یا مار پیٹ تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔

ولھان: وضو، نماز اور دیگر عبادات میں وسوسے ڈالنے کے لئے مقرر ہے۔

(فیضان سنت، ج۱، ص۴۰)

---

① ......''بہارِ شریعت''، ج۱، ص۶۲۷، ''رد المحتار''، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج ۲، ص ۴۹۸.

اِجازت

①"عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَقَقْتُ الْبَابَ فَقَالَ مَنْ ذَا؟ قُلْتُ أَنَا فَقَالَ أَنَا أَنَا"۔(۱)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے آستانۂ اقدس پر حاضر ہو کر دروازہ کھٹکھٹایا تو حضور نے فرمایا کون ہے؟ میں نے عرض کی میں ہوں تو آپ نے فرمایا میں (تو) میں بھی ہوں۔ (بخاری، مسلم)

یعنی جواب میں اپنا نام لینا چاہیے "میں" کہنا کافی نہیں ہے کیونکہ "میں" تو ہر شخص ہے۔

②"عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى بَابَ قَوْمٍ لَمْ يَسْتَقْبِلِ الْبَابَ مِنْ تِلْقَاءِ وَجْهِهِ وَلٰكِنْ مِنْ رُكْنِهِ الْأَيْمَنِ أَوِ الْأَيْسَرِ"۔(۲)

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسولِ کریم علیہ الصلاۃ والسلام جب کسی کے دروازہ پر تشریف لے جاتے تو دروازہ کے سامنے نہیں کھڑے ہوتے تھے بلکہ داہنے یا بائیں دروازہ سے ہٹ کر کھڑے ہوتے تھے۔ (ابوداود)

③"عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَسْتَأْذِنُ عَلَى أُمِّي؟ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ إِنِّي مَعَهَا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَأْذِنْ عَلَيْهَا فَقَالَ الرَّجُلُ إِنِّي خَادِمُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَأْذِنْ عَلَيْهَا أَتُحِبُّ أَنْ تَرَاهَا

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسولِ کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم سے پوچھا کہ کیا میں اپنی ماں کے پاس جاؤں تو اس سے بھی اجازت لوں؟ حضور نے فرمایا ہاں انہوں نے عرض کیا میں تو اس کے ساتھ اسی مکان میں رہتا ہوں۔ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا اجازت لے کر اس کے پاس جاؤ۔ انہوں نے کہا میں اپنی

---

❶......"صحيح البخاری"، كتاب الاستئذان، باب إذا قال من إلخ، الحديث: ٦٢٥٠، ج٤، ص١٧١.

❷......"سنن أبی داود"، كتاب الأدب، باب كم مرة يسلم الرجل إلخ، الحديث: ٥١٨٦، ج٤، ص٤٤٦.

عُرْیَانَۃً؟ قَالَ لَا قَالَ فَاسْتَأْذِنْ عَلَیْھَا"۔ (۱) ماں کا خادم ہوں۔ (یعنی بار بار آنا جانا ہوتا ہے پھر اجازت کی کیا ضرورت؟) رسولِ کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا کہ اجازت لے کر جاؤ۔ کیا تم پسند کرتے ہو کہ اپنی ماں کو برہنہ دیکھو؟ عرض کیا نہیں۔ فرمایا تو اجازت حاصل کرلیا کرو۔ (مالک، مشکوۃ)

* * * *

کینسر کا علاج

(۱)...... پسا ہوا کالا زیرہ تین تین گرام دن میں تین مرتبہ پانی سے استعمال کیجئے۔ (۲)...... روزانہ چٹکی بھر پسی ہوئی خالص ہلدی کھانے سے ان شاء اللہ عزوجل کبھی کینسر نہیں ہوگا۔ (گھریلو علاج، ص۵۹)

دانتوں کی مضبوطی کا راز

ایک صاحب جن کی عمر 100 برس سے کچھ کم تھی اپنے دانتوں سے گنا کھا لیتے تھے اور فرماتے تھے کہ جب گنا کھاتا ہوں تو میرے دانتوں پر جوان آدمی رشک کرتے ہیں۔ کسی نے ان سے دانتوں کی محفوظی اور مضبوطی کا سبب دریافت کیا تو فرمایا: اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے مجھے بچپن میں یہ عمل بتایا تھا کہ عشاء کے وتر جب پڑھے جائیں تو پہلی رکعت میں بعد الحمد سورۃ اِذَا جَاءَ دوسری میں تَبَّتْ یَدا اور تیسری میں سورۃ الاخلاص پڑھنے سے دانت عمر بھر ہر تکلیف سے محفوظ رہتے ہیں جب سے میں اسی طرح پڑھتا ہوں اور اسی عمل کی یہ برکت ہے۔ (گھریلو علاج، ص۶۳)

دائمی نزلے کے 5 علاج

(۱) 30 دن تک روزانہ ناشتہ کے دو گھنٹے بعد مچھلی کا تیل (OIL) آدھی چمچ پئیں۔ سردیوں میں رات کو بھی مزید آدھی چمچ استعمال کرسکتے ہیں ان شاء اللہ عزوجل دائمی نزلہ سے آرام ہوجائیگا۔ (۲) بچوں کو اگر بار بار نزلہ ہوتا ہو تو مچھلی کا تیل تین تین قطرے دن میں ایک یا دو بار 30 دن تک پلایئے۔ بچوں کیلئے خوشبودار مچھلی کا تیل میڈیکل اسٹور سے طلب کیجئے (۳) روزانہ رات مٹھی بھر بھنے ہوئے چنے چھلکے سمیت کھانا پھر ایک گھنٹے تک پانی یا چائے وغیرہ کوئی سا مشروب نہ پینا دائمی نزلہ کیلئے مفید ہے۔ (۴) ناک سے گہرے گہرے سانس لیجئے۔ نماز فجر کے بعد زیادہ بہتر ہے۔ (۵) ہر وضو میں (روزہ نہ ہوتو) ناک میں تینوں بار پانی قدرے (یعنی تھوڑا سا) زور سے چڑھایئے۔

(گھریلو علاج، ص۴۸)

---

(1) ......"الموطأ" للإمام مالك، كتاب الاستئذان، باب الاستئذان، الحديث: ۱۸۴۷، ج۲، ص۴۴۶، "مشكاة المصابيح"، كتاب الأداب، باب الاستئذان، الفصل الثالث، الحديث: ۴۶۷۴، ج۲، ص۱۶۹.

سلام

① ''عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَی شَیْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ أَفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَكُمْ''۔ (١)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ کیا میں تم کو ایسی بات نہ بتاؤں کہ جب تم اس پر عمل کرو تو تمہارے درمیان محبت بڑھے اور وہ یہ ہے کہ آپس میں سلام کو رواج دو۔ (مسلم)

② ''عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ''۔ (٢)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ کلام سے پہلے سلام کرنا چاہیے۔ (ترمذی)

③ ''عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْبَادِئُ بِالسَّلَامِ بَرِیٌّ مِنَ الْكِبْرِ''۔ (٣)

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ سلام میں پہل کرنے والا غرور و تکبر سے پاک ہے۔ (بیہقی)

④ ''عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا انْتَهَی أَحَدُكُمْ إِلَی مَجْلِسٍ فَلْیُسَلِّمْ فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ یَجْلِسَ فَلْیَجْلِسْ ثُمَّ إِذَا قَامَ فَلْیُسَلِّمْ''۔ (٤)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ جب کوئی تم میں سے کسی مجلس میں پہنچے تو سلام کرے پھر اگر بیٹھنے کی ضرورت ہو تو بیٹھ جائے اور جب چلنے لگے تو دوبارہ سلام کرے۔ (ترمذی)

---

❶......''صحیح مسلم''، کتاب الإیمان، باب بیان أنه لایدخل إلخ، الحدیث: ٩٣-(٥٤) ص ٤٧.

❷......''سنن الترمذی''، کتاب الاستئذان والأداب، الحدیث: ٢٧٠٨، ج٤، ص ٣٢١.

❸......''شعب الإیمان'' للبیهقی، الحدیث: ٨٧٨٦، ج٦، ص ٤٣٣.

❹......''سنن الترمذی''، کتاب الاستئذان والأداب، الحدیث: ٢٧١٥، ج٤، ص ٣٢٤.

نوٹ :

جو لوگ قرآن شریف یا وعظ سننے سنانے میں مشغول ہوں یا پڑھنے پڑھانے میں لگے ہوں انہیں سلام نہ کیا جائے۔

⑤ ''عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بُنَيَّ إِذَا دَخَلْتَ عَلٰى أَهْلِكَ فَسَلِّمْ يَكُوْنُ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلٰى أَهْلِ بَيْتِكَ''۔(۱)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ اے بیٹے! جب تو گھر میں داخل ہو تو گھر والوں کو سلام کر کیونکہ تیرا سلام تیرے اور تیرے گھر والوں کے لیے برکت کا سبب ہوگا۔ (ترمذی)

⑥ ''عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا لَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ وَلَا بِالنَّصَارٰى فَإِنَّ تَسْلِيمَ الْيَهُوْدِ الْإِشَارَةُ بِالْأَصَابِعِ وَتَسْلِيمَ النَّصَارٰى الْإِشَارَةُ بِالْأَكُفِّ''۔(۲)

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ جو شخص (سلام کرنے میں) غیروں کی مشابہت اختیار کرے وہ ہم سے نہیں ہے۔ یہود و نصاریٰ کی مشابہت نہ کرو، یہودیوں کا سلام انگلیوں کے اشارہ سے ہے اور نصاریٰ کا سلام ہتھیلیوں کے اشارہ سے ہے۔ (ترمذی، مشکوۃ)

⑦ ''عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ لَقِيْتُمُوْهُمْ فَلَا تُسَلِّمُوْا عَلَيْهِمْ''۔(۳)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ اگر تمہاری ملاقات بدمذہبوں سے ہو انہیں سلام نہ کرو۔ (ابن ماجہ)

---

❶...... ''سنن الترمذی''، کتاب الاستئذان والأداب، الحدیث: ٢٧٠٧، ج٤، ص٣٢٠.

❷...... ''سنن الترمذی، کتاب الاستئذان والأداب، الحدیث: ٢٧٠٤، ج٤، ص٣١٩، ''مشکاة المصابیح''، کتاب الأداب، باب السلام، الفصل الثانی، الحدیث: ٤٦٤٩، ج٢، ص١٦٤.

❸...... ''سنن ابن ماجه''، کتاب السنة، باب فی القدر، الحدیث: ٩٢، ج١، ص٧٠.

انتباہ :

(۱)......خط میں سلام لکھا ہوتا ہے اس کا بھی جواب دینا واجب ہے اس کی دو صورتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ زبان سے جواب دے۔ دوسرے یہ کہ سلام کا جواب لکھ کر بھیج دے۔(۱) (بہار شریعت)

در مختار اور شامی جلد پنجم ص ۲۷۵ میں ہے: ”**يَجِبُ رَدُّ جَوَابِ كِتَابِ التَّحِيَّةِ**“۔(۲)

(۲)......کسی نے خط میں لکھا کہ فلاں کو سلام کہو تو مکتوب الیہ پر اس سلام کا پہنچانا واجب نہیں اگر پہنچائے گا تو ثواب پائے گا۔

(۳)......کسی نے کہا کہ فلاں کو میرا سلام کہہ دینا اور اس نے وعدہ کرلیا تو سلام پہنچانا واجب ہے اگر نہیں پہنچائے گا تو گنہگار ہوگا۔ فتاویٰ عالمگیری باب السلام میں ہے: ”**إِذَا أَمَرَ رَجُلًا أَنْ يَقْرَأَ سَلَامَهُ عَلَى فُلَانٍ يَجِبُ عَلَيْهِ ذٰلِكَ، كَذَا فِي الْغِيَاثِيَّةِ**“۔(۳)

شامی میں ہے: ”**وَالظَّاهِرُ أَنَّ هٰذَا إِذَا رَضِيَ بِتَحَمُّلِهَا**“۔(٤)

(٤)......کسی نے سلام بھیجا تو اس طرح جواب دے کہ پہلے پہنچانے والے کو پھر اس کو جس نے سلام بھیجا ہے یعنی یوں کہے۔ ”**عَلَيْكَ وَعَلَيْهِ السَّلَام**“۔ فتاویٰ عالمگیری جلد پنجم باب السلام میں ہے: ”**مَنْ بَلَّغَ إِنْسَانًا سَلَامًا مِنْ غَائِبٍ كَانَ عَلَيْهِ أَنْ يَرُدَّ الْجَوَابَ عَلَى الْمُبَلِّغِ أَوَّلًا، ثُمَّ عَلَى ذٰلِكَ الْغَائِبِ، كَذَا فِي الذَّخِيرَةِ**“۔(٥)

شامی میں ہے: ”**وَظَاهِرُهُ الْوُجُوبُ**“۔(٦)

* * * *

---

① ......”بہارِ شریعت“، حصہ شانزدہم، (۱٦) ص ۱۰٦، ”الدر المختار ورد المحتار“، ج۹، ص ۳۸۵.

② ......”الدر المختار ورد المحتار“، كتاب الحظر والإباحة، فصل فی البيع، ج۹، ص ٦۸۵.

③ ......”الفتاوی الهندية“، كتاب الكراهية، الباب السابع فی السلام وتشميت العاطس، ج٥، ص ۳۲٦.

④ ......”رد المحتار“، كتاب الحظر والإباحة، فصل فی البيع، ج۹، ص ٦۸۵.

⑤ ......”الفتاوی الهندية“، كتاب الكراهية، الباب السابع فی السلام وتشميت العاطس، ج٥، ص ۳۲٦.

⑥ ......”رد المحتار“، كتاب الحظر والإباحة، فصل فی البيع، ج۹، ص ٦۸۵.

مُصافحہ

① ’’عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ إِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ أَنْ يَتفرَّقَا‘‘۔(١)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ جب دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے ان کو بخش دیا جاتا ہے۔ (ترمذی)

② ’’عَنْ عَطَاءِ الْخُرَاسَانِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَصَافَحُوا يَذْهَبُ الْغِلُّ‘‘۔(٢)

حضرت عطاء خراسانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ آپس میں مصافحہ کیا کرو اس سے کینہ دور ہوگا۔ (ترمذی)

③ ’’عَنْ زَارِعٍ وَكَانَ فِي وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ قَالَ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَجَعَلْنَا نَتَبَادَرُ مِنْ رَوَاحِلِنَا فَنُقَبِّلُ يَدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَهُ‘‘۔(٣)

حضرت زارع جو (وفد) عبدالقیس میں شامل تھے فرماتے ہیں کہ جب ہم مدینہ میں آئے تو ہم جلد جلد اپنی سواریوں سے اُتر پڑے اور ہم نے حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے دستِ مبارک اور پائے مبارک کو بوسہ دیا۔

(ابوداود، مشکوۃ)

انتباہ :

(۱)......دینی پیشوا کا ہاتھ اور پاؤں چومنا جائز ہے۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اشعۃ اللمعات، جلد چہارم، ص: ۲۱ پر فرماتے ہیں کہ:

’’بوسہ دادن دست عالم متورّع را جائز

یعنی پرہیزگار عالم کا ہاتھ چومنا جائز ہے اور بعض

---

❶......’’سنن الترمذی‘‘، کتاب الاستئذان والأداب، الحدیث: ٢٧٣٦، ج٤، ص٣٣٣.

❷......’’مشکاة المصابیح‘‘، کتاب الأداب، باب المصافحة والمعانقة، الفصل الثالث، ج٢، ص ١٧١.

❸......’’سنن أبی داود‘‘، کتاب الأدب، باب فی قبلة الرجل، الحدیث: ٥٢٢٥، ج ٤، ص٤٥٦، ’’مشکاة المصابیح‘‘، کتاب الأداب، باب المصافحة والمعانقة، الحدیث: ٤٦٨٨، ج٢، ص ١٧١.

ست وبعضے گفته اند مستحب ست"۔(۱)

علماء نے فرمایا کہ مستحب ہے۔

اور وفد عبد القیس کی حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ:

"ازیں جا تجویز پائے بوس معلوم شد"۔(۲)

یعنی اس حدیث شریف سے پاؤں چومنے کا جواز ثابت ہوا۔

اور درمختار بحث مصافحہ میں ہے کہ:

"لَا بَأْسَ بِتَقْبِيلِ يَدِ الرَّجُلِ الْعَالِمِ وَالْمُتَوَرِّعِ عَلَى سَبِيلِ التَّبَرُّكِ"۔(۳)

یعنی برکت کے لیے عالم اور پرہیزگار آدمی کا ہاتھ چومنا جائز ہے۔

(۲)...... ہر نماز باجماعت کے بعد بھی مصافحہ کرنا جائز ہے۔ درمختار کتاب الحظر والاباحۃ باب الاستبراء میں ہے:

"تَجُوْزُ الْمُصَافَحَةُ وَلَوْ بَعْدَ الْعَصْرِ وَقَوْلُهُمْ إِنَّهُ بِدْعَةٌ أَيْ مُبَاحَةٌ حَسَنَةٌ كَمَا أَفَادَهُ النَّوَوِيُّ فِي أَذْكَارِهِ اهـ ملخصاً"۔(٤)

یعنی بعد نماز عصر بھی مصافحہ کرنا جائز ہے اور فقہاء نے جو اُسے بدعت فرمایا تو وہ بدعتِ مباحہ حسنہ ہے۔ جیسا کہ امام نووی نے اپنے اذکار میں فرمایا۔

اسی کے تحت ردالمحتار میں ہے:

"قَالَ اعْلَمْ أَنَّ الْمُصَافَحَةَ مُسْتَحَبَّةٌ عِنْدَ كُلِّ لِقَاءٍ، وَأَمَّا مَا اعْتَادَهُ النَّاسُ مِنَ الْمُصَافَحَةِ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ، فَلَا أَصْلَ لَهُ فِي الشَّرْعِ عَلَى هَذَا الْوَجْهِ وَلَكِنْ لَا بَأْسَ بِهِ قَالَ الشَّيْخُ أَبُو الْحَسَنِ الْبَكْرِيُّ

یعنی امام نووی نے فرمایا کہ ہر ملاقات کے وقت مصافحہ کرنا سنت ہے اور فجر وعصر کی نماز کے بعد جو مصافحہ کا رواج ہے اس کی شریعت میں کوئی اصل نہیں لیکن اس میں کوئی حرج بھی نہیں۔ شیخ ابوالحسن بکری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا کہ صبح وعصر کی قید

---

①......"اشعة اللمعات"، كتاب الأداب، باب المصافحة و المعانقة، ج٤، ص٢٢.

②......"اشعة اللمعات"، كتاب الأداب، باب المصافحة و المعانقة، الفصل الثانی، ج٤، ص٢٧.

③......"الدر المختار"، كتاب الحظر والإباحة، باب الاستبراء وغيره، ج٩، ص٦٣١.

④......"الدر المختار"، كتاب الحظر والإباحة، باب الاستبراء وغيره، ج٩، ص٦٢٨.

وَتَقْيِيْدُهُ بِمَا بَعْدَ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ عَلَى عَادَةٍ كَانَتْ فِي زَمَنِهِ، وَإِلَّا فَعَقِبَ الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا كَذٰلِكَ اهـ ملخصاً''۔(۱)

فقط لوگوں کی عادت کی بنا پر ہے جو امام نووی کے زمانہ میں تھی ورنہ ہر نماز کے بعد مصافحہ کا یہی حکم ہے یعنی جائز ہے۔ (شامی، جلد پنجم ص ۲۵۲)

(۳)......وہابی غیر مقلد دونوں ہاتھ سے مصافحہ کرنے کو ناجائز اور خلافِ حدیث بتاتے ہیں یہ ان کی جہالت ہے۔ حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اشعۃ اللمعات ترجمہ مشکوۃ، جلد چہارم، ص ۲۰ پر فرماتے ہیں:

''مصافحہ سنت است نزد ملاقات وباید کہ بہر دو دست بود''۔(۲)

یعنی ملاقات کے وقت مصافحہ کرنا سنت ہے اور دونوں ہاتھ سے کرنا چاہیے۔

اور احادیث کریمہ میں جو لفظ ''یــد'' مستعمل ہے اس سے صرف ایک ہاتھ سے مصافحہ کا استدلال صحیح نہیں اس لیے کہ ایسی دو چیزیں جو ایک دوسرے کے ساتھ رہتی ہوں جیسے ہاتھ، پاؤں، آنکھ، موزہ، جوتا اور دستانہ وغیرہ اس میں واحد کا لفظ بول کر دونوں مراد لیے جاتے ہیں، مثلاً زید نے ہاتھ سے پکڑا یعنی دونوں ہاتھ سے، اور پاؤں سے چلا، یعنی دونوں پاؤں سے اور آنکھ سے دیکھا۔ یعنی دونوں آنکھ سے اور کہا جاتا ہے زید نے جوتا پہنا یعنی دونوں جوتے۔ **وَقِسْ عَلٰی هٰذَا الْبَوَاقِي**۔

یہ محاورہ ہند، ایران اور عرب میں سب جگہ مسلّم ہے ورنہ حدیث شریف ''**أَطْيَبُ الْكَسْبِ عَمَلُ الرَّجُلِ بِيَــدِهِ**'' کا یہ مطلب ہو جائے گا کہ صرف ایک ہاتھ کی کمائی بہتر ہے دونوں ہاتھ کی کمائی بہتر نہیں۔ اور مشہور حدیث ''**اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ**'' کا یہ مطلب ماننا پڑے گا کہ کامل مسلمان وہ شخص ہے جس کے صرف ایک ہاتھ سے مسلمان امان میں رہیں اور دوسرے ہاتھ سے تکلیف میں۔

مَنْ(۳) **شَاءَ التَّفْصِيْلَ لِهٰذِهِ الْمَسْئَلَةِ فَلْيُطَالِعْ ''صَفَائِحُ اللُّجَيْنِ فِيْ كَوْنِ التَّصَافُحِ بِكَفَّيِ الْيَدَيْنِ'' للإمام أحمد رضا رضي الله تعالى عنه.**

❁ ...... ❁ ...... ❁ ...... ❁

---

❶......''رد المحتار''، كتاب الحظر والإباحة، باب الاستبراء وغيره، ج۹، ص۶۲۸.

❷......''اشعة اللمعات''، كتاب الآداب، باب المصافحة والمعانقة، ج۴، ص۲۲.

❸...... تفصیل کے لیے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب ''**صَفَائِحُ اللُّجَيْن**'' ملاحظہ کیجیے۔ ۱۲ منہ

ماں باپ کے حقوق

① ''عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ أَنْفُهُ رَغِمَ أَنْفُهُ رَغِمَ أَنْفُهُ قِیْلَ مَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَنْ أَدْرَکَ وَالِدَیْهِ عِنْدَ الْکِبَرِ أَحَدَهُمَا أَوْ کِلَاهُمَا ثُمَّ لَمْ یَدْخُلِ الْجَنَّةَ''۔ (۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ اس کی ناک غبار آلود ہو، اس کی ناک خاک آلود ہو، اس کی ناک خاک آلود ہو (یعنی ذلیل ورسوا ہو) کسی نے عرض کیا یارسول اللہ وہ کون ہے؟ حضور نے فرمایا کہ جس نے ماں باپ دونوں کو یا ایک کو بڑھاپے کے وقت میں پایا پھر (ان کی خدمت کرکے) جنت میں داخل نہ ہوا۔ (مسلم شریف)

② ''عَنْ مُعَاوِیَةَ بْنِ جَاهِمَةَ أَنَّ جَاهِمَةَ جَاءَ إِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَدْتُ أَنْ أَغْزُوَ وَقَدْ جِئْتُ أَسْتَشِیْرُکَ فَقَالَ هَلْ لَکَ مِنْ أُمٍّ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَالْزَمْهَا فَإِنَّ الْجَنَّةَ عِنْدَ رِجْلِهَا''۔ (۲)

حضرت معاویہ بن جاہمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ان کے والد جاہمہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ! میرا ارادہ جہاد میں جانے کا ہے حضور سے مشورہ لینے کے لیے حاضر ہوا ہوں ارشاد فرمایا کیا تیری ماں ہے؟ عرض کیا ہاں۔ فرمایا اس کی خدمت اپنے اوپر لازم کرلے کہ جنت ماں کے قدموں کے تلے ہے۔ (احمد، نسائی، مشکوۃ)

③ ''عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصْبَحَ مُطِیْعًا لِلّٰهِ فِیْ وَالِدَیْهِ أَصْبَحَ لَهُ بَابَانِ مَفْتُوْحَانِ مِنَ الْجَنَّةِ وَإِنْ کَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا وَمَنْ أَصْبَحَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ جس نے اس حال میں صبح کی کہ ماں باپ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرماں بردار رہا تو اس کے لیے صبح ہی کو جنت کے دو

---

1 ...... ''صحیح مسلم''، کتاب البر والصلة والأداب، الحدیث: ۹۔(۲۵۵۱) ص ۱۳۸۱.

2 ...... ''المسند'' للإمام أحمد بن حنبل، الحدیث: ۱۵۵۳۸، ج ۵، ص ۲۹۰، ''سنن النسائی''، کتاب الجهاد، الحدیث: ۳۱۰۱، ص ۵۰٤، ''مشکاة المصابیح''، الحدیث: ٤۹۳۹، ج ۲، ص ۲۰۸.

عَاصِيًا لِلّٰهِ فِيْ وَالِدَيْهِ أَصْبَحَ لَهٗ بَابَانِ مَفْتُوْحَانِ مِنَ النَّارِ اِنْ كَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا قَالَ رَجُلٌ وَإِنْ ظَلَمَاهُ قَالَ وَإِنْ ظَلَمَاهُ وَإِنْ ظَلَمَاهُ وَإِنْ ظَلَمَاهُ''۔ (۱)

دروازے کھل جاتے ہیں اور اگر والدین میں سے ایک ہو تو ایک دروازہ کھلتا ہے اور جس نے اس حال میں صبح کی کہ والدین کے بارے میں خدائے تعالیٰ کا نافرمان بندہ رہا تو اس کے لیے صبح ہی کو جہنم کے دو دروازے کھل جاتے ہیں اور ایک ہو تو ایک دروازہ کھلتا ہے ایک شخص نے کہا اگرچہ ماں باپ اس پر ظلم کریں حضور نے فرمایا اگرچہ ظلم کریں اگرچہ ظلم کریں اگرچہ ظلم کریں۔ (بیہقی، مشکوۃ)

④ ''عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حَقُّ الْوَالِدَيْنِ عَلٰى وَلَدِهِمَا قَالَ هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ''۔ (۲) (ابن ماجه)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! ماں باپ کا اولاد پر کیا حق ہے؟ فرمایا کہ وہ دونوں تیری جنت و دوزخ ہیں یعنی جو لوگ ان کو راضی رکھیں گے جنت پائیں گے اور جو ان کو ناراض رکھیں گے دوزخ کے مستحق ہوں گے۔ (ابن ماجہ)

⑤ ''عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِضَى الرَّبِّ فِيْ رِضَى الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِيْ سَخَطِ الْوَالِدِ''۔ (۳)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ پروردگار کی خوشنودی باپ کی خوشنودی میں ہے اور پروردگار کی ناراضگی باپ کی ناراضگی میں ہے۔ (ترمذی)

⑥ ''عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ يَشْتُمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ نَعَمْ يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَيَسُبُّ أُمَّهُ فَيَسُبُّ أُمَّهُ''۔ (٤)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ بات کبیرہ گناہوں میں سے ہے کہ آدمی اپنے ماں باپ کو گالی دے لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا کوئی اپنے ماں باپ کو بھی گالی دیتا ہے؟ فرمایا ہاں (اس کی

---

❶ ......"شعب الإيمان" للبيهقي، الحديث: ٧٩١٦، ج٦، ص٢٠٦، "مشكاة المصابيح"، الحديث: ٤٩٤٣، ج٢، ص٢٠٩.

❷ ......"سنن ابن ماجه"، كتاب الأدب، باب بر الوالدين، الحديث: ٣٦٦٢، ج٤، ص١٨٦.

❸ ......"سنن الترمذى"، كتاب البر والصلة، باب ما جاء فى الفضل إلخ، الحديث: ١٩٠٧، ج٣، ص٣٦٠.

❹ ......"صحيح البخارى"، كتاب الأدب، الحديث: ٥٩٧٣، ج٤، ص٩٤، "صحيح مسلم"، كتاب الإيمان، =

صورت یہ ہوتی ہے کہ) یہ دوسرے کے باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے اور یہ دوسرے کی ماں کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

⑦ ”عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ زَارَ قَبْرَ أَبَوَیْهِ أَوْ أَحَدِهِمَا فِی كُلِّ جُمُعَةٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ وَكُتِبَ بَرًّا“۔[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ جو ماں باپ دونوں یا ان میں سے کسی ایک کی قبر پر ہر جمعہ کو زیارت کے لیے حاضر ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا اور وہ ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے والا لکھا جائے گا۔

* * *

انیس حروف کی حکمتیں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم کے 19 حروف ہیں اور دوزخ پر عذاب دینے والے فرشتے بھی انیس۔ پس امید ہے کہ اس کے ایک ایک حرف کی برکت سے ایک ایک فرشتے کا عذاب دور ہو جائے۔ دوسری خوبی یہ بھی ہے کہ دن رات میں 24 گھنٹے ہیں جن میں سے پانچ گھنٹے پانچ نمازوں نے گھیر لئے اور 19 گھنٹوں کے لئے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم کے انیس حروف عطا فرمائے گئے۔ پس جو بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم کا ورد کرتا رہے، ان شاء اللّٰہ عزوجل اس کا ہر گھنٹہ عبادت میں شمار ہوگا اور ہر گھنٹے کے گناہ معاف ہوں گے۔ (فیضان سنت، ج۱، ص۵۵)

رحمت الھی کا حصول

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ سرکار صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جو بندہ نماز میں ہے اللہ عزوجل کی رحمت خاصہ اس کی طرف متوجہ رہتی ہے جب تک ادھر ادھر نہ دیکھے۔ جب اس نے اپنا منہ پھیرا، اس کی رحمت بھی پھر جاتی ہے۔“

(المستدرک للحاکم، کتاب الامامة، باب لایزال اللہ مقبلا علی العبد۔۔۔ الخ، الحدیث: ۸۹۶، ج۱، ص۵۰۴)

= باب بيان الكبائر وأكبرها، الحديث: ١٤٦۔(٩٠) ص ٦٠.

[1] ......”المعجم الأوسط“ للطبرانی، من اسمه محمد، الحدیث: ٦١١٤، ج٤، ص ٣٢١.

اولاد کے حقوق

① ’’عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يُؤَدِّبَ الرَّجُلُ وَلَدَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِصَاعٍ‘‘۔ (۱)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنی اولاد کو ادب سکھائے تو اس کے لیے ایک صاع صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔ (ترمذی)

② ’’عَنْ أَيُّوْبَ بْنِ مُوْسَى عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدَهُ مِنْ نُحْلٍ أَفْضَلَ مِنْ أَدَبٍ حَسَنٍ‘‘۔ (۲)

حضرت ایوب بن موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ اولاد کے لیے باپ کا کوئی عطیہ اچھی تربیت سے بہتر نہیں ہے۔ (بیہقی، مشکوۃ)

③ ’’عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتّٰى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ هٰكَذَا وَضَمَّ أَصَابِعَهُ‘‘۔ (۳)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ جس کی پرورش میں دو لڑکیاں بلوغ تک رہیں تو وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ میں اور وہ بالکل پاس پاس ہوں گے، یہ کہتے ہوئے حضور نے اپنی انگلیاں ملا کر فرمایا کہ اس طرح۔ (مسلم)

④ ’’عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى أَفْضَلِ الصَّدَقَةِ ابْنَتُكَ مَرْدُوْدَةً إِلَيْكَ لَيْسَ لَهَا

حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ کیا میں تم کو یہ نہ بتادوں کہ افضل صدقہ کیا ہے؟ اور وہ اپنی اس

---

❶ ……’’سنن الترمذی‘‘، کتاب البر والصلة، باب ما جاء فی أدب الولد، الحدیث: ۱۹۵۸، ج۳، ص۳۸۲.

❷ ……’’شعب الإیمان‘‘ للبیهقی، الحدیث: ۸۶۵۱، ج ۶، ص۳۹۸، ’’مشکاة المصابیح‘‘، کتاب الأداب، باب الشفقة والرحمة علی الخلق، الحدیث: ۴۹۷۷، ج۲، ص۲۱۴.

❸ ……’’صحیح مسلم‘‘، کتاب البر والصلة إلخ، الحدیث: ۱۴۹-(۲۶۳۱) ص۱۴۱۵.

كَاسِبٌ غَيْرُكَ“۔⁽¹⁾ لڑکی پر صدقہ کرنا ہے جو تمہاری طرف (مطلقہ یا بیوہ ہونے کے سبب) واپس لوٹ آئی اور تمہارے سوا کوئی اس کا کفیل نہیں۔ (ابن ماجہ، مشکوۃ)

⑤ ”عَنِ ابْنِ عَبَّاس قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ ثَلاثَ بَنَاتٍ أَوْمِثْلَهُنَّ مِنَ الاخَوَاتِ فَأَدَّبَهُنَّ وَرَحِمَهُنَّ حَتَّى يُغْنِيَهُنَّ اللهُ أَوْجَبَ اللهُ لَهُ الجَنَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ أَوِاثْنَتَيْنِ قَالَ أَوْ اِثْنَتَيْنِ حَتَّى لَوْ قَالُوا أَوْ وَاحِدَةً لَقَالَ وَاحِدَةً“۔⁽²⁾

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ جو شخص تین لڑکیوں یا تین بہنوں کی پرورش کرے پھر ان کو ادب سکھائے اور ان کے ساتھ مہربانی کرے یہاں تک کہ خدا ان کو مستغنی کردے (یعنی وہ بالغ ہوجائیں اور ان کا نکاح ہوجائے) تو پرورش کرنے والے پر اللہ تعالیٰ جنت کو واجب کردے گا ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! اور دو بیٹیوں یا دو بہنوں کی پرورش پر کیا ثواب ہے؟ حضور نے فرمایا دو کا ثواب بھی یہی ہے (راوی کہتے ہیں) اگر صحابہ ایک بیٹی یا ایک بہن کے بارے میں دریافت کرتے تو ایک کی نسبت بھی حضور یہی فرماتے۔ (شرح السنۃ، مشکوۃ)

انتباہ:

بچہ کا اچھا سا نام رکھے بُرا نام نہ رکھے کہ بُرے نام کا برا اثر ہوگا تو تربیت قبول نہ کرے گا، ماں یا کسی نیک نمازی عورت سے دو سال تک دودھ پلوائے، پاک کمائی سے ان کی پرورش کرے کہ ناپاک مال ناپاک عادتیں پیدا کرتا ہے، کھیلنے کے لیے اچھی چیز جو شرعاً جائز ہو دیتا رہے، بہلانے کے لیے ان سے جھوٹا وعدہ نہ کرے، جب کچھ ہوشیار ہو تو کھانے پینے، اٹھنے بیٹھنے، چلنے پھرنے، ماں باپ اور استاد وغیرہ کی تعظیم کا طریقہ بتائے، نیک استاد کے پاس قرآن مجید پڑھائے، اسلام و سنت سکھائے، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم و محبت ان کے دل میں ڈالے کہ یہی اصل ایمان ہے۔ جب بچہ کی عمر سات برس ہوجائے تو نماز کی تاکید کرے اور

---

❶......”سنن ابن ماجه“، كتاب الأدب، باب بر الوالد والاحسان إلخ، الحديث: ٣٦٦٧، ج٤، ص١٨٨، ”مشكاة المصابيح“، كتاب الأداب، باب الشفقة والرحمة إلخ، الحديث: ٥٠٠٢، ج٢، ص٢١٧.

❷......”شرح السنة“، كتاب البر والصلة، باب ثواب كافل اليتيم، الحديث: ٣٣٥١، ج٦، ص٤٥٢، ”مشكاة المصابيح“، كتاب الأداب، باب الشفقة والرحمة إلخ، الحديث: ٤٩٧٥، ج٢، ص٢١٤.

جب دس برس کا ہوجائے تو نماز کے لیے سختی کرے اگر نہ پڑھے تو مار کر پڑھائے۔ وضو، غسل اور نماز وغیرہ کے مسائل بتائے۔ لکھنے اور تیرنے کی تعلیم دے۔ فنِ سپہ گری بھی سکھائے۔ بری صحبت سے بچائے۔ عشقیہ ناول اور افسانے وغیرہ ہرگز نہ پڑھنے دے۔ جب جوان ہوجائے تو نیک شریف النسب لڑکی سے شادی کردے اور وراثت سے اسے ہرگز محروم نہ کرے۔

اور لڑکیوں کو سینا پرونا، کاتنا اور کھانا پکانا سکھائے، سورۂ نور کی تعلیم دے اور لکھنا ہرگز نہ سکھائے کہ فتنہ کا احتمال غالب ہے۔ بیٹوں سے زیادہ ان کی دلجوئی کرے۔ نو برس کی عمر سے ان کی خاص نگہداشت شروع کرے۔ شادی برات میں جہاں ناچ گانا ہو وہاں ہرگز نہ جانے دے۔ ریڈیو سے بھی گانا بجانا ہرگز نہ سننے دے جب بالغ ہوجائے تو نیک شریف النسب لڑکے کے ساتھ نکاح کردے۔ فاسق و فاجر خصوصاً بدمذہب کے ساتھ ہرگز نکاح نہ کرے۔ (۱)

⁂

رضائے الٰہی کیلئے عاجزی کی فضیلت

(۱)......حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے: ''جو میرے لیے اتنی سی عاجزی اختیار کرتا ہے (پھر سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی ہتھیلی کا رخ زمین کی طرف کردیا اور کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) میں اسے اتنی بلندی عطا فرماتا ہوں۔'' یہ کہنے کے بعد حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی ہتھیلی کو آسمان کی طرف بلند کردیا۔ (المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عمر بن الخطاب، رقم ۳۰۹، ج۱، ص۱۰۱)

(۲)......حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا، اللہ عزوجل عفو ودرگزر کی وجہ سے بندے کی عزت میں اضافہ فرماتا ہے اور جو اللہ عزوجل کیلئے عاجزی کرتا ہے اللہ عزوجل اسے بلندی عطا فرماتا ہے۔''

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والادب، باب استحباب العفو، رقم ۲۵۸۸، ص۱۳۹۷)

---

① ......ماخوذ از ''مشعلة الارشاد فی حقوق الأولاد'' مصنفه اعلحضرت إمام أحمد رضا رضی الله تعالی عنه. (''الفتاوی الرضویة''، ج٢٤، ص٤٥٢)

بھائی وغیرہ کے حقوق

① ''عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقُّ كَبِيْرِ الْإِخْوَةِ عَلٰى صَغِيْرِهِمْ حَقّ الْوَالِدِ عَلٰى وَلَدِهٖ''۔ (۱)

حضرت سعید بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ بڑے بھائی کا حق چھوٹے بھائی پر ایسا ہے جیسا کہ باپ کا حق بیٹے پر۔ (بیہقی)

② ''عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا وَيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ''۔ (۲) (ترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے، ہمارے بڑوں کی عزت نہ کرے، نیکی کا حکم نہ دے اور برائی سے منع نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

③ ''عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَوٰى يَتِيْماً إِلٰى طَعَامِهٖ وَشَرَابِهٖ أَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ الْجَنَّةَ''۔ (۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ جو شخص یتیم کو اپنے کھانے پینے میں شریک کرے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت واجب کر دے گا۔ (شرح السنۃ)

④ ''عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ''۔ (۴) (مسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کا پڑوسی اس کی آفتوں سے محفوظ نہ ہو۔

---

❶......''شعب الإيمان'' للبيهقي، الحديث: ٧٩٢٩، ج٦، ص٢١٠.

❷......''سنن الترمذي''، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في رحمة الصبيان، الحديث: ١٩٢٨، ج٣، ص٣٦٩.

❸......''شرح السنة''، كتاب البر والصلة، باب ثواب كافل اليتيم، الحديث: ٣٣٥١، ج٦، ص٤٥٢.

❹......''صحيح مسلم''، كتاب الإيمان، باب تحريم ايذاء الجار، الحديث: ٧٣-(٤٦) ص٤٣، ''مشكاة =

⑤ ”عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالَّذِیْ يَشْبَعُ وَجَارُهُ جَائِعٌ إِلَى جَنْبِهِ“۔ (۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ میں نے حضور علیہ الصلاۃ والسلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ مومن نہیں جو خود پیٹ بھر کھائے اور اس کا پڑوسی اس کے پہلو میں بھوکا رہے۔ (بیہقی، مشکوۃ)

⑥ ”عَنْ أَنَس قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِی نَفْسِی بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ“ ۔(۲) (بخاری، مسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہوتا جب تک کہ اپنے بھائی کے لیے بھی وہ پسند نہ کرے جس کو وہ خود اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

* * * *

اللہ عزوجل کے غضب سے بچانے والا عمل

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے حضور پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ ”کونسا عمل مجھے اللہ عزوجل کے غضب سے بچا سکتا ہے؟ فرمایا: ”غصہ نہ کیا کرو۔“

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبداللہ بن عمرو، رقم ۶۶۴۶، ج۲، ص۵۸۷)

= المصابيح“، كتاب الأداب، الحديث: ۴۹۶۳، ج۲، ص۲۱۲.

❶......”شعب الإيمان“ للبيهقی، كتاب ما جاء فی كراهية إمساك الفضل إلخ، الحديث: ۳۳۸۹، ج۳، ص۲۲۵، ”مشكاة المصابيح“، كتاب الأداب، الحديث: ۴۹۹۱، ج۲، ص۲۱۶.

❷......”صحيح البخاری“، كتاب الإيمان، باب من الإيمان أن يحب إلخ، الحديث: ۱۳، ج ۱، ص۱۶، ”صحيح مسلم“، كتاب الإيمان، باب الدليل على أن من خصال إلخ، الحديث: ۷۲-(۴۵) ص۴۳.

چوری اور شراب نوشی

①" عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ"۔ (١)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ چور پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے۔ (بخاری، مسلم)

②"عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَیْدٍ قَالَ أُتِیَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقُطِعَتْ یَدُهُ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَعُلِّقَتْ فِی عُنُقِه"۔ (٢)

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے پاس ایک چور لایا گیا تو اس کا ہاتھ کاٹا گیا۔ پھر حضور نے فرمایا کہ وہ کٹا ہوا ہاتھ اس کی گردن میں لٹکا دیا جائے۔ (ترمذی)

③"عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَاقٌّ وَ لَا قَمَّارٌ وَلَا مَنَّانٌ وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ"۔ (٣)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ والدین کی نافرمانی کرنے والا، جوا کھیلنے والا، احسان جتانے والا اور شراب کا عادی جنت میں داخل نہ ہوگا۔

④" عَنْ أَبِی أُمَامَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَلَفَ رَبِّی عَزَّوَجَلَّ بِعِزَّتِی لَا یَشْرَبُ عَبْدٌ مِنْ عَبِیْدِی جَرْعَةً مِنْ خَمْرٍ إِلَّا سَقَیْتُهُ مِنَ الصَّدِیْدِ مِثْلَهَا وَلَا یَتْرُکُهَا مِنْ

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قسم ہے میری عزت کی میرا جو بندہ شراب کا ایک گھونٹ بھی پیے گا میں اس کو اسی کے مثل پیپ پلاؤں گا اور جو

---

❶......"صحيح البخاری"، كتاب الحدود، باب لعن السارق إذا لم يسم، الحديث: ٦٧٨٣، ج٤، ص ٣٣٠، "صحيح مسلم"، كتاب الحدود، باب حد السرقة ونصابها، الحديث: ٧-(١٦٨٧) ص٩٢٦.

❷......"سنن الترمذی"، كتاب الحدود، باب ماجاء فی تعليق إلخ، الحديث: ١٤٥٢، ج٣، ص ١٣١.

❸......"مشكاة المصابيح"، كتاب الحدود، باب الخمر ووعيد شاربها، الحديث: ٣٦٥٣، ج١، ص٦٦٨.

مَخَافَتِیْ اِلَّا سَقَیْتُهُ مِنْ حِیَاضِ الْقُدُسِ "۔(۱)

بندہ میرے خوف سے شراب پینا چھوڑ دے گا میں اس کو مقدس حوضوں میں سے (شراب طہور) پلاؤں گا۔ (احمد، مشکوۃ)

⑤"عَنْ وَائِلِ نِ الْحَضْرَمِیِّ أَنَّ طَارِقَ بْنَ سُوَیْدٍ سَأَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَمْرِ فَنَهَاهُ فَقَالَ إِنَّمَا أَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ فَقَالَ إِنَّهُ لَیْسَ بِدَوَاءٍ وَلٰکِنَّهُ دَاءٌ "۔(۲)

حضرت وائل حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ طارق بن سوید نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے شراب کشید کرنے کی بابت دریافت کیا تو حضور نے منع فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا ہم تو اسے صرف دوا کے لیے بناتے ہیں۔ حضور نے فرمایا وہ دوا نہیں ہے بلکہ وہ خود بیماری ہے۔ (مسلم شریف)

⑥" عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ فَإِنْ عَادَ فِی الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ"۔(۳)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ جو شراب پیئے اسے دُرّے مارو اور جو شخص چوتھی مرتبہ شراب پیئے اسے قتل کردو۔ (ترمذی)

انتباہ :

اگر حکومتِ اسلامیہ ہوتی تو چوری کرنے والے کا ہاتھ کاٹا جاتا اور شراب پینے والے کو اسی دُرّے مارے جاتے۔ موجودہ صورت میں ان کے لیے یہ حکم ہے کہ مسلمان ان کا بائیکاٹ کریں ان کے ساتھ کھانا پینا، اُٹھنا بیٹھنا اور کسی قسم کے اسلامی تعلقات نہ رکھیں تاوقتیکہ وہ لوگ توبہ کرکے اپنے افعال قبیحہ سے باز نہ آجائیں اگر مسلمان ایسا نہ کریں گے تو وہ بھی گنہ گار ہوں گے۔

* * * *

---

❶……"المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حدیث أبی أمامه الباهلی الصدی، الحدیث: ٢٢٢٨١، ج٨، ص٢٨٦، "مشكاة المصابیح"، كتاب الحدود، الحدیث: ٣٦٥٤، ج١، ص٦٦٨ .

❷……"صحیح مسلم"، كتاب الأشربة، باب تحریم التداوی بالخمر، الحدیث: ١٢ـ(١٩٨٤) ص١٠٩٧.

❸……"سنن الترمذی"، كتاب الحدود، باب ما جاء فی شرب إلخ، الحدیث: ١٤٤٩، ج٣، ص١٢٨.

جھوٹ

① ”عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصِّدْقَ بِرٌّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِى إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْكَذِبَ فُجُورٌ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِى إِلَى النَّارِ“۔(١)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ سچ بولنا نیکی ہے اور نیکی جنت میں لے جاتی ہے۔ اور جھوٹ بولنا فسق و فجور ہے اور فسق و فجور دوزخ میں لے جاتا ہے۔ (مسلم شریف)

② ”عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِيْلًا مِنْ نَتْنِ مَا جَاءَ بِهِ“۔(٢)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو اس کی بد بو سے فرشتہ ایک میل دور ہٹ جاتا ہے۔ (ترمذی)

③ ”عَنْ صُفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ أَنَّهُ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ جَبَانًا قَالَ نَعَمْ فَقِيْلَ لَهُ أَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ بَخِيْلًا قَالَ نَعَمْ فَقِيْلَ لَهُ أَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ كَذَّابًا قَالَ لَا“۔(٣)

حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام سے پوچھا گیا کیا مومن بزدل ہوتا ہے؟ حضور نے فرمایا ہاں (ہوسکتا ہے) پھر عرض کیا گیا کیا مومن بخیل ہوسکتا ہے؟ فرمایا ہاں (ہوسکتا ہے) پھر پوچھا گیا کیا مومن کذّاب یعنی جھوٹا ہوتا ہے؟ فرمایا نہیں۔ (بیہقی، مشکوۃ)

④ ”عَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِى يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ وَيَقُولُ خَيْرًا وَيَنْمِى

حضرت اُم کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ وہ شخص جھوٹا نہیں ہے جو لوگوں کے درمیان صلح پیدا کرتا ہے اچھی بات کہتا

---

❶......”صحیح مسلم“، کتاب البر والصلة والأداب، الحديث: ١٠٤۔(٢٦٠٧) ص ١٤٠٥.

❷......”سنن الترمذی“، کتاب البر والصلة، باب ما جاء فی الصدق إلخ، الحديث: ١٩٧٩، ج٣، ص٣٩٢.

❸......”شعب الإيمان“ للبيهقی، الحديث: ٤٨١٢، ج٤، ص٢٠٧، ”مشكاة المصابيح“، كتاب الأداب، باب حفظ اللسان والغيبة والشتم، الحديث: ٤٨٦٢، ج٢، ص١٩٦.

خَيْرًا"۔(۱)

ہے اور اچھی بات پہنچاتا ہے۔

❁ …… ❁ …… ❁ …… ❁

چار جھوٹے دعویدار

(۱)......اللہ عزوجل کی محبت کا دعویدار مگر اللہ عزوجل کے حرام کردہ کاموں سے نہ بچنے والا۔

(۲)......محبت رسول کا دعویدار مگر غریبوں کو اہمیت نہ دینے والا۔

(۳)......طالب جنت ہونے کا دعویدار مگر راہ خدا عزوجل میں خرچ کرنے سے کترانے والا۔

(٤)......جہنم سے خوف رکھنے کا دعویدار مگر گناہوں سے پرہیز نہ کرنے والا۔ (فرمان حاتم اصم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم)

چھ افراد پر بھلائی کا دروازہ بند

(۱)......اپنے علم پر عمل نہ کرنے والے۔

(۲)......نعمتوں پر شکر نہ کرنے والے۔

(۳)......نیکوں کی صحبت میں بیٹھنے کے باوجود ان کے نقش قدم پر نہ چلنے والے۔

(٤)......مرنے والوں کی تجہیز وتکفین میں حصہ لینے کے باوجود عبرت نہ پکڑنے والے۔

(٥)......دولت ہونے کے باوجود آخرت کیلئے توشہ جمع نہ کرنے والے۔

(٦)......گناہوں کی کثرت کے باوجود توبہ نہ کرنے والے۔ (فرمان یحیی بن معاذ علیہ رحمۃ اللہ الجواد)

چار نصیحتیں

حضرت سیدنا ابراھیم بن ادھم علیہ رحمۃ اللہ الاعظم فرماتے ہیں، میں کوہ لبنان میں کئی اولیائے کرام **رحمهم الله تعالی** کی صحبت میں رہا۔ ان میں سے ہر ایک نے مجھے یہی وصیت کی کہ جب لوگوں میں جاؤ تو ان چار باتوں کی نصیحت کرنا: (۱) جو **پیٹ بھر** کر کھائے گا اسے عبادت کی لذت نصیب نہیں ہوگی۔ (۲) جو **زیادہ سوئے** گا اس کی عمر میں برکت نہ ہوگی (۳) جو صرف لوگوں کی خوشنودی چاہے وہ رضائے الٰہی عزوجل سے مایوس ہو جائے گا۔ (۴) جو **غیبت** اور **فضول گوئی** زیادہ کرے گا وہ دین اسلام پر نہیں مرے گا۔ (فیضان سنت، ج۱ ص٦٦٧)

---

①......"صحیح البخاری"، کتاب الصلح، باب لیس الکاذب الذی یصلح بین النّاس، الحدیث: ۲٦۹۲، ج۲، ص۲۱۰، "صحیح مسلم"، کتاب البر والصلة والأداب، باب تحریم الکذب وبیان المباح منه، الحدیث: ۱۰۱-(۲٦۰٥) ص۱٤۰٤.

چغلی اور غیبت

①''عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ''۔ (۱)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔ (بخاری، مسلم)

②''عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ وَاَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شِرَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الْمَشَّاءُوْنَ بِالنَّمِيْمَةِ الْمُفَرِّقُوْنَ بَيْنَ الْأَحِبَّةِ''۔ (۲)

حضرت عبدالرحمٰن بن غنم اور اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ کے بدترین بندے وہ ہیں جو لوگوں میں چغلی کھاتے پھرتے ہیں اور دوستوں کے درمیان جدائی ڈالتے ہیں۔ (احمد، بیہقی)

③''عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيْلَ أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِيْ أَخِيْ مَا أَقُوْلُ قَالَ إِنْ كَانَ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهُ''۔ (۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ تمہیں معلوم ہے غیبت کیا چیز ہے؟ لوگوں نے عرض کیا اللہ و رسول کو اس کا بہتر علم ہے۔ ارشاد فرمایا غیبت یہ ہے کہ تو اپنے بھائی کے بارے میں ایسی بات کہے جو اسے بری لگے کسی نے عرض کیا اگر میرے بھائی میں وہ

---

① ......''صحيح البخاری''، كتاب الأدب، باب مايكره من النميمة، الحديث: ٦٠٥٦، ج٤، ص١١٥، ''صحيح مسلم''، كتاب الإيمان، باب بيان غلظ تحريم النميمة، الحديث: ١٦٩۔(١٠٥) ص٦٧.

② ......''المسند'' للإمام أحمد بن حنبل، حديث عبد الرحمن بن غنم الأشعری، الحديث: ١٨٠٢٠، ج٦، ص٢٩١، ''شعب الإيمان'' للبيهقی، الحديث: ١١١٠٨، ج٧، ص٤٩٤.

③ ......''صحيح مسلم''، كتاب البر والصلة إلخ، باب تحريم الغيبة، الحديث: ٧٠۔(٢٥٨٩) ص ١٣٩٧.

برائی موجود ہو تو کیا اس کو بھی غیبت کہا جائے گا؟ فرمایا جو کچھ تم کہتے ہو اگر اس میں موجود ہو جبھی تو غیبت ہے اور اگر تم ایسی بات کہو جو اس میں موجود نہ ہو تو یہ تو بہتان ہے۔ (مسلم شریف)

④ ”عَنْ أَبِی سَعِیْدٍ وَ جَابِرٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْغِیْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَ کَیْفَ الْغِیْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَیَزْنِیْ فَیَتُوْبُ فَیَغْفِرُ اللّٰہُ لَہٗ وَاِنَّ صَاحِبَ الْغِیْبَةِ لَا یُغْفَرُ لَہٗ حَتّٰی یَغْفِرَھَا لَہٗ صَاحِبُہٗ “۔(۱)

حضرت ابو سعید و حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ غیبت زنا سے بدتر ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! غیبت زنا سے بدتر کیوں ہے؟ فرمایا آدمی زنا کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنے فضل سے معاف فرما دیتا ہے لیکن غیبت کرنے والے کو اللہ تعالیٰ معاف نہیں فرماتا جب تک کہ اس کو وہ شخص معاف نہ کردے جس کی غیبت کی گئی ہے۔ (بیہقی، مشکوۃ)

⑤ ”عَنْ بَھْزِ بْنِ حَکِیْمٍ عَنْ أَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَتَرْغَبُوْنَ عَنْ ذِکْرِ الْفَاجِرِ مَتٰی یَعْرِفُہُ النَّاسُ اُذْکُرُوْا الْفَاجِرَ بِمَا فِیْہِ یَحْذَرُہُ النَّاسُ “۔(۲)

حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور وہ اپنے دادا سے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کیا تم لوگ فاجر کو بُرا کہنے سے پرہیز کرتے ہو؟ آخر اسے لوگ کیونکر پہچانیں گے۔ فاجر کی برائیاں بیان کیا کرو تاکہ لوگ اس سے بچیں۔ (سنن بیہقی)

انتباہ :

(۱)......فاسق معلن یا بدمذہب کی برائی بیان کرنا جائز ہے بلکہ اگر لوگوں کو اس کے شر سے بچانا مقصود ہو تو ثواب ملنے کی امید ہے۔(۳) (بہار شریعت بحوالہ ردالمحتار)

(۲)......جو شخص علانیہ برا کام کرتا ہو اور اس کو اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ لوگ اسے کیا کہیں گے تو اس

---

❶......”شعب الإیمان“ للبیہقی، الحدیث: ٦٧٤١، ج٥، ص٣٠٦، ”مشکاة المصابیح“، کتاب الأداب، باب حفظ اللسان والغیبة والشتم، الحدیث: ٤٨٧٤، ج٢، ص١٩٨.

❷......”شعب الإیمان“ للبیہقی، الحدیث: ٩٦٦٦، ج٧، ص١٠٩.

❸......”بہارِ شریعت“، حصہ شانزدہم، (١٦) ص١٧٧، ”رد المحتار“، کتاب الحظر والإباحة، ج٩، ص٦٧٤.

شخص کی اس بری حرکت کا بیان کرنا غیبت نہیں مگر اس کی دوسری باتیں جو ظاہر نہیں ہیں ان کو ذکر کرنا غیبت ہے۔(۱) (بہار شریعت بحوالہ ردالمحتار)

آج کل بہت سے وہابی اپنی وہابیت چھپاتے اور خود کو سنّی ظاہر کرتے ہیں اور جب موقع پاتے ہیں تو بدمذہبی کی آہستہ آہستہ تبلیغ کرتے ہیں ان کی بدمذہبی کو ظاہر کرنا غیبت نہیں اس لیے کہ لوگوں کو ان کے مکر و شر سے بچانا ہے۔ اور اگر وہ اپنی بدمذہبی کو نہیں چھپاتا بلکہ علانیہ ظاہر کرتا ہے جب بھی غیبت نہیں اس لیے کہ وہ علانیہ برائی کرنے والوں میں داخل ہے۔(۲) (بہار شریعت)

* * *

اسراف کسے کہتے ہیں؟

مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان تفسیر نعیمی ج۸ ص۳۹۰ پر فرماتے ہیں، اسراف کی بہت تفسیریں ہیں: (۱) حلال چیزوں کو حرام جاننا (۲) حرام چیزوں کو استعمال کرنا (۳) ضرورت سے زیادہ کھانا پینا یا پہننا (۴) جو دل چاہے وہ کھا پی لینا پہن لینا (۵) دن رات میں بار بار کھاتے پیتے رہنا جس سے معدہ خراب ہو جائے، بیمار پڑ جائے (۶) مضر اور نقصان دہ چیزیں کھانا پینا (۷) ہر وقت کھانے پینے کے خیال میں رہنا کہ اب کیا کھاؤں گا آئندہ کیا پیوں گا (۸) غفلت کے لئے کھانا (۹) گناہ کرنے کے لئے کھانا (۱۰) اچھے کھانے پینے، اعلی پہننے کا عادی بن جانا کہ کبھی معمولی چیز کھا پی نہ سکے (۱۱) اعلی غذاؤں کو اپنے کمال کا نتیجہ جاننا۔ غرضیکہ اس ایک لفظ میں بہت سے احکام داخل ہیں۔ حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ ہر دم شکم سیر رہنے سے بچو کہ یہ بدن کو بیمار، معدہ کو خراب اور نماز سے سست کرتا ہے، کھانے پینے میں میانہ روی اختیار کرو کہ یہ صدہا بیماریوں کا علاج ہے۔ اللہ تعالی موٹے شخص کو ناپسند کرتا ہے۔

(فیضان سنت، ج۱ ص۲۵۶)

---

① ...... ''بہارِ شریعت''، حصہ شانزدہم، (۱۶) ص۱۷۷، ''رد المحتار''، کتاب الحظر والإباحة، ج۹، ص٦٧٤.

② ...... ''بہارِ شریعت''، حصہ شانزدہم، (۱۶) ص۱۷۷، ''رد المحتار''، کتاب الحظر والإباحة، ج۹، ص٦٧٥.

حفاظت زبان اور تنہائی وغیرہ

①"عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَمَتَ نَجَا"۔(١)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ جو شخص خاموش رہا اس نے نجات پائی۔ (ترمذی)

②" عَنْ أَبِی ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلْوَحْدَةُ خَيْرٌ مِّنْ جَلِيْسِ السُّوْءِ وَالْجَلِيْسُ الصَّالِحُ خَيْرٌ مِّنَ الْوَحْدَةِ وَاِمْلَاءُ الْخَيْرِ خَيْرٌ مِّنَ السُّكُوْتِ وَالسُّكُوْتُ خَيْرٌ مِّنْ اِمْلَاءِ الشَّرِّ"۔(٢)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے حضور علیہ الصلاۃ والسلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ تنہائی برے ہمنشین سے بہتر ہے اور اچھا ہمنشین بہتر ہے تنہائی سے اور بھلائی کا سکھانا بہتر ہے خاموشی سے۔ اور خاموشی بہتر ہے برائی کی تعلیم سے۔ (بیہقی، مشکوۃ)

③" عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ"۔(٣)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ مسلمان کو گالی دینا فسق وگناہ ہے۔ (بخاری، مسلم)

④" عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ غَضِبَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ جب فاسق کی تعریف کی جاتی

---

❶......"سنن الترمذی"، کتاب صفة القیامة والرقائق إلخ، الحدیث: ٢٥٠٩، ج٤، ص٢٢٥.

❷......"شعب الإیمان" للبیهقی، فصل فی فضل السکوت عن کل إلخ، الحدیث: ٤٩٩٣، ج٤، ص٢٥٦، "مشکاة المصابیح"، کتاب الأداب، باب حفظ اللسان إلخ، الحدیث: ٤٨٦٤، ج٢، ص١٩٧.

❸......"صحیح البخاری"، کتاب الإیمان، باب خوف المؤمن إلخ، الحدیث: ٤٨، ج١، ص٣٠، "صحیح مسلم"، کتاب الإیمان، باب ن بیان قول النبی إلخ، الحدیث: ١١٦-(٦٤) ص٥٢.

الرَّبُّ وَاهْتَزَّ لَهُ الْعَرْشُ ''۔(۱)

ہے تو اللہ تعالیٰ غضب فرماتا ہے اور فاسق کی تعریف سے عرشِ الٰہی کانپ اٹھتا ہے۔ (بیہقی)

جب فاسق کی مدح و تعریف کرنے سے عرشِ الٰہی کانپنے لگتا ہے تو بد دین، بدمذہب کی تعریف کرنے سے عرش الٰہی کس قدر کانپتا ہوگا۔ (**العیاذ باللہ تعالی**)

* * *

پردے میں پردہ کی عادت بنائیے

فرمان امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ: اسلامی بھائی ہو یا اسلامی بہن سبھی چادر یا کرتے کے دامن کے ذریعے پردے میں پردہ ضرور کریں ورنہ کپڑے تنگ ہوئے یا کرتے کا دامن اٹھا ہوگا تو گھر کے افراد وغیرہ بدنگاہی کے گناہ میں پڑ سکتے ہیں۔ اگر ''پردے میں پردہ'' ممکن نہ ہو تو دوزانو بیٹھئے کہ سنت بھی ادا ہو جائے گی اور خود بخود پردہ بھی ہو جائے گا۔ کھانے کے علاوہ بھی بیٹھنے میں پردے میں پردہ کی عادت بنائیے۔ (فیضان سنت، ج۱ ص۳۰۷)

بھوک کے دس ۱۰ فوائد

(۱) دل کی صفائی (۲) رقت قلبی (۳) مساکین کی بھوک کا احساس (۴) آخرت کی بھوک و پیاس کی یاد (۵) گناہوں کی رغبت میں کمی (۶) نیند میں کمی (۷) عبادت میں آسانی (۸) تھوڑی روزی میں کفایت (۹) تندرستی (۱۰) بچا ہوا خیرات کرنے کا جذبہ (فیضان سنت ج۱ ص۶۷۵)

شکم سیری کی چھ آفتیں

حضرت سیدنا ابوسلیمان دارانی قدس سرہ الربانی فرماتے ہیں، پیٹ بھر کر کھانے میں چھ آفتیں ہیں، (۱) مناجات خداوندی عزوجل سے محرومی (۲) علم وحکمت کی حفاظت میں مشکلات (۳) مخلوق پر شفقت سے دوری۔ کیوں کہ شکم سیر سمجھتا ہے سبھی کا پیٹ بھرا ہوا ہے یوں مسکینوں اور بھوکوں کی ہمدردی کم ہو جاتی ہے۔ (۴) عبادت بوجھ محسوس ہونے لگتی ہے۔ (۵) خواہشات کا ہجوم ہوتا ہے۔ (۶) نمازی مساجد کی طرف جا رہے ہوتے ہیں اور زیادہ کھانے والے بیت الخلا کے چکر لگا رہے ہوتے ہیں۔ (فیضان سنت، ج۱ ص۶۷۷)

---

❶ ......''شعب الإيمان'' للبيهقي، باب في حفظ اللسان، إذا مدح إلخ، الحديث: ٤٨٨٦، ج٤، ص ٢٣٠.

بُغض وحَسد

① ''عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تُعْرَضُ أَعْمَالُ النَّاسِ فِی کُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّتَیْنِ یَوْمَ الاثْنَیْنِ وَیَوْمَ الْخَمِیسِ فَیُغْفَرُ لِکُلِّ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ إِلَّا عَبْدًا بَیْنَهُ وَبَیْنَ أَخِیهِ شَحْنَاءُ فَیُقَالُ اتْرُکُوا هٰذَیْنِ حَتّٰی یَفِیئَا''۔[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ بندوں کے اعمال ہر ہفتہ دو مرتبہ پیش کیے جاتے ہیں۔ پیر اور جمعرات کو، پس ہر بندہ کی مغفرت ہوتی ہے سوا اس بندہ کے جو اپنے کسی مسلمان بھائی سے بغض و کینہ رکھتا ہے اس کے متعلق حکم دیا جاتا ہے کہ ان دونوں کو چھوڑے رہو (یعنی فرشتے ان کے گناہوں کو نہ مٹائیں) یہاں تک کہ وہ آپس کی عداوت سے باز آجائیں۔ (مسلم شریف)

② ''عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ أَنْ یَهْجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلَاثٍ فَإِنْ مَرَّتْ بِهِ ثَلَاثٌ فَلْیَلْقَهُ فَلْیُسَلِّمْ عَلَیْهِ فَإِنْ رَدَّ عَلَیْهِ السَّلَامَ فَقَدِ اشْتَرَکَا فِی الْأَجْرِ وَإِنْ لَمْ یَرُدَّ عَلَیْهِ فَقَدْ بَاءَ بِالْإِثْمِ وَخَرَجَ الْمُسَلِّمُ مِنَ الْهِجْرَةِ''۔[2]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ کسی مسلمان کو جائز نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ کسی مسلمان کو عداوۃً چھوڑ رکھے اگر تین دن گزر جائیں تو اس کو چاہیے کہ اپنے بھائی سے مل کر سلام کرے اگر وہ سلام کا جواب دے دے تو (مصالحت کے) ثواب میں دونوں شریک ہیں اور اگر سلام کا جواب نہ دے تو جواب نہ دینے والا گنہگار رہا۔ اور سلام کرنے والا ترکِ تعلقات کے گناہ سے بری ہوگیا۔ (ابوداود، مشکوۃ)

---

[1] ......"صحیح مسلم"، کتاب البر والصلة والأداب، باب النهی عن الشحناء والتهاجر، الحدیث: ٣٦-(٢٥٦٥) ص ١٣٨٨.

[2] ......"سنن أبی داود"، کتاب الأدب، باب فیمن یهجر أخاه المسلم، الحدیث: ٤٩١٢، ج ٤، ص٣٦٣، "مشکاة المصابیح"، کتاب الأداب، باب ما ینهی عنه إلخ، الحدیث: ٥٠٣٧، ج ٢، ص٢٢٣.

③ ’’عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَبَّ إِلَيْكُمْ دَاءُ الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ الْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ هِيَ الْحَالِقَةُ لَا أَقُولُ تَحْلِقُ الشَّعَرَ وَلٰكِنْ تَحْلِقُ الدِّينَ‘‘۔[۱]

حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ اگلی امتوں کی بیماری تمہاری طرف بھی آ گئی وہ بیماری حسد وبغض ہے جو مونڈنے والی ہے۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ وہ بال مونڈتی ہے بلکہ وہ دین کو مونڈتی ہے۔ (احمد، ترمذی)

④ ’’عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ‘‘۔[۲]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسد سے اپنے آپ کو بچاؤ اس لیے کہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو۔ (ابوداود)

فائدہ :

کسی شخص میں کوئی خوبی دیکھ کر یہ آرزو کرنا کہ وہ خوبی اس سے زائل ہو کر میرے پاس آ جائے اسے حسد کہتے ہیں۔ حسد کرنا حرام ہے۔[۳]

اور اگر یہ تمنا ہے کہ وہ خوبی مجھ میں بھی ہو جائے تو اسے رشک کہتے ہیں۔ یہ جائز ہے۔

* * *

مالداروں سے پہلے جنت میں

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ’’بروز قیامت مسلمان فقراء، مالداروں سے نصف دن پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور وہ نصف دن پانچ سو سال کے برابر ہوگا۔‘‘

(جامع الترمذی : الحدیث : ٥٤_٢٣٥٣)

---

[1] ……’’المسند‘‘ للإمام أحمد بن حنبل، مسند الزبير بن العوام، الحديث: ١٤١٢، ج١، ص٣٤٨، ’’سنن الترمذی‘‘، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع إلخ، الحديث: ٢٥١٨، ج٤، ص٢٢٨.

[2] ……’’سنن أبی داود‘‘، كتاب الأدب، باب فی الحسد، الحديث: ٤٩٠٣، ج٤، ص٣٦٠.

[3] ……’’بہارِ شریعت‘‘، حصہ شانزدہم، (١٦) ص١٨٥۔

اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہ

① ’’عَنْ أَبِی ذَرٍّ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَدْرُونَ أَیُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی قَالَ قَائِلٌ الصَّلَاۃُ وَالزَّکَاۃُ وَقَالَ قَائِلٌ الْجِہَادُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی الْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ‘‘۔[1]

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تم لوگ جانتے ہو کہ خدائے تعالیٰ کے نزدیک کون سا عمل سب سے پسندیدہ ہے؟ کسی نے کہا نماز اور زکوۃ، کسی نے کہا جہاد، حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل ’’**اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہ**‘‘ ہے یعنی خدا ہی کے لیے کسی سے محبت کرنا اور خدا ہی کے لیے کسی سے بیزار رہنا۔ (احمد، ابوداود)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ:

’’ایں جا اشکال می آرند کہ چوں روا باشد کہ حب فی اللہ محبوب تر از صلاۃ وزکوۃ وجہاد باشد وحال آنکہ اینہا افضل اعمال اند علی الاطلاق۔ جوابش آنکہ ہر کہ محبت **لِوَجْہِ اللّٰہ** دارد او محبت خواہد داشت انبیاء واولیاء وصالحاں از بندگان خدارا۔ ولابد اتباع واطاعت خواہد کرد ایشاں را وکسیکہ دشمن داشت از برائے خدا دشمن خواہد داشت دشمنان

یعنی یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ **حُبُّ فِی اللّٰہ** کا نماز، زکوۃ اور جہاد سے زیادہ محبوب ہونا کیسے صحیح ہوگا؟ جب کہ یہ چیزیں علی الاطلاق تمام اعمال سے افضل ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ جو شخص صرف اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرے گا وہ انبیائے کرام، اولیائے عظام اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں سے محبت کرے گا اور ان لوگوں کی پیروی وفرمانبرداری بھی ضرور کرے گا (اس لیے کہ محبت کے لیے اطاعت لازم

---

[1] ......’’المسند‘‘ للإمام أحمد بن حنبل، حدیث أبی ذر الغفاری، الحدیث: ٢١٣٦١، ج٨، ص٦٨، ’’سنن أبی داود‘‘، الحدیث: ٤٥٩٩، ج٤، ص٢٦٤، مشکاۃ المصابیح، الحدیث: ٥٠٢١، ج٤، ص٢٢٠.

دین را وبذل مجهود خواهد نمود در جهاد وقتال ایشاں۔ پس دریں جاہمہ طاعات از نماز وزکوۃ وجہاد وجز آں در آمد وچیزے بدر نہ رفت گویا فرمود اصل ومبنی و مدار اعمال وطاعات **حُبّ لِلّٰهِ وَالْبُغْضُ لِلّٰهِ** است''۔(۱)

ہے) اور جو شخص کہ خدائے تعالیٰ کے لیے دشمنی کرے گا تو دین کے دشمنوں سے یقیناً دشمنی کریگا۔ گویا حضور نے فرمایا کہ اعمال وطاعات کا مدار اور جڑ بنیاد حُبُّ لِلّٰہِ اور بُغْضُ لِلّٰہِ ہے۔

(اشعۃ اللمعات، جلد چہارم ص ۱۳۸)

② ''**عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِيْ ذَرٍّ يَا أَبَا ذَرٍّ أَيُّ عُرَى الْإِيْمَانِ أَوْثَقُ؟ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ قَالَ اَلْمُوَالَاةُ فِي اللّٰهِ وَالْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ**''۔(۲) (بیهقی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ابوذر سے فرمایا کہ اے ابوذر! ایمان کی کون سی گرہ زیادہ مضبوط ہے؟ عرض کیا اللہ ورسول کو اس کا بہتر علم ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہی کے لیے آپس میں دوستی رکھنا اور اللہ ہی کے لیے کسی کو دوست بنانا اور کسی کو دشمن سمجھنا۔ (بیہقی)

③ ''**عَنْ أَبِيْ رَزِيْنٍ أَنَّهٗ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى مِلَاكِ هٰذَا الْأَمْرِ تُصِيْبُ بِهٖ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ عَلَيْكَ بِمَجَالِسِ أَهْلِ الذِّكْرِ وَإِذَا خَلَوْتَ فَحَرِّكْ لِسَانَكَ مَاسْتَطَعْتَ بِذِكْرِ اللّٰهِ وَأَحِبَّ فِي اللّٰهِ وَأَبْغِضْ فِي اللّٰهِ**''۔(۳)

حضرت ابورزین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ان سے فرمایا کیا میں تجھے دین کی وہ بنیاد نہ بتادوں جس کے ذریعے تو دنیا و آخرت کی بھلائی حاصل کرلے۔ (پہلی بات تو یہ ہے کہ) اہلِ ذکر یعنی اللہ والوں کی مجلسوں میں بیٹھنا اپنے لیے لازم کرلے۔ اور جب تنہائی میسر آئے تو جس قدر ممکن ہو سکے خدائے تعالیٰ کی یاد میں اپنی زبان ہلا اور خدائے تعالیٰ ہی کے لیے دوستی کر اور اسی کے لیے دشمنی کر۔

* * *

---

❶......''اشعة اللمعات''، كتاب الآداب، الفصل الثالث، ج٤، ص١٤٩.

❷......''شعب الإيمان'' للبيهقي، فصل في مايقول العاطس في جواب إلخ، الحديث: ٩٥١٣، ج٧، ص٧٠.

❸......''شعب الإيمان'' للبيهقي، الحديث: ٩٠٢٤، ج٦، ص٤٩٢.

غصّہ اور تکبر

①''عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْغَضَبَ لَيُفْسِدُ الْإِيمَانَ كَمَا يُفْسِدُ الصَّبِرُ الْعَسَلَ''۔[1]

حضرت بہز بن حکیم اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ غصہ ایمان کو ایسا برباد کردیتا ہے جس طرح ایلوا شہد کو خراب کردیتا ہے۔ (بیہقی)

②''عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ''۔[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ بہادر وہ نہیں جو پہلوان ہو اور دوسرے کو پچھاڑ دے بلکہ بہادر وہ شخص ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔ (بخاری، مسلم)

③''عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا رَبِّ مَنْ اَعَزُّ عِبَادِكَ عِنْدَكَ؟ قَالَ مَنْ اِذَا قَدَرَ غَفَرَ''۔[3]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے پروردگار! کون بندہ تیرے نزدیک زیادہ عزت والا ہے؟ فرمایا وہ بندہ جو قدرت رکھتے ہوئے معاف کردے۔ (بیہقی، مشکوۃ)

④''عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور

---

[1] ......''شعب الإيمان'' للبيهقي، الحديث: ٨٢٩٤، ج٦، ص٣١١.

[2] ......''صحيح البخاري''، كتاب الأدب، باب الحذر من الغضب، الحديث: ١٦١٤، ج٤، ص١٣٠، ''صحيح مسلم''، كتاب البر والصلة والأداب، الحديث: ١٠٧-(٢٦٠٩) ص١٤٠٦.

[3] ......''شعب الإيمان'' للبيهقي، الحديث: ٨٣٢٧، ج٦، ص٣١٩، ''مشكاة المصابيح''، كتاب الأداب، باب الغضب والكبر، الحديث: ٥١٢٠، ج٢، ص٢٣٥.

صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِی قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ ثَوْبُهٗ حَسَنًا وَنَعْلُهٗ حَسَنًا قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ الْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ ''۔(۱)

علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ جس شخص کے دل میں رائی برابر تکبر ہوگا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔ ایک شخص نے عرض کیا (یارسول اللہ) آدمی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کا لباس اچھا ہو اور اس کا جوتا اچھا ہو (کیا یہ بھی تکبر میں داخل ہے؟)۔ حضور نے فرمایا خدائے تعالیٰ جمیل ہے اور وہ جمال (وآرائش) کو پسند فرماتا ہے اس لیے آرائش و جمال کی خواہش تکبر نہیں ہے اور البتہ تکبر حق کو قبول نہ کرنا اور لوگوں کو حقیر و ذلیل سمجھنا ہے۔ (مسلم شریف)

⑤ ''عَنْ عُمَرَ قَالَ وَهُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ يَآيُّهَا النَّاسُ تَوَاضَعُوا فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ فَهُوَ فِیْ نَفْسِهٖ صَغِيْرٌ وَفِیْ أَعْيُنِ النَّاسِ عَظِيْمٌ وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللّٰهُ فَهُوَ فِیْ أَعْيُنِ النَّاسِ صَغِيْرٌ وَّفِیْ نَفْسِهٖ كَبِيْرٌ حَتّٰی لَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِمْ مِنْ كَلْبٍ أَوْ خِنْزِيْرٍ ''۔(۲)

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا اے لوگو! تواضع (یعنی عاجزی و انکساری) اختیار کرو میں نے حضور علیہ الصلاۃ والسلام کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جو خدا کی رضا حاصل کرنے کے لیے تواضع کرتا ہے خدائے تعالیٰ اسے بلند فرماتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے آپ کو چھوٹا سمجھتا ہے مگر لوگوں کی نظر میں وہ بڑا سمجھا جاتا ہے۔ اور جو گھمنڈ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے پست کر دیتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ لوگوں کی نظروں میں ذلیل و خوار رہتا ہے اور اپنے تئیں اپنے آپ کو بڑا خیال کرتا ہے حالانکہ انجام کار ایک دن وہ لوگوں کی نگاہ میں کتے اور سور سے بھی بدتر ہو جاتا ہے۔ (بیہقی)

* * *

---

❶ ......''صحيح مسلم''، كتاب الإيمان، باب تحريم الكبر و بيانه، الحديث: ١٤٧۔(٩١) ص ٦٠.

❷ ......''شعب الإيمان'' للبيهقی، فصل فی التواضع وترك الزهو إلخ، الحديث: ٨١٤٠، ج٦، ص٢٧٦.
''مشكوة المصابيح''، ج٢، ص٢٣٤، رقم الحديث٥١١٩(١٦).

ظلم وستم

① ''عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ یَوْمَ الْقِیَامَةِ''۔(۱) (بخاری، مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کا سبب ہوگا۔ (بخاری، مسلم)

② ''عَنْ أَوْسِ بْنِ شُرَحْبِیْلَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ مَشٰی مَعَ ظَالِمٍ لِیُقَوِّیَهُ وَهُوَ یَعْلَمُ أَنَّهُ ظَالِمٌ فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْإِسْلَامِ''۔(۲)

حضرت اوس بن شرحبیل سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور علیہ الصلاۃ والسلام کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جو شخص ظالم کو تقویت دینے کے لیے اس کا ساتھ دے یہ جانتے ہوئے کہ وہ ظالم ہے تو وہ اسلام سے خارج ہوجاتا ہے۔ (بیہقی)

یعنی یہ ایک مسلمان کا کردار نہیں ہے۔

③ ''عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِیْنَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِیْ مَنْ یَأْتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ بِصَلَاةٍ وَصِیَامٍ وَزَکَاةٍ وَیَأْتِیْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَأَکَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَکَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے مفلس کون ہے؟ لوگوں نے عرض کیا ہم میں مفلس وہ شخص ہے جس کے پاس نہ پیسے ہوں نہ سامان، حضور نے فرمایا میری امت میں دراصل مفلس وہ شخص ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ، زکوۃ لے

---

❶……''صحیح البخاری''، کتاب المظالم والغضب، الحدیث: ٢٤٤٧، ج٢، ص١٢٧، ''صحیح مسلم''، کتاب البر والصلة والأداب، باب تحریم الظلم، الحدیث: ٥٧-(٢٥٧٩) ص١٣٩٤.

❷……''شعب الإیمان'' للبیهقی، أحادیث فی وجوب الأمر إلخ، الحدیث: ٧٦٧٥، ج٦، ص١٢٢.

دَمَ هٰـذَا وَضَـرَبَ هٰـذَا فَيُـعْطَى هٰـذَا مِنْ حَسَنَـاتِـهٖ وَهٰـذَا مِـنْ حَسَـنَـاتِـهٖ فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَـنَـاتُـهُ قَبْلَ أَنْ يُـقْضَى مَا عَلَيْهِ أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ "۔(۱)

کر آئے اس حال میں کہ اس نے کسی کو گالی دی ہو، کسی پر تہمت لگائی ہو، کسی کا مال کھالیا ہو، کسی کا خون بہایا ہو اور کسی کو مارا ہو۔ تو اب انہیں راضی کرنے کے لیے اس شخص کی نیکیاں ان مظلوموں کے درمیان تقسیم کی جائیں گی۔ پس اس کی نیکیاں ختم ہو جانے کے بعد بھی اگر لوگوں کے حقوق اس پر باقی رہ جائیں گے تو اب حق داروں کے گناہ لاد دیئے جائیں گے یہاں تک کہ اسے دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔

انتباہ :

بندوں پر دو قسم کے حقوق عائد ہوتے ہیں حقوق اللہ اور حقوق العباد، ان دونوں کی ادائیگی ضروری ہے لیکن ان میں حقوق العباد بہت اہم ہیں اس لیے کہ خدائے تعالی اپنے فضل وکرم سے اگر چاہے تو اپنے حقوق کو معاف فرما دے لیکن بندوں کے حقوق کو اللہ تعالیٰ ہرگز نہیں معاف فرمائے گا۔ تاوقتیکہ وہ بندے نہ معاف کر دیں کہ جن کے حقوق اس پر عائد ہوتے ہیں۔ لہذا حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد ادا کرنے کی ہر ممکن کوشش کرے ورنہ قیامت کے دن سخت عذاب میں گرفتار ہوگا۔

❋ …… ❋ …… ❋ …… ❋

غیبت کی تعریف

صدرُ الشَّریعه، بدرُ الطَّریقه حضرتِ علّامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے غیبت کی تعریف اس طرح بیان کی ہے: کسی شخص کے پوشیدہ عیب کو اس کی برائی کرنے کے طور پر ذِکر کرنا۔

(بہارِ شریعت حصّہ ١٦ ص ١٧٥)

---

① ......"سنن الترمذی"، کتاب صفة القیامة والرقائق، باب ما جاء فی شان إلخ، الحدیث: ٢٤٢٦، ج٤، ص١٨٩، "صحیح مسلم"، کتاب البر والصلة والأداب، الحدیث: ٥٩ـ(٢٥٨١) ص١٣٩٤.

مال اور اقتدار وغیرہ کی حرص

① ’’عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغٰى ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ‘‘۔[1] (بخاری، مسلم)

حضرتِ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ اگر (دنیا دار) آدمی کے پاس مال سے بھرے ہوئے دو جنگل ہوں جب بھی وہ تیسرے جنگل کی آرزو کرے گا اور ایسے (حریص) آدمی کا پیٹ قبر کی مٹی کے سوا اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔ (بخاری، مسلم)

② ’’عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ أُرْسِلَا فِيْ غَنَمٍ بِأَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِيْنِهِ‘‘۔[2]

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ دو بھوکے بھیڑیئے جنہیں بکریوں میں چھوڑ دیا جائے وہ اتنا نقصان نہیں پہنچاتے جتنا کہ مال اور مرتبہ کی لالچ انسان کے دین کو نقصان پہنچاتی ہے۔ (ترمذی)

③ ’’عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لُعِنَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَلُعِنَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ‘‘۔[3]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ درہم و دینار کے بندے پر لعنت کی گئی ہے۔ (ترمذی)

④ ’’عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْرَمُ ابْنُ آدَمَ وَيَشِبُّ مِنْهُ اثْنَانِ

حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کہا کہ نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ آدمی بوڑھا ہوتا ہے اور دو

---

[1] ......"صحیح البخاری"، کتاب الرقاق، باب ما یتقی من فتنة المال، الحدیث: ٦٤٣٦، ج٤، ص٢٢٨، "صحیح مسلم"، کتاب الزکاة، باب لو أن لابن آدم إلخ، الحدیث: ١١٦ـ (١٠٤٨) ص٥٢١.

[2] ......"سنن الترمذی"، کتاب الزهد عن رسول الله، الحدیث: ٢٣٨٣، ج٤، ص١٦٦.

[3] ......"سنن الترمذی"، کتاب الزهد عن رسول الله، الحدیث: ٢٣٨٢، ج٤، ص١٦٦.

الْحِرْصُ عَلَی الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَی الْعُمُرِ''۔(۱)	باتیں اس کی جوان ہوتی ہیں، مال کا لالچ اور عمر کی زیادتی۔ (بخاری، مسلم)

* * * *

تلی ہوئی چیزوں سے ہونے والی 19 بیماریاں

(۱)...... بدن کا وزن بڑھتا ہے۔ (۲)...... آنتوں کی دیواروں کو نقصان پہنچتا ہے۔ (۳)...... اجابت (پیٹ کی صفائی) میں گڑ بڑ پیدا ہوتی ہے۔ (۴)...... پیٹ کا درد (۵)...... متلی (۶)...... قے یا (۷)...... اسہال (یعنی پانی جیسے دست) ہو سکتے ہیں۔ (۸)...... چربی کے مقابلے میں تلی ہوئی چیزوں کا استعمال زیادہ تیزی کے ساتھ خون میں نقصان دہ کولیسٹرول یعنی LDL بناتا ہے (۹)...... مفید کولیسٹرول یعنی HDL میں کمی آتی ہے۔ (۱۰)...... خون میں لوتھڑے یعنی جمی ہوئی ٹکڑیاں بنتی ہیں۔ (۱۱)...... ہاضمہ خراب ہوتا ہے۔ (۱۲)...... گیس ہوتی ہے۔ (۱۳)...... زیادہ گرم کردہ تیل میں ایک زہریلا مادہ ''ایکرولین'' پیدا ہو جاتا ہے جو کہ آنتوں میں خراش پیدا کرتا ہے، بلکہ **معاذ اللہ عزوجل** (۱۴)...... کینسر کا سبب بھی بن سکتا ہے۔ (۱۵)...... تیل کو زیادہ دیر تک گرم کرنے اور اس میں چیزیں تلنے کے عمل سے اس میں ایک اور خطرناک زہریلا مادہ ''فری ریڈیکلز'' پیدا ہو جاتا ہے جو کہ دل کے امراض (۱۶)...... کینسر (۱۷)...... جوڑوں میں سوزش (۱۸)...... دماغ کے امراض اور (۱۹)...... جلد بڑھاپا لانے کا سبب بنتا ہے۔

(فیضان سنت ج ۱ ص ۱۲۷۷)

---

① ...... "صحیح مسلم"، کتاب الزکاۃ، باب کراھۃ الحرص علی الدنیا، الحدیث: ۱۱۵۔ (۱۰۴۷) ص ۵۲۱۔

دُنیا

① ’’عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ‘‘۔[١]

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسولِ کریم علیہ الصلاۃ والسلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ دنیا کی محبت ہر بُرائی کی جڑ ہے۔ (مشکوۃ)

② ’’عَنْ أَبِي مُوْسَى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ دُنْيَاهُ أَضَرَّ بِآخِرَتِهِ وَمَنْ أَحَبَّ آخِرَتَهُ أَضَرَّ بِدُنْيَاهُ فَآثِرُوْا مَا يَبْقَى عَلَى مَا يَفْنَى‘‘۔[٢]

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ جو شخص اپنی دُنیا سے محبت کرتا ہے (ایسی محبت جو اللہ و رسول کی محبت پر غالب ہو) تو وہ اپنی آخرت کو نقصان پہنچاتا ہے اور جو اپنی آخرت سے محبت کرتا ہے وہ اپنی دُنیا کو نقصان پہنچاتا ہے تو (اے مسلمانو!) فنا ہونے والی چیز (یعنی دُنیا) کو تج (چھوڑ) کر باقی رہنے والی چیز (یعنی آخرت) کو اختیار کرلو۔ (احمد، مشکوۃ)

③ ’’عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ مَا سَقَى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةً‘‘۔[٣] (ترمذی)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسولِ کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا کہ اگر دُنیا خدائے تعالیٰ کی نظر میں مچھر کے پر برابر بھی وقعت رکھتی تو اس میں سے کافر کو ایک گھونٹ بھی نہ پلاتا۔

④ ’’عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا إِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ (کان کھول کر)

---

[١] ......’’مشكاة المصابيح‘‘، كتاب الرقاق، الفصل الثالث، الحديث: ٥٢١٢، ج٢، ص٢٥٠.

[٢] ......’’المسند‘‘ للإمام أحمد بن حنبل، حديث أبي موسى الأشعري، الحديث: ١٩٧١٧، ج٧، ص١٦٥، ’’مشكاة المصابيح‘‘، كتاب الرقاق، الفصل الثاني، الحديث: ٥١٧٩، ج٢، ص٢٤٥.

[٣] ......’’سنن الترمذي‘‘، كتاب الزهد عن رسول الله، الحديث: ٢٣٢٧، ج٤، ص١٤٤.

مَلْعُونٌ مَا فِيهَا إِلَّا ذِكْرُ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ أَوْ مُتَعَلِّمٌ"۔(۱) (ترمذی)

سُن لو دنیا ملعون ہے اور جو چیزیں اس میں ہیں وہ بھی معلون ہیں۔ مگر ذکرِ الٰہی اور وہ وہ چیزیں جنہیں رب تعالیٰ محبوب رکھتا ہے اور عالم یا متعلم بھی۔ (ترمذی)

⑤ "عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ"(۲)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ دُنیا مومن کا قید خانہ ہے اور کافر کی جنت ہے۔ (مسلم شریف)

⁂ …… ⁂ …… ⁂ …… ⁂

چُغلی کی تعریف

علامہ عینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے امام نووی علیہ رحمۃ اللہ القوی سے نَقل فرمایا کہ کسی کی بات ضَرر (یعنی نقصان) پہنچانے کے ارادے سے دوسروں کو پہنچانا **چُغلی** ہے۔

(عمدۃ القاری ج ۲ ص ۵۹۴ تحت الحدیث ۲۱۶)

غُصّے کی تعریف

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: غَضَب یعنی غُصّہ نفس کے اُس جوش کا نام ہے جو دوسرے سے بدلہ لینے یا اسے دَفع (دور) کرنے پر اُبھارے۔

(مراۃ المناجیح ج ۶ ص ۶۵۵)

اِدھر اُدھر فضول دیکھنا

حضرتِ سیِّدُنا داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: نیک لوگ فُضول اِدھر اُدھر دیکھنے کو ناپسند کرتے تھے

(کتابُ الْوَرَع ج ۱ ص ۲۰۴)

---

❶......"سنن الترمذی"، کتاب الزھد عن رسول الله، الحدیث: ٢٣٢٩، ج٤، ص١٤٤.

❷......"صحیح مسلم"، کتاب الزھد والرقاق، الحدیث: ١-(٢٩٥٦) ص١٥٨٢.

عُمر اور مال کی زیادتی کب نعمت ہے؟

① ''عَنِ ابْنِ شَدَّادٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ أَحَدٌ أَفْضَلَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ مُؤْمِنٍ يُعَمَّرُ فِي الْإِسْلَامِ لِتَسْبِيحِهِ وَتَكْبِيرِهِ وَتَهْلِيلِهِ''۔ (١)

حضرت ابن شداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ کے نزدیک اس مومن سے افضل کوئی نہیں ہے جس نے خدائے تعالیٰ کی تسبیح وتکبیر اور اس کی عبادت وتہلیل کے لیے اسلام میں زیادہ عمر پائی۔ (احمد، مشکوۃ)

② ''عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ قَالَ فَأَيُّ النَّاسِ شَرٌّ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَسَاءَ عَمَلُهُ''۔ (٢)

ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! کون آدمی بہت اچھا ہے؟ سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص جس کی عمر زیادہ ہو اور عمل اچھے ہوں۔ پھر عرض کیا کہ کون آدمی بہت بُرا ہے؟ فرمایا وہ شخص جس کی عمر زیادہ ہو اور عمل برے ہوں۔ (ترمذی)

③ ''عَنْ أَبِي سَعِيدِنِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِحَقِّهِ وَوَضَعَهُ فِي حَقِّهِ فَنِعْمَ الْمَعُونَةُ''۔ (٣)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ (دنیا کا) مال سبز رنگین تروتازہ اور لذیذ ہے تو جو شخص اس کو جائز طریقے سے حاصل کرے اور جائز مصارف

---

❶...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند أبی محمد طلحة بن عبيد الله، الحديث: ١٤٠١، ج١، ص٣٤٣، "مشكاة المصابيح"، كتاب الرقاق، الفصل الأول، الحديث: ٥٢٩٣، ج٢، ص٢٦٣.

❷...... "سنن الترمذی"، كتاب الزهد عن رسول الله، الحديث: ٢٣٣٧، ج٤، ص١٤٨.

❸...... "صحيح البخاری"، كتاب الرقاق، باب ما يحذر من زهرة إلخ، الحديث: ٦٤٢٧، ج٤، ص٢٢٦، "صحيح مسلم"، كتاب الزكاة، تخوف ما يخرج إلخ، الحديث: ١٢٢-(١٠٥٢) ص٥٢٣.

میں صرف کرے تو ایسا مال بہترین مددگار ہے۔ (بخاری، مسلم)

④ ’’عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَأْسَ بِالْغِنٰى لِمَنْ اتَّقَى اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَالصِّحَّةُ لِمَنْ اتَّقٰى خَيْرٌ مِنَ الْغِنٰى وَطِيبُ النَّفْسِ مِنَ النَّعِيمِ‘‘۔[1]

حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے ایک صحابی نے کہا کہ سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تبارک وتعالیٰ سے ڈرے اس کے لیے مالدار ہونا کوئی حرج نہیں اور پرہیزگار آدمی کے لیے جسمانی تندرستی مالداری سے بہتر ہے اور خوش دلی بھی خدائے تعالیٰ کی نعمتوں میں سے (ایک عظیم نعمت) ہے۔ (مشکوۃ)

⑤ ’’عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ كَانَ الْمَالُ فِيمَا مَضٰى يُكْرَهُ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَهُوَ تُرْسُ الْمُؤْمِنِ وَقَالَ لَوْلَا هٰذِهِ الدَّنَانِيرُ لَتَمَنْدَلَ بِنَا هٰؤُلَاءِ الْمُلُوكُ وَقَالَ مَنْ كَانَ فِي يَدِهِ مِنْ هٰذِهِ شَيْءٌ فَلْيُصْلِحْهُ فَإِنَّهُ زَمَانٌ إِنِ احْتَاجَ كَانَ أَوَّلُ مَنْ يَبْذُلُ دِينَهُ وَقَالَ الْحَلَالُ لَا يَحْتَمِلُ السَّرَفَ‘‘۔[2]

حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگلے زمانہ میں مال کو بُرا سمجھا جاتا تھا لیکن آج کل مال مومن کی ڈھال ہے۔ اور فرمایا اگر یہ زر و دینار ہمارے پاس نہ ہوتے تو یہ (ظاہر پرست) بادشاہ ہم لوگوں کو ذلیل وخوار سمجھتے۔ اور فرمایا کہ جس شخص کے پاس کچھ مال ہو اسے چاہیے کہ اسے ٹھیک سے رکھے (یعنی اس کے بڑھانے کی تدبیریں کرے) اس لیے کہ یہ ایسا زمانہ ہے کہ اگر کوئی محتاج ہو جائے گا تو وہی سب سے پہلے اپنے دین کو (دنیا کے عوض) بیچ ڈالے گا۔ اور فرمایا کہ حلال مال فضول خرچی میں ضائع نہیں ہوتا۔ (شرح السنۃ، مشکوۃ)

* * *

---

[1] ……"مشكاة المصابيح"، كتاب الرقاق، الفصل الثالث، الحديث: ٥٢٩٠، ج٢، ص٢٦٢.

[2] ……"شرح السنه"، الحديث: ٣٩٩٣، ج٧، ص٣٢١، "مشكاة المصابيح"، كتاب الرقاق، الفصل الثالث، الحديث: ٥٢٩١، ج٢، ص٢٦٢.

ریا کاری

① ''عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمُ الشِّرْكُ الْأَصْغَرُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الشِّرْكُ الْأَصْغَرُ قَالَ الرِّيَاءُ''۔ (۱)

حضرت محمود بن لبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ تمہارے بارے میں جس چیز سے میں بہت ڈرتا ہوں وہ شرکِ اصغر ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! شرکِ اصغر کیا چیز ہے؟ فرمایا ریا (یعنی دکھاوے کے لیے کام کرنا)۔ (احمد)

② ''عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ سَمَّعَ النَّاسَ بِعَمَلِهِ سَمَّعَ اللَّهُ بِهِ أُسَامِعَ (۲) خَلْقِهِ وَحَقَّرَهُ وَصَغَّرَهُ''۔ (۳)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسولِ کریم علیہ الصلاۃ والسلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص لوگوں میں اپنے عمل کا چرچا کرے گا تو خدائے تعالیٰ اس کی (ریا کاری) کو لوگوں میں مشہور کر دے گا اور اس کو ذلیل و رسوا کرے گا۔ (بیہقی)

③ ''عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا صَلَّى فِي الْعَلَانِيَةِ فَأَحْسَنَ وَصَلَّى فِي السِّرِّ فَأَحْسَنَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى هَذَا عَبْدِي حَقًّا''۔ (٤)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ بندہ نے جب علانیہ نماز پڑھی تو خوبی کے ساتھ پڑھی اور جب پوشیدہ طور پر پڑھی تو بھی خوبی کے ساتھ پڑھی تو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا یہ بندہ سچا ہے (یعنی ریا کاری نہیں کرتا)۔ (ابن ماجہ)

---

[1] ......"المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حديث محمود بن لبيد، الحديث: ٢٣٦٩٢، ج٩، ص ١٦٠.

[2] ......أسامع جمع اسمُع بضم الميم وهو جمع سَمْع بفتح السين وسكون الميم ١٢ منه۔

[3] ......"شعب الإيمان" للبيهقي، باب في اخلاص العمل لله، الحديث: ٦٨٢١، ج٥، ص ٣٣١.

[4] ......"سنن ابن ماجه"، كتاب الزهد، باب التوقي على العمل، الحديث: ٤٢٠٠، ج٤، ص٤٦٨، "مشكاة المصابيح"، كتاب الرقاق، باب الرياء والسمعة، الحديث: ٥٣٢٩، ج٢، ص٢٦٩.

④ ”عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ وَمَنْ صَامَ يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ وَمَنْ تَصَدَّقَ يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ“۔[1]

(احمد، مشکوۃ)

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے حضور علیہ الصلاۃ والسلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے دکھاوے کے لیے نماز پڑھی اس نے شرک کیا اور جس شخص نے دکھاوے کے لیے روزہ رکھا تو اس نے شرک کیا اور جس نے دکھاوے کے لیے صدقہ کیا تو اس نے شرک کیا۔ (احمد، مشکوۃ)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ:

”ہر عملے کہ بریا کند شرک ست۔ غایت آنکہ شرک دوقسم جلی ست وخفی، شرک آشکارا بت پرستی کردن ومرائی کہ برائے غیر خدا عمل سیکند نیز بت پرستی می کند لیکن پنہانی چنانکہ گفتہ اند **كُلُّ مَا صَدَّكَ عَنِ اللّٰهِ فَهُوَ صَنَمُكَ**“۔[2]

یعنی جو کام دکھاوے کے لیے کرے شرک ہے۔ خلاصہ یہ کہ شرک کی دو قسمیں ہیں جلی اور خفی بت پرستی کرنا کھلم کھلا شرک ہے۔ (یہ شرک جلی ہے) اور ریا کار جو کہ غیر خدا کے لیے عمل کرتا ہے وہ بھی پوشیدہ طور پر بت پرستی کرتا ہے (یعنی یہ شرک خفی ہے) جیسا کہ کہا گیا ہے کہ ہر وہ چیز جو تجھے خدائے تعالیٰ سے روکے وہ تیرا بت ہے۔

(اشعۃ اللمعات، ترجمہ مشکوۃ، جلد چہارم، ص ٢٥٠)

⁂

---

[1] ......”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، حديث شداد بن أوس، الحديث: ١٧١٤٠، ج٦، ص٨١، ”مشكاة المصابيح“، كتاب الرقاق، باب التوكل والصبر، الفصل الثالث، الحديث: ٥٣٣١، ج٢، ص٢٦٩.

[2] ......”اشعة اللمعات“، كتاب الرقاق، باب الريا والسمعة، ج٤، ص٢٧٢.

تصویر سازی

① ’’عَنْ أَبِی طَلْحَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِکَةُ بَیْتًا فِیهِ کَلْبٌ وَلَا تَصَاوِیرُ‘‘۔(١)

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ جس گھر میں کتا یا تصویریں ہوں اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ (بخاری، مسلم)

② ’’عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللّٰهِ الْمُصَوِّرُونَ‘‘۔(٢)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والسلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ خدائے تعالیٰ کے یہاں سب سے زیادہ عذاب ان لوگوں کو دیا جائے گا جو جاندار کی تصویریں بناتے ہیں۔ (بخاری، مسلم)

③ ’’عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فَإِنَّ اللّٰهَ مُعَذِّبُهُ حَتّٰی یَنْفُخَ فِیهِ الرُّوحَ وَلَیْسَ بِنَافِخٍ فِیهَا أَبَدًا‘‘۔(٣) (بخاری)

حضرتِ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسولِ کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جو شخص (جاندار کی) تصویر بنائے گا تو خدائے تعالیٰ بالیقین اسے عذاب دے گا یہاں تک کہ وہ اپنی بنائی ہوئی تصویر میں جان ڈال دے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ وہ اس میں کبھی جان نہیں ڈال سکے گا (اس لیے عذاب کا مستحق ہونا یقینی ہے)۔ (بخاری شریف)

④ ’’عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ

---

❶ ......’’صحیح البخاری‘‘، کتاب اللباس، باب التصاویر، الحدیث: ٥٩٤٩، ج٤، ص٨٧، ’’صحیح مسلم‘‘، کتاب اللباس والزینة، باب تحریم تصویر صورة الحیوان إلخ، الحدیث: ٨٧-(٢١٠٦) ص١١٦٦.

❷ ......’’صحیح البخاری‘‘، کتاب اللباس، باب عذاب المصورین یوم القیامة، الحدیث: ٥٩٥٠، ج٤، ص٨٧، ’’صحیح مسلم‘‘، کتاب اللباس والزینة، الحدیث: ٩٨-(٢١٠٩) ص١١٦٩.

❸ ......’’صحیح البخاری‘‘، کتاب البیوع، باب بیع التصاویر إلخ، الحدیث: ٢٢٢٥، ج٢، ص٥١.

عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ أُولَئِکَ إِذَا مَاتَ فِيۡهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوۡا عَلَى قَبۡرِهِ مَسۡجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوۡا فِيۡهِ تِلۡکَ الصُّوَرَ أُولَئِکَ شِرَارُ خَلۡقِ اللّٰهِ"۔ (١)

نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ حبشہ کے لوگوں کا حال یہ ہے کہ جب ان میں کوئی نیک آدمی مرجاتا ہے تو وہ لوگ اس کی قبر پر عبادت خانہ بنالیتے ہیں پھر اس میں ان (نیک لوگوں کی) تصویر بناتے ہیں یہ لوگ خدائے تعالیٰ کی بدترین مخلوق ہیں۔ (مشکوۃ)

ضروری انتباہ:

آج کل بہت سے جاہل گنوار صوفی کہلانے والے اور بزرگان دین سے جھوٹی محبت کا دعویٰ کرنے والے، حضرت غوث پاک، حضرت خواجہ غریب نواز، حضرت محبوب الٰہی، حضرت صابر کلیری، حضرت کلیم اللہ شاہ جہاں آبادی، حضرت تاج الدین ناگ پوری، حضرت حاجی وارث علی شاہ اور دیگر اولیائے کرام و بزرگانِ دین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی تصویریں اپنے گھروں اور دوکانوں میں رکھتے ہیں یہ سخت ناجائز اور گناہ ہے اور بعض لوگ بزرگوں کی تصویر کے سامنے باادب بیٹھ کر ان کا تصور کرتے ہیں یہ بت پرستی کے مشابہ ہے بلکہ اسلام میں بت پرستی کا دروازہ کھولنا ہے تو سخت حرام اور ناجائز ہے۔

* * *

بھترین آدمی کی خُصُوصِیّات

صاحِبِ قراٰنِ مُبین، محبوبِ ربُّ العٰلَمِین، جنابِ صادِق وامین عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم ایک مرتبہ منبرِ اقدس پر جلوہ فرما تھے کہ ایک صَحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: **یَارَسُوْلَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم! لوگوں میں سے سب سے اچّھا کون ہے؟ فرمایا: لوگوں میں سے وہ شخص سب سے اچّھا ہے جو کثرت سے قراٰنِ کریم کی تلاوت کرے، زیادہ مُتّقی ہو، سب سے **زیادہ نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے والا** ہو اور سب سے زیادہ صِلَۂ رَحمی (یعنی رشتے داروں کے ساتھ اچّھا برتاؤ) کرنے والا ہو۔

(مُسندِ اِمام احمد ج۱۰ ص۴۰۲ حدیث۲۷۵۰۴)

---

① ......"مشکاة المصابیح"، کتاب اللباس، باب التصاویر، الحدیث: ٤٥٠٨، ج٢، ص١٤١.

توقف وجلد بازی

① ”عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِنِ السَّاعِدِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَنَاةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ“۔(۱) (ترمذی)

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ کاموں میں توقف کرنا یعنی جلد بازی نہ کرنا خدائے تعالیٰ کی جانب سے ہے اور جلد بازی کرنا شیطان کی طرف سے ہے۔ (ترمذی)

② ”عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصِنِي فَقَالَ خُذِ الْأَمْرَ بِالتَّدْبِيرِ فَإِنْ رَأَيْتَ فِي عَاقِبَتِهِ خَيْرًا فَأَمْضِهِ وَإِنْ خِفْتَ غَيًّا فَأَمْسِكْ“۔(۲)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام سے عرض کیا کہ مجھے نصیحت فرمائیے، حضور نے فرمایا کہ اپنا کام خوب غور وفکر کے بعد کیا کرو اگر اس کا انجام اچھا نظر آئے تو کر ڈالو اور خرابی کا ڈر ہو تو مت کرو۔ (شرح السنۃ، مشکوۃ)

③ ”عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ الْأَعْمَشُ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التُّؤَدَةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ خَيْرٌ إِلَّا فِي عَمَلِ الْآخِرَةِ“۔(۳)

حضرت مصعب بن سعد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا کہ توقف کرنا ہر چیز میں بہتر ہے لیکن آخرت کے کام میں تاخیر بہتر نہیں۔ (ابوداود)

⁂

---

❶ ......”سنن الترمذي“، كتاب البر والصلة عن رسول الله، الحديث: ٢٠١٩، ج٣، ص٤٠٧.

❷ ......”شرح السنة“، كتاب البر والصلة، الحديث: ٣٤٩٤، ج ٦، ص٥٤٥، ”مشكاة المصابيح“، كتاب الآداب، باب السلام، الفصل الثاني، الحديث: ٥٠٥٧، ج٢، ص٢٢٦.

❸ ......”سنن أبي داود“، كتاب الأدب، باب الرفق، الحديث: ٤٨١٠، ج٤، ص٣٣٥.

نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا

① ''عَنْ أَبِی سَعِیدِنِ الْخُدْرِیِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَأَی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْهُ بِیَدِهِ فَإِنْ لَمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَإِنْ لَمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَذٰلِکَ أَضْعَفُ الْإِیمَانِ''۔[۱] (مسلم)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جو شخص کوئی بات خلافِ شرع دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے روک دے اور اگر ہاتھ سے روکنے کی قدرت نہ ہو تو زبان سے منع کرے اور اگر زبان سے بھی منع کرنے کی قدرت نہ ہو تو دل سے بُرا جانے اور یہ سب سے کمزور ایمان ہے۔ (مسلم)

② ''عَنْ أَبِی بَکْرِنِ الصِّدِّیقِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوْا مُنْکَرًا فَلَمْ یُغَیِّرُوْهُ یُوشِکُ أَنْ یَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابِهِ''۔[۲]

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور علیہ الصلاۃ والسلام کو فرماتے ہوئے سُنا کہ لوگ جب کوئی بات خلافِ شرع دیکھیں اور اس کو نہ مٹائیں تو عنقریب خدائے تعالیٰ ان کو اپنے عذاب میں مبتلا کرے گا۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

③ ''عَنِ الْعُرْسِ بْنِ عَمِیرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا عُمِلَتِ الْخَطِیئَةُ فِی الْأَرْضِ مَنْ شَهِدَهَا فَکَرِهَهَا کَانَ کَمَنْ غَابَ عَنْهَا وَمَنْ غَابَ عَنْهَا فَرَضِیَهَا کَانَ کَمَنْ شَهِدَهَا''۔[۳]

حضرت عرس بن عمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جب کسی جگہ کوئی گناہ کیا جائے تو جو شخص وہاں حاضر ہو مگر اسے وہ ناپسند سمجھتا ہو تو وہ اس آدمی کے مثل ہے جو وہاں موجود نہیں۔ اور جو شخص وہاں موجود نہ ہو لیکن

---

❶...... ''صحیح مسلم''، کتاب الإیمان، باب بیان کون النهی عن المنکر إلخ، الحدیث: ٧٨-(٤٩) ص٤٤.

❷...... ''سنن ابن ماجه''، کتاب الفتن، باب الأمر بالمعروف والنهی إلخ، الحدیث: ٤٠٠٥، ج٤، ص٣٥٩.

''سنن الترمذی''، کتاب الفتن عن رسول الله، الحدیث ٢١٧٥، ج٤، ص٦٩.

❸...... ''سنن أبی داود''، کتاب الملاحم، باب الأمر والنهی، الحدیث: ٤٣٤٥، ج٤، ص١٦٦.

اس کو پسند کرتا ہو تو وہ اس آدمی کے مثل ہے جو وہاں موجود ہو۔ (ابوداود)

④ ''عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْحَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنِ اقْلِبْ مَدِيْنَةَ كَذَا وَكَذَا بِأَهْلِهَا فَقَالَ يَا رَبِّ إِنَّ فِيْهِمْ عَبْدَكَ فُلَانًا لَمْ يَعْصِكَ طَرْفَةَ عَيْنٍ قَالَ فَقَالَ اقْلِبْهَا عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ فَإِنَّ وَجْهَهُ لَمْ يَتَمَعَّرْ فِيَّ سَاعَةً قَطُّ''۔(۱)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کو حکم دیا کہ فلاں شہر کو جو ایسا اور ایسا ہے اس کے باشندوں سمیت الٹ دو۔ جبریل علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار! ان باشندوں میں تیرا فلاں بندہ بھی ہے جس نے ایک لمحہ بھی تیری نافرمانی نہیں کی ہے تو خدائے تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ مکرر حکم دیتا ہوں کہ اس پر اور کل باشندوں پر شہر کو الٹ دو اس لیے کہ اس کا چہرہ گناہوں کو دیکھ کر میری خوشنودی کے لیے ایک لمحہ بھی متغیر نہیں ہوا۔ (بیہقی، مشکوۃ)

⑤ ''عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِيْ رِجَالًا تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِيْضَ مِنْ نَارٍ قُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْلُ؟ قَالَ هٰؤُلَاءِ خُطَبَاءُ مِنْ أُمَّتِكَ يَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَيَنْسَوْنَ أَنْفُسَهُمْ''۔(۲)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ میں نے معراج کی شب میں دیکھا کہ کچھ لوگوں کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جارہے ہیں۔ میں نے پوچھا جبریل یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا یہ آپ کی امت کے خطیب اور واعظ ہیں جو لوگوں کو نیکی کی ہدایت کرتے تھے اور اپنے آپ کو بھول جاتے تھے یعنی خود نیک کام نہ کرتے تھے۔ (شرح السنۃ، مشکوۃ)

⑥ ''عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ

حضرت اُسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا کہ قیامت کے دن ایک

---

① ......''شعب الإيمان'' للبيهقي، باب أحاديث في وجوب الأمر إلخ، الحديث: ٧٥٩٥، ج٦، ص٩٧، ''مشكاة المصابيح''، كتاب الآداب، باب السلام، الفصل الثالث، الحديث: ٥١٥٢، ج٢، ص٢٤١.

② ......''مشكاة المصابيح''، كتاب الآداب، باب السلام، الفصل الثاني، الحديث: ٥١٤٩، ج٢، ص٢٤٠.

الْقِيَامَةِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُهُ فِي النَّارِ فَيَطْحَنُ فِيهَا كَطَحْنِ الْحِمَارِ بِرَحَاهُ فَيَجْتَمِعُ أَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُولُونَ أَيْ فُلَانُ مَا شَأْنُكَ أَلَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ كُنْتُ آمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتِيهِ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيهِ"۔(۱)

شخص کو لا کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا تو اس کی آنتیں فوراً پیٹ سے نکل کر آگ میں گر پڑیں گی پھر وہ انہیں پیسے گا یعنی ان کے گرد چکر کاٹے گا جیسے پن چکی کا گدھا آٹا پیستا ہے۔ تو دوزخی یہ دیکھ کر اس کے پاس جمع ہو جائیں گے اور اس سے کہیں گے اے فلاں! تیرا کیا حال ہے یعنی یہ تو کیا کر رہا ہے؟ کیا تو ہم کو نیک کام کرنے اور برے کام سے باز رہنے کا حکم نہیں دیتا تھا؟ وہ کہے گا ہاں میں تم کو نیک کام کا حکم دیتا تھا اور خود اس کو نہیں کرتا تھا اور برے کام سے تم کو روکتا تھا اور خود اس کو کرتا تھا۔ (بخاری، مسلم)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث شریف کے تحت فرماتے ہیں کہ:

"ازیں جا معلوم شود کہ دیگراں را امر ونہی کردن وخود را بداں عمل نمودن موجب عذاب ست وایں بجہت عمل نہ نمودن ست نہ بجہت امر ونہی کردن کہ اگر ایں راہم نہ کند مستحق ترمی گردد آنرا بہ ترک دو واجب"۔(۲)

یعنی اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ دوسروں کو امر و نہی کرنا اور خود اس پر عمل نہ کرنا موجب عذاب ہے۔ لیکن یہ عذاب عمل نہ کرنے کی وجہ سے ہے امر و نہی کی وجہ سے نہیں ہے اس لیے کہ اگر امر و نہی بھی نہیں کرے گا تو دو واجب ترک کرنے کے سبب اور زیادہ مستحق عذاب ہوگا۔ (اشعۃ اللمعات، جلد چہارم ص ۱۷۵)

اور اسی باب الامر بالمعروف کے شروع میں فرماتے ہیں کہ:

"در وجوب امر بمعروف شرط نیست کہ آمر خود نیز فاعل باشد و بے آن نیز

یعنی امر بالمعروف کے واجب ہونے میں خود آمر کا بھی عامل ہونا شرط نہیں ہے بلکہ بغیر عمل بھی امر

---

❶......"صحيح البخاري"، كتاب بدء الخلق، باب صفة النار إلخ، الحديث: ٣٢٦٧، ج٢، ص٣٩٦، "صحيح مسلم"، كتاب الزهد والرقائق، باب عقوبة من إلخ، الحديث: ٥١-(٢٩٨٩) ص١٥٩٥.

❷......"اشعة اللمعات"، كتاب الآداب، باب الأمر بالمعروف، الفصل الأول، ج٤، ص١٩١.

درست ست زیرا کہ امر کردن نفس خود واجب ست وامر کردن غیر واجبے دیگر۔ اگر یك واجب فوت شود ترك واجب دیگر جائز نہ باشد، وآنکہ واقع شدہ کہ ''**لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ**'' بر تقدیر تسلیم کہ در ودآں در امر معروف ونہی منکر باشد مراد زجر ومنع از ناکردن ست نہ از گفتن۔ اما شك نیست کہ اگر خود بکند بہتر ست چہ امر ازکسیکہ خود متمثل نیست تاثیرے نہ کند''۔(۱)

بالمعروف جائز ہے اس لیے کہ اپنے آپ کو امر بالمعروف کرنا واجب ہے اور دوسرے کو امر بالمعروف کرنا دوسرا واجب ہے اگر ایک واجب فوت ہوجائے تو دوسرے واجب کا چھوڑنا ہرگز جائز نہ ہوگا اور وہ جو قرآن مجید پارہ ۲۸ میں ''**لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ**'' آیا ہے اگر اسے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے بارے میں تسلیم بھی کرلیا جائے تو عمل نہ کرنے پر زجر وتوبیخ مراد ہے نہ کہ کہنے پر۔ ہاں اس میں شک نہیں ہے کہ اگر خود بھی عمل کرے تو بہتر ہے اس لیے کہ ایسے شخص کا امر بالمعروف کرنا اثر نہیں کرتا جو خود بے عمل ہے۔

انتباہ :

(۱)......امر بالمعروف کی چند صورتیں ہیں۔ اگر غالب گمان ہو کہ نصیحت کو قبول کرلیں گے اور برائی سے رُک جائیں گے تو ایسی صورت میں نصیحت کرنا واجب ہے خاموش رہنا جائز نہیں۔ اور اگر غالب گمان ہو کہ نصیحت کرنے پر لوگ بُرا بھلا کہیں گے یا مار پیٹ کریں گے جس سے دشمنی اور عداوت پیدا ہوگی تو ان صورتوں میں خاموش رہنا افضل ہے۔ اور اگر مار پیٹ کو صبر کرلے گا تو مجاہد ہے ایسے شخص کو امر بالمعروف و نہی عن المنکر میں کوئی حرج نہیں اور اگر جانتا ہے کہ نصیحت قبول نہ کریں گے اور مار پیٹ وگالی گلوچ کا اندیشہ بھی نہیں تو نصیحت کرنے نہ کرنے کا اختیار ہے اور بہتر یہ ہے کہ اس صورت میں نصیحت کرے۔

جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد پنجم ص:۳۰۹ میں ہے: ''**ذَكَرَ الْفَقِيْهُ فِي كِتَابِ الْبُسْتَانِ أَنَّ الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوْفِ عَلَى وُجُوْهٍ إِنْ كَانَ يَعْلَمُ بِأَكْبَرِ رَأْيِهِ أَنَّهُ لَوْ أَمَرَ بِالْمَعْرُوْفِ يَقْبَلُوْنَ ذٰلِكَ مِنْهُ وَيَمْتَنِعُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ فَالْأَمْرُ وَاجِبٌ عَلَيْهِ وَلَا يَسَعُهُ تَرْكُهُ وَلَوْ عَلِمَ بِأَكْبَرِ رَأْيِهِ أَنَّهُ لَوْ أَمَرَهُمْ**

---

① ......''اشعة اللمعات''، كتاب الآداب، باب الأمر بالمعروف، ج٤، ص١٨٩.

بِذٰلِکَ قَذَفُوہُ وَشَتَمُوہُ فَتَرْکُہُ أَفْضَلُ، وَکَذٰلِکَ لَوْ عَلِمَ أَنَّھُمْ یَضْرِبُوْنَہُ وَلَا یَصْبِرُ عَلٰی ذٰلِکَ وَیَقَعُ بَیْنَھُمْ عَدَاوَۃٌ وَیَھِیجُ مِنْہُ الْقِتَالُ فَتَرْکُہُ أَفْضَلُ، وَلَوْ عَلِمَ أَنَّھُمْ لَوْ ضَرَبُوہُ صَبَرَ عَلٰی ذٰلِکَ وَلَا یَشْکُو إِلٰی أَحَدٍ فَلَا بَأْسَ بِأَنْ یَنْھٰی عَنْ ذٰلِکَ وَھُوَ مُجَاھِدٌ وَلَوْ عَلِمَ أَنَّھُمْ لَا یَقْبَلُونَ مِنْہُ وَلَا یَخَافُ مِنْہُ ضَرْبًا وَلَا شَتْمًا فَھُوَ بِالْخِیَارِ وَالْأَمْرُ أَفْضَلُ کَذَا فِی الْمُحِیطِ"۔(۱)

(۲)...... برائی دیکھنے والے پر لازم ہے کہ اس سے روکے اگرچہ وہ خود اس برائی میں مبتلا ہو اس لیے کہ شرع نے برائی سے بچنا اور دوسرے کو اس سے روکنا یہ دونوں باتیں لازم کی ہیں۔ تو برائی سے نہ بچنے پر روکنے سے بری الذمہ نہیں ہوگا۔

جیسا کہ فتاویٰ ہندیہ، جلد پنجم ص: ۳۰۹ میں ہے: "رَجُلٌ رَأَی مُنْکَرًا وَھٰذَا الرَّائِی مِمَّنْ یَرْتَکِبُ ھٰذَا الْمُنْکَرَ یَلْزَمُہُ أَنْ یَنْھٰی عَنْہُ لِأَنَّ الْوَاجِبَ عَلَیْہِ تَرْکُ الْمُنْکَرِ وَالنَّھْیُ عَنْہُ فَبِتَرْکِ أَحَدِھِمَا لَا یَسْقُطُ عَنْہُ الْآخَرُ کَذَا فِی خِزَانَۃِ الْمُفْتِینَ وَھٰکَذَا فِی الْمُلْتَقَطِ وَالْمُحِیطِ"۔(۲)

⁂

علم کا باب سیکھنا ھزار نوافل سے افضل

حضرتِ سیّدنا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مکی مَدَنی سرکار، دو عالم کے مالک و مختار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھ سے فرمایا: اے ابوذر! تم صبح کے وقت کتاب اللہ کی ایک آیت سیکھ لو تو یہ تمہارے لیے سو نوافل پڑھنے سے **افضل** ہے اور اگر تم صبح کے وقت **علم کا ایک باب** سیکھ لو چاہے اس پر عمل کیا گیا یا (ابھی) عمل نہ کیا جائے یہ تمہارے لیے **ہزار رکعت (نوافل)** پڑھنے سے **افضل** ہے۔

(سُنَن ابنِ ماجہ ج ۱ ص ۱۴۲ حدیث ۲۱۹)

---

①......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الکراھیة، الباب السابع عشر فی الغناء إلخ، ج٥، ص٣٥٢.

②......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الکراھیة، الباب السابع عشر فی الغناء إلخ، ج٥، ص٣٥٣.

توکل

①''عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ كَفَاهُ''۔(۱)

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ پر توکل کرے اور اپنے تمام کاموں کو خدائے تعالیٰ کے سپرد کردے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے کافی ہے۔ (ابن ماجہ)

②''عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَوْ اَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا''۔(۲)

حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور علیہ الصلاۃ والسلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر تم لوگ خدائے تعالیٰ پر توکل کرلو جیسا کہ توکل کا حق ہے تو وہ تم کو اس طرح روزی دے گا جس طرح پرندوں کو روزی دیتا ہے کہ وہ صبح کو بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو شکم سیر ہوکر واپس لوٹتے ہیں۔ (ترمذی)

③''عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّهَادَةُ فِي الدُّنْيَا لَيْسَتْ بِتَحْرِيْمِ الْحَلَالِ وَلَا اِضَاعَةِ الْمَالِ وَلٰكِنَّ الزَّهَادَةَ فِي الدُّنْيَا اَنْ لَا تَكُوْنَ بِمَا فِيْ يَدَيْكَ اَوْثَقَ بِمَا فِيْ يَدِ اللّٰهِ''۔(۳)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا کہ حلال کو اپنے اوپر حرام کرلینے اور مال کو ضائع کردینے کا نام ترکِ دنیا نہیں ہے بلکہ دنیا سے بے رغبتی یہ ہے کہ جو کچھ (مال و دولت) تیرے ہاتھوں میں ہے اس پر بھروسہ نہ کر بلکہ اس پر بھروسہ کر جو خدائے تعالیٰ کی دستِ قدرت میں ہے۔ (ترمذی)

---

❶......"سنن ابن ماجه"، كتاب الزهد، باب التوكل واليقين، الحديث: ٤١٦٦، ج٤، ص٤٥٣.

❷......"سنن الترمذی"، کتاب الزهد عن رسول الله، باب فی التوكل إلخ، الحدیث: ٢٣٥١، ج٤، ص١٥٤.

❸......"سنن الترمذی"، کتاب الزهد عن رسول الله، الحدیث: ٢٣٤٧، ج٤، ص١٥٢.

④ ''عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذٰلِكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ''۔ (١)

حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا کہ مومن کا معاملہ عجیب ہے کہ اس کے ہر کام میں بھلائی ہے اور یہ شرف مومن کے سوا کسی اور کو حاصل نہیں ہے اگر اسے خوشی کا موقع نصیب ہوا اور اس پر خدا تعالیٰ کا شکر بجالائے تو اس میں اس کے لیے بہتری ہے اور اگر کبھی مصیبت پہنچے اور وہ اس پر صبر کرے تو اس میں بھی اس کے لیے بہتری ہے۔ (مسلم)

⑤ ''عَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ آدَمَ رِضَاهُ بِمَا قَضَى اللّٰهُ لَهُ وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ آدَمَ تَرْكُهُ اسْتِخَارَةَ اللّٰهِ وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ آدَمَ سَخَطُهُ بِمَا قَضَى اللّٰهُ لَهُ''۔ (٢)

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کی نیک بختی یہ ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے مقدر کر دیا ہے اس پر راضی رہے۔ اور آدمی کی بدبختی یہ ہے کہ وہ خدائے تعالیٰ سے بھلائی مانگنا چھوڑ دے۔ اور آدمی کی بدبختی یہ بھی ہے کہ خدائے تعالیٰ نے (اس کے بارے میں) جو کچھ مقدر فرما دیا ہے وہ اس پر آزردہ ہو۔ (احمد، ترمذی)

❋ …… ❋ …… ❋ …… ❋

بغیر علم کے فتویٰ دینا کیسا؟

تاجدارِ رسالت، محبوبِ ربُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ سراپا عبرت ہے: مَنْ اُفْتِیَ بِغَیْرِ عِلْمٍ کَانَ اِثْمُہٗ عَلٰی مَنْ اَفْتَاہُ یعنی جس نے بغیر علم کے فتویٰ دیا تو اس کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہے۔ (سُنَنِ ابوداؤد ج٣ ص٤٤٩ حدیث ٣٦٥٧)

---

❶ ......"صحيح مسلم"، كتاب الزهد والرقائق، باب المؤمن أمره إلخ، الحديث: ٦٤-(٢٩٩٩) ص١٥٩٨.

❷ ......"المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند أبى اسحاق سعد بن أبى وقاص، الحديث: ١٤٤٤، ج ١، ص٣٥٧، "سنن الترمذى"، كتاب القدر عن رسول الله، الحديث: ٢١٥٨، ج٤، ص٦٠.

نرمی، حیا اور حُسنِ خُلق

① ''عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ''۔ (١)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ مہربان ہے اور مہربانی کو پسند فرماتا ہے۔ (مسلم)

② ''عَنْ جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ''۔ (٢)

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ جو شخص نرمی سے محروم کیا جاتا ہے، وہ (دوسرے لفظوں میں) بھلائی سے محروم کیا جاتا ہے۔ (مسلم)

③ ''عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ وَالْإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ''۔ (٣)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ شرم و حیا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان والا جنت میں جائے گا اور بے حیائی و فحش گوئی برائی کا حصہ ہے اور برائی والا دوزخ میں جائے گا۔ (احمد، ترمذی)

④ ''عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ''۔ (٤)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ حیا کی ساری قسمیں بہتر ہیں۔ (بخاری، مسلم)

---

❶ ......''صحیح مسلم''، کتا ب البر والصلة والآداب، باب فضل الرفق، الحدیث: ٧٧-(٢٥٩٣) ص١٣٩٨.

❷ ......''صحیح مسلم''، کتا ب البر والصلة والآداب، باب فضل الرفق، الحدیث: ٧٥-(٢٥٩٢) ص١٣٩٨.

❸ ......''المسند'' للإمام أحمد بن حنبل، مسند أبي هريرة، الحديث: ١٠٥١٧، ج٣، ص٥٦٨، ''سنن الترمذي''، كتاب البر والصلة عن رسول الله، الحديث: ٢٠١٦، ج٣، ص٤٠٦.

❹ ......''صحیح مسلم''، كتاب الإيمان، باب بيان عدد شعب الإيمان الخ، الحديث: ٦١-(٣٧) ص٤٠.

⑤ ’’عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْحَيَاءَ وَالْإِيمَانَ قُرَنَاءُ جَمِيعًا فَإِذَا رُفِعَ أَحَدُهُمَا رُفِعَ الْآخَرُ‘‘۔(۱)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا کہ ایمان اور حیا دونوں ایک دوسرے کے ساتھی ہیں تو جب ان میں سے ایک اٹھالیا جاتا ہے تو دوسرا بھی اٹھالیا جاتا ہے۔ (بیہقی)

⑥ ’’عَنْ مَالِكٍ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ حُسْنَ الْأَخْلَاقِ‘‘۔(۲) (مؤطا، مشکوۃ)

حضرت مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا کہ میں حسنِ اخلاق کے (قدروں) کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہوں۔

⑦ ’’عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا‘‘۔(۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ مسلمانوں میں کامل الایمان وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں۔ (ابوداود)

* * *

طالبِ علمِ دین کو کُنویں کا مینڈک کہنا

سُوال: دینی طالبِ علم یا عالمِ دین کو بَنظرِ حقارت کُنویں کا مَینڈک کہنا کیسا ہے؟

جواب: کُفر ہے۔ (کفریہ کلمات کے بارے میں سواب جواب، ص ۳۵۴)

’’مولوی لوگ کیا جانتے ہیں‘‘ کہنا کیسا؟

سُوال: ایک شخص نے کسی بات پر حقارت کے ساتھ کہا: ’’**مولوی لوگ کیا جانتے ہیں!**‘‘ اُس کا اس طرح کہنا کیسا؟

جواب: کفر ہے۔ میرے آقا **اعلیٰ حضرت**، اِمامِ اَہلسنّت، مولٰینا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: ’’مولوی لوگ کیا جانتے ہیں؟‘‘ کہنا کُفر ہے۔ (**فتاوٰی رضویہ ج ۱۴ ص ۲۴۴**) جبکہ عُلَماء کی تحقیر مقصود ہو۔

(**کفریہ کلمات** کے بارے میں سوال جواب، ص ۳۵۴)

---

❶...... ’’شعب الإيمان‘‘ للبيهقي، باب الحياء بفصوله، الحديث: ٧٧٢٧، ج٦، ص ١٤٠.

❷...... ’’المؤطأ‘‘ للإمام مالك، كتاب حسن الخلق، ج٢، ص ٤٠٤، ’’مشكاة المصابيح‘‘، كتاب الآداب، باب السلام، الفصل الثالث، الحديث: ٥٠٩٦، ج٢، ص ٢٣١.

❸...... ’’سنن أبي داود‘‘، كتاب السنة، باب الدليل على زيادة إلخ، الحديث: ٤٦٨٢، ج٤، ص ٢٩٠.

ہنسنا اور مُسکرانا

① ’’عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُکْثِرِ الضَّحِکَ فَإِنَّ کَثْرَةَ الضَّحِکِ تُمِیتُ الْقَلْبَ‘‘۔ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ زیادہ نہ ہنسو اس لیے کہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ بنا دیتا ہے۔ (احمد، ترمذی)

② ’’عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَبَکَیْتُمْ کَثِیرًا وَلَضَحِکْتُمْ قَلِیلًا‘‘۔ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ابو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر تم لوگ ان حقیقتوں کو جان لو جنہیں میں جانتا ہوں تو تم بہت زیادہ روؤ اور کم ہنسو۔ (بخاری شریف)

③ ’’عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا ضَاحِکًا حَتّٰی أَرٰی مِنْهُ لَهَوَاتِهِ إِنَّمَا کَانَ یَتَبَسَّمُ‘‘۔ (۳)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کو ایسا کھل کر ہنستے ہوئے کبھی نہیں دیکھا کہ ان کا تالو نظر آ جائے آپ صرف تبسم فرمایا کرتے تھے۔ (بخاری)

* * *

---

❶ ......’’المسند‘‘ للإمام أحمد بن حنبل، مسند أبی هریرة، الحدیث: ٨١٠١، ج ٣، ص ١٨٢، ’’سنن الترمذی‘‘، کتاب الزهد عن رسول الله، الحدیث: ٢٣١٢، ج ٤، ص ١٣٦.

❷ ......’’صحیح البخاری‘‘، کتاب الإیمان والنذور، باب کیف کانت یمین النبی صلی الله علیه وسلم، الحدیث: ٦٦٣٧، ج ٤، ص ٢٨٤.

❸ ......’’صحیح البخاری‘‘، کتاب الأدب، باب التبسم والضحک، الحدیث: ٦٠٩٢، ج ٤، ص ١٢٥.

فضائل سیّد المُرسلین علیہ الصلاۃ والسلام

① ’’ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي ‘‘۔ (١) (ابوداود، ترمذی، مشکوۃ ص ٤٦٥)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

② ’’ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُتِمَ بِيَ الرُّسُلُ ‘‘۔ (٢) (بخاری، مسلم، مشکوۃ ص ۵۱۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا کہ رسولوں کا سلسلہ مجھ پر ختم کردیا گیا۔

③ ’’ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي عِنْدَ اللَّهِ مَكْتُوبٌ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِي طِيْنِهِ ‘‘۔ (٣)

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے وہ سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نے فرمایا کہ میں خدائے تعالیٰ کے تئیں اس وقت خاتم النبیین لکھا گیا جب کہ حضرت آدم علیہ السلام اپنی گندھی ہوئی مٹی میں تھے (یعنی ان کا پتلا اس وقت تک تیار نہیں ہوا تھا)۔ (شرح السنۃ، مشکوۃ ص ۵۱۳)

④ ’’ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي أُتِيتُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا کہ اس درمیان

---

❶...... ”سنن أبی داود“، کتاب الفتن والملاحم، باب ذکر الفتن ودلائلها، الحدیث: ٤٢٥٢، ج٤، ص١٣٢، ”سنن الترمذی“، کتاب الفتن عن رسول الله، الحدیث: ٢٢٢٦، ج٤، ص٩٣، ”مشکاة المصابیح“، کتاب الفتن، الفصل الثانی، الحدیث: ٥٤٠٦، ج٢، ص٢٨٣.

❷...... ”مشکاة المصابیح“، کتاب الفضائل والشمائل، الحدیث: ٥٧٤٥، ج٢، ص٣٥٣.

❸...... ”شرح السنة“، الحدیث: ٣٥٢٠، ج٧، ص١٣، ”مشکاة المصابیح“، کتاب الفضائل والشمائل، باب فضائل سید المرسلین، الحدیث: ٥٧٥٩، ج٢، ص٣٥٦.

بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِي يَدَيَّ"۔(۱)

میں کہ سورہا تھا میں نے دیکھا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے دونوں ہاتھوں میں رکھدی گئیں۔ (بخاری، مسلم، مشکوۃ ص۵۱۲)

⑤ "عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيتُ مَا لَمْ يُعْطَ أَحَدٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ"۔(۲) (احمد، الأمن والعلى ص۵۷)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے وہ عطا ہوا جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ عطا ہوا تھا رعب سے میری مدد فرمائی گئی اور مجھے ساری زمین کی کنجیاں عطا ہوئیں۔

⑥ "عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ"۔(۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا کہ میں قیامت کے دن اولادِ آدم علیہ السلام کا سردار ہوں گا اور میں سب سے پہلے قبر سے اُٹھوں گا اور سب سے پہلے میں ہی شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول کی جائے گی۔

⑦ "عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَمُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ"۔(۴)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سب سے پہلے شفاعت کروں گا اور میری شفاعت سب سے پہلے قبول کی جائے گی اور مجھے اس پر فخر نہیں۔ (دارمی، مشکوۃ ص۵۱۴)

---

❶......"صحيح البخاري"، كتاب التعبير، باب المفاتيح في اليد، الحديث: ٧٠١٣، ج٤، ص٤١٣، "صحيح مسلم"، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، الحديث: ٦-(٥٢٣) ص٢٦٦، "مشكاة المصابيح"، كتاب الفضائل والشمائل، الحديث: ٥٧٤٩، ج٢، ص٣٥٤.

❷......"المسند" للإمام أحمد بن حنبل، الحديث: ٧٦٣، ج١، ص٢١٠، "الأمن والعلى"، ص١٠٩.

❸......"مشكاة المصابيح"، كتاب الفضائل والشمائل، الحديث: ٥٧٤١، ج٢، ص٣٥٣.

❹......"سنن الدارمي"، باب ما أعطى النبي صلى الله عليه وسلم من الفضل، الحديث: ٤٩، ج١، ص٤٠، "مشكاة المصابيح"، كتاب الفضائل والشمائل، الحديث: ٥٧٦٤، ج٢، ص٣٥٧.

⑧ ''عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَكْرَمُ الْأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ عَلَى اللّٰهِ وَلاَ فَخْرَ''۔ (۱)

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا رسولِ کریم علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ کے تئیں میں اولین و آخرین میں سب سے زیادہ عزت و بزرگی والا ہوں۔ (ترمذی، دارمی، مشکوۃ ص ۵۱۴)

⑨ ''عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ إِضْحِيَانٍ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَى الْقَمَرِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ فَإِذَا هُوَ أَحْسَنُ عِنْدِي مِنَ الْقَمَرِ''۔ (۲)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چاندنی رات میں دیکھا تو کبھی میں حضور کی طرف دیکھتا تھا اور کبھی چاند کی طرف، حضور اس وقت سُرخ لباس پہنے ہوئے تھے تو (آخر میں نے فیصلہ کیا کہ) وہ چاند سے بڑھ کر حسین ہیں۔ (ترمذی، دارمی، مشکوۃ ص ۵۱۷)

⑩ ''عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَزْهَرَ اللَّوْنِ كَأَنَّ عَرَقَهُ اللُّؤْلُؤُ وَمَا مَسِسْتُ دِيبَاجَةً وَلَا حَرِيرًا أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِمْتُ مِسْكًا وَلَا عَنْبَرَةً أَطْيَبَ مِنْ رَائِحَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ''۔ (۳)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ روشن اور چمک دار تھا اور حضور کا پسینہ گویا موتی تھا۔ اور کسی دیباج وریشم کے کپڑے کو میں نے حضور کی مُبارک ہتھیلیوں سے نرم نہیں پایا۔ اور میں نے کوئی ایسا مشک وعنبر نہیں سونگھا جس کی خوشبو حضور کے جسم مبارک کی خوشبو سے بڑھ کر ہو۔

(بخاری، مسلم، مشکوۃ ص ۵۱۶)

---

① ......''سنن الترمذی''، كتاب المناقب عن رسول الله، الحديث: ٣٦٣٦، ج٥، ص٣٥٤، ''سنن الدارمی''، باب ما أعطی النبی صلی الله عليه وسلم من الفضل، الحديث: ٤٧، ج١، ص٣٩، ''مشكاة المصابيح''، كتاب الفضائل والشمائل، باب فضائل سيد إلخ، الحديث: ٥٧٦٢، ج٢، ص٣٥٦ .

② ......''سنن الترمذی''، كتاب الأدب عن رسول الله ، باب ما جاء فی الرخصة إلخ، الحديث: ٢٨٢٠، ج٤، ص٣٧٠، ''سنن الدارمی''، باب فی حسن النبی صلی الله عليه وسلم، الحديث: ٥٧، ج١، ص٤٤، ''مشكاة المصابيح''، كتاب الفضائل والشمائل، الحديث: ٥٧٩٤، ج٢، ص٣٦٢.

③ ......''صحيح مسلم''، كتاب الفضائل، باب طيب رائحة إلخ، الحديث: ٨٢- (٢٣٣٠) ص:١١٧٢، =

⑪ ’’عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَسْلُکْ طَرِیقاً فَیَتْبَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا عَرَفَ أَنَّهُ قَدْ سَلَکَهُ مِنْ طِیبِ عَرْقِهِ أَوْ قَالَ مِنْ رِیحِ عَرَقِهٖ‘‘۔ (١)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام جب کسی راستہ سے گزرتے پھر حضور کے بعد جو بھی اس راستہ سے گزرتا تو حضور کے پسینہ کی خوشبو محسوس کر لیتا کہ حضور ادھر سے تشریف لے گئے ہیں۔ (دارمی، مشکوۃ ص ۵۱۷)

انتباہ(٢):

(١)......حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چہرۂ اقدس ایسا روشن و تابناک تھا کہ بقول راویانِ حدیث آپ کے چہرے میں چاند و سورج تیرتے تھے جس نے بحالتِ ایمان ایک بار چہرہ دیکھ لیا وہ صحابی ہو گیا جو نبوت کے بعد سب سے بڑا درجہ ہے۔

(٢)......سرِ مُبارک بڑا اور بزرگ تھا جس سے سطوت و عظمت ٹپکتی تھی اور جو خشیت الٰہی سے ہر وقت جھکا رہتا تھا۔

(٣)......قد مُبارک نہ زیادہ لانبا تھا اور نہ زیادہ کوتاہ۔ مگر انسانوں کے مجمع میں کھڑے ہوتے تو سب سے اونچے نظر آتے۔

(٤)......جسم پاک نورانی تھا اس لیے اس کا سایہ نہ سورج کی روشنی میں پڑتا تھا اور نہ چاندنی میں۔ جسم پر مکھی کبھی نہیں بیٹھی۔

(٥)......موئے مبارک کچھ بل کھائے ہوئے تھے جو اکثر کندھے تک لٹکتے رہتے تھے اور جب کبھی چہرہ انور پر بکھر جاتے تو ’’وَالضُّحَی وَاللَّیْلِ إِذَا سَجَی‘‘ کی تفسیر بن جاتے۔

(٦)......داڑھی شریف گھنی تھی اور چہرۂ انور اس کے گھیرے میں ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے آبنوسی رحل پر قرآن مجید رکھا ہو۔ ناک سڈول اور پتلی قدرے اٹھی ہوئی جو اچانک دیکھنے پر شعلہ نور معلوم ہوتی تھی۔

= ’’مشکوۃ المصابیح‘‘، کتاب الفضائل و الشمائل، الحدیث: ٥٧٨٧، ج٢، ص ٣٦١.

❶......’’سنن الدارمی‘‘، باب فی حسن النبی صلی اللہ علیہ و سلم، الحدیث: ٦٦، ج١، ص ٤٥، ’’مشکاۃ المصابیح‘‘، کتاب الفضائل و الشمائل، الحدیث: ٥٧٩٢، ج٢، ص ٣٦٢.

❷......ازصحیفۂ جمال مرتبہ حضرت علامہ ارشد القادری صاحب مدظلہ العالی فاتح جمشید پور۔

(۷)......سینہ مبارک کشادہ تھا جس میں ناف تک بالوں کی ایک ہلکی تحریر تھی۔ شکم مبارک کی سطح سینہ کے برابر تھی جسے چار بار فرشتوں نے چاک کر کے علم وحکمت کا نور بھرا تھا۔ اسی کی شان میں اَلَمْ نَشْرَحْ کی آیت اتری۔

(۸)......گردن شریف نہایت لطیف وشفاف تھی بقول حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چاندی کی ڈھلی ہوئی تھی۔

(۹)......پیشانی کشادہ اور صبح ازل کی طرح روشن تھی جسے لوگ چاند کا ٹکڑا کہتے تھے جو راتوں کو خدائے تعالیٰ کے حضور میں سجدہ ریز رہا کرتی تھی۔

(۱۰)......گوش مبارک نہایت موزوں اور سبک، دورونزدیک سے یکساں سنتے تھے۔ وحوش وطیور کی بول چال اور شجر وحجر کی زبانِ حال سے باخبر۔

(۱۱)......دندانِ مبارک موتیوں سے زیادہ چمک دار جن سے مسکراتے وقت روشنی پھوٹ پڑتی تھی اور درودیوار چمک اُٹھتے تھے۔

(۱۲)......پشت مبارک ہموار اور سفید وشفاف تھی جیسے چاندی کی ڈھلی ہوئی جس پر شانوں (کندھوں) کے بیچ میں کبوتر کے انڈے کے برابر اُبھری ہوئی مہرِ نبوت تھی۔

(۱۳-۱۴)......آنکھیں سیاہ وسرمگیں اور پلکیں بڑی تھیں۔ جو ہر وقت غیب کا مشاہدہ کرتی تھیں اور آگے پیچھے یکساں دیکھتی تھیں۔ ساری کائنات میں صرف اِنہی آنکھوں نے خدائے پاک کو بے حجاب دیکھا تھا۔

(۱۵)......دستِ مبارک کشادہ اور پر گوشت تھا جو مصافحہ کرتا اس کا ہاتھ معطر ہو جاتا انہی ہاتھوں کو خدائے تعالیٰ نے اپنا ہاتھ فرمایا تھا۔

(۱۶)......انگلیاں لمبی اور بخشش وعطا کے لیے پھیلی ہوئی رہتی تھیں۔ جن کے بیچ سے ضرورت کے وقت پانی کا چشمہ اُبلنے لگتا تھا۔ اور جن کے اشارہ سے چاند کا سینہ شق ہوا اور ڈوبا ہوا سورج پلٹ آیا۔

(۱۷)......پنڈلیاں ہموار اور شیشہ کی طرح لطیف وشفاف تھیں۔

(۱۸)......کلائیاں قدرے لمبی اور گداز، رنگ نکھرا ہوا صاف وشفاف تھا۔

(۱۹)......ابرومحرابِ حرم کی طرح کماندار تھے جن سے مقام قاب قوسین کا راز آشکارا تھا۔

(۲۰)......لب مبارک گلِ قدس کی پتیوں کی طرح پتلے پتلے اور گلاب کی پنکھڑیوں سے زیادہ نرم ونازک

جن کی جنبش پر کارکنانِ قضاوقدر ہر وقت کان لگائے رہتے تھے۔

(۲۱)......آواز انتہائی دلکش وشیریں کہ دشمنوں کو بھی پیار آجائے اور اتنی بلند کہ فاران سے گونجے تو ساری دنیا میں پھیل جائے۔ رحمت وکرم کے موقع پر گل ولالہ کے جگر کی ٹھنڈک اور کبھی غیرتِ حق کو جلال آجائے تو پہاڑوں کے کلیجے دہل جائیں۔

(۲۲)......گریہ مبارک سسکتی ہوئی دبی دبی آواز خشیت الٰہی کے غلبہ سے سیہ کار اُمت کے غم میں رقت انگیز آیتیں پڑھ کراور شبینہ دعاؤں میں بھیگی بھیگی پلکوں پر آنسوؤں کے جھلکتے ہوئے موتی۔

(۲۳)......ہنسی انتہائی مسرت وشادمانی کے موقع پر لبوں پر صرف ایک ہلکا سا تبسم پھیل جاتا نور کی ایک کرن پھوٹتی اور درودیوار روشن ہوجاتے۔ اسی روشنی میں ایک بار حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی سوئی تلاش کرلی تھی۔

(۲٤)......پسینہ مبارک انتہائی خوشبودار اور عطر انگیز تھا جدھر سے گزر جاتے فضا معطر ہوجاتی۔ بغل شریف کے پسینہ سے ایک دلہن معطر کی گئی تو پشت در پشت اس کی اولاد میں خوشبو کا اثر تھا۔

(۲۵)......لعابِ دہن زخمیوں اور بیماروں کے لیے مرہم شفا تھا۔ کھاری کنویں اس کی برکت سے شیریں ہوجاتے، شیرخوار بچے کے منہ میں پڑ جاتا تو دن بھر ماں کے دودھ کے بغیر آسودہ رہتے۔ [۱]

(ماخوذ از مدارج النبوۃ، شمائل ترمذی، نسیم الریاض، خصائص کبری، جواھر البحار)

الغرض ان کے ہر مو پہ دائم درود
ان کی ہر خو وخصلت پہ لاکھوں سلام

(اعلیٰ حضرت بریلوی)

* * *

---

① ......"مدارج النبوۃ" مترجم، باب در بیان حسن خلقت جمال إلخ، ج۱، ص۱۵، "نسیم الریاض"، القسم الأول فی تعظیم العلی الأعلی إلخ، ص۵۰۹، "الخصائص الکبری"، باب جامع فی صفة خلقه صلی الله علیه وسلم، ج۱، ص۱۲۲، "جواهر البحار" مترجم، باب فطری محاسن واخلاقی کمالات، ص۶۹.

حضور کے مثل کوئی نہیں

① ''عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَی رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فِی الصَّوْمِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ إِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَأَيُّكُمْ مِثْلِی إِنِّی أَبِيتُ يُطْعِمُنِی رَبِّی وَيَسْقِينِی''۔ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رات دن پے در پے روزہ رکھنے سے منع فرمایا تو ایک شخص نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ تو رات دن پے در پے روزہ رکھتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ میرے مثل تم میں کون ہے بے شک میں اس حال میں رات گزارتا ہوں کہ میرا پروردگار مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔ (بخاری ج۱ ص۲۶۳، مسلم ص۳۵۲، مشکوۃ ص۱۷۵)

حضرت امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

''قَوْلُه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّی أَبِيتُ يُطْعِمُنِی رَبِّی وَيَسْقِينِی مَعْنَاهُ يَجْعَلُ اللّٰهُ تَعَالَی فِیَّ قُوَّةَ الطَّاعِمِ وَالشَّارِبِ''۔ (۲)

یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قول ''إِنِّی أَبِيتُ يُطْعِمُنِی رَبِّی وَيَسْقِينِی'' کا مطلب یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ مجھے وہ طاقت دیتا ہے جو اوروں کو کھا پی کر حاصل ہوتی ہے۔ (نووی مع مسلم ج۱ ص۳۵۱)

② ''عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصَلَ فِی رَمَضَانَ فَوَاصَلَ النَّاسُ فَنَهَاهُمْ قِيلَ لَهُ أَنْتَ تُوَاصِلُ قَالَ إِنِّی

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسولِ کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے ماہِ رمضان میں رات دن پے در پے روزہ رکھا تو لوگوں نے بھی رات دن

---

❶......"صحيح البخاری"، كتاب الصوم، الحديث: ١٩٦٥، ج١، ص٦٤٦، "صحيح مسلم"، كتاب الصيام، باب النهی عن الوصال فی الصوم، الحديث: ٥٧-(١١٠٣) ص٥٥٥، "مشكاة المصابيح"، كتاب الصوم، باب فی مسائل متفرقة من كتاب الصوم، الحديث: ١٩٨٦، ج١، ص٣٧٦.

❷......"شرح صحيح مسلم" للنووی، كتاب الصيام، باب النهی عن الوصال فی الصوم، ج٤، ص٢١٢.

لَسْتُ مِثْلُكُمْ إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى"۔ (۱)

پے در پے روزہ رکھا تو حضور نے لوگوں کو ایسا کرنے سے منع فرمایا عرض کیا گیا حضور تو رات دن پے در پے روزہ رکھتے ہیں۔ سرکار نے فرمایا کہ میں تمہارے مثل نہیں ہوں میں کھلایا اور پلایا جاتا ہوں۔ (مسلم، ج۱ ص۳۵۱)

③ "عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُوَاصِلُوا قَالُوا إِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ إِنِّي لَسْتُ مِثْلُكُمْ إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي"۔ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام نے (صحابہ سے) فرمایا کہ تم لوگ رات دن پے در پے روزہ مت رکھو۔ صحابہ نے عرض کیا حضور تو رات دن پے در پے روزہ رکھتے ہیں۔ سرکار نے فرمایا کہ میں تمہارے مثل ہرگز نہیں ہوں۔ بے شک میں اس حال میں رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔ (بخاری، ج۲ ص۱۰۸۴)

انتباہ:

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے مثل بشر نہیں کہنا چاہیے اس لیے کہ انبیائے سابقین علیہم الصلوۃ والتسلیم کو ان کے زمانے کے کفار اپنے مثل بشر کہا کرتے تھے جیسا کہ پارہ ۱۲، رکوع ۳ میں ہے۔ فَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ مَا نَرَاكَ إِلَّا بَشَرًا مِثْلَنَا یعنی حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے کافروں نے کہا کہ ہم تمہیں اپنے ہی مثل بشر سمجھتے ہیں اور پارہ ۱۳، رکوع ۱۴ میں ہے قَالُوا إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا یعنی کافروں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ تم ہمارے ہی مثل بشر ہو، اور پارہ ۱۹، رکوع ۱۲ میں ہے مَا أَنْتَ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا یعنی کافروں نے حضرت صالح علیہ السلام سے کہا کہ تم ہمارے ہی مثل بشر ہو۔ اور پارہ ۱۹، رکوع ۱۴ میں ہے مَا أَنْتَ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا یعنی کافروں نے حضرت شعیب علیہ السلام سے کہا کہ تم ہمارے ہی مثل بشر ہو۔ اِن آیات کریمہ سے معلوم ہوا کہ انبیائے کرام علیہم السلام کو ازراہِ توہین اپنے مثل بشر کہنا کافروں کا شیوہ ہے۔

* * *

---

❶......"صحيح مسلم"، كتاب الصيام، باب النهى عن الوصال إلخ، الحديث: ٥٦-(١١٠٢) ص٥٥٥.

❷......"صحيح البخارى"، كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، الحديث: ٧٢٩٩، ج٤، ص٥٠٥.

معراج

① ’’عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُتِيتُ بِالْبُرَاقِ (وَهُوَ دَابَّةٌ أَبْيَضُ طَوِيلٌ فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُونَ الْبَغْلِ يَضَعُ حَافِرَهُ عِنْدَ مُنْتَهَى طَرْفِهِ) قَالَ فَرَكِبْتُهُ حَتَّى أَتَيْتُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ قَالَ فَرَبَطْتُهُ بِالْحَلْقَةِ الَّتِى يَرْبِطُ بِهِ الْأَنْبِيَاءُ قَالَ ثُمَّ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَصَلَّيْتُ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَاءَنِى جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ فَاخْتَرْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ جِبْرِيلُ اخْتَرْتَ الْفِطْرَةَ ثُمَّ عَرَجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ فَقِيلَ مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ فَفُتِحَ لَنَا فَإِذَا أَنَا بِآدَمَ فَرَحَّبَ بِى وَدَعَا لِى بِخَيْرٍ ثُمَّ عَرَجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام فَقِيلَ مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ فَفُتِحَ لَنَا فَإِذَا أَنَا بِابْنَىِ الْخَالَةِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَيَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا صَلَوَاتُ اللَّهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا کہ میرے پاس ایک براق لایا گیا یہ ایک سفید رنگ کا جانور تھا جس کا قد گدھے سے اونچا اور خچر سے نیچا تھا اس کا قدم اس مقام پر پڑتا تھا جہاں تک نگاہ پہنچتی ہے۔ حضور نے فرمایا تو میں اس پر سوار ہوا یہاں تک کہ بیت المقدس میں آیا حضور نے فرمایا تو میں نے براق کو اس حلقہ سے باندھ دیا جس سے انبیائے کرام علیہم السلام اپنی سواریوں کو باندھا کرتے تھے، حضور نے فرمایا پھر میں مسجد میں داخل ہوا اور دو رکعت نماز پڑھی پھر باہر نکلا تو جبریل میرے پاس ایک پیالہ شراب کا اور ایک پیالہ دودھ کا لائے، میں نے دودھ کا پیالہ لے لیا۔ جبریل نے کہا کہ آپ نے فطرت (اسلام) کو اختیار کرلیا۔ پھر جبریل مجھ کو آسمان کی طرف لے چلے۔ جبریل نے (آسمان کا دروازہ) کھولنے کے لیے کہا تو پوچھا گیا آپ کون ہیں؟ فرمایا میں جبریل ہوں۔ پھر پوچھا گیا آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے کہا سرکارِ مصطفے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہیں، پھر پوچھا گیا ان کو بلایا گیا

عَلَيْهِمَا فَرَحَّبَا وَدَعَوَا لِي بِخَيْرٍ ثُمَّ عَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ فَقِيلَ مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ صلى الله عليه وسلم قِيلَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ فَفُتِحَ لَنَا فَإِذَا أَنَا بِيُوسُفَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا هُوَ قَدْ أُعْطِيَ شَطْرَ الْحُسْنِ فَرَحَّبَ وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ ثُمَّ عَرَجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ فَفُتِحَ لَنَا فَإِذَا أَنَا بِإِدْرِيسَ فَرَحَّبَ وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿وَرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا﴾ ثُمَّ عَرَجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ هَذَا؟ قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ فَفُتِحَ لَنَا فَإِذَا أَنَا بِهَارُونَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَحَّبَ وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ ثُمَّ عَرَجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ فَفُتِحَ لَنَا فَإِذَا أَنَا

ہے فرمایا (ہاں) بلایا گیا ہے۔ پھر آسمان کا دروازہ ہمارے لیے کھول دیا گیا تو میں نے آدم علیہ السلام کو دیکھا انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور میرے لیے دعائے خیر فرمائی۔ پھر جبریل مجھے دوسرے آسمان کی طرف لے چلے۔ انہوں نے (آسمان کا دروازہ) کھولنے کے لیے کہا تو پوچھا گیا آپ کون ہیں۔ فرمایا میں جبریل ہوں۔ پھر پوچھا گیا اور آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا سرکارِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہیں، پھر پوچھا گیا ان کو بلایا گیا ہے؟ فرمایا (ہاں) بلایا گیا ہے، حضور نے فرمایا پھر آسمان کا دروازہ ہمارے لیے کھول دیا گیا تو میں نے دو خالہ زاد بھائیوں یعنی عیسیٰ بن مریم اور یحییٰ بن زکریا علیہما الصلاۃ والسلام کو دیکھا تو انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور میرے لیے دُعائے خیر فرمائی۔ پھر جبریل مجھے تیسرے آسمان کی طرف لے چلے۔ انہوں نے (آسمان کا دروازہ) کھولنے کے لیے کہا تو پوچھا گیا آپ کون ہیں؟ فرمایا میں جبریل ہوں، پھر پوچھا گیا اور آپ کے ساتھ کون ہے؟ کہا سرکارِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)، پھر پوچھا گیا ان کو بلایا گیا ہے؟ فرمایا (ہاں) بلایا گیا ہے پھر آسمان کا دروازہ ہمارے لیے کھول دیا گیا وہاں مجھ کو یوسف علیہ السلام نظر آئے جنہیں (سارے جہاں کا) آدھا حسن عطا فرمایا گیا ہے انہوں

بِمُوسَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَحَّبَ وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ ثُمَّ عَرَجَ إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ فَقِيلَ مَنْ هٰذَا؟ قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَکَ؟ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ فَفُتِحَ لَنَا فَإِذَا أَنَا بِإِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْنِدًا ظَهْرَهُ إِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ وَإِذَا هُوَ يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ لَا يَعُودُونَ إِلَيْهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِي إِلَى السِّدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَإِذَا وَرَقُهَا كَآذَانِ الْفِيلَةِ وَإِذَا ثَمَرُهَا كَالْقِلَالِ قَالَ فَلَمَّا غَشِيَهَا مِنْ أَمْرِ اللّٰهِ مَا غَشِيَ تَغَيَّرَتْ فَمَا أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَنْعَتَهَا مِنْ حُسْنِهَا فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيَّ مَا أَوْحَى فَفَرَضَ عَلَيَّ خَمْسِينَ صَلَاةً فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَنَزَلْتُ إِلَى مُوسَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَرَضَ رَبُّکَ عَلَى أُمَّتِکَ قُلْتُ خَمْسِينَ صَلَاةً قَالَ ارْجِعْ إِلَى رَبِّکَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ فَإِنَّ أُمَّتَکَ لَا يُطِيقُونَ ذٰلِکَ فَإِنِّي قَدْ بَلَوْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَخَبَرْتُهُمْ قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّي فَقُلْتُ يَا رَبِّ خَفِّفْ عَلَى أُمَّتِي فَحَطَّ عَنِّي خَمْسًا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقُلْتُ حَطَّ عَنِّي

نے مجھے مرحبا کہا اور میرے لیے دعائے خیر فرمائی۔ پھر جبریل مجھے چوتھے آسمان کی طرف لے چلے تو جبریل علیہ السلام نے (آسمان کا دروازہ) کھولنے کے لیے کہا۔ پوچھا گیا یہ کون ہے؟ فرمایا میں جبریل ہوں کہا گیا اور آپ کے ساتھ کون ہے۔ فرمایا سرکار مصطفٰے (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) ہیں پھر پوچھا گیا ان کو بلایا گیا ہے؟ فرمایا (ہاں) بلایا گیا ہے تو آسمان کا دروازہ ہمارے لیے کھول دیا گیا تو میں نے ادریس علیہ الصلاۃ والسلام کو دیکھا تو انہوں نے مرحبا کہا اور میرے لیے دعائے خیر فرمائی۔ جن کے بارے میں خدائے تعالٰی نے فرمایا کہ اور ہم نے اسے بلند مکان پر اٹھالیا۔ پھر جبریل مجھے پانچویں آسمان کی طرف لے چلے تو انہوں نے (آسمان کا دروازہ) کھولنے کے لیے فرمایا تو پوچھا گیا یہ کون ہے۔؟ فرمایا میں جبریل ہوں۔ پھر پوچھا گیا اور آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا سرکارِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) ہیں پھر کہا گیا ان کو بلایا گیا ہے؟ فرمایا (ہاں) بلایا گیا ہے تو ہمارے لیے آسمان کا دروازہ کھول دیا گیا تو اچانک مجھ کو ہارون علیہ الصلاۃ والسلام نظر آئے انہوں نے مرحبا کہا اور میرے لیے دعائے خیر فرمائی ۔ پھر جبریل ہم کو چھٹے آسمان کی طرف لے چلے انہوں نے آسمان کا دروزاہ کھولنے کے لیے کہا پوچھا

خَمْسًا قَالَ إِنَّ أُمَّتَکَ لَا یُطِیقُونَ ذٰلِکَ فَارْجِعْ إِلٰی رَبِّکَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِیفَ قَالَ فَلَمْ أَزَلْ أَرْجِعُ بَیْنَ رَبِّی تَبَارَکَ وَتَعَالٰی وَبَیْنَ مُوسٰی عَلَیْهِ السَّلَام حَتّٰی قَالَ یَا مُحَمَّدُ إِنَّهُنَّ خَمْسُ صَلَوَاتٍ کُلَّ یَوْمٍ وَلَیْلَةٍ لِکُلِّ صَلَاةٍ عَشْرٌ فَذٰلِکَ خَمْسُونَ صَلَاةً وَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ یَعْمَلْهَا کُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةً فَإِنْ عَمِلَهَا کُتِبَتْ لَهُ عَشْرًا وَمَنْ هَمَّ بِسَیِّئَةٍ فَلَمْ یَعْمَلْهَا لَمْ تُکْتَبْ شَیْئًا فَإِنْ عَمِلَهَا کُتِبَتْ سَیِّئَةً وَاحِدَةً قَالَ فَنَزَلْتُ حَتَّی انْتَهَیْتُ إِلٰی مُوسٰی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ارْجِعْ إِلٰی رَبِّکَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِیفَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ رَجَعْتُ إِلٰی رَبِّی حَتَّی اسْتَحْیَیْتُ مِنْهُ"۔ (۱)

گیا یہ کون ہے؟۔ فرمایا میں جبریل ہوں پھر پوچھا گیا اور آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا سرکارِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) ہیں پھر کہا گیا اور ان کو بلایا گیا ہے؟ فرمایا (ہاں) بلایا گیا ہے تو آسمان کا دروازہ ہمارے لیے کھول دیا گیا تو میں نے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا انہوں نے مرحبا فرمایا اور میرے لیے دعائے خیر کی۔ پھر جبریل ہمیں ساتویں آسمان کی طرف لے چلے تو انہوں نے (آسمان کا دروازہ) کھولنے کے لیے کہا تو پوچھا گیا یہ کون ہے؟ فرمایا میں جبریل ہوں پھر پوچھا گیا اور آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا سرکارِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہیں پھر پوچھا گیا اور ان کو بلایا گیا ہے؟ فرمایا (ہاں) بلایا گیا ہے تو ہمارے لیے آسمان کا دروازہ کھول دیا گیا تو ہم نے حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کو دیکھا جو بیت المعمور سے اپنی پیٹھ کی ٹیک لگائے ہوئے تھے اور بیت المعمور میں روزانہ ستر ہزار ایسے فرشتے داخل ہوتے ہیں جو دوبارہ نہیں آتے (یعنی روز نئے نئے فرشتے آتے ہیں) پھر مجھ کو سدرۃ المنتہیٰ پر لے گئے اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کے مثل ہیں اور اس کے پھل بڑے مٹکوں کے مانند ہیں تو جب سدرۃ المنتہیٰ کو خدائے تعالیٰ کے حکم سے ایک چیز نے ڈھانپ لی تو اس کا رنگ بدل گیا خدائے تعالیٰ کی مخلوقات میں سے کوئی اس کی خوبصورتی بیان کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا پھر خدائے تعالیٰ نے میری جانب وحی فرمائی جو کچھ وحی فرمائی پھر اس نے رات اور دن میں پچاس نمازیں میرے اوپر فرض فرمائیں۔ میں واپسی میں موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے پاس آیا انہوں نے پوچھا آپ کے پروردگار نے آپ کی امت پر کیا فرض فرمایا ہے؟ میں نے کہا

---

① ……"صحیح مسلم"، کتاب الإیمان، باب الاسراء برسول اللہ إلخ، الحدیث: ٢٥٩۔ (١٦٢) ص٩٧.

رات دن میں پچاس نمازیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا اپنے پروردگار کے پاس جا کر تخفیف کی درخواست پیش کریں اس لیے کہ آپ کی امت اتنی طاقت نہیں رکھتی میں نے بنی اسرائیل کی آزمائش کی ہے اور اس کا امتحان لیا ہے۔ حضور نے فرمایا تو میں نے واپس جا کر عرض کیا اے میرے پروردگار میری امت پر آسانی فرما تو خدائے تعالیٰ نے میری امت سے پانچ نمازیں کم کردیں میں پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا کہ مجھ سے پانچ نمازیں کم کردی گئیں۔ انہوں نے کہا کہ آپ کی امت اس کی بھی طاقت نہیں رکھتی آپ پھر اپنے پروردگار کے پاس جا کر تخفیف چاہیں۔ حضور نے فرمایا کہ میں اپنے پروردگار اور موسیٰ علیہ السلام کے درمیان آتا جاتا رہا اور نماز کی تخفیف کا سلسلہ جاری رہا، یہاں تک کہ خدائے تعالیٰ نے فرمایا اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) یہ رات اور دن کی کل پانچ نمازیں ہیں، ہر نماز کے لیے دس نمازوں کا ثواب ہے تو وہ پانچ نمازیں ثواب میں پچاس نمازوں کے برابر ہیں۔ جس شخص نے نیکی کا ارادہ کیا اور اس کو نہ کیا تو صرف ارادہ ہی سے اس کے لیے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے اور اگر کرلیا تو اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جو شخص برے کام کا ارادہ کرے اور اس کو نہ کرے تو کچھ نہیں لکھا جاتا اور کرلیا تو اس کے لیے ایک برائی لکھی جاتی ہے۔ حضور نے فرمایا اس کے بعد میں اتر کر موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچا تو ان کو حقیقتِ حال سے آگاہ کیا انہوں نے کہا کہ اپنے رب کے پاس جا کر اور تخفیف چاہیں تو رسولِ کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا کہ میں نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ میں اپنے رب کے پاس (نماز کی تخفیف کے لیے) اتنی بار حاضر ہوا ہوں کہ اب مجھ کو وہاں جاتے ہوئے شرم آتی ہے۔ (مسلم)

② ''عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَمَّا كَذَّبَنِي قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَّى اللّٰهُ لِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ''۔①

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسولِ کریم علیہ الصلاۃ والسلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب قریش نے (واقعہ معراج کی بابت) میری تکذیب کی تو میں (ان کے سوالات کا جواب دینے کے لیے) مقامِ حجر میں کھڑا ہوا تو خدائے تعالیٰ نے بیت المقدس کو میری نگاہوں کے سامنے کردیا میں بیت

---

① ......''صحیح البخاری''، کتاب تفسیر القران، الحدیث: ٤٧١٠، ج٣، ص٢٥٩، ''صحیح مسلم''، کتاب الإیمان، باب ذکر المسیح ابن مریم إلخ، الحدیث: ٢٧٥-(١٦٩) ص١٠٥، ''مشکاة المصابیح''، کتاب الفضائل والشمائل، باب فضائل سید المرسلین، الحدیث: ٥٨٦٧، ج٢، ص٣٨٠.

المقدس کی طرف دیکھ رہا تھا اور اس کی نشانیوں کے بارے میں قریش کے سوالات کا جواب دے رہا تھا۔

(بخاری، مسلم، مشکوۃ)

انتباہ :

(۱)......حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جاگتے میں معراج جسمانی ہوئی تھی اس لیے کہ اگر معراج منامی یا روحانی ہوتی تو کفار قریش حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہرگز نہ جھٹلاتے اور نہ بعض ضعیف الایمان مسلمان مرتد ہوتے۔

شرح عقائد نسفی ص:۱۰۵ میں ہے: ”**أَنَّ الْمِعْرَاجَ فِي الْمَنَامِ أَوْبِالرُّوْحِ لَيْسَ مِمَّا يُنْكَرُ كُلَّ الْإِنْكَارِ وَالْكَفَرَةُ أَنْكَرُوْا أَمْرَ الْمِعْرَاجِ غَايَةَ الْإِنْكَارِ بَلْ كَثِيْرٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَدِ ارْتَدُّوْا بِسَبَبِ ذٰلِكَ اهـ**“۔(۱)

(۲)......حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جاگتے میں جسمانی معراج ہونا برحق ہے۔ مکہ معظّمہ سے بیت المقدس تک کی سیر کا انکار کرنے والا کافر ہے اور آسمانوں کی سیر کا انکار کرنے والا گمراہ بددین ہے۔

اشعۃ اللمعات جلد چہارم ص:۵۲۷ میں ہے:

”اسراء از مسجد حرام ست تا مسجد اقصیٰ ومعراج از مسجد اقصیٰ ست تا آسمان و اسراء ثابت ست به نص قرآن و منکر آں کافر است ومعراج باحادیث مشہورہ که منکر آں ضال ومبتدع ست“۔(۲)

یعنی مسجد حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک اسراء ہے اور مسجد اقصیٰ سے آسمان تک معراج ہے۔ اسراء نص قرآنی سے ثابت ہے اس کا انکار کرنے والا کافر ہے اور معراج احادیث مشہورہ سے ثابت ہے اس کا انکار کرنے والا گمراہ اور بددین ہے۔

اور شرح عقائد نسفی ص:۱۰۰ میں ہے:

”**اَلْمِعْرَاجُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فِي الْيَقْظَةِ بِشَخْصِهٖ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ إِلٰى مَا شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَ الْعُلٰى حَقٌّ أَيْ**

یعنی حالتِ بیداری میں جسمِ اطہر کے ساتھ آسمان اور اس کے اوپر جہاں تک خدائے تعالیٰ نے چاہا سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تشریف لے

---

① ......”شرح العقائد النسفية“، ص ١٤٥.

② ......”اشعة اللمعات“، كتاب الفتن، باب في المعراج، ج٤، ص ٥٥٠.

ثَابِتٌ بِالْخَبَرِ الْمَشْهُوْرِ حَتّٰی أَنَّ مُنْكِرَهٗ يَكُوْنُ مُبْتَدِعًا"۔ (۱)

جانا احادیث مشہورہ سے ثابت ہے اس کا انکار کرنے والا بددین ہے۔

اوراسی کتاب کے ص۱۰۱ پر ہے:

"اَلْاِسْرَاءُ وَهُوَ مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلٰی بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَطْعِيٌّ ثَبَتَ بِالْكِتَابِ وَالْمِعْرَاجُ مِنَ الْأَرْضِ إِلَى السَّمَاءِ مَشْهُوْرٌ"۔ (۲)

یعنی مسجد حرام سے بیت المقدس تک رات میں سیر فرمانا قطعی ہے قرآن مجید سے ثابت ہے (اس کا منکر کافر ہے) اور زمین سے آسمان تک سیر فرمانا احادیث مشہورہ سے ثابت ہے۔ (اس کا منکر گمراہ ہے)۔

اور سید الفقہاء حضرت ملّا جیون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

"أَنَّ الْمِعْرَاجَ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصٰی قَطْعِيٌّ ثَابِتٌ بِالْكِتَابِ وَإِلٰی سَمَاءِ الدُّنْيَا ثَابِتٌ بِالْخَبَرِ الْمَشْهُوْرِ وَإِلٰی مَا فَوْقَهٗ مِنَ السَّمٰوَاتِ ثَابِتٌ بِالْآحَادِ فَمُنْكِرُ الْأَوَّلِ كَافِرٌ اَلْبَتَّةَ وَمُنْكِرُ الثَّانِيْ مُبْتَدِعٌ مُضِلٌّ وَمُنْكِرُ الثَّالِثِ فَاسِقٌ"۔ (۳)

یعنی مسجد اقصیٰ تک معراج قطعی ہے قرآن سے ثابت ہے۔ اور آسمانِ دنیا تک حدیث مشہور سے ثابت ہے۔ اور آسمانوں سے اوپر تک آحاد سے ثابت ہے تو پہلے کا منکر قطعی کافر ہے اور ثانی کا بددین گمراہ ہے اور تیسرے کا منکر فاسق ہے۔ (تفسیرات احمدیہ، ص۳۲۸)

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حالتِ بیداری میں جسمِ اطہر کے ساتھ ایک بار اور خواب میں کئی بار معراج ہوئی۔

اشعۃ اللمعات جلد چہارم ص: ۵۲۷ میں ہے:

"مختلف آمده است واقوال علماء دریں باب که در خواب بود یا در بیداری ویك بار بود یا بار ہا۔ صحیح ومختار جمہور آن ست که بار ہا بود یك بار در بیداری بود وبار ہائے دیگر در خواب"۔

یعنی معراج خواب میں ہوئی تھی یا بیداری میں اور ایک بار ہوئی تھی یا بار بار؟ اس باب میں علماء کے اقوال مختلف ہیں۔ صحیح اور جمہور علماء کا مختار یہ ہے کہ معراج کئی بار ہوئی تھی ایک بار بیداری میں اور کئی بار خواب میں۔

---

①......"شرح العقائد النسفية"، ص١٤٤.

②......"شرح العقائد النسفية"، ص١٤٥.

③......"التفسيرات الأحمدية"، سورة بنی اسرائيل، ص ٥٠٣.

پھر دو سطر کے بعد فرمایا کہ:

"تحقیق آن ست که یکباردر یقظه بود بجسد شریف از مسجد حرام تا مسجد اقصیٰ واز آنجا تا آسمان واز آسمان تا آنجا که خدا خواست۔ اگر درمنام بودے باعث ایں ہمہ فتنہ وغوغا نمی شد وباعث اختلاف وارتداد نمی گشت"۔ (١)

یعنی تحقیق یہ ہے کہ معراج ایک بار حالت بیداری میں جسمِ اطہر کے ساتھ ہوئی۔ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک اور وہاں سے آسمان تک اور آسمان سے جہاں تک کہ خدائے تعالیٰ نے چاہا۔ اگر واقعۂ معراج خواب میں ہوتا تو اس قدر فتنہ وفساد وشور و غوغا کا باعث نہ ہوتا۔ اور کافروں کے جھگڑنے اور بعض مسلمانوں کے مرتد ہونے کا سبب نہ بنتا۔

(اشعۃ اللمعات، ج۴ص ۵۲۷)

اور تفسیر خازن جلد رابع ص: ۱۳۴ میں ہے:

"اَلْحَقُّ الَّذِیْ عَلَیْهِ أَکْثَرُ النَّاسِ، وَمُعظَمُ السَّلَفِ وَعَامَّةُ الْخَلَفِ مِنَ الْمُتَأَخِرِیْنَ مِن الْفُقَهَاءِ وَالْمُحَدِّثِیْنَ وَالْمُتَکَلِّمِین أَنّه أَسْرَی بِرُوحِهِ وَجَسَدِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"۔ (٢)

یعنی حق وہی ہے کہ جس پر کثیر صحابہ اکابر تابعین اور عامہ متاخرین فقہا محدثین اور متکلمین ہیں کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو روح اور جسم کے ساتھ معراج ہوئی۔

اور حضرت مُلّا جیون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

"اَلْأَصَحُّ أَنَّهُ کَانَ فِی الْیَقْظَةِ وَکَانَ بِجَسَدِهِ مَعْ رُوْحِهِ وَعَلَیْهِ أَهْلُ السَّنَةِ وَالْجَمَاعَةِ فَمَنْ قَالَ أَنَّهُ بِالرُّوْحِ فَقَطْ أَوْ فِی النَّوْمِ فَقَطْ فَمُبْتَدِعٌ ضَالٌّ مُضِلٌّ فَاسِقٌ"۔ (٣)

یعنی صحیح یہ ہے کہ معراج جاگتے میں جسم اطہر کے ساتھ مع روح کے ہوئی۔ اہلِ سنت و جماعت کا یہی مسلک ہے تو جس نے کہا کہ معراج صرف روح کے ساتھ ہوئی یا صرف خواب میں ہوئی تو وہ بددین، گمراہ، گمراہ گو، اور فاسق ہے۔ (تفسیرات احمدیہ، ص ۳۳۰)

* * *

---

❶ ......"اشعة اللمعات"، كتاب الفتن، باب فی المعراج، ج٤، ص ٥٥٠۔٥٥١.

❷ ......"تفسير الخازن"، ج٣، ص ١٥٨.

❸ ......"التفسيرات الأحمدية"، ص ٥٠٥.

معجزات

① ''عَنْ أَنَس قَالَ إِنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ الْقَمَرَ شِقَّتَيْنِ حَتَّى رَأَوْا حِرَاءً بَيْنَهُمَا''۔(۱)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ مکہ والوں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ کوئی معجزہ دکھائیں تو سرکارِ اقدس نے چاند کے دو ٹکڑے فرما کر انہیں دکھا دیا یہاں تک کہ مکہ والوں نے حرا پہاڑ کو چاند کے دو ٹکڑوں کے درمیان دیکھا۔ (بخاری، مسلم، مشکوٰۃ ص ۵۲۴)

② ''عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةً فَوْقَ الْجَبَلِ وَفِرْقَةً دُونَهُ''۔(۲)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسولِ کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے زمانہ مبارکہ میں چاند دو ٹکڑے ہو گیا ایک ٹکڑا پہاڑ سے اوپر تھا اور دوسرا ٹکڑا اس کے نیچے۔
(بخاری، مسلم، مشکوٰۃ ص ۵۲۴)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ:

''انشقاق قمر به تحقیق واقع شده مر آں حضرت را صلی اللہ تعالی علیه وسلم وروایت کرده اند آں راجمعے کثیر از صحابه وتابعین وروایت کرده اند از

یعنی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے چاند کا ٹکڑے ہونا یقیناً واقع ہے جس کو صحابہ و تابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی کثیر جماعت نے بیان کیا ہے اور پھر ان سے محدثین کے جمِ غفیر نے روایت کیا

---

❶......"صحیح البخاری"، کتاب المناقب، باب انشقاق القمر، الحدیث: ٣٦٣٧، ج٢، ص ٥١١، "صحیح مسلم"، کتاب صفة القیامة والجنة والنار، باب انشقاق القمر، الحدیث: ٤٦-(٢٨٠٢) ص ١٥٠٦، "مشکاة المصابیح"، کتاب الفضائل والشمائل، الحدیث: ٥٨٥٤، ج٢، ص ٣٧٣.

❷......"صحیح البخاری"، کتاب تفسیر القران، باب وانشق القمر إلخ، الحدیث: ٤٨٦٤، ج٣، ص ٣٣٩، "صحیح مسلم"، کتاب صفة القیامة والجنة والنار، الحدیث: ٤٣-(٢٨٠٠) ص ١٥٠٥، "مشکاة المصابیح"، کتاب الفضائل والشمائل، الحدیث: ٥٨٥٥، ج٢، ص ٣٧٣.

ایشاں جم غفیر از آئمہ حدیث، و مفسران اجماع دارند کہ مراد درآیت کریمہ ﴿ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ﴾ ہمیں انشقاق ست کہ معجزۂ آں حضرت واقع شد نہ آنکہ در قیامت واقع شود و سیاق آیت کریمہ کہ فرمودہ ﴿ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝۲ ﴾ دلالت دارد برآں"۔(۱)

ہے اور مفسرین کرام کا اتفاق ہے کہ آیت کریمہ ﴿ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ﴾ میں یہی چاند کا دوٹکڑے ہونا مراد ہے جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا معجزہ واقع ہوا وہ انشقاق مراد نہیں ہے جو قرب قیامت میں واقع ہوگا اور اسی سے متصل دوسری آیت کریمہ ﴿ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝۲ ﴾(۲) اسی مضمون کو بتاتی ہے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے چاند کو دوٹکڑے کیا ہے۔

(اشعۃ اللمعات، جلد چہارم ص ۵۱۸)

③ "عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ أَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوحَى إِلَيْهِ وَرَأْسُهُ فِي حِجْرِ عَلِيٍّ فَلَمْ يُصَلِّ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَلَّيْتَ يَا عَلِيّ قَالَ لَا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَ فِي طَاعَتِکَ وَطَاعَةِ رَسُوْلِکَ فَارْدُدْ عَلَيْهِ الشَّمْسَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَرَأَيْتُهَا غَرَبَتْ ثُمَّ رَأَيْتُهَا طَلَعَتْ وَوَقَفَتْ عَلَى الْجِبَالِ وَالْأَرْضِ وَذٰلِکَ بِالصَّهْبَاءِ فِي خَيْبَرَ"۔(۳)

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اس حال میں وحی نازل ہورہی تھی کہ آپ کا مبارک سر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گود میں تھا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (عصر کی) نماز نہیں پڑھ سکے یہاں تک کہ سورج ڈوب گیا۔ بعدہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ اے علی! کیا تم نے نماز پڑھی؟ انہوں نے عرض کیا نہیں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بارگاہِ الٰہی میں دعا کی۔ یَا اِلٰہَ الْعٰلَمِیْنَ علی تیرے اور تیرے رسول کی اطاعت وفرمانبرداری میں تھے (اس لیے ان کی نماز عصر قضا ہوگئی) لہذا تو ان کے لیے سورج کو لوٹا دے۔ حضرت اسماء بنت عمیس فرماتی ہیں کہ میں نے دیکھا کہ سورج ڈوب گیا تھا پھر (دعائے نبوی کے بعد) میں نے

---

① ......"اشعة اللمعات"، کتاب الفتن، باب علامات النبوة، ج٤، ص ٥٤٢.

② ......اور اگر دیکھتے ہیں کوئی نشانی تو منہ پھیرتے اور کہتے ہیں یہ تو جادو ہے (جو پہلے سے) چلا آرہا ہے۔ ۱۲منہ

③ ......"نسیم الریاض فی شرح شفاء القاضی"، فصل فی انشقاق القمر إلخ، ج٣، ص٤٨٤.

دیکھا کہ وہ طلوع ہوگیا اور اس کی کرنیں پہاڑوں اور زمینوں پر پھیل گئیں۔ یہ واقعہ مقام صہبا میں پیش آیا جو خیبر سے قریب ہے۔ (شفا مع نسیم الریاض، جلد سوم ص۱۰)

④ "عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ الشَّمْسَ فَتَأَخَّرَتْ سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ رَوَاهُ الطَّبَرَانِي فِي مُعْجَمَةِ الْأَوْسَطِ بِسَنَدٍ حَسَنٍ "۔(۱)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے سورج کو حکم دیا کہ کچھ دیر کے لیے چلنے سے رک جائے وہ فوراً رک گیا۔

(طبرانی شرح الشفا للملا علی قاری، مع نسیم الریاض، جلد سوم ص۱۳)

⑤ "عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ اِسْتَنَدَ إِلَى جِذْعِ نَخْلَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ فَاسْتَوَى عَلَيْهِ صَاحَتِ النَّخْلَةُ الَّتِي كَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهَا حَتَّى كَادَتْ أَنْ تَنْشَقَّ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَخَذَهَا فَضَمَّهَا إِلَيْهِ فَجَعَلَتْ تَئِنُّ أَنِينَ الصَّبِيِّ الَّذِي يُسَكَّتُ حَتَّى اسْتَقَرَّتْ "۔(۲)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم جب مسجد میں خطبہ پڑھتے تو کھجور کے اس تنہ پر جو ستون (کھمبا) کے طور پر مسجد میں کھڑا تھا کمر لگا لیتے پھر جب منبر تیار ہوگیا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس پر خطبہ پڑھنے کے لیے رونق افروز ہوئے تو وہ ستون جس سے ٹیک لگا کر آپ خطبہ فرمایا کرتے تھے فراقِ نبی میں چیخ اٹھا اور قریب تھا کہ وہ شدتِ اضطراب سے پھٹ جائے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر سے اترے یہاں تک کہ اس ستون کو پکڑ کر اپنے سینے سے لگا لیا پھر اس ستون نے اس بچہ کی طرح رونا اور بلبلانا شروع کیا جس کو تسلی دے کر خاموش کیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اس ستون کو قرار حاصل ہوا۔ (بخاری شریف، مشکوۃ ص۵۳۶)

⑥ "عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَقْبَلَ أَعْرَابِيٌّ،

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہم رسولِ کریم علیہ الصلاۃ والسلام کے ساتھ سفر کر رہے تھے کہ

---

❶ ......"المعجم الأوسط" للطبرانی، باب العین، من اسمه علی، الحدیث: ٤٠٣٩، ج٣، ص١١٦.

❷ ......"صحیح البخاری"، کتاب البیوع، الحدیث: ٢٠٩٥، ج ٢، ص١٨، "مشکاة المصابیح"، کتاب الفضائل والشمائل، باب فضائل سید المرسلین، الحدیث: ٥٩٠٣، ج٢، ص٣٨٨.

فَلَمَّا دَنَا قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَالَ وَمَنْ يَشْهَدُ عَلَى مَا تَقُولُ؟ قَالَ هٰذِهِ السَّلَمَةُ فَدَعَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِشَاطِئِ الْوَادِي، فَأَقْبَلَتْ تَخُدُّ الْأَرْضَ حَتَّى قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَاسْتَشْهَدَهَا ثَلاَثاً فَشَهِدَتْ ثَلاَثاً أَنَّهُ كَمَا قَالَ، ثُمَّ رَجَعَتْ إِلَى مَنْبَتِهَا ''۔ (۱)

ایک دیہاتی آیا جب وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قریب پہنچا تو آپ نے اس سے فرمایا کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ خدائے واحد کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) خدائے تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ دیہاتی نے کہا آپ کی باتوں پر میرے سوا اور کون گواہی دے گا؟ حضور نے فرمایا یہ ببول کا درخت گواہی دے گا۔ یہ فرما کر آپ نے اس درخت کو بلایا آپ وادی کے کنارے تھے وہ درخت زمین کو پھاڑتا ہوا چلا یہاں تک کہ آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے اس سے تین بار گواہی طلب فرمائی اس درخت نے تینوں بار گواہی دی کہ حقیقت میں ایسا ہی ہے جیسا کہ آپ نے فرمایا اس کے بعد وہ درخت اپنی جگہ واپس چلا گیا۔ (دارمی، مشکوۃ ص ۵۴۱)

⑦ ''عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمَ أَعْرِفُ أَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ إِنْ دَعَوْتُ هٰذَا الْعِذْقَ مِنْ هٰذِهِ النَّخْلَةِ يَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ فَدَعَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتَّى سَقَطَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَعَادَ فَأَسْلَمَ الْأَعْرَابِيُّ ''۔ (۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک دیہاتی حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ کیونکر میں یقین کروں کہ آپ سچے نبی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ کھجور کے اس خوشہ کو اگر میں بلاؤں اور وہ میرے پاس آ کر اس بات کی گواہی دے کہ میں خدائے تعالیٰ کا رسول ہوں جب تجھے یقین آ جائے گا۔ چنانچہ حضور نے اس خوشہ کو بُلایا تو وہ کھجور کے درخت سے اترنے لگا یہاں تک

---

①......''سنن الدارمی''، باب ما أکرم الله به نبیه إلخ، الحدیث: ١٦، ج ١، ص ٢٢، ''مشکاة المصابیح''، کتاب الفضائل والشمائل، باب فضائل سید المرسلین، الحدیث: ٥٩٢٥، ج ٢، ص ٣٩٤.

②......''سنن الترمذی''، کتاب المناقب عن رسول الله، الحدیث: ٣٦٤٨، ج ٥، ص ٣٦٠، ''مشکاة =

کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے قریب زمین پر آ کر گرا پھر آپ نے فرمایا کہ واپس چلا جا تو وہ خوشہ واپس چلا گیا یہ دیکھ کر وہ اعرابی مسلمان ہوگیا۔ (ترمذی، مشکوۃ ص ۵۴۱)

⑧ ''عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نَعُدُّ الْآيَاتِ بَرَكَةً وَأَنْتُمْ تَعُدُّونَهَا تَخْوِيفًا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَلَّ الْمَاءُ فَقَالَ اطْلُبُوا فَضْلَةً مِنْ مَاءٍ فَجَاءُوا بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ قَلِيلٌ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الطَّهُورِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللَّهِ وَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ''۔ (۱)

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم تو معجزات کو باعثِ برکت سمجھتے تھے اور تم ان کو تخفیف کا باعث سمجھتے ہو ہم ایک سفر میں رسولِ کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے ساتھ تھے۔ پانی کم ہوگیا تو حضور نے فرمایا کہ تھوڑا سا بچا ہوا پانی تلاش کرلاؤ تو لوگ ایک برتن لائے جس میں تھوڑا سا پانی موجود تھا۔ حضور نے اپنا مقدس ہاتھ برتن میں ڈالدیا اور اس کے بعد فرمایا برکت والے پانی کے پاس آؤ۔ اور برکت خدائے تعالیٰ کی طرف سے ہے پس میں نے قطعی طور پر دیکھا کہ حضور کی مقدس انگلیوں کی گھائیوں سے پانی اُبل رہا تھا۔ (بخاری ج ۱ ص ۵۰۵، مشکوۃ ص ۵۳۸)

⑨ ''عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ رِكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ فَجَهِشَ النَّاسُ نَحْوَهُ قَالَ مَا لَكُمْ قَالُوا لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ وَلَا نَشْرَبُ إِلَّا مَا بَيْنَ يَدَيْكَ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الرِّكْوَةِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَثُورُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُونِ فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا قُلْتُ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ لَوْ كُنَّا مِئَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ صلح حدیبیہ کے دن لوگ پیاسے تھے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ایک پیالہ تھا جس سے آپ نے وضو فرمایا۔ تو لوگ آپ کی جانب دوڑے حضور نے فرمایا کیا بات ہے؟ لوگوں نے عرض کیا ہمارے پاس وضو کرنے اور پینے کے لیے پانی نہیں ہے مگر صرف یہی جو آپ کے سامنے ہے تو حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے اپنا دستِ مبارک اسی پیالہ میں رکھ دیا تو

= المصابيح''، كتاب الفضائل والشمائل، باب فضائل سيد إلخ، الحديث: ٥٩٢٦، ج٢، ص٣٩٤.

①......''صحيح البخاري''، كتاب المناقب، باب علامات النبوة إلخ، الحديث: ٣٥٧٩، ج ٢، ص ٤٩٥، ''مشكاة المصابيح''، كتاب الفضائل والشمائل، الحديث: ٥٩١٠، ج٢، ص ٣٩٠.

كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً‘‘۔(۱)

آپ کی انگلیوں کے درمیان سے چشموں کی طرح پانی ابلنے لگا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ہم تمام لوگوں نے پانی پیا اور وضو کیا حضرت سالم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر سے پوچھا آپ حضرات کتنی تعداد میں تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تب بھی وہ پانی کافی ہوتا۔ (اس وقت) تو ہماری تعداد پندرہ سو تھی۔ (بخاری، ج۱ ص ۵۰۵، مشکوٰۃ ص ۵۳۲)

⑩ **’’عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ وَهُوَ بِالزَّوْرَاءِ فَوَضَعَ يَدَهُ فِی الْإِنَاءِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِأَنَسٍ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ ثَلَاثَ مِائَةٍ أَوْ زُهَاءَ ثَلَاثِ مِائَةٍ‘‘۔**(۲)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے پاس پانی کا ایک برتن لایا گیا حضور اس وقت مقام زوراء میں تشریف فرما تھے۔ آپ نے اپنا مقدس ہاتھ اس برتن میں رکھ دیا تو پانی حضور کی انگلیوں کے درمیان سے ابلنے لگا جس سے تمام لوگوں نے وضو کر لیا۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس سے پوچھا کہ اس وقت آپ کتنے تھے؟ انہوں نے فرمایا تین سو یا تین سو کے قریب۔ (بخاری، ج۱ ص ۵۰۴، مشکوٰۃ ص ۵۳۷)

⑪ **’’عَنْ عَلِیِّ بْنِ أَبِی طَالِبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِی بَعْضِ نَوَاحِيهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ إِلَّا وَهُوَ يَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ‘‘۔**(۳)

حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ مکہ میں تھا پھر سرکار اقدس اور ہم مکہ شریف کے گردونواح میں گئے تو جس پہاڑ اور درخت کا بھی سامنا ہوتا تو وہ عرض کرتا ’’**السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ**‘‘۔

(ترمذی، دارمی، مشکوٰۃ ص ۵۴۰)

---

❶ ......’’صحیح البخاری‘‘، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الإسلام، الحدیث: ۳۵۷٦، ج۲، ص٤۹۳، ’’مشکاۃ المصابیح‘‘، کتاب الفضائل والشمائل، الحدیث: ۵۸۸۲، ج۲، ص۳۸۳.

❷ ......’’صحیح البخاری‘‘، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ إلخ، الحدیث: ۳۵۷۲، ج۲، ص٤۹۳، ’’مشکاۃ المصابیح‘‘، کتاب الفضائل والشمائل، الحدیث: ۵۹۰۹، ج۲، ص ۳۹۰.

❸ ......’’سنن الترمذی‘‘، کتاب المناقب عن رسول اللہ، الحدیث: ۳٦٤٦، ج۵، ص۳۵۹، ’’سنن =

⑫ ’’عَنْ جَابِرٍ قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَزَلْنَا وَادِيًا أَفْيَحَ فَذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي حَاجَتَهُ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا يَسْتَتِرُ بِهِ وَإِذَا شَجَرَتَانِ بِشَاطِئِ الْوَادِي فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى إِحْدَاهُمَا فَأَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِي عَلَيَّ بِإِذْنِ اللَّهِ فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَالْبَعِيرِ الْمَخْشُوشِ الَّذِي يُصَانِعُ قَائِدَهُ حَتَّى أَتَى الشَّجَرَةَ الْأُخْرَى فَأَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِي عَلَيَّ بِإِذْنِ اللَّهِ فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَذَلِكَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْمَنْصَفِ مِمَّا بَيْنَهُمَا قَالَ الْتَئِمَا عَلَيَّ بِإِذْنِ اللَّهِ فَالْتَأَمَتَا فَجَلَسْتُ أُحَدِّثُ نَفْسِي فَحَانَتْ مِنِّي لَفْتَةٌ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا وَإِذَا الشَّجَرَتَانِ قَدْ افْتَرَقَتَا فَقَامَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَلَى سَاقٍ‘‘۔(۱)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے ساتھ جارہے تھے کہ ایک بے آب وگیاہ وادی یعنی میدان میں اُترے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے لیکن پردہ کی کوئی جگہ آپ کو نہ ملی۔ اچانک آپ کی نظر اس وادی کے کنارے دو درختوں پر پڑی حضور ان میں سے ایک کے پاس گئے اور اس کی ایک شاخ کو پکڑ کر (درخت سے) فرمایا کہ بحکم خدا میرے ساتھ چل تو وہ درخت اس اونٹ کی طرح چل پڑا جس کی ناک میں نکیل بندھی رہتی ہے اور اپنے ساربان کی اطاعت کرتا ہے یہاں تک کہ حضور اس دوسرے درخت کے پاس تشریف لے گئے اور اس کی ایک شاخ پکڑ کر فرمایا کہ اے (درخت) تو بھی بحکمِ الٰہی میرے ساتھ چل۔ تو وہ بھی پہلے درخت کی طرح حضور کے ساتھ چل پڑا یہاں تک کہ حضور جب ان درختوں کے درمیان کی جگہ میں پہنچے تو فرمایا کہ (اے درختو) تم دونوں بحکمِ الٰہی آپس میں مل کر میرے لیے پردہ بن جاؤ تو دونوں ایک دوسرے سے مل گئے (اور حضور نے ان درختوں کی

= ’’الدارمی‘‘، كتاب المقدمة، باب ما أكرمه الله به نبيه إلخ، الحديث: ۲۱، ج ۱، ص۲۵، ’’مشكاة المصابيح‘‘، كتاب الفضائل والشمائل، باب فضائل سيد إلخ، الحديث: ۵۹۱۹، ج۲، ص۳۹۳.

❶......’’صحيح مسلم‘‘، كتاب الزهد والرقائق، الحديث: (۳۰۱۲) ص۱۶۰۵، ’’مشكاة المصابيح‘‘، كتاب الفضائل والشمائل، باب فضائل سيد المرسلين، الحديث: ۵۸۸۵، ج۲، ص۳۸۳.

آڑ میں قضائے حاجت فرمائی)۔ حضرت جابر کا بیان ہے کہ اس عجیب واقعہ کو دیکھ کر میں بیٹھا سوچ رہا تھا کہ میری نگاہ اٹھی تو اچانک میں نے دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لا رہے ہیں اور دیکھا کہ دفعۃً وہ دونوں درخت جدا ہو کر چلے اور اپنے تنے پر کھڑے ہو گئے۔ (مسلم، مشکوٰۃ ص ۵۳۳)

انتباہ :

(۱)...... انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام سے دعوائے نبوت کی تائید میں جو بات خلافِ عادت ظاہر ہوا سے معجزہ کہتے ہیں۔ حضرت میر سید شریف جرجانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''اَلْمُعْجِزَةُ أَمْرٌ خَارِقٌ لِلْعَادَةِ دَاعِيَةٌ إِلَى الْخَيْرِ وَالسَّعَادَةِ مَقْرُوْنَةٌ بِدَعْوَى النُّبُوَّةِ قُصِدَ بِهِ إِظْهَارُ صِدْقِ مَنِ ادَّعَى أَنَّهُ رَسُوْلٌ مِنَ اللَّهِ''۔ (۱) (التعریفات ص ۱۹۵)

(۲)...... حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے معجزات کا مطلقاً انکار کرنے والا کافر، ملحد اور زندیق ہے۔

(۳)...... جو معجزہ دلیل قطعی سے ثابت ہو جیسے معراج کی رات میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک کی سیر فرمانا۔ اس پر ایمان لانا فرض اور اس کا انکار کرنے والا کافر ہے۔ (۲)

(اشعۃ اللمعات، ج ۴، ص ۵۲۷)

(۴)...... جو معجزہ احادیثِ مشہورہ سے ثابت ہو۔ جیسے سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا معراج کی رات میں آسمانوں کی سیر فرمانا۔ اس کا ماننا لازم وضروری ہے۔ اور اس کا منکر گمراہ بدمذہب ہے۔ (۳) (تفسیرات احمدیہ، ص ۳۲۸)

(۵)...... جو معجزہ خبر واحد سے ثابت ہو خواہ علی وجہ القوۃ یا علی وجہ الضعف فضائل میں وہ بھی معتبر ہے۔

(۶)...... انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام سے قبل نبوت جو بات خرقِ عادت کے طور پر صادر ہوا سے ارہاص کہتے ہیں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''خوارق عادت کہ پیش از ظہور نبوت ظاہر شد آں را ارہاصات گویند''۔ (۴) (اشعۃ اللمعات، جلد چہارم ص ۵۴۱)

* * *

---

① ......''التعریفات'' للجرجانی، ص ١٥٣.

② ......''اشعة اللمعات''، کتاب الفتن، باب فی المعراج، ج ٤، ص ٥٥٠.

③ ......''التفسیرات الأحمدیة''، ص ٥٠٣.

④ ......''اشعة اللمعات''، کتاب الفتن، باب المعجزات، ج ٤، ص ٥٦٢.

کرامت

① ''عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بَعَثَ جَيْشًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا يُدْعٰى سَارِيَةُ فَبَيْنَمَا عُمَرُ يَخْطُبُ فَجَعَلَ يَصِيْحُ يَا سَارِيَةُ الْجَبَلَ فَقَدِمَ رَسُوْلٌ مِنَ الْجَيْشِ فَقَالَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَقِيَنَا عَدُوُّنَا فَهَزَمُوْنَا فَإِذَا بِصَائِحٍ يَصِيْحُ يَا سَارِيَةُ الْجَبَلَ فَأَسْنَدْنَا ظُهُوْرَنَا إِلَى الْجَبَلِ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى''۔ (۱)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک لشکر (نہاوند (۲) کی طرف) بھیجا اور اس لشکر پر ایک مرد کو سپہ سالار مقرر فرمایا جن کو ساریہ کہا جاتا تھا تو (ایک روز) جب کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (مدینہ شریف میں) خطبہ پڑھ رہے تھے یکا یک آپ بلند آواز فرمانے لگے اے ساریہ! پہاڑ کی پناہ لو۔ (چند روز کے بعد) لشکر سے ایک قاصد آیا تو اس نے عرض کیا اے امیر المؤمنین! ہمارے دشمن نے ہم پر حملہ کیا تو ہم کو شکست دی پھر اچانک ہم نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی کہ اے ساریہ! پہاڑ کی پناہ لو۔ تو ہم نے پہاڑ کی طرف اپنی پشت کرلی (اور دشمن سے لڑے) پھر خدائے تعالیٰ نے دشمنوں کو شکست دی۔ (بیہقی، مشکوۃ ص ۵۴۶)

② ''عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ أَنَّ سَفِيْنَةَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْطَأَ الْجَيْشَ بِأَرْضِ الرُّوْمِ أَوْ أُسِرَ فَانْطَلَقَ هَارِبًا يَلْتَمِسُ الْجَيْشَ فَإِذَا هُوَ بِالْأَسَدِ فَقَالَ يَا أَبَا الْحَارِثِ أَنَا مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابن منکدر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو رسولِ کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے غلام تھے (ایک مرتبہ) سرزمین روم میں اسلامی لشکر (تک پہنچنے) کا راستہ بھول گئے۔ یا قید کر دیئے گئے تھے تو اسلامی لشکر کی تلاش میں نکل

---

[1] ……"دلائل النبوة" للبيهقي، باب جماع أبواب أخبار إلخ، ج٦، ص ٣٧٠، "مشكاة المصابيح"، كتاب الفضائل والشمائل، باب فضائل سيد المرسلين، الحديث: ٥٩٥٤، ج٢، ص ٤٠١.

[2] ……نهاوند در (ایران) صوبه آذر بائیجان از بلاد جبال ست كه از مدینه بیك ماه آنجا نتوان رسید۔ (حاشیه "اشعة اللمعات"، ج٤، ص٦١٥)

وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ أَمْرِي كَيْتَ وَكَيْتَ فَأَقْبَلَ الْأَسَدُ لَهُ بَصْبَصَةٌ حَتَّى قَامَ إِلَى جَنْبِهِ كُلَّمَا سَمِعَ صَوْتًا أَهْوَى إِلَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ يَمْشِي إِلَى جَنْبِهِ حَتَّى بَلَغَ الْجَيْشَ ثُمَّ رَجَعَ الْأَسَدُ''۔(۱)

بھاگے۔ اچانک ایک شیر سے ان کا سامنا ہوگیا تو آپ نے شیر سے فرمایا اے ابو حارث! میں سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا غلام ہوں میرے ساتھ ایسا ایسا واقعہ پیش آیا ہے تو شیر (کتّے کی طرح) دُم ہلاتا ہوا قریب آ کر حضرت سفینہ کے پہلو میں کھڑا ہوگیا (اور ساتھ ساتھ چلتا رہا) جب شیر کسی چیز کی آواز سنتا تو اس کی طرف دوڑ پڑتا پھر واپس آ کر ان کے پہلو میں چلنے لگتا یہاں تک کہ حضرت سفینہ اسلامی لشکر تک پہنچ گئے پھر شیر واپس ہوگیا۔ (مشکوٰۃ ص ۵۴۵)

③ ''عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ وَعَبَّادَ بْنَ بِشْرٍ تَحَدَّثَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ لَهُمَا حَتَّى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةٌ فِي لَيْلَةٍ شَدِيدَةِ الظُّلْمَةِ ثُمَّ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقَلِبَانِ وَبِيَدِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عُصَيَّةٌ فَأَضَاءَتْ عَصَا أَحَدِهِمَا لَهُمَا حَتَّى مَشَيَا فِي ضَوْءِهَا حَتَّى إِذَا افْتَرَقَتْ بِهِمَا الطَّرِيقُ أَضَاءَتْ لِلْآخَرِ عَصَاهُ فَمَشَى كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِي ضَوْءِ عَصَاهُ حَتَّى بَلَغَ أَهْلَهُ''۔(۲)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اسید بن حضیر اور عباد بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم سے اپنے کسی معاملہ میں ایک پہر رات گزرنے تک گفتگو کرتے رہے وہ رات بہت تاریک تھی۔ پھر وہ لوگ اپنے گھروں کو واپس ہونے کے لیے رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ سے نکلے اور دونوں حضرات کے ہاتھ میں چھوٹی چھوٹی لاٹھیاں تھیں پھر ان میں سے ایک صاحب کی لاٹھی دونوں کے لیے روشن ہوگئی بعدہ وہ دونوں حضرات لاٹھیوں کی روشنی میں چلتے رہے یہاں تک کہ جب دونوں کا راستہ علیحدہ علیحدہ ہوا تو دوسرے کی لاٹھی بھی روشن ہوگئی پھر ہر ایک اپنی اپنی لاٹھی کی روشنی میں اپنے گھر والوں تک پہنچ گیا۔ (بخاری، مشکوٰۃ ص ۵۴۴)

انتباہ :

(۱)......ولی سے جو بات خلافِ عادت ظاہر ہو اسے کرامت کہتے ہیں اور عام مؤمنین سے ایسی بات

---

❶......"مشکاة المصابیح"، کتاب الفضائل والشمائل، باب فضائل إلخ، الحدیث: ٥٩٤٩، ج٢، ص٤٠٠.

❷......"مشکاة المصابیح"، کتاب الفضائل والشمائل، باب فضائل إلخ، الحدیث: ٥٩٤٤، ج٢، ص٣٩٩.

صادر ہوتو اسے معونت کہتے ہیں۔ اور بیباک فاسق وفاجر یا کافر سے جو اُن کے موافق ظاہر ہوتو اس کو استدراج کہتے ہیں اور ان کے خلاف ظاہر ہوتو اہانت کہتے ہیں۔(۱) (بہارشریعت، حصہ اول)

(۲)......کرامت حق ہے اس کا انکار کرنے والا گمراہ بدمذہب ہے۔ شرح فقہ اکبر ص ۹۵ میں ہے: **اَلْكَرَامَاتُ لِلْأَوْلِيَاءِ حَقٌّ أَيْ ثَابِتٌ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ** اولیائے کرام سے کرامتوں کا صادر ہونا حق ہے۔ یعنی قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔(۲)

اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"اہلِ حق اتفاق دارند برجواز وقوع کرامت از اولیاء ودلیل بر وقوع کرامت کتاب وسنت وتواتر اخبار ست از صحابه ومن بعد ہم تواتر معنی"۔(۳)

یعنی اہلِ حق اس بات پر متفق ہیں کہ اولیائے کرام سے کرامت کا ظہور ہوسکتا ہے۔ اور اللہ والوں سے کرامتوں کا صادر ہونا قرآن وحدیث سے ثابت ہے، اور صحابہ وتابعین کی مسلسل خبروں سے بھی واضح ہے۔ (اشعۃ اللمعات، جلد چہارم ص۵۹۵)

(۳)......ولی وہ مسلمان ہے جو بقدرِ طاقت بشری ذات وصفات باری تعالیٰ کا عارف ہو، احکام شرع کا پابند ہو اور لذات وشہوات میں انہماک نہ رکھتا ہو۔ جیسا کہ شرح عقائد نسفی میں ہے: "**اَلْوَلِيُّ هُوَ الْعَارِفُ بِاللّٰهِ تَعَالٰى وَصِفَاتِهٖ حَسْبَ مَا يُمْكِنُ الْمُوَاظِبُ عَلَى الطَّاعَاتِ، الْمُجْتَنِبُ عَنِ الْمَعَاصِي، الْمُعْرِضُ عَنِ الْاِنْهِمَاكِ فِي اللَّذَاتِ وَالشَّهَوَاتِ۔**"(۴)

اور اشعۃ اللمعات جلد چہارم ص: ۵۹۵ میں ہے: "ولی کسے ست کہ عارف باشد بذات وصفات حق بر قدر طاقت بشری ومواظب باشد بر اتیان طاعت وترک منہیات در لذات وشہوات وکامل باشد در تقویٰ واتباع بر حسب تفاوت ومراتب آن"۔(۵)

---

① ...... "بہارشریعت"، ج۱، ص۵۸.

② ......"شرح الفقه الأكبر"، ص ۷۹.

③ ......"اشعة اللمعات"، كتاب الفتن، باب الكرامات، ج٤، ص٦٠٩.

④ ......"شرح العقائد النسفية"، ص١٤٥.

⑤ ......"اشعة اللمعات"، كتاب الفتن، باب الكرامات، ج٤، ص٦٠٩.

(٤)......ولی وہی شخص ہوسکتا ہے جس کا عقیدہ مذہب اہلِ سنت و جماعت کے مطابق ہو کوئی مرتد یا بدمذہب مثلاً دیوبندی، وہابی، قادیانی، رافضی اور نیچری وغیرہ ہرگز ولی نہیں ہوسکتا۔

(٥)......اولیائے کرام وصالحین عظام کا فیض بعد وصال جاری رہتا ہے۔ تفسیر عزیزی پارہ عم ص ٥٠ میں ہے: ”از اولیائے مدفونین ودیگر صلحائے مؤمنین انتفاع واستفادہ جاری ست و آنہارا افادہ و اعانت نیز متصور“۔

اولیاء راہست قدرت از الہ
تیر جستہ باز گرداننذ ز راہ

❁……❁……❁……❁

کیا نبی کا بدن مٹّی کھا سکتی ہے؟

اللہ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظیمُ الشّان ہے: اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَالْاَنْبِیَاءِ فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُّرْزَقُ. ”بیشک **اللہ** تعالیٰ نے زمین پر حرام فرمادیا ہے کہ وہ انبیاءِ کرام کے بدن کھائے۔ **اللہ** کے نبی زندہ ہیں اوران کو روزی دی جاتی ہے۔“ (سُنَنِ ابنِ ماجہ ج٢ص٢٩١ حدیث ١٦٣٦ دارالمعرفۃ بیروت)

صدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ، حضرتِ علّامہ مولیٰنا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: انبیاء علیہم السلام اور اولیائے کرام وعُلَمائے دین وشُہَداء وحافِظانِ قراٰن کہ قراٰنِ مجید پر عمل کرتے ہوں، اور وہ جو مَنصبِ مَحبَّت پر فائز ہیں، اور وہ جسم جس نے کبھی **اللہ** عزوجل کی مَعصیَّت نہ کی، اور وہ کہ اپنے اوقات دُرُود شریف میں مُستَغرِق (یعنی نہایت مصروف) رکھتے ہیں اُن کے بدن کو مٹّی نہیں کھاسکتی۔

(بہارِ شریعت حصّہ اوّل ص ٥٧)

علمِ غیب

① ’’عَنْ عُمَرَ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَأَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰى دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَأَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ ذٰلِكَ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ‘‘۔ (۱)

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار حضور علیہ الصلاۃ والسلام ہم لوگوں (کے مجمع) میں کھڑے ہوئے تو حضور نے ابتدائے آفرینش سے جنتیوں کے جنت میں اور دوزخیوں کے دوزخ میں داخل ہونے تک کے سارے حالات کی ہمیں خبر دے دی۔ (حضور سے سننے والوں میں) جس نے اس بیان کو یاد رکھا اس نے یاد رکھا اور جو بھول گیا وہ بھول گیا۔ (بخاری، ج۱ ص۴۵۳، مشکوۃ ص۵۱۶)

معلوم ہوا کہ سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو مخلوقات کی پیدائش سے لے کر جنتیوں کے جنت میں اور دوزخیوں کے دوزخ میں داخل ہونے تک کے سارے حالات کا علم ہے۔

② ’’عَنْ أَبِي زَيْدٍ يَعْنِي عَمْرَو بْنَ أَخْطَبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الظُّهْرُ فَنَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَأَخْبَرَنَا بِمَا

حضرت ابوزید یعنی عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اور منبر پر رونق افروز ہو کر ہمارے سامنے تقریر فرمائی یہاں تک کہ ظہر کی نماز کا وقت آ گیا پھر منبر سے تشریف لا کر نماز پڑھائی اس کے بعد منبر پر تشریف لے گئے پھر ہمارے سامنے تقریر فرمائی یہاں تک کہ عصر کی نماز کا وقت آ گیا پھر

---

[1] ......’’صحيح البخاري‘‘، كتاب بدء الخلق، باب ما جاء في قول الله تعالى إلخ، الحديث: ٣١٩٢، ج٢، ص٣٧٥، ’’مشكاة المصابيح‘‘، كتاب أحوال القيامة وبدء الخلق، باب صفة النار وأهلها، الفصل الأول، الحديث: ٥٦٩٩، ج٢، ص٣٤٥.

كَانَ وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ فَأَعْلَمُنَا أَحْفَظُنَا ''۔(١)

منبر سے اُتر کر نماز پڑھائی اس کے بعد منبر پر تشریف لے گئے یہاں تک کہ سورج ڈوب گیا تو اس تقریر میں جو کچھ ہوا اور جو کچھ ہونے والا ہے تمام واقعات کی حضور نے ہمیں خبر دے دی تو ہم لوگوں میں سب سے بڑا عالم وہ شخص ہے جسے حضور کی بتائی ہوئی خبریں زیادہ یاد ہیں۔ (مسلم، جلد دوم ص ۳۹۰)

معلوم ہوا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ''مَاكَانَ وَمَا يَكُونُ'' کا علم ہے یعنی آپ گزشتہ اور آئندہ کے تمام واقعات جانتے ہیں۔

③ ''عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ زَوَى لِي الْأَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا ''۔(٢)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین سمیٹ دی تو میں نے مشرق سے مغرب تک زمین کا تمام حصہ دیکھ لیا۔ (مسلم، مشکوۃ ص ۵۱۲)

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ پورب سے پچھّم تک زمین کا ہر حصہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نگاہ کے سامنے ہے۔

④ ''عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا أَدْرِي أَنَسِيَ أَصْحَابِي أَمْ تَنَاسَوْا وَاللّٰهِ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَائِدِ فِتْنَةٍ إِلَى أَنْ تَنْقَضِيَ الدُّنْيَا يَبْلُغُ مَنْ مَعَهُ ثَلَاثَ مِائَةٍ فَصَاعِدًا إِلَّا قَدْ سَمَّاهُ لَنَا بِاسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ وَاسْمِ قَبِيلَتِهِ ''۔(٣)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی قسم میں نہیں کہہ سکتا کہ میرے ساتھی بھول گئے ہیں یا بھول جانے کا اظہار کرتے ہیں (آج سے) دنیا کے ختم ہونے تک جتنے فتنے انگیز لوگ پیدا ہوں گے جن کے ساتھیوں کی تعداد تین سو سے زائد ہوگی خدائے تعالیٰ کی قسم حضور نے ہمیں ان کا نام ان کے

---

❶......''صحيح مسلم''، كتاب الفتن وأشراط الساعة، الحديث: ٢٥۔(٢٨٩٢) ص١٥٤٦.

❷......''صحيح مسلم''، كتاب الفتن وأشراط الساعة، الحديث: ١٩۔(٢٨٨٩) ص١٥٤٤، ''مشكاة المصابيح''، كتاب الفضائل والشمائل، باب فضائل سيد المرسلين، الحديث: ٥٧٥٠، ج٢، ص٣٥٤.

❸......''سنن أبي داود''، كتاب الفتن والملاحم، باب ذكر الفتن إلخ، الحديث: ٤٢٤٣، ج٤، ص١٢٩، ''مشكاة المصابيح''، كتاب الفتن، الفصل الثاني، الحديث: ٥٣٩٣، ج٢، ص٢٨١.

باپ کا نام اور ان کے خاندان کا نام (سب کچھ) بتا دیا۔ (ابوداود، مشکوۃ ص ۴۶۳)

معلوم ہوا کہ حضور کا علم تمام کلیّات اور جزئیات کو گھیرے ہوئے ہے۔ کہ آپ نے آئندہ پیدا ہونے والے فتنہ انگیزوں کے نام، ان کے باپ کا نام اور ان کے قبیلہ کا نام لوگوں سے بیان فرمایا۔

⑤ ”عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا وَجَعْفَرًا وَابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ خبرُهُمْ فَقَالَ أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَ جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ حَتَّى أَخَذَ الرَّايَةَ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللّٰهِ يَعْنِي خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ حَتَّى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ“۔[1]

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت زید، حضرت جعفر اور حضرت ابن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شہادت کی خبر آنے سے پہلے ان لوگوں کے شہید ہوجانے کی اطلاع دیتے ہوئے فرمایا کہ زید نے جھنڈا ہاتھ میں لیا اور شہید کیے گئے پھر جھنڈے کو جعفر نے سنبھالا اور وہ بھی شہید ہوئے پھر ابن رواحہ نے جھنڈے کو لیا اور وہ بھی شہید کیے گئے۔ آپ یہ واقعہ بیان فرمارہے تھے اور آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اس کے بعد جھنڈے کو اس شخص نے لیا جو خدائے تعالیٰ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے یعنی حضرت خالد بن ولید (نے جھنڈا لیا اور خوب گھمسان کی لڑائی لڑتے رہے) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی۔ (بخاری، مشکوۃ ص ۵۳۳)

معلوم ہوا کہ ساری دنیا کے حالات حضور کی نگاہ کے سامنے ہیں کہ جنگ موتہ جو ملک شام میں ہو رہی تھی حضور اس کے حالات مدینہ منورہ میں بیٹھے ہوئے ملاحظہ فرمارہے تھے۔

⑥ ”عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ أَوْ مَكَّةَ فَسَمِعَ صَوْتَ إِنْسَانَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِي قُبُورِهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرتِ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم مدینہ یا مکہ کے باغات میں سے کسی باغ میں تشریف لے گئے تو دو آدمیوں کی آواز سنی جن پر ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا تھا

---

[1] ......”صحيح البخارى“، كتاب المغازى، باب غزوة موتة إلخ، الحديث: ٤٢٦٢، ج٣، ص٩٦، ”مشكاة المصابيح“، كتاب الفضائل و الشمائل، باب فضائل سيد إلخ، الحديث: ٥٨٨٧، ج٢، ص٣٨٤.

مَا یُعَذَّبَانِ فِی کَبِیرٍ ثُمَّ قَالَ بَلَی کَانَ أَحَدُهُمَا لَا یَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ وَکَانَ الْآخَرُ یَمْشِی بِالنَّمِیمَةِ ثُمَّ دَعَا بِجَرِیدَةٍ فَکَسَرَهَا کِسْرَتَیْنِ فَوَضَعَ عَلَی کُلِّ قَبْرٍ مِنْهُمَا کِسْرَةً فَقِیلَ لَهُ یَا رَسُولَ اللّٰهِ لِمَ فَعَلْتَ هَذَا قَالَ لَعَلَّهُ أَنْ یُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ تَیْبَسَا "۔(۱)

آپ نے فرمایا ان دونوں پر عذاب ہو رہا ہے۔ مگر کسی بڑی بات پر نہیں۔ پھر فرمایا ہاں (خدائے تعالیٰ کے نزدیک بڑی بات ہے) ان میں سے ایک تو اپنے پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کھایا کرتا تھا۔ پھر آپ نے کھجور کی ایک تر شاخ منگوائی اور اس کے دو ٹکڑے کیے اور ہر ایک کی قبر پر ایک ایک ٹکڑا رکھ دیا۔ حضور سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! یہ آپ نے کیوں کیا؟ فرمایا امید ہے کہ جب تک یہ شاخیں خشک نہ ہو جائیں ان دونوں پر عذاب کم رہے گا۔ (بخاری، ج۱ص ۳۵)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ:

(۱)......حضور کی نگاہ کے لیے کوئی چیز آڑ نہیں بن سکتی یہاں تک کہ زمین کے اندر جو عذاب ہوتا ہے اسے آپ ملاحظہ فرماتے رہتے ہیں۔

(۲)......حضور مخلوقات کے ہر کھلے اور چھپے کام کو دیکھ رہے ہیں کہ اس وقت کون کیا کر رہا ہے اور پہلے کیا کرتا تھا چنانچہ آپ نے فرما دیا کہ ایک چغلی کرتا تھا اور دوسرا پیشاب سے نہیں بچتا تھا۔

(۳)......حضور ہر گناہ کا علاج بھی جانتے ہیں کہ قبر پر شاخیں رکھ دیں تا کہ عذاب ہلکا ہو۔

(٤)......قبروں پر سبزہ اور پھول وغیرہ ڈالنا سنت سے ثابت ہے کہ اس کی تسبیح سے مردہ کو راحت ہوتی ہے۔

(٥)......قبر پر قرآن پاک کی تلاوت کے لیے حافظ بٹھانا بہتر ہے کہ جب سبزہ کے ذکر سے عذاب ہلکا ہوتا ہے تو انسان کے ذکر سے ضرور ہلکا ہوگا۔

(٦)......اگرچہ ہر خشک و تر چیز تسبیح پڑھتی ہے مگر سبزے کی تسبیح سے مردہ کو راحت نصیب ہوتی ہے ایسے ہی بے دین کی تلاوتِ قرآن پاک کا کوئی فائدہ نہیں کہ اس میں کفر کی خشکی ہے اور مومن کی تلاوت مفید ہے کہ اس میں ایمان کی تری ہے۔

(۷)......سبزہ گنہگاروں کی قبر پر عذاب ہلکا کرے گا اور بزرگوں کی قبروں پر ثواب و درجہ بڑھائے گا۔

---

① ......"صحیح البخاری"، کتاب الوضوء، باب من الکبائر أن لایستتر إلخ، الحدیث: ٢١٦، ج١، ص٩٥.

⑦ ’’عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِی هَاهُنَا فَوَاللّٰهِ مَا یَخْفٰی عَلَیَّ خُشُوعُکُمْ وَلَا رُکُوعُکُمْ إِنِّی لَأَرَاکُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِی‘‘۔[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میرا قبلہ یہ ہے بخدا مجھ پر نہ تمہارا خشوع پوشیدہ ہے اور نہ رکوع۔ میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔ (بخاری، ج۱ص۱۰۲)

معلوم ہوا کہ حضور کی مقدس آنکھیں عام آنکھوں کی طرح نہ تھیں۔ بلکہ حضور آگے پیچھے اوپر نیچے اور اندھیرے اجالے میں یکساں دیکھتے تھے یہاں تک کہ خشوع جو دل کی ایک کیفیت کا نام ہے حضور اسے بھی ملاحظہ فرماتے تھے۔

⑧ ’’عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ جَاءَ ذِئْبٌ إِلٰی رَاعِی غَنَمٍ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِی حَتّٰی انْتَزَعَهَا مِنْهُ قَالَ فَصَعِدَ الذِّئْبُ عَلٰی تَلٍّ فَأَقْعٰی وَاسْتَثْفَرَ وَقَالَ عَمَدْتُ إِلٰی رِزْقٍ رَزَقَنِیهِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَخَذْتُهُ ثُمَّ انْتَزَعْتَهُ مِنِّی فَقَالَ الرَّجُلُ تَاللّٰهِ إِنْ رَأَیْتُ کَالْیَوْمِ ذِئْبٌ یَتَکَلَّمُ فَقَالَ الذِّئْبُ أَعْجَبُ مِنْ هٰذَا رَجُلٌ فِی النَّخَلَاتِ بَیْنَ الْحَرَّتَیْنِ یُخْبِرُکُمْ بِمَا مَضٰی وَبِمَا هُوَ کَائِنٌ بَعْدَکُمْ قَالَ فَکَانَ الرَّجُلُ یَهُودِیًّا فَجَاءَ إِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ وَأَسْلَمَ‘‘۔[2]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک بھیڑیا بکریوں کے چرواہے کی جانب آیا پھر اس کے ریوڑ میں سے ایک بکری اٹھالے گیا۔ چرواہے نے اس کا پیچھا کیا یہاں تک کہ بکری کو اس سے چھین لیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر وہ بھیڑیا ایک ٹیلہ پر چڑھ کر اپنی دم پر بیٹھا اور بولا کہ میں نے اپنے رزق کا قصد کیا تھا جو مجھ کو خدائے تعالیٰ نے دیا میں نے اس پر قبضہ کیا تھا لیکن اے چرواہے! تو نے اس کو مجھ سے چھین لیا۔ چرواہے نے کہا خدا کی قسم (ایسی عجیب بات) میں نے آج کی طرح کبھی نہ دیکھی کہ بھیڑیا بولتا ہے۔ بھیڑیئے نے کہا اس سے زیادہ عجیب ان صاحب (یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا حال ہے جو دو سنگستانوں کے

---

[1] ......’’صحیح البخاری‘‘، کتاب الأذان، باب الخشوع فی الصلاة، الحدیث: ٧٤١، ج١، ص٢٦٢.

[2] ......’’مشکاة المصابیح‘‘، کتاب الفضائل والشمائل، الحدیث: ٥٩٢٧، ج٢، ص٣٩٤ .

درمیانی نخلستان (مدینہ) میں تشریف فرما ہوکر تم لوگوں سے ان تمام (غیبی) واقعات کو بیان کررہے ہیں جو گزر چکے اور جو واقعات تمہارے بعد ہونے والے ہیں ان کو بھی بتاتے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ وہ چرواہا یہودی تھا بھیڑیئے سے یہ بات سُن کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ واقعہ بیان کیا اور مسلمان ہوگیا۔ (مشکوۃ ص ۵۴۱)

معلوم ہوا کہ جانور کا بھی عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ''مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ'' کا علم ہے۔

⑨ ''عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرِينَا مَصَارِعَ أَهْلِ بَدْرٍ بِالْأَمْسِ يَقُولُ هَذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَهَذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ عُمَرُ فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا أَخْطَئُوا الْحُدُودَ الَّتِي حَدَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجُعِلُوا فِي بِئْرٍ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ''۔[1]

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے جنگ بدر سے ایک روز پہلے ہم لوگوں کو وہ تمام مقامات دکھا دیئے تھے جہاں بدر کی لڑائی میں شریک ہونے والے مشرکین قتل ہوئے چنانچہ آپ نے فرمایا دیکھو کل ان شاء اللہ تعالیٰ یہاں فلاں مشرک گر کر مرے گا اور کل ان شاء اللہ تعالیٰ یہاں فلاں شخص قتل ہوکر گرے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ جو مقامات حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے بتادیئے تھے ان سے ذرا بھی تجاوز نہیں ہوا۔ یعنی وہ کافر اسی جگہ مارے گئے جو جگہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے بتادی تھی۔ پھر ان کافروں کو کنوئیں کے اندر تلے اوپر ڈال دیا گیا۔ (مشکوۃ ص ۵۴۳)

معلوم ہوا کہ حضور کو ''بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ'' کا بھی علم ہے چنانچہ میدانِ بدر میں آپ نے فرمادیا کہ ان شاء اللہ کل یہاں فلاں شخص قتل ہوگا۔ اور یہاں فلاں شخص مرے گا۔ پھر دوسرے روز حضور کے فرمانے کے مطابق ہوا یعنی جو مقامات آپ نے بتادیئے تھے ان سے ذرا بھی تجاوز نہیں ہوا۔

اِنتباہ:

(۱)......علمِ غیب ان باتوں کے جاننے کو کہتے ہیں جن کو بندے عادی طور پر اپنی عقل اور اپنے حواس سے

---

[1] ......"مشكاة المصابيح"، كتاب الفضائل والشمائل، الحديث: ٥٩٣٨، ج٢، ص٣٩٧.

معلوم نہ کرسکیں۔ تفسیر کبیر جلد اول ص:۱۷۴میں ہے: ’’ اَلْغَیْبُ ھُوَالَّذِی یَکُوْنُ غَائِبًا عَنِ الْحَاسَّةِ ‘‘ .اھ (۱)

(۲)......قرآن مجید پارہ ۲۹، رکوع بارہ میں ہے ﴿عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ﴾ یعنی غیب کا جاننے والا (اللہ تعالیٰ) تو وہ صرف اپنے پسندیدہ رسولوں کو ہی غیب پر قابو دیتا ہے۔ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کو غیب پر قابو دیتا ہے۔ اور جسے غیب پر قابو ہوتا ہے وہ غیب ضرور جانتا ہے تو ثابت ہوا کہ رسول غیب ضرور جانتے ہیں۔ اس لیے کہ آیتِ کریمہ کا خلاصہ ’’اَلرَّسُوْلُ مُظْهِرٌ (صغریٰ) عَلَی الْغَیْبِ ‘‘ ہے اور اس سے بھی کوئی انکار نہیں کرسکتا کہ ’’کُلُّ مُظْهِرٍ (کبریٰ) عَلَی الْغَیْب یَعْلَمُ الْغَیْبَ‘‘ تو ثابت ہوا کہ ’’الرَّسُوْلُ یَعْلَمُ الْغَیْبَ‘‘ .

(۳)......امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔ ’’اِنَّ لَهٗ صِفَةً بِهَا یُدْرِکُ مَا سَیَکُوْنُ فِی الْغَیْبِ ‘‘ یعنی نبی کے لیے ایک ایسی صفت ہوتی ہے کہ جس سے وہ آئندہ غیب کی باتیں جان لیا کرتے ہیں۔ (۲) (زرقانی، جلد اول ص ۲۰)

بارگاہِ رب العالمین جل جلالہ میں دعا ہے کہ اے مولائے کریم! احادیث ومسائل کے اس مجموعہ کو پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ میں اپنی رضا کے لیے قبول فرما۔ ہمیں اور ہمارے تمام برادرانِ اہل سنت کو اتباعِ سنت کی توفیق عطا فرما۔ اور اس مجموعہ سے بدمذہبوں اور بےعملوں کو توبہ کی توفیق عطا فرما کر ایمان وعمل کی نعمت نصیب فرما۔ ’’ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَبِاِجَابَةِ دُعَائِنَا جَدِیْرٌ ‘‘۔ ’’اَللّٰهُمَّ بَدِیْعَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ خَالِقَ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ اَسْئَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ وَتُسَلِّمَ عَلٰی اَوَّلِ خَلْقِ اللّٰهِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰی وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاُصُوْلِهٖ وَفُرُوْعِهٖ وَابْنِهِ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ الْجِیْلَانِیِّ اَجْمَعِیْنَ وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ‘‘۔

جَلَال الدِّین اَحمد الامجدی
خادم دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف ضلع بستی
۲۱ جمادی الاخری ۱۳۹۱ھ مطابق ۱۶ اگست ۱۹۷۱ء روز دوشنبہ مبارک

* * *

---

❶......’’التفسیر الکبیر‘‘، سورة البقرة، آیة ۳، ج ۱، ص ۲۷۳.

❷......’’الزرقانی‘‘، ج ۱، ص ۲۰.

الماٰخذ و المراجع

انوار الحدیث درجِ ذیل کتابوں کی عبارتوں سے مزّین ہے

نمبر شمار	کتب کا نام	مؤلف/مصنف	سن ولادت ووفات	مطبوعہ
١	قران مجید	کلام الٰہی	-	-
کتب تفسیر				
٢	تفسیر کبیر	امام محمد فخر الدین رازی قدس سرہ	(۵۴۴_۶۰۶ھ)	داراحیاء التراث العربی بیروت
٣	تفسیر بیضاوی	قاضی ناصر الدین ابوسعید عبداللہ بن عمر بیضاوی الشافعی قدس سرہ	(۰۰۰_۶۸۵ھ)	دارالفکر بیروت
٤	تفسیر خازن	علاء الدین علی بن محمد بغدادی قدس سرہ	(۶۶۸_۷۴۱ھ)	اکوڑہ خٹک (سرحد)
٥	تفسیر جلالین	جلال الدین محمد بن احمد محلی شافعی قدس سرہ وجلال الدین عبدالرحمٰن بن ابوبکر سیوطی الشافعی قدس سرہ	(۷۹۰_۸۶۳ھ) (۸۴۹_۹۱۱ھ)	باب المدینہ کراچی
٦	تفسیر صاوی	عارف باللہ شیخ احمد صاوی مالکی قدس سرہ	(۱۱۷۵_۱۲۴۱ھ)	دارالفکر بیروت
٧	تفسیراتِ احمدیہ	شیخ احمد الشہیر بہ ملا جیون قدس سرہ	(۱۰۴۸_۱۱۳۰ھ)	مکتبہ پشاور
٨	تفسیر عزیزی	شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس سرہ	(۱۱۵۹_۱۲۳۹ھ)	-
٩	تفسیر خزائن العرفان	استاذ العلماء سید محمد نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہ	(۱۳۰۰_۱۳۶۷ھ)	مکتبہ ضیاء القرآن
کُتبِ احادیث				
١٠	بخاری شریف	ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری قدس سرہ	(۱۹۴_۲۵۶ھ)	دارالکتب العلمیہ بیروت
١١	مسلم شریف	ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری قدس سرہ	(۲۰۴_۲۶۱ھ)	دارابن حزم بیروت
١٢	ابوداوٗد شریف	ابوداوٗد سلیمان بن اشعث سجستانی قدس سرہ	(۲۰۲_۲۷۵ھ)	داراحیاء التراث العربی بیروت
١٣	ترمذی شریف	ابوعیسٰی محمد بن عیسٰی ترمذی قدس سرہ	(۲۰۹_۲۷۹ھ)	دارالفکر بیروت
١٤	نسائی شریف	ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی قدس سرہ	(۲۱۵_۳۰۳)	دارالکتب العلمیہ بیروت
١٥	ابنِ ماجہ شریف	ابوعبداللہ محمد بن یزید بن ماجہ قزوینی قدس سرہ	(۲۰۹_۲۷۳ھ)	دارالمعرفۃ بیروت
١٦	مؤطا امام مالک	ابوعبداللہ مالک بن انس اصبحی قدس سرہ	(۹۳_۱۷۹ھ)	دارالمعرفۃ بیروت
١٧	دارمی	ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی قدس سرہ	(۱۸۱_۲۵۵ھ)	دارالکتاب العربی بیروت
١٨	دارقطنی	ابوالحسن علی بن عمر دارقطنی قدس سرہ	(۳۰۵_۳۸۵ھ)	مدینۃ الاولیاء ملتان
١٩	مشکوۃ شریف	شیخ ولی الدین محمد بن عبداللہ خطیب تبریزی قدس سرہ	(۷۴۰ھ)	دارالکتب العلمیہ بیروت
٢٠	بیہقی شریف	ابوبکر احمد بن حسین بیہقی قدس سرہ	۳۸۴_۴۵۸ھ	بیروت
٢١	مسند احمد	ابوعبداللہ احمد بن حنبل شیبانی قدس سرہ	۱۶۴_۲۴۱ھ	دارالفکر بیروت
٢٢	شرح السنہ	ابومحمد الحسین بن مسعود فراء بغوی قدس سرہ	۰۰_۵۱۶ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت

٢٣	مؤطا امام محمد	محرر مذہب حنفی امام محمد بن حسن شیبانی قدس سرہ	۱۳۲ـ۱۸۹ھ	باب المدینہ کراچی
٢٤	(شرح معانی الآثار)	ابوجعفر احمد بن محمد ازدی طحاوی قدس سرہ	(۲۲۹ـ۳۲۱ھ)	دارالکتب العلمیہ بیروت
٢٥	طبرانی شریف	ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی قدس سرہ	۲۶۰ـ۳۶۰ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
٢٦	عینی شرح بخاری	بدرالدین علامہ محمود عینی قدس سرہ	۷۶۲ـ۸۵۵ھ	دارالفکر بیروت
٢٧	نووی شرح مسلم	ابوزکریا محی الدین یحیٰی بن شرف الشہیر بہ امام نووی قدس سرہ	(۶۳۱ـ۶۷۶ھ)	دارالکتب العلمیہ بیروت
٢٨	مرقاۃ شرح مشکوۃ	مُلا علی قاری بن سلطان محمد ہروی قدس سرہ	(ـــ۱۰۱۴ھ)	دارالفکر بیروت
٢٩	اشعۃ اللمعات	شیخ محمد عبدالحق محدث دہلوی بخاری قدس سرہ	(۹۵۸ـ۱۰۵۲ھ)	کوئٹہ
کُتبِ علمِ کلام				
٣٠	فقہِ اکبر	امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی قدس سرہ	۸۰ـ۱۵۰ھ	باب المدینہ کراچی
٣١	شرح فقہ اکبر	ملا علی قاری بن سلطان محمد ہروی قدس سرہ	۰۰ـ۱۰۱۴ھ	باب المدینہ کراچی
٣٢	عقائد نسفی	ابوحفص عمر بن محمد نسفی قدس سرہ	۴۶۱ـ۵۳۷ھ	باب المدینہ کراچی
٣٣	شرح عقائد نسفی	علامہ سعد الدین مسعود بن عمر تفتازانی قدس سرہ	۷۲۲ـ۷۹۲ھ	باب المدینہ کراچی
کُتبِ فقہ				
٣٤	ردالمحتار	سید محمد امین الشہیر بابن عابدین شامی قدس سرہ	(۱۱۹۸ـ۱۲۵۲ھ)	دارالمعرفہ بیروت
٣٥	درمختار	شیخ علاء الدین محمد بن علی حصکفی قدس سرہ	(۱۰۲۵ـ۱۰۸۸ھ)	دارالمعرفہ بیروت
٣٦	تنویرالابصار	شیخ الاسلام محمد بن عبداللہ غزی تمرتاشی قدس سرہ	(۹۳۹ـ۱۰۰۴ھ)	دارالمعرفہ بیروت
٣٧	بدائع الصنائع	ملک العلماء ابوبکر بن مسعود کاسانی قدس سرہ	(ـــ۵۸۷ھ)	دارالفکر بیروت
٣٨	بحرالرائق	شیخ زین الدین الشہیر بابن نجیم مصری قدس سرہ	(۹۲۶ـ۹۷۰ھ)	کوئٹہ
٣٩	کنزالدقائق	ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود النسفی قدس سرہ	(ـــ۷۱۰ھ)	باب المدینہ کراچی
٤٠	فتح القدیر	شیخ کمال الدین محمد بن عبدالواحد الشہیر بابن الہمام قدس سرہ	(۷۸۸ـ۸۶۱ھ)	مرکز اہلسنت برکات رضا
٤١	ہدایہ	شیخ برہان الدین ابوالحسن علی بن ابی بکر مرغینانی قدس سرہ	(۵۱۱ـ۵۹۳ھ)	داراحیاء التراث العربی بیروت
٤٢	عنایہ	امام اکمل الدین محمد بن محمود بابرتی قدس سرہ	(۷۱۰ـ۷۸۶ھ)	مرکز اہلسنت برکات رضا ہند
٤٣	کفایہ	امام جلال الدین خوارزمی کرلانی قدس سرہ	(۰۰ـ۸۰۰ھ)	مرکز اہلسنت برکات رضا ہند
٤٤	شرح نقایہ	مُلا علی قاری بن سلطان محمد ہروی قدس سرہ	(۰۰ـ۱۰۱۴ھ)	شرکۃ دارالارقم بیروت
٤٥	شرح وقایہ	صدرالشریعہ عبیداللہ بن مسعود قدس سرہ	۰۰ـ۷۴۷ھ)	مدینۃ الاولیاء ملتان
٤٦	سعایہ	ابوالحسنات مولانا عبدالحی فرنگی محلی قدس سرہ	(۱۲۶۲ـ۱۳۰۴ھ)	-
٤٧	عمدۃ الرعایۃ	ابوالحسنات مولانا عبدالحی فرنگی محلی قدس سرہ	(۱۲۶۲ـ۱۳۰۴ھ)	مدینۃ الاولیاء ملتان
٤٨	حدیقہ ندیہ	علامہ عبدالغنی نابلسی قدس سرہ	(۱۰۵۰ـ۱۱۴۴ھ)	پشاور
٤٩	حاشیۃ الطحطاوی	سید احمد طحطاوی قدس سرہ	(۰۰ـ۱۲۳۱ھ)	کوئٹہ

٥٠	مراقی الفلاح	شیخ حسن بن علی شرنبلالی قدس سرہ	(۹۹۴_۱۰۶۹)	بیروت
٥١	نور الایضاح	شیخ حسن بن علی شرنبلالی قدس سرہ	(۹۹۴_۱۰۶۹)	بیروت
٥٢	حجۃ اللہ البالغہ	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہ	(۱۱۱۴_۱۱۷۶ھ)	باب المدینہ کراچی
٥٣	فتاویٰ قاضیخان	امام فخر الدین حسن بن منصور اوز جندی قدس سرہ	۰۰_۵۹۲ھ)	پشاور
٥٤	فتاویٰ عالمگیری	العلامہ الھمام مولانا الشیخ نظام المتوفی ۱۱۶۱ھ و جماعۃ من علماء ھند (مرتب کنایندہ شہنشاہ ہند محمد اورنگ زیب عالمگیر قدس سرہ)	(___۱۱۶۱ھ)	دار الفکر بیروت
٥٥	فتاویٰ غزی	شیخ الاسلام محمد بن عبد اللہ غزی تمرتاشی قدس سرہ	(۹۳۹_۱۰۰۴ھ)	مکتبہ بریلی ہند
٥٦	فتاویٰ عزیزیہ	شاہ عبد العزیز محدث دہلوی قدس سرہ	(۱۱۵۹_۱۲۳۹ھ)	-
٥٧	فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ	(۱۲۷۲_۱۳۴۰ھ)	مکتبہ رضویہ لاہور
٥٨	فتاویٰ افریقہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ	(۱۲۷۲_۱۳۴۰ھ)	نوری کتب خانہ لاہور
٥٩	بہارِ شریعت	صدر الشریعہ ابو العلاء محمد امجد علی اعظمی قدس سرہ	(۱۳۰۰_۱۳۶۷ھ)	مکتبۃ المدینہ / مکتبہ رضویہ
٦٠	احکامِ شریعت	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ	(۱۲۷۲_۱۳۴۰ھ)	جہلم
٦١	الامن والعلیٰ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ	(۱۲۷۲_۱۳۴۰ھ)	ضیاء القرآن
٦٢	لمعۃ الضحیٰ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ	(۱۲۷۲_۱۳۴۰ھ)	مکتبہ رضویہ لاہور
٦٣	صفائح اللجین	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ	(۱۲۷۲_۱۳۴۰ھ)	مکتبہ رضویہ لاہور
٦٤	مشعلۃ الارشاد	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ	(۱۲۷۲_۱۳۴۰ھ)	مکتبہ رضویہ لاہور
٦٥	اعجب الامداد	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ	(۱۲۷۲_۱۳۴۰ھ)	مکتبۃ المدینہ
٦٦	منظر الفتاویٰ	علامہ مفتی سید محمد افضل حسین مونگیری مدظلہ العالی	(۱۳۳۷_۰۰)	-
٦٧	الاشباہ والنظائر	شیخ زین الدین الشہیر بابن نجیم مصری قدس سرہ	(۹۲۶_۹۷۰ھ)	دار الکتب العلمیہ بیروت
کُتب سِیَر				
٦٨	شفاء شریف	علامہ قاضی عیاض قدس سرہ	(۴۷۶_۵۴۴ھ)	دار الکتب العلمیہ بیروت
٦٩	نسیم الریاض	شہاب العلوم احمد شہاب الدین خفاجی قدس سرہ	(۹۷۹_۱۰۶۹ھ)	دار الکتب العلمیہ بیروت
٧٠	شرح الشفاء	ملا علی قاری بن سلطان محمد ہروی قدس سرہ	(۰۰_۱۰۱۴ھ)	دار الکتب العلمیہ بیروت
٧١	زرقانی	علامہ محمد بن عبد الباقی زرقانی قدس سرہ	(۱۰۲۰_۱۰۹۹ھ)	دار الکتب العلمیہ بیروت
کُتب تصوف وغیرہ				
٧٢	احیاء العلوم	حجۃ الاسلام ابو حامد محمد بن محمد غزالی قدس سرہ	(۴۵۰_۵۰۵ھ)	دار صادر بیروت
٧٣	سلوک اقرب السبل	شیخ محمد عبد الحق محدث دہلوی بخاری قدس سرہ	(۹۵۸_۱۰۵۲ھ)	-
٧٤	التعریفات	سید شریف جرجانی علی بن محمد قدس سرہ	(۷۴۰_۸۱۶ھ)	دار المنار بیروت

* * *

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سنّتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ "**فکرِ مدینہ**" کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے اپنے یہاں کے ذمّہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ "**مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔**" اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کے لیے "**مَدَنی انعامات**" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے "**مَدَنی قافلوں**" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سردارآباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں، میرپور۔ فون: 058274-37212
- حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال۔ فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور اسٹریٹ، صدر۔
- خان پور: دُرانی چوک، نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار، نزد MCB۔ فون: 0244-4362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- گلزارِ طیبہ (سرگودھا) ضیا مارکیٹ، بالمقابل جامع مسجد سید حامد علی شاہ۔ 048-6007128

مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)
فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
فون: 021-34921389-93 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net